





# رسائل خمسہ

مصنف حضرت جناب مولانا مولوی محمد رمضان صاحب بریلوی۔ اس رسالہ میں وہابی غیبتی۔ چکرا لوی۔ مرزا فی وغیرہ فرقہ خدائے کی توجہ و تدارک فرمایا۔  
 حضرت مصنف نے فرحین شریفین کے فتوے کا خلاصہ بیان کر کے ان کا کفر ثابت فرمایا۔ ہر ایک مسلمان خصوصاً حنفیہ صوفیہ کو اس کا مطالعہ کرنا عین  
 فرض ہوگا کہ ان کے مکروں سے خود راہبر کو ان کے دام تزیں میں نہ آئیں۔ قیمت صرف ۶۰  
 شمرہ جیسا کہ ایشیا گڑھ سے پوری ہوئی جو اولاد وایت مقبول اسکی غزلیات تبادرت سے لدی ہوئی ہے۔ قیمت ۶۰  
 احسن الاخبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور رسالت کو ناجیل مزید سے اس طرح ثابت کیا ہو کہ عیسائیوں کو محال انکار  
 عیسائیوں کی ان عقیدوں کی چھٹی چھٹی جو ان کے مذہب کی عمارت کی بنیاد ہے۔ ولال عام فہم گر ایسی  
 کی تحریر کو اور بھی مزید ارکرو دیا ہے۔ سب سے بڑھ کر خوبی یہ ہے کہ جس کتاب کا حالہ دیا گیا ہے۔ اس کا نام محفید وصفہ لکھنؤ خاص مضمون کو بھی مجتبہ نقل کیا  
 ہے۔ فن مناظرہ میں اس طرز کی کوئی دوسری کتاب موجود نہیں ہے۔ قیمت صرف ۶۰

## سلسلہ تعلیم اسلام معروف بہ سلسلہ قادری

اسلامی دنیا میں آج تک ہزاروں لکھ لکھوں کتابیں طبع ہوئی ہیں لیکن جو اس سلسلہ کا رنگ و صندگ مصنف صاحب نے رکھا ہے۔ سب  
 نرالا ہے۔ بچوں کی فہم کے واسطے آسان فقرے اس اوصاف سے لکھے ہیں کہ انسان بلاادوینے کے کچھ زبان پر نہیں لاسکتا۔ لفظ یہ کہ  
 ایک چھوٹا سا بچہ بھی اس سلسلہ کو ایک نظر دیکھ کر اس کا مضمون ازیر یاد کر لے تو ایک پورے عالم قہتا اسکو مسائل مذہب پر داخل ہو سکتا ہو۔ اس سلسلہ  
 کے شائع کرنے کے خاص وجہ یہ ہے کہ جناب مولانا مولوی غلام قادر صاحب مرحوم سے جب لوگ مسئلہ دریافت کرتے آتے۔ تو آپ کو تحریر  
 مسائل سے ناریت تکلیف ہونے کے علاوہ طلباء کا بہت بوج ہوتا ہے۔ اس لئے بندہ کو خیال آیا کہ مسائل دینی لمبند کر کے علیحدہ طبع کرانے جائز  
 تا اہل اسلام خصوصاً حنفی برادران کی اولاد چھوڑ کر متنفیض ہو۔ فی الحال مذہب ذیل کتب چھپ چکی ہیں ۶۰

اسلام کا اردو قاعدہ چھپ چکا ہے	اسلام کی پانچویں کتاب	اسلام کی سوین کتاب
فقرے چھپنے بچوں کے لئے صبح ہیں قیمت ۶۰	ذکر فتوحات عرب بنیم وغیرہ قیمت صرف ۶۰	مذہب عالمی اس سے لود شریف میں روایتی افزون ہو گیا بیان
اسلام کی پہلی کتاب	اسلام کی چھٹی کتاب	اسلام کی ساتویں کتاب
آداب اخلاق	اوراد و وظائف	اوراد و وظائف
پند و نصائح اور	عملیات نادرہ	حقیقت انوار احمدی و دیگر بہت سو مسائل معترضہ کا
فضائل قرآن شریف اس میں صبح ہیں قیمت ۶۰	اور خراسان دورہ ہائے قزنی۔ قیمت ۶۰	جواب شافی دیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۶۰
اسلام کی دوسری کتاب	اسلام کی ساتویں کتاب	اسلام کی گیارہویں کتاب
اس میں ندرتہ	عقائد اور حکام	ثبوت بعرج جہانی مصنف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تعمیل سے بیان کئے ہیں۔ قیمت صرف ۶۰	دینیہ مسائل آیین بالچر بنع یدین۔ و فاسخہ	ثبوت بعرج جہانی مصنف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اسلام کی تیسری کتاب	اسلام کی آٹھویں کتاب	اسلام کی گیارہویں کتاب
مسائل حج و زکوٰۃ بیچ و خراسان وغیرہ فاتحہ خوانی پر	مقلد و مقلد	مقلد و مقلد
چند سوال و جواب۔ قیمت صرف ۶۰	بیان اہل اور مسائل و بیچ پر فتویٰ قیمت ۶۰	کی کرات معترضہ جو شخص میں فرق ثبوت رسالت
اسلام کی چوتھی کتاب	اسلام کی نانویں کتاب	اسلام کی گیارہویں کتاب
مکمل طلاق	نین طلاق و جہیز طلاق	انحضرت مہی بنیاد اولیا میں کیا فرق ہو کر کرات
اور مناقب اہلین۔ قیمت صرف ۶۰	کفرات کلام کے مسائل صبح ہیں قیمت ۶۰	غرض اس میں کلام کا مفصل ذکر کیا گیا جو قیمت ۶۰

مسلنے کا پتہ محمد اسماعیل تاجر کتب بنگلہ ایوب شاہ لاہور



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہک سو پہلے آیتیں وچہ سورت مائدہ ہین گرامی  
مائدہ آیتوں و آسمانوں و کر جو اس وچہ آ یا  
حکم اٹھاراں اسو وچہ جو کسے ہو سورت وچہ ناہیں  
وچہ حج و دواع ہند و ماں حواں چلیاں بک تاری  
تے بھارت وچہ تھیں اسوایدے جوڑ ترن لگے  
ہو راسما بنت یریدہ وچہ شہب الایمان لیا یا  
جو ہا زونا قریبے ٹھ چاون نقل سورت دہاروں  
جدھی تے ہوندی پیندا بھار وڈا سورتوں  
صیلا وچہ

تے چو داں ہین رکوعے اسدے وچہ حساب تہامی  
تاہیں مائدہ اس سورت ودا اللہ نام نکایا  
تے بھارت وچہ تھیں کچھ مائدہ فتح اوتاریاں سائیں  
تا تا قہ عقبائے تے حضرت وحی گھلیا رب ربی  
بن شیدہ تے بغوی بہیقی نقل کرن ایہ پچے  
اوہ کچھ میں پٹری مہا زنا قہ دی سی نزویک سیایا  
تے خطبے وچہ مائدہ توبہ حضرت پڑھی وقاروں  
وچہ سرتیاں سخت پیندا اچھٹ ٹھکھٹا سرتیاں تونوں

لے یا ایک سو بائیس یا ایک سو تیس ہوا جب الرحمان۔ سورہ اور سورہ نور میں امام احمد رحمہ اللہ نے سورہ مائدہ میں جو آیتیں لکھی ہیں  
اسکو پڑھی نے اور صحیح کیا اسکو حکم اور ابن مردیہ اور بیہقی نے یمن ابو داؤد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جو فرمایا آپ نے  
فانزل جو میں نے ایک سو تیس یا ایک سو بائیس سورہ مائدہ اور فتح و درمنثور ص ۲۵۲ ملاحظہ فرمادے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں فقط مائدہ کا ہی  
ان میں نازل ہو چکا ہے۔ کذا فی ابن کثیر یہ روایت کی ابو داؤد اور بخاری نے شریح میں اور روایت کیا ابی حمزہ اور ابو داؤد نے اپنی تاریخ  
میں اور ابن منذر اور ابن جریر اور بخاری نے بیہقی سے کہا اُس نے نہیں ہے مائدہ میں کچھ نسخہ مگر یہ بیت یا یٰ اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا  
لَا تَحِبُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا أَمْثَلَهَا وَلَا تَقْرَبُوا مَوْلَا وَلَا الْقُلُوبَ وَلَا تَقْرَبُوا مَوْلَا وَلَا تَقْرَبُوا مَوْلَا وَلَا تَقْرَبُوا مَوْلَا وَلَا تَقْرَبُوا مَوْلَا  
منسوخ ہے فَإِنْ جَاءَكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَلَا تُغْنِ عَنْهُمْ رواہ ابو داؤد و فی تاسخ و صحیح حکم۔ اور  
خازن میں ہے اگر سائل کہے کہ کیا سبب ہے جو خاص ہوئی یہ آیت اُسکے حلال و حلال کرنے کے لئے اور اُسکے حراموں کے  
حرام کرنے کے لئے حالانکہ اور سورتیں بھی ہیں جو حلالوں کو حلال اور حراموں کو حرام کرتی ہیں۔ جو اب یہ ہے کہ خاص  
ہوئی یہ سورتوں نے زیادہ ساتھ اہتمام کرنے اس سورت کے مثل فوائد خدا تعالیٰ کے اِنَّ عَذَابَ الشَّهِيرِ عِنْدَ اللَّهِ أَشَدُّ عَذَابًا  
شہرہ فی کتاب اللہ جو مخلق السموات و الارض منها ربیعہ حر و ملک الدین القیامہ من لا تظلموا  
یضا و لا تظلموا فیہم من النفس کس جس طرح سے تاکید فرمائی اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو موت ظلم نہ ہو گا ان میں  
جہنم کے درمیان۔ اور حال یہ ہے کہ کل جہنموں میں ظلم نہ ہو گا۔ پس جس طرح سال بھر میں یہ چاندل ہینے خاص  
ہوئے ہیں واسطے امتنا یعنی زیادہ پر مہار ہونے اسکے یا اس لئے کہ جو حکم اس سورت میں ہیں وہ دوسری سورتوں میں  
نہیں ہیں ۱۲ خازن سورہ اس مائدہ کا نام قصوی بھی ہے ۱۲ ملاحظہ فرمائیے





جے اسوہ ہو اسواری بھارول عاجز ہوندے  
تے محکم اٹھاراں اس سورت چہ جو ہر حال وچہ ناہیں  
وچہ فتح البیان عاشرہ تھیں جو اچہ حلال شیا میں  
اگر بیواں حکم آذان جو اس وچہ اوہ زائدہ فرمایا  
تے نسبت مائدہ نال انسان ہے اسطور پیارے  
جویں عقد نکاح ہو مہر طیف ہو عقد معاہدہ چاہے  
بھی عقد اجارہ ہو عقد وچہ آہے عقل اونہاندے  
یا ایہا الناس النساء سورت پچ لکیاں رب الایا

جے ان کی دی پر سر بند پاشن لکے کہندے  
تے کوئی شئی نہیں نسخ اسکو وچہ ابو داؤد منائیں  
اوہ انکو حلال تے جو اسوچہ حرام حرام ٹھہرائیں  
اوہ ہر مخصوص جہہ تنگ وچہ مواہب لیا یا  
پنا وچہ ذکر عقود آء ایفاء مائدہ وچہ سارے  
وکالت عاریت عقد وصیت اتے ودیعت نالے  
اتے پورا کرنا سب عقدال وائدہ ہے فرماندے  
تے یا ایہا الذین آمنوا دنیاں جہت خطا سب نیا

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو ساتھ عہدوں کے

ای ال یا نفل پورے کہ ہو عہد پیمان تمامی  
عقد اوہ عہد جو محکم کیتا قول اقرار پیکا کے  
قائدہ کہ مراد جو کیتیاں آپسوچہ سوگنداں  
اتھ عہد مراد احکام جو رب بنی تھیں ظاہر پائے  
یا فوج پیراجا آپسوچہ اوہ پورے کرن تمامی  
ہک عہد ایمان ہو عقد نکاح بھی بیع و عقد ایسا ئی  
بہر حق کنوں مقاتل وچہ شعب الایمان لیا یا  
بھرا بن عباسول بہر حق وچہ شعب الایمان لیا ہے  
بھی جو رب فرض کیتا اصل وچہ قرآن لکایاں

عقد و عہد و ہک معنی یعنی محکم عہد گرامی  
وچہ صل عقد ہو گندھن تھیں ویکھ معاملہ جا کے  
اوہ بھاری حالت کفر اندہن کرو و فاجر سنداں  
اوہ پورے کرن سبھی جویں کہے میں کل احکام منائے  
عہد اتند ابن عبید کہیا عقد وچہ سبہ نامی  
چوتھا عقد العہد تے نچوال عقد قسم ہے بھائی  
ہے عہد خدا دا وچہ قرآن جو امر نہی فرمایا  
جس شے خلقت حرمت رب تھیں خدا اوہ پاکو  
اوہ سبھی عہد خدا تنگ بندیاں کرن و فاجلیا یاں

لے یعنی جو عہد تاکید والے بندوں اور خدا تعالیٰ کے درمیان تھے ہیں یا اے لوگوں اور مومنوں کے درمیان۔ پھر بن عباس  
اور قتادہ وغیرہ نے سلف میں سے عقود کی تفسیر عہد بیان کی ہے اور اسی پر اجل ہے اور عقد بمعنی گمان تھا اسکا  
استعمال اجسام میں ہوتا ہے جسکو سطح کہا کرتے ہیں میں اس میں گمان تھا لگا دی ہو خوب طرح بل لگا دیا ہے جس جیسو نہیں اسکو استعمال کیا کرتے  
ہیں تو اسکا احکام نہ لیتے کا لازم بلکہ لازم کہ نامادہ ہوتی ہو۔ اور یہاں بھی یہی مراد ہے اسی لئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ  
عقد و بمعنی عہد ہو کر دے نقل کیا ہے۔ پس جو کہہ صفت عہد کی ہے۔ مواہب الرحمن ۱۲



ہے اوفوا بالعقود اندر سب منڈال کرن فاول  
ایجاب قبول ہو جو جس پر سب داخل وہی عقوداں  
عقد وہیں محمل تائیں اتھ شاہ رسل فرمایا  
ادہ بھایوں شرط کرے شوری پوری کرن نہ آئے  
جیویں عقد وہی نکاح یا باجھ گواہ نکاح نہ آیا  
شرط بیلج اتے ہو رشوت فاسد عقد جو آئے  
جیویں بخونہ کرے کوئی سوزہ رکھساں عید دئے  
پس کرن وفا انہاں اسنوں وجہ گمنائے  
جواب اسلامہ تندر رو پر قید سا قلم جو جاسی  
عزفان امانت بدی نفل مچول جو چاٹی  
الوہیت بدی سنگ ہوتوں حکم عہد پکا یا  
افویت من اتحدن الہہ پڑھ لکھیا وہی قرآنے  
سی عہد خداوی کرن عبادت خالص چھوڑا غیال  
جال عمل کرن حل حرمت شرع نہر عقد دسا یا

جو شرع موافق نہ ہیں قسم کفارت کرے اداؤں  
عقود العبادت نامی واجب پورا کرن عہدواں  
جو شرط اجہی کرے جواز نہ جس قرآنوں پایا  
شرط خداوی بونہر حقدار اتے مضبوط سلسلے  
اجارہ فاسد بھی بیج فاسد عوض زناہ فرمایا  
پھر خفی کہن جو عقد نہ جائے پورے کرن سوئے  
یا نفل طلع غروب وقت کوئی نہ پڑھان سوئے  
تے حال ہی جو روزہ عید ہو نفل اس وقت نہ آئے  
پس عید صبح اتے شرط مخالف باطل ہو سی خاصی  
کرن وفاتس لازم ہو یا نا ہو غافل بھائی  
پھر کیوں نفس ہوانوں پوجیں ظالم ظلم کما یا  
کیا ڈکھا نہیں تول کپڑا جس معبود ہو اڑ جائے  
تول ہو قصوحت تول پوجیں بھول عہدواں  
اگلی آیت چھتے ادنہاں نہ کرن وفا فرمایا

أُحِلَّتْ لَكُمْ كَيْفَهِمَةَ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُنْتَلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ

وَأَنْتُمْ حُرْمَاتُ اللَّهِ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ

حلال کئے گئے واسطے تمہارے چارپائے چھنے والے مگر جو پڑھے جاتے ہیں اوپر تمہارے نہ  
حلال جاننے والے شکار کو واجب تم احرام بانہے ہو تحقیق اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

حلال کیتے تسال کارن رب حیوان تو چوپائے  
ٹھیک خدا چھ حرمت حلال حکم تسال فرمائے  
نہ رو اسکا رکرن اور حالت جالتیں محرم آئے  
حلال وہ خیر اجازت شرعی جسمہ پائی جائے

لہ معالے مجنون اور بالغ اور غلام کے اور حدود شرعی سے معافی یہ سب شرائط باطل ادنا جائز ہیں ۱۲ خلاصہ

التفاسیر ۱۲

۱۔ یعنی یہ جو قید لگا ہے کہ روزہ عید کو رکھا جائے یا نفل مکہ ذقتل میں پس شرط باطل نہ جانے ہے اسکا ایفا کرنا واجب ہے  
۲۔ یعنی حیر امجل شلتہ نے انسان کی زندگی اور عیش کا دار مدار کھلے اسکا بیان کرنا نہایت ہی ضروری تھا اسی لئے اگلی  
آیت میں فرمایا احلت لکم الایات ۱۲ مباح وہ ہے جس سے ضرورت خاصوش ہوئی۔ خلاصہ ۱۲



حلال قلعی نول گنن حرام ایہ کفر لہی ہر حالے  
 بہیمہ لا یعقل حیوان الغام چوپائے آئے  
 صید جنا وادہ جو آپوں پالیا ہوئے ناہیں  
 تعلق حرمت جو وجہ آیت سنگ احرام ایسا فی  
 انعام اوٹھ کر یاں بھٹا لگا میں میں نہا تنگ آیاں  
 ان اللہ حکم مایرید ہے لائق خاص انوں  
 جو کھالقی چاہیا بندیاں حل حرام ٹھہرایا  
 حیوانات ایہ من و قسماں بڑی بحری سارے  
 بڑی جو وجہ شکی ہوئے پھر تن قسم اوہنا نے  
 حرام ٹھہرایاں تھیں جو کھاؤں نیچے نال بتایا  
 چرنیاں تھیں، لومڑ جو گدھا حرام ٹھہرے  
 جو لولہ منکر کنوں حدیثاں بندے اہل قرآنوں  
 اُحکمتکم ہیتمہ لکھنا جو فائے ہر انوعوں  
 جاں غلبہ شہوت حیوانیت نفس شرارت ناہیں  
 غیر محلی القید جو سیر الی اللہ شریع کریندے  
 اوہ وچہ حرام سلوک حرام اوس کرن ٹھہرا لکھنا  
 لا تلحوا شعائر اللہ شکر توکل صبر ضامین  
 حقیقت چہ تسل میں خدا نے اوہ سب فعل و سکا  
 ہر شہ الحرام طلبا چاہناں کھرن کو چو دلیر نے  
 جو فانی نفس ہوتے اتے جنہاں قلاکپے سلوکوں  
 و مضمون فضل خدا و انال تجلیات افعال

بھی کہن حلال حرام قطعی نول کفر کفر منوع الے  
 مائیلے آیت آئندہ اتھ مقصود سہاٹے  
 حرم احرام بدھا جنہاں کارن حاجیاں بھڑا میں  
 ماہ سنگ مت تس جان تعلق وچہ خلاص بھائی  
 بہیمہ عام کیتا نے خاص انعام ایہی فرمایاں  
 نفسانی خواہشاں تھیں نہیں حل حرمت مول بھلا  
 ارادے وچہ آہی و خل نہ عقل کسے دی پایا  
 بھولاں تھیں بن محی شلہ کل حرام شہاٹے  
 حشر اللہ الارض کو گئے کیرے یا نیو لہ جویں پاندے  
 اکثر ہر حلال خلاصے وچہ ایہی سمجھاٹیا  
 بھی اوہنا لومڑ کسا سی جہڑا وہ بھی نال لائے  
 آکھ اوہناں ایہناں چیراں حرمت کو دشمن قانوں  
 ہو مخطوط اوہنا توں جنہاں نفس سلیم عطاؤں  
 تے نفس سلامت نہیں تا اوس مخطوط حرام نہا میں  
 نال ریاضت محنت کارن دلبر وصل جلدیدا  
 بیغے لذتاں نفسانی جو محی الدین قراوے  
 ہو دگر دان اوہناں منقول اتھیں ہر گز نکلا ناہیں  
 جو دلبر طوت کھرن نال طالب قلب سجن پائے  
 وچہ مقام سلوک ہی کروچہ عرائس پڑھے  
 بھی قصہ سلوک سنگ ریاضت جہد کرن مخلوقوں  
 تجلے صفتاں خوشنودی رب چاہنے کہ حلال

لہ انعام پھر نول چاہا پائے اوہ ل لغت کا پراچھا ہے جو کہ تہ اسجا اور بھی انعام میں قیل میں بہیمہ ایک چوپائے کو کہا جاتا ہے  
 پیشاضافت عام کی خاص کی طرف فرمائی جیسا کہ تہا مضمون زیادہ چوپائے مراد میں چیکنا ذکر سورۃ انعام میں آیت اس سورۃ میں اضافت  
 بیانہ ہوئی۔ مواہب الرحمن ۱۲ تہ بڑی وہ جادہ میں جو کہ جنگل میں پیدا ہوں اور بحری وہ ہیں جو دریا و قیل میں پیدا  
 ہوتے ہوں۔ جیسا کہ گہر کر لا وغیرہ سب حرام ہیں ۱۳ تہ اس قسم کے پرندوں اور چرندوں میں اکثر حلال  
 ہیں ۱۲



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْلُوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشُّهُرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ

وَلَا الْقُلَادَ وَلَا آمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَتَّبِعُونَ فَضْلًا مِّنْ جِهَةٍ وَرِضْوَانًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پر حرمت کرو نشانوں اللہ کی کو اور نہ ہینے حرام کو اور نہ وہ جانور کہ نیاز کعبہ کی ہوں اور نہ جسکے گلے میں پٹا ڈالکر بجاوین کعبہ کو اور نہ قصد کرنیوالوں اگر حرمت والے کو کہ چاہتو ہیں فضل پروردگار اپنے کے سے اور رضامندی

ناہ حرمت والے ماہ دی سحر بھٹوں لٹنے راہوں بھی دیکھ نہ دیہو جو آون زیارت کارن بیت ربانے رضا خوشنودی ہدی و عھٹوں سلجھو شوق گرامی مناسک حج یا نہیات جو پیش مراد مسکات قلا ند جمع قلا دہ گلیں ہدی جو پٹہ نشانی خود گلیں گھٹن بھی قربانیاں گل ہوں اظہار دل جہاں گلیں قلا دے ہوں کر پوتہاں رو بگھٹاں نہ اونہاں کما تھیں کفار انہوں روکن نہ اکدا تھیں نفع تجارت اجر کما تھیں فضل ایہی رب سی اتے رضا الہی و صومٹل خاص مومن حق آیا جنگ تفسیر کسروں بعض اقوال حوالے قتل کرو مشرک جھٹ پائو نفع تدے اس آیا فلا یقرؤا لیحد الحرام جو حرم قرین ہوں ایہی تے وچہ مواہب مطرف بن عبد اللہ کنول بتایا تا جے حرم و رختاں کٹن حرمت ثابت پاندے انج آیت نہیں منسوخ بھی حضرت بصری کہنے لائی یا جہاں گلیں قلا دے تنہاں روکن منع الا یا

ایہاں ایمان ناہا کر جو چیزاں منع الہوں ناہدی اوپر جہاں گلیں قلا دے کر پوتہ و صگھانے اس کارن جو ہدی قلا ند زائر صنف تسمی شاعر جمع شیوہ معنی ایس نشان علامت ہدی اوٹھ گائی بکری مکے بیچن جو قربانی جاں کافر جانے حرم تالیکے چہلوں حرم اشجالں جو ایہ مکے جانے تار بوجیا اہل ایماناں جہنیں کیں کفار اندی نیت عظمت سائیں جے تبال تعظیم کرن تاروا اہانت خواری وچہ نفع تجارت مومن کافر عام ایہن فرمایا ایہہ ہے منسوخ جو اندر حرم ہینے حرمت والے جو قاتلو المشرکین دیکھو خود خالق فرمایا ہن ج تے ہدی نہ روا کفار جو ہیکیاں تنہاں الہی اونہاں آیتاں سنگ منسوخ ایہ آیت خازن مچھ لیا یا جو کافر حرم و رختاں چہلوں جہت قلا دہ اندے تار بوجیا حرم و رخت نہ کٹو حرمت آئی کوئی ماندہ وچہ منسوخ نہ آیت سائل نوں فرمایا

۱۷ھ چھلوں کی طرح کوئی اور شے نشانی تھے طور پر قربانیوں کی گروں میں ڈالتے ۱۲ھ حلوئی۔ ۱۷ھ یہ روایت ابن جریر ابن حمید نے عطاسے نقل کی ہے ۱۲ھ اور درمنور میں لکھا ہے کہ مکالا ہے عبد الرزاق اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور سفاس نے امام قتادہ سے اپنی ناخ میں جو کہا اسے یہ آیت منسوخ ہے یعنی یہ کہ نکلا تھا ایک شخص نے (بقیہ حاشیہ ص ۲ پر جمع ہے)



بھی احمدی وچہ ہور وچہ بینی موضع لکھیا پایا  
کیا مینے پاس بنی وے لشکر مگر لوکا یا  
کہیا شہادت کلمہ مورنہ از رکوة بتاندے  
میں وہناں سنگ مسلح کراں پھر نناں حکم تساو  
جے کیتا اوہناں پسندائل لکراں قبول تہا ہیں  
اچ شخص وے ہکلاں کرسیاں زبان شیطانی  
پھر کند سی حطیم بنی وے پاسوں حنا پرت پچھاں  
پھر عمرے کارن گنوجہ حضرت جانب حرم خدا  
تے کعبے دیول ہٹی جا وے اودہ حطیم شیطانی  
جو اوہناں گلیں قلا وے تا ایہ آیت آئی میتا  
حرام تنہاں دکھ یوں لٹن پھر منسوخ ہو یائے

شان نزول اسدا وچہ خازن محی السنۃ لیا یا  
حطیم کند سی جو وچہ جہالت سی مشہو بتایا  
کہند یا حضرت کس شے ول لوکاں تسیں بلاندے  
کہند انوچ اپی پر باہر کھرے سردار اساو وے  
جو باہجہ صلاح انہاندی میں کئی کم کر سکدانا ہیں  
تے پہلے اوسکا دل تھیں سی دیہا بنی رہا نے  
تے کافر سور فریسی جھوٹھا ہو کر فرے تداہاں  
پھر جاندا ہویا اوٹھے مولشی کھر داکٹ بطحا وے  
تاوٹھا مسلماناں گل اوٹھاں پٹھے قربانی  
یاراں چاہنیا اوٹھے لیون کھو پر حضرت بند کیتا  
وَلَا مِثْنَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قَصْدُ جَوَّارِ حَرَمِ لِيَا

## وَإِذَا جَلَّاتُمْ فَاصْطَادُوا

اور جب حلال ہو تم یعنی احرام سے نکلو پس شکار کرو

ایہہ امر اباحت کارن تھیں واجب مناو  
فَإِذَا أَقْبَضْتُمُ الْقُلُوبَ فَأَنْتَضُوا فِي الْأَرْضِ مُخْلِطِينَ  
أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَإِنْ كُنْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصْطَادُوا  
فَاصْطَادُوا أَنْفُسَ حُطُوطِ فَوَائِدِ شَيْكِ فِيرِ سَوَاو

تے احراموں جد فرغ ہو کر و شکار جے چاہو  
جیویں بعد نماز جمعہ وے کھنڈن امر اباحت یا  
مجاہد سنوں ابی حاتم بھی نقل روایت لیا یا  
وَإِذَا احْلَلْتُمْ بَعْدَ فَنَاءِ جَدِّسَالِ بَقَا تَجَدُّ آوے

## وَلَا يَجْرِمَنَّ شَنَا نِ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوا عَنْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا

گھر سے نکلا جا لہیت کیوقت درساں حال کہ اسنے حج کی نیت کی اور قربانی کے گلیں میں پٹہ ڈال دیا۔ پس روکا اوسکو کسی  
اس نہانیں کوئی بھی مشرکوں کو کعبہ سے نہیں روکتا تھا۔ پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے مت قتل کرو تم مشرکوں کو حرمت والے  
مہینے میں اور نہ نزدیک ہوں کعبہ کے پھر منسوخ ہوئی یہ آیت سورہ توبہ کی آیت کے ساتھ جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے  
قتل کرو مشرکوں کو جس جگہ پاؤ۔ اور اسی طرح روایت کیا ابن منذر نے یعنی یہ آیت منسوخ ہوئی ساتھ امت مذکورہ کے  
امیر ہی قول پڑھا اور ضحاک۔ اور روایت کیا ابن کثیر نے کہ مہینہ حرمت والو چاہیں ذیقعدہ ورمی الحجہ۔ محرم۔ رجب۔ اسے ثابت  
ہو تا کہ اگر کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی تعلیم سے علم غیب کا تھا۔ حلائی عفی اللہ عنہ ۱۲۔ وَلَا يَجْرِمَنَّ شَنَا نِ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوا عَنْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا  
تجربہ کے تصدیق پر ایک معمول اور منقول کوئی طرف جیسا کہ کوئی کہو کثرت و بنا یعنی مینے اس سے گناہ کرایا ۱۲۔



وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

البح

اور نہ باعث ہو تمکو دشمنی کسی قوم کی اس واسطے کہ بند کیا تمکو مسجد حرام سے یہ کہ حد سے نکل جاؤ۔ اور مددگاری کرو آپس میں اور پر بھلائی کے اور پر ہیزگاری کے اور نہ مددگاری کرو اوپر گناہ کے اور تعدی کے اور درویشوں سے تحقیق اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

جو اونہاں تہانوں ہشکبار یا زید کعبیو جانیدواراں تے یاری کرنہ سچے تقویٰ اوپر بن انصاروں تے ڈرو اللہ تعالیٰ تمہیک اللہ سخت عذاب پہناتی تقویٰ بچنارو کیا جس تھیں بنیاں سب سوہو تے بیہقی صحت کیتی اسدی ابوامیوں پلے کہیا جو چھہ دل تیرے وچہ چھداوہ سمجھ برائی بریائیوں گھبراون نیکی تھیں خوش ہون الایا احمد کنول ابی الدرداء ایہہ نقل لیا یا خا صی اودہ ناامید تحت تھیں لکھیا لے خدا نول عاکے پھر طبرانی وچہ اوسط حاکم ابن عباسوں پایا اودہ فتنے رب نبی دیوں باہر بن عمروں پھر لیاون جدلگ مٹے نہ یاری جھگڑیوں خیر بنی فواوے بخاری وچہ تاریخ اپنی دے نقل ایہی فرماندا تقویٰ غیر خدا دے ہر شے ترک کرن ہو بھائی دونوں قدم اس منزل کو تنگ ملیں پاریتائیں ناو کو اونہاں سلوک ترکوں بھی پاسوں فیضانے پاروں حذر غذا چھ کنول سلوک کو اونہاں تائیں جو کامل اصل شیخ حضوری مرشد اودہ سوایا

تے کھلانہ کہ تسادیتائیں دشمنی اوپر کفاراں تھیں ظلم نہ کو کفاراں تہناں ظلم تعدی رول اتے گناہ ظلم دے مول نہ دیہو مدد کائی بر معنی نیکی عمل جو امر خدا فرماوے طبرانی تے احمد حاکم ابن جہان لیائے ابوامامہ کہے کہے پچھیا حضرتؐ فرمایا کیا ئی پھر پچھیا اوں بیان کیا تا شاہ رسولؐ فرمایا جو تر مٹاوے مومن تھیں اوں نالے خلاصی جو دکھ دیو کہہ مومن نفس بجاویں کہو سخن نہا کے بن ماجہ ایہہ ابوہریر یوں نقل حدیث لیا یا یاری کرے جو ظالم دی وچہ باطل حق دباون جو بارید وچہ ناحق جھگڑے غصہ بد اپاوے تے ظالم دی یاری کیتیاں نسل ایانوں جاندا <sup>ابو بخاری تصوف الظالم</sup> معنی بر پھرن تہنائی کارن خاص الہی باہجہ انہاں دو گلاں صل سبحنا ملہ انا ہمیں وکایہ متکثر شہان قوم چھہ تقویت نفسانے و ان تعدوا نفساں اوپر گزرتو تعدی ناہیں باہجہ مدد پر مبد نہ سکدا قدم اٹھایا

لے یعنی اونکو امی برائی سے عوض قتل مت کرو اور نہ ان کے مال لوٹو ۱۲۔



حافظ بکونے عشق منہ نے دلیل راہ قدم	کہ من بہ خویش نمودم صدا ہتمام نہ شد
شبان وادی امن کے رسد بمراد	کہ چند سال بجاں خدیت شعیب کند
رب چنگی مندی خلق او پانی خاتمے گل ساری	نہ کا فزل بھی نظر حقارت راہول تاک ہکاری
سعدی۔ دلم خائے مہر بارست و بس	ازال می نہ گنجد دروں کین و کس

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أَهْلَ لَغَيْرِ اللَّهِ بِهِ

وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبْعُ إِلَّا مَا

ذَكَرْتُمْ وَمَا ذُكِرَ عَلَى النَّصِيبِ أَنْ تَسْتَفِیْمُوا إِلَّا أَنْ ذَكَرْتُمْ لَكُمْ فَشَقَّ

حرام کیا گیا اور پتہ ہائے مزار اور لہو اور گوشت سور کا اور جو کچھ بکرا جائے سوئے اللہ کے ساتھ اسکے  
اور گلا گھونٹے اور لاٹھی ہائے اور اوپر سے کرپے اور سینگ ہائے اور جو کھا گیا درندہ مگر جو ذبح کر لو تم  
اور جو چیر کر ذبح کی جائے اور پرتھانوں کے اور یہ کہ قسمت معلوم کرو ساتھ تیر و مکے یہ فشق ہے

حرام نسل اور بار جو اپنے باہجہ ذبح مر جائے  
بھی وقت ذبح سے غیر اللہ واجبے نام الاول

۱۵ اس لئے کہ وہ بھی خدا کی مخلوق ہے اگرچہ خدا تعالیٰ اسکے کدر میں رضی نہیں یعنی حقارت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے کیونکہ کتب  
دار و مدار قائم پر ہے۔ روح البیان ۱۱ مگر اسکے کفر کو شریعت کی رو سے برا سمجھو ۱۲ ۱۵ اور الگ کئے شارع علیہ السلام نے دو بار  
اور دو خون تلی اور کالجہ تفسیر خازن ۱۲ ۱۵ خازن اور معالم وغیرہم میں زیر تائید وما احل بہ لغیر اللہ لکھا ہے ماذکر علی  
الذبح غیر اسم اللہ وخرافۃ انتہ العربی البجاہلیۃ کا ناوید کردن اسماء اصنامہم عند الذبح فحرم اللہ ذلک ہذا الایہ  
بقولہ ولا تاکلوا مما لہ من کرام اللہ علیہ خازن صفحہ ۵۴ جلد اول مطبع مصری یعنی کافر ذبح کے وقت اپنے بتوں کا نام پکارتے  
تھے پس حرام کیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسکا ذبح کیا ہوا۔ اور رسالہ اخبار النبیؐ جو فرقہ وہمہ کی تصنیفات سے ہے لکھا ہے کہ حدیثی علیہ السلام  
کے نام کے ساتھ ذبح کیا ہوا جانور حلال ہو جب غیر تقلد ذبحی مواہیر بھی لگی ہوئی ہو یا اور حافظہ لکھوی نے اگلی آیت کے نیچے غیر کے نام  
کے ذبح کی گئی ہو بھی حلال لکھی ہے نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ ۱۵ والموقوفہ لا بخاری میں حدیث بن حاتم سے روایت کی گئی ہے کہ پوچھا گیا  
مفتی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ پہل تیر کے قتل کا کئے ہوئے جانور کا کیا حکم ہے فرمایا جب ایسے تیر کے ساتھ کوئی شکار کرے اگر  
جانور کو ذبح ہو گیا تو اسکا کھانا جائز ہے اگر کسی چوکے کے ساتھ مر جائے تو وہ لاٹھی کے ساتھ تیر چھتے جانور کی مانند ہے وہ حلال نہیں  
غرض لوگ کی تیزی سے مگر مرنے جانور کو حلال فرمایا جب تیر کی اوپر اس کے چھوٹے اچھے اور سپر قسم اللہ اکبر پڑا ہو۔ اور  
جانور چلائے اور مدار کو سرام فرمایا اور سپر فقہ کا اجل ہے اور شکار کا ساتھ بندہ ذوق اور پتھر اور تھراض اور لاٹھی ہے جس کا  
مراد صدارت ہو نہیں اختلاف ہے اور بندہ ذوق سے مراد غلیبہ دگولی ہے بزم مشہور ہے مقرر تیر کے پھل کو کہتے ہیں مگر جب  
زندہ رہ جائے۔ اس کو ذبح کر لے۔ پس جو علماء اس طرف گئے ہیں کہ ذوق الیٰ شل لاٹھی ذقیہ جانور ہوتا ہے



اتے دندہ پاٹن جس پر فوج کرو جس تائیں  
ایہ تیرا سنگ تساوی منق حرام ایہانی  
تے سودیاں کل خزان حرام ہواں تے کھل سارے  
جیون کا فرات غرقے ناموں کے فوج جیواناں  
جے نیت ہووے عبادت ربی روحاں اجر پچا کو  
نذر نیاز جوایت زلفے رکھ جیوان الاندے  
ایہ احمدی اتے روفی دیوچہ صاف حلال بتایا  
تے غیر اللہ کے ناموں کھنھی لکھوی حل بتائی  
چہ سورت بقدر فصل مشہ لکھیاناں لیلیاں  
نصبت چہ پھر کجے کرے یا بت بین الاٹے  
ازلام زلم دی جمع اوہ پچھل کھن سکتیاں آباں  
لعم پہلے تے لا دو جے تے منکم ترتبے آیا  
چھوینخ العقل تے ستویں کافی خالی ساہی  
نذرانہ سو درم رکھن اوہ کانیاں مست و گانیے  
یعنی تبرجے نہیں ملکے اوہ کم مول نہ کر دے  
ایہ وچہ خلاصہ لکھیاناں عالم خازن لیاٹے  
ہکوچہ ہاں دو جے وچہ ناں ترتبے عقل لکھایا  
پس غیر شرع سب فالان نہیاں کھن پانہیاں پان سول

یا تھان اوپر جو فوج کچھو کچھو بھی فند تیراں راہیں  
جے جاری خون حرام گوشت یا جلدوں مست بائی  
بھی فوج جیوان جو نام غیراں یوں عمر آرب سارے  
تقرب غیر اللہ کے کارن یعنی بت شیطاناں  
بھایوں عرفا کافی ولی وی شہرت دلی جاوے  
ایہ پیر لانا نے نذر حقیقت وچہ تیرا اجر پچا نہیے  
جو وقت فوج دے غیر اللہ او سنے نام نہ آیا  
وچہ اہل کتاب دیکھے اسدا ذکر ہووے بگا بھائی  
او قصوف صوفی گرن جے دیوچہ ہووے شوق حلیاں  
کا فوجیت تعظیم تقرب کارن کو نہیے آٹے  
مجاور کجے کا فر کھدے اوپر نشانیاں لایاں  
مین عیار کھوچو تھو تھو پچھو تے ملصق ادناں لکھایا  
جاں ہندی کے مہتمم پاس حل بت جانے واپسی  
فال پندی جس تیروں نوں عمل کرن کھڑ جانے  
تے جے ہاں دانگلے اوس تے صدق مناد صرکے  
سراج المنیر مارک وچہ او نہاں تین تیر بتائے  
جے نکلے عقل الاثر پر تین فال دوبارہ پایا  
جو چلیا سفر تطہر کر کے پر تے پچھاں ہر اسول

کے ساتھ مارنے کے اور نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنی تفسیر فتح البیان میں شوکانی سے نقل کیا ہے کہ گولی کا شکار حلال  
ہے جو خسر قرتی ہے اور حال یہ ہے کہ نذر شوکانی نے اپنی کتاب فی الاوطار میں گولی کے شکار کو حرام لکھا ہے  
اور میں یہی ہے کہ غلبہ اور بندہ ق کی گولی کا ایک ہی حکم ہے غلبہ یعنی چھوہ جو کہ سنگریزوں کی طرح ہوتا ہے اور  
جس کے ساتھ چھوٹی چھوٹی چڑیاں مرتی ہیں۔ اور زیادہ بحث تفسیر مواہب الرحمان کے پارہ ۶ صفحہ ۵۰  
پر موجود ہے۔ مطبوعہ ڈکٹشوری ۱۲۔

۱۱۲ روایت کی ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور بیہقی نے  
شعب ایمان میں اسی طرح ۱۲



اودہ روز قیامت جنت اندر جگہ بلند نہ پائے  
فاتحہ تے قل بھیج نبی نوں خال قرآنوں پائے  
جو شرک میرے حق اوسدی خبر ہو کہ میں تائیں  
تے اسمعیل نے وہی تقویت اسدوں شکر کیا  
تے لکھوی خال کیتی رد مطلق اسمعیل تے میاں  
جو شرعی طوروں ہو کہ بھائیوں لا مذہب جان واد  
جو ربے کرے بھر و سہ اوسدوں کل فی رب بھائی

ابی الدرداءوں طبرانی اتھ نقل حدیث لیا ہے  
تے شرعی خال قرآنوں کہھن اسوچہ سچ نہ آئے  
اتے نیت کرے خدا یا مینوں چا معلوم کر لیں  
جو اسخارہ کرن بنی دا متواتر تھیں پایا  
سنت نوں جو شرک کہو بونہا اوس حق سمجھ عیدال  
روح البیان اتے روح المعانی خال روا فراوان  
بھادیں جو شرعی خال پر فضل ترک ایہائی

الْيَوْمَ يَنْسَأُ الْكُفْرَ وَالْإِنِّ يَنْفَعُ الْكَافِرِينَ وَلَا تَخْشَوهُمْ وَالْخَشْيَةُ لِلَّهِ

آج کے دن کفر نا امید ہونے وہ لوگ کہ کافر ہونے دین تمہاری پس مت ڈرو اوں سے اور جو مجھ سے  
پس نہ رو اونہاں تھیں اتے تھیں ہوساے  
ہن دیکھ اسلامی قوت کافر ہونے نراں انجاموں  
کافر نا امید جاں الیہو اکتوت وحی لیا یا  
ہن نا امید شیطان جو کرن نامزی اوس عبادت  
ہن نا امید شیطان جو کر عبادت اتھ اوس کاٹی  
جو اہل عرب ہن تباں پوجن چھہ ہک پاک الہی  
اودہ منکر کنوں صحیح حدیثاں سے مریدان رہیا  
جو میں بھی عرب قرآن بھی عرب بولی جنہاں  
جو چال اونہاں شکر تہاے خال کہہ سر پائی  
مثنوی اوچہ جیویں عارف رومی اس جگہ فرطوں

آج کافر نا امید ہونے سب پاسوں دین تمہارے  
انھیں پہلے طمع آگا اونہاں شائد مرن اسلاموں  
تے ابن جریر مجاہد کنوں روایت نقل لیا یا  
مسلم جابر کنو کیا جو دسیا بحر سعادت  
تے ابو ہریروں پہنچی لیا یا کہے رسول اللہ  
ابو بن مسعود ہوا نراس شیطان تباہی  
محمد نجدی بن اتباع جو عربیاں مشرک کہیا  
بنی کہیا تن چیزاں پاروں حب رکھو باندی  
پس چاہے چال عربی چلن جو اتھ شرک کاٹی  
میتہ کنوں مراد ہے دنیا باطن وال الماوان

لہ اور روح المعانی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ روایت لکھی ہے کہ فرمایا آپ نے جو شخص قرآن شریف سے  
قال ویخففہ کارادہ کرے پس وصات دفعہ سورہ اخلاص پڑھے اور تین دفعہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بَكَتَا يَدَاكَ  
تَمَاسَكَتْ عَلَيَّ كَتَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ اَرِنِي فِي كِتَابِكَ مَا هُوَ اَلْمَكْتُومُ مِنْ سِتْرِكَ اَلْمَكْتُومُ فِي  
عَيْدِكَ پھر خال نکلے اول مدق سے نیت کر کے تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۴۷ مطبع مصری جلد دوم ۱۲۷ ص ۱۲۷ کی  
تخریش یعنی نسا کرنے کے درمیان درختوں ۱۲۷ و لیکن پڑھنی منکر بما خضر ذکر یعنی راہنی ہوتا ہے شیطان  
نہم میں اسبان ہو جو تم عذاب کئے جاؤ اور فضل اسی کی ہے آخر جلد اول کے اور حدیث مذکورہ المتن تفسیر مطہری سے  
بیکہ نقل ہو چکی ۱۲۷ -



وہر جہانے مردہ شان راہم نیست  
وَمَا أَهْلَ بَيْتِهِ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ بِرَأْسِهِ عِبَادَ جَبَّتْ وَكَمَا  
مُخَيَّنَةً وَالْمُؤَوَّدَةَ لَنُؤُلِ مَرَادُ أَنْفُسِ أَتَمَّائِشِ  
وَالْمُتَرَدِّبَةَ وَالْيَتِيمَةَ جَهْرِي شُجَّاهِاں جَوَابِاں لَایُولِ  
وَمَا أَكَلِ الشَّيْءِ طَمَحِ جَوْا سَدِّ شَهْوَتِ رَاہُولِ  
وَمَا دَخَلَ عَلَى النَّصِيبِ جَسَدِ چہ نفسِ مالِ کچھیکِ  
تَسْتَقْسِمُوا بِالْآذَانِ مَرَادُہ جِہ رَاقِی وَجہ ۲ و  
طَلَبِ کَرَنِ وَجہ نہایتاں کوشش کر ہونا ہیں

کین علف خبر لائق انعام نیست  
ذبیحہ چوبیس حرام غیر اللہ عمل تیوں وہ گالے  
جوزاں ریاضت ہو مجاہد قاتی ہوتے سنائیں  
علتینوں ساقلین دل شامت نفس ہواں  
الاکماذ کیجئے ہر قدر ضرورت ماہ اصلاحوں  
وہاں ہے جہد ریاضت ہواں روح البیان لکھیو  
وہر طلب کے مقصود مراد اں ہوا یہ نفس مناسو  
جان و نہایت حق میں چھپ چھپ کیوں ہوا بھی راہیں

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

آج کے دن پورا کیا میں نے تمہارا دین اور پوری کی اور تمہاری نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے لئے اسلام کو دین  
آج دین تمہارا میرے لئے کیا نعمت پوری نالے  
کہا یا ابن جبریر قتادہ تھیں ہے خالص دین تمہارا  
تے عرفہ کی دن روز جمعہ یہ آیت رب تھیں آئی  
تے بھار وحی تھیں اچی بھیجی غضبانام جو آہی  
ہے طابق ابن شہابوں اندرون صحاباں بھائی  
آوندی ہے اسال اوپر کو عید اسیر اس وائے  
سن عمر کہیا میں معلوم تبدل اتری تے جتھائیں  
وہر ترمذی ابن عباسوں نقل حدیث تیوں لیا یا  
ابن عباسوں اسدن عیدال پنج اکھیاں آون  
سب سے عید کی تھی اسدن ایسا روز مبارک  
بچھیا ہے کہ تھیں نعمت اسلام کیوں توں پائی  
ہے شاخ و انگول اسلام جو ہرون وچہ تر تھی آیا

تے دین اسلام پسند تھیں ہے اللہ جل جلالہ  
تے مشرک بیت اللہ تھیں وکے ہو یا فضل خداوا  
وچہ عرفات و اچی تے کھلیاں بعد عصر بھائی  
باہروں سال ایہ ہجرت کچھ ٹیک واکڑا ساہی  
آہک ہو دمغول کہیا جو آیت ایہ تھیں آئی  
عمر کہیا وہ آیت کون تا یہ اس پڑھی پیارے  
وچہ عرفات جمعے نوں اجدن عید ایہی سال تائیں  
بھی و مشوراند کسی خبر اں اسدے حق الایا  
جمعہ تے عرفہ عید چوس بیہود نصارے لادک  
امام احمد پھر مرنی پاسوں کرو انقل مارک  
بئی کنوٹا کہندا سنیم کہیا رسول آئی  
ہن کمال ہوئے بعد کمالوں ہے نقصان الایا

طبع ہے کتاب تمہاری سے جو تم اسکو پڑھتے ہو یعنی الملت لکھو دینکہ الایۃ خازن ۱۲ سلسلہ روایت سہلے  
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو اس دن پانچ عیدیں ہوتی تھیں (۱) عید مجہد (۲) عید عرفہ (۳) عید یہود (۴)  
عید نصارے (۵) عید مجوس ۱۲ خازن







حقیقت چہ ہو دین لوگ جو نزاراہ خدا دے  
تے کل مخلوقوں ایہ فضیلت خاص ہی انساناں  
وجود مجازیوں باہر سچے بالکل پان حقیقی  
وجود مجازیوں نکل بنی سب رہے حقیقی پانہ  
پیشاہ رسولان ایس وجودوں بالکل فانی ہو کے  
جو کل بنیاں یاں صفات انسانی وچ ان بنیاں  
یعنی بنی نوں فرمایا اسان کیتی جہاں ہر آیت  
تاہیں حضرت کل بنیاں تے توڑ سلوک چڑھا تے  
تے شب معراج وجود حقیقی طرف کمال ہدایت  
فاوچی اکی عبدہ ما اکھی حضرت جدائیت پانی  
مجاز وجودوں بالکل خارج ہوون شاہ رسل ۱۴ دا  
تاں کل بنی نفسی نفسی کو کن نفس بقاؤں  
اس نعمت عظمیٰ تھیں بنیاں حصے رہے بقاؤں  
حضرت کہیا مثال بنیاں میں تھیں پیش سارے  
کمال ہر پاسوں پر یک اٹ گلدی کہ جاؤں  
آکھن جیکہ یک اٹ جاو لگ اسجگہ کداہیں  
حضرت کہیا میں اوہ اٹ جس تھیں کمال خانہ سارا  
پھر ایہ رتبہ ایس امت حاصل بنی اطاعت راہوں  
امیر اطاعت مجبونیوں مجبونی ادہاں پاٹی  
وَعِظْرُكُمْ ذُو بَيْكُمُ تَسَالُكُمْ وَجُودِ مَجَازِوُنْ

وجود مجازیوں نکل وجود حقیقی لین انا دے  
تے انساناں تھیں تے سر وچہ اخص عیاناں  
ایس امت دا ایہ خاصہ مسئلہ ہے تحقیقی  
مگر مجاز وجودوں بالکل نہ کوئی ہوئے وانہ  
وجود حقیقی تائیں پایا ہر طرفوں دل دھو کے  
اُولَئِكَ الَّذِي يَنْهَدِي اللَّهُ يَنْهَدِيكُمْ اَقْتَدُوا وَجْهَ فَالْوَاسِيَا  
توں تابع تہاں ہدایت سند راہویں مال نہایت  
محبوبیت سنگ الطاف ربوبیت دے پاتے  
فَقَابُ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى داہو یا قرب عنایت  
تاں اَوَّحْتُمْ عَلَيْكُمْ يَغْنَمْتُمْ اَنَّا لَكُمُ سِيَا پال اکی  
صحیح حدیث تندی جاں دن قیامت ہوئے عدلا  
تے شافع محشر امتی کہسی بالکل نفس فناؤں  
تے کامل کرن اوس پاک بنی دا سمجھ حدیث صحاح  
مثل اوس شخص جو سوہنا شمع اک محل اوسلے  
لوکی پھر اوداے کرن تعجب اوس بناؤں  
تا ایہ خانہ کامل تھوے حاجت نہیں بنائیں  
متفق اُسدی صحت اُپر ہرین محدث یارا  
بھی مال اطاعت اصحاباں اولیاواں فضل اکھوں  
جَوَلَّ لَكُمْ تَحْتُونَ اَللّٰهُ فَاَيُّكُمْ يَنْهَدِيكُمْ وَجْهَ اَنَّا لَكُمُ سِيَا  
وجود حقیقی طرف لیانا سمجھ دلائل رازوں

۱۔ گو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تمام انبیاء علیہم السلام یہ مراتب حاصل کرتے تھے مگر جس طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
مجازی وجود سے حقیقی وجود کی طرف نکل گئے۔ اس طرح کوئی بھی بنی نہیں نکلا تھا ۱۲۔ یعنی حضور علیہ السلام مجازی  
وجود سے حقیقی وجود کی طرف نہ تھا تا کہ نہ اراک سیا اوسکا عنایت ازل سے واسطے خاص کر لئے حضور علیہ الصلوٰۃ  
والسلام کے قبولیت کے ساتھ اور کش کر لئے محبت کے ساتھ پس نکلا آپ کو اللہ تبارک و تعالیٰ رات معراج شریف کی  
وجود مجازی سے حقیقی وجود کی طرف جیسا کہ مذکور ہے چچ متن۔ راجع البیان۔ فائیکہ امداد پکا معراج شریف کے لئے استفادہ  
بلند ہونا آپ کے نہایت ہی بلند مرتبہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور حق بھی یہی ہے کہ اس طرح کا معراج کسی بنی کے بھی نصیب نہیں ہوا تو  
۳۔ ترجمہ یعنی تو ان لوگوں کی ہدایت کا تابعدار بن جاؤں تو ان کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہدایت کی ہے ۱۲



فَمِنْ اضْطَرَّتْ فِي مَخْصَصَةٍ غَيْرِ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

پس ٹھیک اسے سختی سے راجعت سنگ اور پتھر سے  
غیر نائل جو ضرورت کھا کر چکے فنا ہو کر  
صلوات خواہش ہو سن کر کش نائل طرف گناہ  
جتنے کھاویاں جان چڑھا کھاؤں سب پیارے  
یا رائل عرض کیتی کیبی نال اس میں نہی ٹھیکہ ستا  
کہیا مینتہ ہوا حرام اس حضرت دس اسما  
ایوٹش عدی بن حاکم تھیں مورروایت پانی  
فرمایا حل چیزیں پاک حرام پلید تمام

ٹھیکوں جولا چارویاں بن ٹھیکیاں طرف جہالت  
مخصصہ اٹھی ٹھیکہ متجانف غربت کن ہواؤں  
جو ٹھیکوں میں لگاتے جائیں کھاویاں مر جاواں  
تا اونہاں حرام چیزیں نہیں کھاؤں جائز اس مقدار سے  
امام احمد نے حاکم و نويس ابی و اقد تھیں لیا تے  
عدی بن حاتم نے زید بہا ہل سے پت دوہاں  
ہے کثیری چیز حلال اسان تان بیت اگلی آئی  
عروہ ابن زبیر کہیا کہ بھیا حل حرام

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَكُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبُ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ

الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ يَعْلَمُونَ مَن مَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكُوا

عَلَيْكُمْ وَادْكُرُوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَرِيعُ الْحِسَابِ

پوچھتے ہیں تجھ سے کیا چیز حلال ہے واسطے تم کہہ کہ حلال کی گئی ہیں واسطے تمہارے پاکیزہ  
چیزیں اور جو سکھاؤ تم زخم دینے والوں کو قمار کریو اے سکھاتے ہو تم اور کو وہ چیز کہ سکھایا ہے تم  
امد نے پس کھاؤ اس چیز سے کہ پکڑ رکھیں اوپر تمہارے اویا کرو نام امد کا اوپر اوس کے اور روایت  
تھیں اللہ جلہ لینے والا ہے حساب کا

اے محبوب ال کرن تدہ کیا تھے حل وہناں نول

اسے حلال ہوئی تساکار بن ہر شے پاک عیانوار  
اسے ایسی بھوکہ جو غذا ہے پیٹ خالی ہو، شہد ہمارے نزدیک ہے اور نزدیک امام کا کہے بیٹ بھر کے بھی کھا  
جائز ہے اپنے اپنے نام کے زمان پر عمل کرنا چاہئے نہ مثل غیر قتلہوں کی «صلواتی علی من» شہد روایت کیا اس میں  
اور ابن جریر نے کے عاتر سے جو کثیری عدی بن حاتم حضرت علیہ السلام سے کہوں کے شکار کے بارے پوچھا  
بیہیت نازل ہوئی ۱۲ اسے عروہ ابن زبیر سے روایت ہو کہہا تے کہ ایک آدمی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
حلال اور حرام چیزوں کے بارہ میں فتویٰ پوچھا پس فرمایا حضور نے حلال ہیں تیرے حلال چیزیں اور حرام ہیں  
تیرے پلید چیزیں۔ الحدیث حدیث اور امد اور حرام چیزیں وغیرہ تمام پلید چیزیں اس واسطے چھ چیزوں کے پاک کہی ہیں  
تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ ذَٰلِكَ الْمَذْهَبِ الْقَاسِيَةِ ۝ ۱۲ «صلواتی علی من»



تے چہرے پاڑنوالے نول تسال کرک کرکھایا  
پس کھاؤ اوٹھیں پھر رکھن سکاول جہت تھا  
تے وراثت نصیب کنو حرام کھاؤن دیکھو حالت  
جوان جمع جارہی کرنے والے کسب کمانی  
بھی پھیر جو احبہاں سنگ کمانی کرے  
جوان کہیا کمانی جہت و دنیاں ہو رطیوراں  
مکلیب اوہ جو گتے تائیں مگر شکار و روزاوسے  
تعلیم نہیں شکار کرکے جسوں میں تسال کسکھائے  
نشان ادب تعلیم جاں اوہ سنگ جہت شکار و روزا  
جاں پھر شکار تا قلوب رکھے نا اوٹھیں کچھ کھاوے  
بچے ایہ تعلیم جوان جاں اینج ازمائے کئی دایاں  
تا اوس گتے دا ہووے حلال جو مارشکار لیا یا  
جال پکھاو کچھ کتا یا جو ہوہر منہ کاٹی  
وچہ بخاری مسلم عدی بن حاتم تھیں لیاٹے  
جے پکرکے اوہ کھان روا جے خود کھاو نہ کھائیں  
نہ سبیل پڑھی جہانتے پکر رکھن کر قتل شکسے  
جے بسم اللہ سنگ تیر چلایا مویا جناور پائیا  
تا اوہ جناور کھان روا جے دُب مویا وچہ پانی  
جے کتا کچھ سکاول کھاوے کہن حلال نہ اکثر  
ہو را بن مبارک ایہوند سبب خفیاں ال ہیکر  
تے بعضیاں کہیا ابن عمر تے سعود قاضی اجایا  
جو ابو ثعلبہ اسج کرے روایت شاہ رسل فرمایا  
کتا خود کھاو کچھ بھایس تا بھی روا ایہاٹی

کر تعلیم اوہناں نول اوٹھیں جو تسال رب پڑیا  
تے چھوٹا وقت اوہناں تے پڑھو نام خدا جیائے  
ہے رب جل جلالہ کسب و عمل حرمت دی بہت  
جل جلالہ کماون والی خازن وچہ کہیا ٹی  
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَآلَهُمُ الْبَرَائِثُ يُؤْتُونَ الْوَلَدَ  
جیویں کتا باز عقاب ہو مثل ایہاں کہن مذکور  
جو ہووے مودب سکھیا ہو یا خوب شکار بناوے  
اس وچہ دلیل جوان پڑھ سنگ و روزا شکار نہائے  
تا دوز پوی جے روکھا اوٹھیں تال او نویں رک جاوے  
نہ نئے کتوں شکار جاں مالک سکھ حکم بجائے  
گھٹ آزمائش ہے تن اراد خازن وچہ کتاراں  
جاں نال دوائے حاجت اپنی دگرگ اس کسکھاٹ  
نہ اوہ حلال دی باز عقاب جیہاں اعل ایہاٹی  
پڑھیا کتا بسم اللہ سنگ مگر شکار جے جائے  
جے سبیل والے کتے سنگ ل جلاں ہو رکدائیں  
اوہ شکار حلال نہ کھاؤن کینے نبی نثارے  
بعد ہک روزیا روزاں بھی تیر نشان دسیا یا  
ہے اوہ حرام نہ کھان روا ایہہ خازن وچہ کچھ پانی  
ابن عباس طاؤس عطا ہو شعبی ثوری الزور  
وَأَنْ أَكُلَ لَهَذَا تَامِلٌ اٹھیں ہناں دلیل شکار  
بھی سلمان امام مالک دائرہ سبب اینویں آ یا  
جے بسم اللہ سنگ کتا چھوٹیں کھاؤن جائز آ یا  
انے سکالان پڑھو کتے واکرے حلال نہ کاٹی

یعنی وہ بڑے کسب کرتے ہیں اور اسی طرح فرمایا جو حتم بالہمار یعنی ہم دونوں میں سمجھائی کرتے ہو اور جے رحم کو بھی کہتے  
ہیں اور بعضوں نے شکار کا بھی ہونا شرط رکھی ہے۔ مارک ۱۲ ملہ اندک سے کم آزمائش کا مدہ جہتین دفعہ ہے ۱۲  
ملہ یعنی اگر وہ کتا آپ کھائے تو تو مٹ کھا اہل کتاب کی زمین میں ۱۲



بھی پڑھیا کرتا ہے خود اسے الگ باجھ عنائیں  
بخاری مسلم وچہ ابو ثعلبہ یاسوں کرن روایت  
اسیں بیڑیاں وچہ اونہا نہ کھاندے نہ کھاؤ فرمایا  
پہم پھیا اسیں شکاریاں سنگ بھی کتیاں سنگ کرد  
جے پڑھیا کتا بسم اللہ سنگ چھوڑیا ماریا کھاہو  
جاں ماروان پڑھ سکنتے والی بھل تھیں جان بھائی  
وچہ احمدی اتورونی رسم جو گاتے نذر صلحائیں  
جو وقت فوج مے نام خدا اوپر اوسے آٹیا  
جو غوث اعظم نے ناول اثر زنیجے وچہ سی ہویا  
نام غیاں یوں کٹھی لکھوی خود جائز تھائی

تا بن فوج حلال نہ تھیسے اوہ شکار منائیں  
میں پھیا وچہ اہل کتاباں اہل میں بکر ہدایت  
جے بھانڈا ہونہ تھیسے تا اوہ دھوکے فتنہ آٹیا  
کہیا جو چھوڑیا بسم اللہ سنگ اسوج حلت پڑھے  
باسیوں اُن پڑھ کر جے زندہ تا کر فوج پکاہو  
تا کہ غوث اعظم دی بھل تھیں کیوں حرم مت پائی  
وچہ اسیں نے پاک حلال اوہ شک شکوک میں  
جے نام خدا نہ اثر کرے تا غوث اعظم وچہ پایا  
خدا مے نام نہ اوس اثرنوں بیخوں پٹیا کھویا  
جیوں اگلی آیت دی تفسیر اندر اوس قلم گائی

الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَلَلٌ لَّكُمْ وَطَعَامُ

حَلَّ لَهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا

الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أَجْرَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ

وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ

فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِرِينَ ۝

ابجھ دن حلال کی گئیں واسطے تمہارے پاکیزہ خیریں اور کھانا اُن لوگوں کا کہ دیکھتے ہیں کتاب

لہ سلج الذین میں کھاسو۔ کل نام کئے کا اسلج کھالیا کہ جو اکثر کتاباں ادب اتعلیم یافتہ جالو مقابہ اسی واسطے لفظ طیب میں  
کھالیا ہے جو کئے باادب ہوتے ہیں یا نام رکھالیا ہے طیب دیکھ کر منہ میں کامیاب کہلایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قتبہ ابی لہب  
کے حق میں جب اسے ارادہ کیا سفر شام کا تو حضور غضب ناک ہوئے اور اسے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ قائم کر  
اسپر کوئی کتا اپنے کتوں میں سے پس اسکو شیر نے کھالیا۔ سلج النیر جلد اول صفحہ ۱۲۵ لہ لانیوں کے گمان کے  
موجب نہیں کرتے لوگ قبت ساتھ عبادت اور تقرب غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فریق کے فکر مقصود اور کھانا ایک پہچانا  
تو نام نہ کر کے اردا حل کر اگر نیت عبادت غیر کی کریں تو پھر حرم و واقف ہوتی ہے فیصلہ جلد اول میں زیر کتب و ما اُحل  
لغیر اللہ موجود ہے سورہ آلہ رد مسجد ۱۲ حوالہ



مجموعہ احادیث و روایات جلد ۲۵ صفحہ ۱۲۷

حلال ہے واسطے تمہارے اور کھانا تمہارا حلال ہے واسطے اُنکے اور پاک امینین مسلمانوں میں سے اور پاک امینین ان لوگوں میں سے کہ دیئے گئے ہیں کتاب پہلے تم سے جب تم انکو مہر اُنکے نخل میں لانے والی نہ بدکاری کرنیوالی اور نہ پکڑنیوالی چھپے آشنا اور جو کوئی کفر کرے ساتھ ایمان کے پس تحقیق کھوٹے گئے عمل اوسکے اور وہ بیع آخرت کے ٹوٹا پانیوالوں میں سے ہے۔

چیزاں پاک حلال ہیں اِن کتاب کا رن اج دئے  
انے حلال اور نہ اندے کارن ہو یا طعام تساو  
انے حصن نال ام نہا تھیں جوئی جنہاں کتاب حوالے  
نہ ظاہر نہ کنہ نہ چھپ یا یاں لا اور نہاری  
پس عمل اوسے کل و گت ہوئے کی رہی کافی  
ایک و تھیں دن نہیں مراد جاں آیت آئی  
ہے طبیبات طہارت جس جس چیز شریعت راہوں  
طعام مراد ہو روٹی ہر شے کھاؤن والی  
تے ساؤ کھانا روا اور نہاں ایہ مومنان حکم الہی  
لکھوی کہ یا خنام غیراں دیوں کو شے شخص ستمانی  
جے فرج یہود نصاری کیتی غیر اللہ دے ناموں  
تے اکثر کہن حلال ایہی جو رب حلال بتائی  
اتھ لکھوی پھو قرآن حدیثاں مگر نگا تا بعیناں  
سُن وچہ تفسیر خازن دے صوفی محی السنہ لیا یا  
جے غیر اللہ دے نالوں کیتی فرج یہود نصائے  
مثل نصا کہ بنی تغلب دے حکم ایہی بہن ساری

ہو طعام یہود نصاری حل تہاں اُنکے  
بھی حصن نال جو اہل ایمان تہاں حلال افاد  
جاں دین اور نہا نالوں مہر اور نہا نالوں دین اہل  
تے نال ایمان جو کفر کرن رب بنی کنوں انکاری  
تے کھانا کھاؤن و الہاں تھیں وہ ہوسی روز خیرائی  
جو دعوت بنی یہودن دی دن خیر مینی بھائی  
نہ شے تھیں جس شے چ اوہ شے نجس تہا ہوں  
پر اتھ خاص ذبیحہ وچہ کبیر مراد کمالی  
ذبیحہ واجب صدقہ واجب ایہ اور نہاں دین منہاں  
تا کھلی و سدی کھان روا پڑھا و سکت بیت شتانی  
ابن عمر و کہے بیچہ کھٹی اوس حرام عمل  
تے حسن کہے جو نام غیر اللہ دے تاناہ کھا بھائی  
تے تابعی جہت مخالف لکھوی کہو ضعیف یقیناں  
تے وچ سراج منیر نالے وچ قدر مختار و سیا  
اوہ کھاؤن نہیں حلال خلاصے وچہ لوہن آشکارا  
ذبیحہ حیوان اور نہاں تیوں اور نہاں یاں پیارے

لے اور اونچی بیچ کیا تھا اور گوشت میں نہ ہلا کر کیا جھنڈور نے صحابہ کو فرمایا کہ یہ گوشت کھاؤ اس سے معلوم ہوا کہ الیوم سے مرفانل ہونا اس آیت کہ کما ارسدن جو ہے وہ نہرا کھو گوشت آپ کا حکم کر لینا اگر کچھ علم غیب کے ہونے پر دلیل ہے ۱۲ سلہ یعنی اس جگہ تا بعینو کی اتوال کی روئے لکھو جو حرام کو حلال کر دیا اور مرل اہل اللہ کے حاشیہ پر ابن مسیک نے قول کو ضعیف لکھا جو جسے فاضل طبری الاولم تسلطانی وغیرہ تحقیق نقل کیا ہے تفہیل اسکی تفسیر نبوی جلد دوم زیر آیت فیکت اذا جئنا من محل اقدہ بشیر لکے مذکور ہے نہایت ہی افسوس ہوا کہ لکھو جو و ما اھل بہ لیسو اللہ کو حلال یقین کیا۔ لھو باللہ من لھنا ہ الفترۃ لیجن بیتہ ۱۲ لہوائی عفی عنہ۔ سلہ اور خازن وغیرہ میں جو کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ادیسوی جو مذہب شافعی عندہ کاکہ جو کوئی دخل ہوا یہودیت یا کہ نصاریت میں بعد نسل قرآن محمد کے پس نہی حلال ذبیحہ ارسکا اور ابن عباس سے پوچھا گیا عوبک نصا کے ذبیحہ کی بابت تو فرمایا آپ نے

مجموعہ احادیث و روایات جلد ۲۵ صفحہ ۱۲۷



خود پر کہیا نہ کھا اور جس نام میں سرانہ آیا  
وَمَا أَهْلُ بِهِ لِيُتِزِلَ اللَّهُ بِهِ قُرْآنَ آيَاتِي جَائِزِينَ  
وچہ وہاں کہیا جہاں کتاب میں وقت اس کے  
نہیں طلال اوہنا دی کھٹی فتوے اس کے آسپا  
لامذہب ہیں ہر شکر ہے قرآن حدیثوں  
وچہ درختا کہیا جہاں اہل اسلاموں جو نہ کائی  
جہ ہونکہ یقین جو غیر اس کے ناموں فصیح اوہنا دی  
ایویں ہونکہ کتاباں دیوچہ مثل قرآن حدیثاں  
ہیں باہجہ شریعت نصرت رہی اوہنا دیوچہ کائی  
گل گھٹ مرغی کھاؤں ہو یا عمل اوہنا دیوچہ جاری  
مستثنیٰ اوہ اہل کتاب جو عمل کتاب کھاؤں  
ایہ بھی وقت ضرورت چچا مسلمہ فصیح ناہیں  
وچہ حاشے منظر ہی کا فخر لکھیا اوہنا دیوچہ کائی  
اظہار الحق وچہ ایہ دیوچہ خاص حلال بتایا  
محیطیات آنا و مراد یا دامن پاک مرادوں  
مومن حرہ اہل کتابوں روا نکاحن آئی  
پھر جابر بن عبد اللہ یاسوں ابن جریر کہیا فی  
سے مسابغہ قرآن روا اوہنا دیوچہ شاہ رسل فرمایا  
جو سناؤں روا کتابیں زن مسلم اوہنا دیوچہ ناہیں  
محسن رثاں جو پاک ناہوں ہو کتابیں بجاویں  
مگر کہ است ابن عمر تھیں وچہ کتابیں ۲ فی  
نہ مشرک رثاں نکاحوں جدا لگ ناہ ایمان لیاؤں

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِاللَّهِ عَلَيْكُمْ حُدُودٌ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ  
تہ بہت حدیثاں میں مت وچہ دتیں اہل میں  
جو باہجہ فصیح کون کھائے باہجوں حکم خدا کے  
وچہ نقد قناریاں وچہ مفصل شک شکوک اوڈایا  
کرن حلال حراماں میں ایہ کچھ شیطان خبیثوں  
اتھ جہت ضرورت اہل کتاب دیوچہ روایا فی  
تا اوہ کھان حلال ہر گز صاف حرام دساندی  
رب فضل کرم تھیں رحمت بھیجے کل فقیہ تھیں  
نہ عمل کتاب اپنی تہ کرے کہن خدا تن وایہ  
پھر کوں حلال دیوچہ اوہنا دیوچہ غور کریں کچہ قاری  
تہ وقت فصیح نام خدا اوپر فصیح الاون  
وچہ درختا رقتا دیوچہ نکر مشلہ لکھیا پائیں  
غیر اس کے ناموں کھٹی روا کہی جہناں آئی  
تہ لامذہبا میاں مہراں وستی جڑیاں نظری آیا  
نہ ہر شکر وچہ شرط جو نا تھ جہت نکاح وراثتوں  
جو حراں ہوں ایہ کنوں مجاہد ابن جریر کہیا فی  
اوہ کہے بنی فرمایا سناؤں روا کتابیں آئی  
عبدالرزاق عمر تھیں ایویں ابن جریر لیا یا  
ایویں جابر بن منذر اتھ کرے حدیث بنائیں  
حراں ہوں یا ہوں کہیزاں روا نکاح جے پائیں  
جو ولا تکلوا أموالكم بَيْنَكُمْ حُدُودٌ عَلَيْكُمْ حُدُودٌ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ  
جو عینی نول رب لکھن ایہ جہود جواب الاون

لہ مشلہ واسطے شرط جواز کے نہیں آیا بلکہ روایت ہے کہ محسن عورتیں تمیز کرنے کو حلال نہ ہوں اور حال یہ ہے جو تمیز کر کے جہ  
حقیقتاً یا کھلا اپنے ذمہ کو نہیں ہو مشلہ محسنین حال یعنی نکاح اس واسطے ہے جو انکو بیچ نکاح کے محسوس اور محض غلط فہم کرنا کرنا  
منظور نہ ہو ۱۲ سالہ ہی مذہب ہے ام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اور مومن جو کوڑا دیک امام خاضعی رحمۃ اللہ علیہ کے لکھتی  
جائز ہے۔ یہیں اپنے امام کی تقلید واجب ہے ۱۲



جو وہ لا یتکون المذکر کان اندر سی حکم عوم سیلے  
پس محسن جن میں جو اہل کتاب جواز و نہانہ اپا یا  
سفاح و ناکر نہ نظر کر کے دور حیا توں  
تفر با لایمان خدرا خفیں منکر مون الایا  
حبط عمل حسات یا دنیا والی سب کما فی  
الاولاد ازواج تعلق ملکوں ہووس باہر  
اھلکم المخصصات من المؤمناتین قرآن حقائق  
والمخصصات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم کتابا  
اوہیجہ و اھل و چہ قرآن مخفی کہوں قسا قے  
یعنی و چہ قرآن اسر کتاباں اگلیاں بھانی  
اوہ قانی کرن و جوہ اپنیوں ہو کے پاک اوں  
عیو مسیحین نہ اوپر طبع موافق ہو کے  
پچھے دنیا فائدیاں قے حکم شریعت والے  
علقمہ بن صفوانوں و چہ طبرانی خبر ایاتی  
نہ دین جواب سلام اساتوں ناں ایہ آیت آئی

اس آیت کے خاص کتبائیں غارن و چہ تارے  
و چہ اوہناں و چہ انہماں جہناں شرک کما یا  
صغیرتی اھلکان جو پھرین پوشیدہ بلانوں  
یا انکار بھی یا دین ضروریاتوں کیا یا  
مرتدے اعمال قے سب ضائع ہوئے بھانی  
اہل الحق و چہ تفسیر انہی مسئلہ کیتا ظاہر  
ہو محسن علم اتے عالم خاص ان و اج اسین جو لائق  
اوہ بین اہل حقائق کتب جو پہلے نازل آیاں  
تعالیم انہی کتب کتب و چہ قرآن افادے  
نہ جہدگ اوہناں حقائق کتب کر ہو مہر ادا میں  
نال تصرف پیر کامل ناں کھلے بصیرت صفاتوں  
نہ شرع خلاف نہ شہوت و کولہل بنیوں و صو کے  
خداوند نعمتہ حق مشتعل جویں ہو مشہور کمالے  
نہ کولوں بعد وضوین کرے سخن رسول الہی  
جہاں قصد نماز کر و تسبیح صولازم ناں ہو یا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ

إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ

كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو تم واسطے نماز کے پس و صولو مونیوں اینوں کو اور و اطہر  
ایہوں کو کہنیاں تک اور مسح کرو صول اینوں کو اور پاؤں اینوں کو چھٹوں تک اگر تم تمہاں پس نہا لو۔

اے اہل ایمان نہاڑھن دل کھری ہو و جتو یلے

۱۷ یعنی حلال کیگئیں تمہاں کے پاکاسن عفتیں مونیوں ۱۲ سے اور محسن عفتیں ان لوگوں کے کہ نہاڑھن سے کتاب دی گئی ہے  
۱۸ سے نہیں جانتی محسن نے جو چھپایا کیا ہے واسطے ۱۲ سے نہ نہاڑھن والیں یعنی طرف کسی غیر کی نال نہ ہونے  
۱۹ مائے سوا اللہ تبارک و تعالیٰ کے۔ تفسیر روح البیان ۱۲



تے مسح کرنا کہ پیر بھی وضو و گٹیاں نہائیں  
قیام کن اک رواں تازے عذروں نہا ہو آئے  
فرض وضو و چہ ظاہر ایت وقت قیام دساوے  
جیویں قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ نَاسْتَعِذُّ بِاللّٰهِ رَبِّ الْكَرِیْمِ  
ای دلیل ہو ظاہر باندی خازن و چہ فرمایا  
ایرما حکم رچل بنی اتنے اُمت سے جماعوں  
ہوئے اٹھو یاں ہو چہ رث فرض وضو اس تائیں  
جو تک وضو نہیں سرور حق چون چار نماز ال  
یاں استحباب امر جو آگے وضو ہووے کہ اہیں  
جو ترمذی دیوچہ ابن عمر نہیں شاہ رسل فرمایا  
دیں توفیق توں لے بیکی مینوں حکم کجا لیاواں  
تا عمر کیا تاں کیا اوہ کم جو دسے کیتا ناہیں  
بے نیت وضو دئی کرنی مذہب حنفی پائیا  
وچہ بجا نہ سے ہتھ پاؤں تھیں وصول فضل تن  
پھر تن واری تھہر بندائیں وضو نہ سنت آئے  
پھر والال تھیں تھیں لگ دی دوہاں کتنا تائیں  
کہواری وضو تیاں فرض ادا تن واراں سنت آیا  
تن واری وضو تیاں ادا سنت جو عمل اوپر ہر آیا

۱۱ اور بعض نے کہا جب تم سو کر اٹھو مگر روایت ضعیف ہے

تاجے تیں ہو و جہنی تاں پھر لازم غسل تیاں  
جیویں بیچہ یا لیٹ نماز یاں پڑھنی جائز تھاوی  
یعنی قصد نماز کرو جد وضو نواں تداوے  
جاں پڑھیں قرآن تاں برید یاں نہا پکڑن تداوی  
بھاویں وضو ہو واد نہا تاں بھی فرض نواں تداویا  
ہو یا مقید جو تیں محدث وضو نہاں بناؤں  
نماز قبول نہیں بن وضو و سیا سحر عطا ہیں  
جال فتح لک یاں پنج کہ وضو پڑھیاں ناں کیا براں  
تاں وضو آئے وضو کرنا وقت نماز ادا ہیں  
جو کرے وضو تے وضو تن و س نیکیاں ہو عطا یا  
حضرت شاہ رسل دی برکت جاجرت وچہ پاواں  
تا فرمایا عدا گتیم وچہ سراج دکھائیں  
جو اتنا آقا مال بالیتاں عمل چل شیت سیتی آیا  
جو چھین تان وضو دن واجب تھی سول اٹھیاں یاں  
پھر نہ تک پانی تن تن واری وچہ ہو بہب بجا  
ہے منہ می حد وضو دن پانی کوشش ناں بنا تیں  
جو تک ہک و تن واراں وضو نہی تھیں پایا  
ظالم اہری وچہ کرناں بہتی نقل حدیث لیا یا

۱۲ قیام کے معنی اس جگہ قصد میں یعنی جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو۔ اور بعض نے کہا جب تم سو کر اٹھو مگر روایت ضعیف ہے  
پس جب تک نماز کا قصد نہ ہو تب تک وضو کرنا فرض نہیں۔ غلامہ تفسیر ۱۱ سے یا مقید ہونا اس امر کا نکلتا ہے لفظ تمیل سے اسراطو  
کہ وضو سے پانی کا حاصل کرنا مقصود ہے اور جو پہلے ہی پاک ہو یعنی یا وضو ہو تب اسکو وضو کرنا ہے فائدہ ہے۔ احمدی تفسیر  
۱۲ یعنی وہاں بر فرضیت کا فائدہ سا فطری ہو گیا وضو کے ہونے سے پھر اسے وضو کرنا فرضیت کا فائدہ نہیں دیتا مگر سنت  
جبکہ وضو ہو یا سو کر اٹھنا داخل الکی۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمَنْ لَوْ كَفَرَ وَلِكَا تَبَهُ ۱۲ سے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ  
کے نزدیک وضو کی نیت فرض ہے اور وہ یہ ہے تَوَيْتُ اَنْ تَوَضَّأْتُ اَوْ رَفَعْتُ اَلْحَدَّثَ وَلَا سِتْبَلَاكَةَ اَلصَّلَاةِ ۱۲ سے  
اور یہ فائدہ وضو کے اشارہ یہ ہے جو کہ وضو کے ساتھ پانی اٹھا کر دیکھنے سے پانی کا رنگ معلوم ہو جائے اور تاکہیں ڈالنے سے ہو  
معلوم ہو جائے اور نہیں ڈالنے سے مراد معلوم ہو جائے۔ اگر ان تینوں پانی کی صفو نہیں ایک بھی بنی جتنی معلوم ہو تو پانی پلید جانے  
اس سے وضو نہ کرے ۱۲ سے یعنی کسی روایات پر مبنی ہیں دفعہ وضو نہ کرنے کے ساتھ عمل ہو سکتا ہے اگر ایک یا دو دفعہ وضو والی حدیث پر  
عمل کیا تو پھر تین دفعہ وضو والی حدیث کا عمل ترک ہوا ۱۲ سے یعنی رفع روایت ہی مذہب یا سرور و جالبشہ اور امام سرور رضی اللہ عنہم







وَأَرْجِلُهُوَابَيْتَيْنِ وَاصْبَحُوا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ رَاجِعِينَ  
 نہیں تھے گھبراہٹ سے نہ ہول آیا  
 نہیں تھے گھبراہٹ سے نہ ہول آیا  
 صحابہ تھے چہ پیراں ہوں مخالف ہو یا نہ کافی  
 علی نے ابن عباس انس انہاں پر جمع کیا اور قہقروں  
 سے اتفاق اُمتا اتے ابن ربیع فرمایا  
 وچہ درمنثور جلال سیوطی ابی یلی تھیں لیا یا  
 مراد مع تھیں ہے گھٹے ہوں بن پانی اسرافوں

نہیں تھے وچہ حقیقت دربروں وارجلکم ہے پائیا  
 وچہ دو ٹوں قراہتیاں معنی گھبراہٹ میں مصروف تھے  
 نہ تابعین نہ تبع تنہاں نہ کنوں اماں بھائی  
 بھی ثابت ہو یا نہ تنہاں تھیں مع پیراں فعالوں  
 بھی ابن عباس بن اس قائل ابن کثیر الایا  
 جو یار بنی سے دھوون تے سب ہوئی جمع الایا  
 نہیں تھے وچہ اصحاباں ایہہ تنہاں ہوندا اصنافوں

## فصل پنجم بیان کنو حشر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

راشد بن یحیٰی طبرانی اور وسط وچہ لیا ہے  
 راہی کہ میں انس تائیں وچہ گوشتے بیٹھا دٹھا  
 جو تئیں اسوں شاہ ریل نول و ضرور ہیا کر اندا

تے ہیشی ابن حجر اسدی اسناد صحیح فرماتے  
 میں لکھیا انس تائیں میں جو یوں حضرت خنوکیتا  
 تا آب سنگا تھہ دھوون تھاسی بھی کلی فرماندا

سورہ مائدہ وارجلکم کے پہلے واسکو ابو و سکھ ہے لحاظ اسکے اور لحاظ اسکے آسان ہے جو بعض قاری وارجلکم کو لام کی زیر کے ساتھ  
 پڑھتے ہیں اگرچہ معنی میں زیر والے ہی معنی مراد میں۔ ماسب ۱۲ اس واسطے جو کہیں صیغہ تثنیہ کا ہے جو ہر سر کے پیچھے کی طرف دو دو  
 ہڈیاں امیری ہوتی ہوتی ہیں اور وہ جو مس کرنا جائز کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ کعب ایک ایسی جگہ ہے جس جگہ انگلوں کی ٹانگیں جا کر مل جاتی ہیں  
 اور وہ قریب کی پشت اور منڈی کی پھر کے پاس ہے سو وہ ہر ایک پاؤں میں ایک ایک ہوتی ہے اور تنہا ہر ایک پاؤں میں دو دو  
 ہوتے ہیں پھر کس طرح دھوون کی بجائے پاؤں پر مس کرنا صادق ہوگا۔ تفسیر ماسب ۱۲ سورہ تہی امی الشام فاعی رحمۃ اللہ علیہ نے وضو  
 میں ترتیب کو نگاہ رکھنا فرض بتلایا ہے ساتھ ترتیب اسی آیت کے۔ اور فرمایا حضرت امامنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جو ترتیب  
 فرض نہیں بلکہ سنہی و اختار کہ حرف و او اس آیت میں ترتیب کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ آیت ان اعصا کو پاک کرنے کا حکم کرتی ہے ۱۲  
 تفسیر فارن ۱۲ سورہ جو بعض روایات میں ظاہر میں مس معلوم ہوتا ہے حالانکہ حقیقت میں مس کرنا مراد نہیں ہے بلکہ کابن جریر نے  
 موسیٰ بن انس سے روایت کی ہے جو کہتا ہے ای ابو جعفر میں صحیح ہے حوالے کے علاقہ میں خطبہ بنا یا اور کہا دھوون تم اپنے مندا اور  
 مس کر و سوں پر اور پاؤں دھو و کیونکہ آدمی کے جسم میں کوئی چیز نہایت پاؤں کے زیادہ پلید نہیں ہوتی سو تم پاؤں کو نیچے اور سے مجھ  
 اینیوں کے اچھی طرح دھو آؤ۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے منکر فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور حجاج جھوٹا اسلئے کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے  
 واسکو ابو و سکھ وارجلکم تو پھر موسیٰ بن انس نے کہا کہ انس جب اپنے پاؤں پر مس کرتے تو دونوں کو چھوڑ دیتے تھے قال المتروک  
 کہتا ہے ترک کر دیا یعنی معنی انس وہاں سے کہ میں جو چھوئے لوگوں کو پاؤں دھوون کے لئے بالانہ کیا تھا اور پانی کا بہا زیادہ بتایا۔  
 ترک حضرت انس نے اور کیا دیکھا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے واسکو ابو و سکھ کے پیچھے فرمایا ہے وارجلکم یعنی سر کے مس کے بعد پاؤں دھوون کے  
 وقت بغیر حضرت پانی بہا دھو گیا کہ مس میں ہوتا ہے اور اسراف مت کرو۔ پس مراد سے ہے انکہ دھوونا بھی مس کے قریب ہو مگر قریب  
 مس کے ہونا ہے تب ہی تو حضرت انس دھوون کے وقت اپنے دونوں قدم ترک کرتے تھے اور اسی روایت سے زعفرانی وغیرہ شافعیہ کو  
 جواب دیا ہے جو نہ ساتھ وچہ جو ب ترتیب کے نہیں ہے جو سر کے مس کے بعد پاؤں دھوون کا حکم ساتھ وچہ جو ب ترتیب کے نہیں ہے  
 جیسا کہ گمان کیا ہے شافعیہ بلکہ واسلئے اس فائدہ کے ہے جو پاؤں کے دھوون میں مس کا لحاظ ہے یعنی ہلکا سا دھوؤ اور بہت پانی۔

۱۴ ارکان شہد الزین ابی اور خلیفہ حضرت ابن عباس سے جو جو صحابہ اس کے آدھار لکھ کر لے کر مدینہ کے ساتھ چلی گئے یہ پائوں کا دھوونا اسی طرح روایت کیا جاتا ہے علی غرہ سے ۱۲ در تفسیر طبرانی جلد ۱ ص ۱۲







تے ابوہریرہ کہے جاں کرے وصف و ختم رسالت  
شاہ رسل نے فرمایا سن پیارے ابوہریرہ  
نیکیاں لکھ کر بہن جداگ وضو اوہ نہ توڑیں  
بچی کہیا ہے امت ساڈی اُتے مشکل منداناہیں  
وچہ ہک حدیث میں بہر وضو سنگ لہر سوکوں کروا  
منہ نوں پاک سو اک کرے بھی اوچہ ربضائیں  
جے منہ پھین بواڑے نہ خوش ملک محافظت  
بنی کہیا جو کرسواک تے وچہ نماز کھلو  
تے نیرے ہوندا وسکا اوپر منہ فرشتہ لاوے  
پس پاک و تیسیریں پاکیاں شاہ رسل فرماوے  
اوپر بہتر رکعت ہوں جو پڑھیاں بن مسواکوں  
اوپر بہر عضو و وضو ن پڑھن و عایش آیاں

تسجے پاسیوں شروع کریندے حضرت ہر رکعت  
جاں وضو کریں پڑھ جہ تے سہل ٹھیک محفظ تیر  
اسناد صحیح اس شہی آکھے وچہ پہلی جلد اس لوڑیں  
تائیں امر سو اک نہاں کروا دقت نماز ہر جائیں  
ایہ ابوہریریوں مالک ٹال صحیح اسناد اس پڑھ  
عائشہ کنول نسائی احمد سند صحیح پائیں  
جو منہ ہو جا انہامی بدبو پاروں دور چلیندے  
تاں کھر اوکاک ملک مگر اوس سن قرأت خوش ہوو  
جو منہ نمازیوں قرأت مکھے خوف ملکہے جاوے  
بھی بنی کہیا دور رکعت سنگ سو اک فضیلت آوے  
وچہ مع البیان حدیثاں لکھیاں عمل کریں الفاظوں  
تاں اجر وضو کا مل ہوو لکھ وکھا میں بجا یاں

۱۔ اور بعد زوال کے روزہ دار کو مسواک کرنی جائز ہے مسواک قدر بالشت یعنی اور خضر انگلی کا قدر موٹی تلخ دھوت کی ہونی چاہیو۔  
مضمضہ کی وقت یا اس پہلے کرے اور جب مسواک نہ لے سکے تو انگلی کے ساتھ ملنا کافی ہوتا ہے اور انگلی کے براجم یعنی جو انگلی کی کانٹھوں  
میں نشان ہوتے ہیں انکو کوثر سے دھونا چاہئے جو انہیں میل پھین ہتی ہے اور جو گوشت دانٹوں کے اوپر ہوتا ہے پس حکم ہوا  
ہے ساتھ اسے پاک کر کے اسخا طرہ بوباقی نہ رہے اس میں طعام وغیرہ کی پس بل دے اس پر بوسے خوش کیونکہ نہ کندنہ سے فرشتوں کو  
ایدا ہو جتی ہے اور منہ قرآن شریف کے الفاظ کے نکلنے کا راستہ ہی پس ضرور منہ کو خوشبو دار رکھنا لازم ہے اور اس زمانہ میں حقہ نوشی  
کی پبسی بہت پھیل گئی ہے بہر اوسکی نہایت تحیف دم دہی ساسی واسطے شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر فتح العزیز جلد اول میں  
لکھا ہے حقہ نوشی کے بعد مسواک کر کے مسجد میں اعلیٰ ہونا چاہئے اور اس فقیر نے بھی پہلی جلد تفسیر میں لکھ دیا ہوا ہے کہ حقہ نوشی کے بعد  
سیاہ کرنا ہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسناد حقہ نوشوں کو ہونی بھی مشکل برکئی دفعہ سننے میں آیا ہے جو کبریت  
کسی حقہ نوش کو خضر صلعم کی زیا کر کو حرم پیش آتا تو اپنے فرمایا کہ اس خبیث کو دور کرو اسکے منہ سے حقہ کی بدبو آتی ہے پس معلوم ہوا کہ  
حقہ نوشی سخت بدعت اور نہایت بُری مرض ہے بلکہ آتش پرستی کے مشابہ ہو اسلئے کہ علی الصباح حقہ نوش آگ متلاشی ہوتے ہیں  
اور دہر نگا لیاں کھاتے پھرتے ہیں اس قدر بیجا فی ہے نہ وہ بانڈ نہا مگر بن لگوں کہ مل سیاہ ہو گئے ہیں انکو بُری چیز کی برائی نظر نہیں  
آتی اور گناہ صغیر جو خوف ہو جائے کہ پیرن جانا ہی اور بکیر کو بلکا جانا کفر تک پہنچتا ہے پس اگر حقہ نوش اسکو گناہ بھی نہ خیال کریں تو یہ  
نہایت خرابی کا باعث ہے جس طرح چرنگ اور خاک و بچہ ہرے نجاست کے ساتھ تو کر مچا جاتے ہیں اسی طرح حقہ نوشوں کی بھی عادت یک جاتی  
ہے برائی اسکی تھنہ پینے والے سلامت مریض سے دریافت کی جائے ۱۲ جلوائی عفی عنہ ۱۳ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد پڑھی اللہ  
الذی جعل الماء طهورا و رکلی کر نیچے وقت پڑھے اللہم اسقنی من حوض نبیاء حتی لا اظلم بعد ما عبد اللہم اعنی  
علی ذکرک و شکرک و تذللا کتابک اور وقت ناک میں پانی ڈالنے کے پڑھے اللہم لا تقتر منی من راحۃ نِعَمک و جناتک اور  
سندھ کے وقت پڑھے اللہم بیض و جی و یوم تبيض وجوہم و یوم ترضو وجوہ اور وقت دہا یں آتھ دھونے کے پڑھے اللہم  
اعطنی کتابی یمینی و حاسبنی حسبا یا یسیرا اور وقت پایاں آتھ دھونے کے پڑھے اللہم لا تقطنی کتابی یشمالی و لا منی

یہ قول جمع ہوتا ہے ان کے پڑھے اللہم معنی رقیق من الذارہ اور وقت دہا یں پڑھو اللہم تیرے اللہم تیرے حقہ نوشی کے بعد مسواک کر کے مسجد میں اعلیٰ ہونا چاہئے اور اس فقیر نے بھی پہلی جلد تفسیر میں لکھ دیا ہوا ہے کہ حقہ نوشی کے بعد سیاہ کرنا ہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسناد حقہ نوشوں کو ہونی بھی مشکل برکئی دفعہ سننے میں آیا ہے جو کبریت کسی حقہ نوش کو خضر صلعم کی زیا کر کو حرم پیش آتا تو اپنے فرمایا کہ اس خبیث کو دور کرو اسکے منہ سے حقہ کی بدبو آتی ہے پس معلوم ہوا کہ حقہ نوشی سخت بدعت اور نہایت بُری مرض ہے بلکہ آتش پرستی کے مشابہ ہو اسلئے کہ علی الصباح حقہ نوش آگ متلاشی ہوتے ہیں اور دہر نگا لیاں کھاتے پھرتے ہیں اس قدر بیجا فی ہے نہ وہ بانڈ نہا مگر بن لگوں کہ مل سیاہ ہو گئے ہیں انکو بُری چیز کی برائی نظر نہیں آتی اور گناہ صغیر جو خوف ہو جائے کہ پیرن جانا ہی اور بکیر کو بلکا جانا کفر تک پہنچتا ہے پس اگر حقہ نوش اسکو گناہ بھی نہ خیال کریں تو یہ نہایت خرابی کا باعث ہے جس طرح چرنگ اور خاک و بچہ ہرے نجاست کے ساتھ تو کر مچا جاتے ہیں اسی طرح حقہ نوشوں کی بھی عادت یک جاتی ہے برائی اسکی تھنہ پینے والے سلامت مریض سے دریافت کی جائے ۱۲ جلوائی عفی عنہ ۱۳ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد پڑھی اللہ الذی جعل الماء طهورا و رکلی کر نیچے وقت پڑھے اللہم اسقنی من حوض نبیاء حتی لا اظلم بعد ما عبد اللہم اعنی علی ذکرک و شکرک و تذللا کتابک اور وقت ناک میں پانی ڈالنے کے پڑھے اللہم لا تقتر منی من راحۃ نِعَمک و جناتک اور سندھ کے وقت پڑھے اللہم بیض و جی و یوم تبيض وجوہم و یوم ترضو وجوہ اور وقت دہا یں آتھ دھونے کے پڑھے اللہم اعطنی کتابی یمینی و حاسبنی حسبا یا یسیرا اور وقت پایاں آتھ دھونے کے پڑھے اللہم لا تقطنی کتابی یشمالی و لا منی



خاص کر نوچہ وضو ہاں عضو یاں حکمت آہی  
تے نال بھٹاں پھل توڑ و خنول حضرت آدم کھایا  
تاں حکم کیتا رب ایو عضو وقت وضو دھوئے  
ہر عضو ادرھو تیا جھڑن گناہ اُس عضو نی کھیا  
جیویں بے گھوڑو دجیا نوچل سو کو جان بچھانے  
جو کر وضو وضو اسنوں س نہ کیاں تھہ آون  
تے غیبت جھوٹھ الیباں بعض اہل اللہ وضو کیتا  
وضو اودہ نور جو نفسانی ظلمات مٹا دے  
تے وضو کیتیاں اکھیں روشن رزق و دھو اس نالے  
پچھیا نی بلالوں توں کیا کیتا عمل بتائیں  
تاں عرض کہنی جانوچہ دن راتال ہاں میں وضو کروا  
تے جب کہیں جس نال جماع دے ہناون ملجت ہوئی  
یہیض نفاسوں پاک حال عورت غسل فرض اس آوے  
وقت غسل دے منہ تک پانی پاؤن فرض ایہا فی  
فَاظْهَرُوا وَاغْنِیْ عَنْہُمَا وَکُشِّشْ نَالَ زَیَادَہِ  
کہیا ابن عمر میں پاس نبی دے بیٹھو مجھے آئے  
بعد جواب سلام کہیا اس نیڑے ہواں تسامی  
تاں زانوآں تنگ نبی دے زانوآں سے آن ٹکاٹے  
پڑھیں نماز کوۃ سجایوں روزے ماہ رمضان  
سائل سنکے آکھیا حضرت بیشک سچ الایا  
جیویں اودہ سائل شاہ رسل نوں آہ سگون سکھاتا  
وہب زواری نہیں پھرانی حمید روایت لیا یا

جو منہ تنگ طرف درخت آدم متوجہ ہویا سیاہی  
نہیر انال گیا تے سراو پر ہتھ ٹکا یا  
تاں ہر کفار جہت گناہ فضل اس امت چنے  
تے رفقیامت وضو جائیں نوروں چمکن بھائی  
توین نال نشانی وضو لوگ اس امت جان سیانے  
تے اثر نویں وضو اہو و یا طن وچہ الاول  
تے وضو کیتیاں غصہ مٹا دے کر آدمائش میتا  
تے کچل لوی شیطان تائیں وچہ روح البیان اللہ  
وچہ روح البیان حدیث لیا یا و پچھیں باربرائے  
جو کمرنگ تیری جتیا مے سنیم اندر جنت جائیں  
تاسکائے سکر و رکوت حضرت نفل منہا میں ہوا  
پراختہ عام جنت بہاویں مجتہد سلم سوئے کوئی  
نہ شرط انزال جاں حشفہ قائب غل فرقی جلائے  
کر دور آلائش پانی چھکے کو شمش کر کے بھائی  
مبالغہ ہو وچہ فاطمہ دے نخود ویکھ اقامے  
اک شخص آیا اس چٹا باناں خوشبو حسن سوہنے  
نبی کہیا ہاں پس اودہ ہویا نزد رسول خلتے  
تے چھپیوں دس اسلام بنیا تاں حضرت فرمائے  
بیت اللہ ذاج تے غسل جنابت کنوں سیانے  
یارال کہیا نہ ایدول پہلے نظر سانوں اودہ آیا  
ابی بن شیبہ بن عمروں پیار یا نقل سناتا  
وہب کہے میں وچہ زبور ایویں ہی لکھیا پایا

۱۱ تحقیق آہی جلد دوم پارہ پانچواں پہلا یا زبر آیت یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ و انتم سکران علی اللہ میں مذکور ہو  
۱۲ جب حشفہ قائب ہو جاو اودہ خلتہ والی جگہ مٹی پر وہ جب داخل ہو جاو عورت کے قبل یا زبر اودہ کے بریں تب نہانا فرض ہو جاتا ہے  
۱۳ بخلاف لادہ ہونکے اور جہاں ان یا زبر دے نماز انال کے بغیر غسل فرض نہیں ہوتا اسکی تحقیق بھیچے گزری ہے ۱۲  
(سورہ جنائے مینی) میں پانی لینے کے وقت پانی کو اوپر کی طرف کھینچے۔ کذا فی کتب الفقہ ۱۲



رب کہو جو جنہوں غسل کرے اوہ بندہ سچا میرا  
 ہے آنا بیانو ناں وچہ لگا جائز غسل نہ آئے  
 پہلے تھو دھو وکرت کرنی دور بخاست آئے  
 تن تن واری پانی پاؤں نہشت عضو پاں آیا  
 سچے منڈھیوں شروع کرے وکرت کھو منڈھی پاؤ  
 عورت تائیں سر کھولوی حاجت مول آئی  
 جو ہر موتیے جنابت حضرت شاہ مرداں فرمائے  
 کوشش نال جو دھو والال رکھن منع نہ کافی  
 اوہ کرے تیمم تے بے وضو وچہ اختلاف ایہا ٹی  
 ہے زن جنبی مرداں پاسوں پردہ پائے ناہی  
 استنجے وچہ ہے بے پردے تاکر تا ترک سوئے  
 جیویں مرداں پاسوں مرداں تیں حکم شروع آئیہا  
 تہتیں جاتیں وکرتے وکرتے شاہ رسل فرمایا  
 پر جے وضو کرے ایویں اوس خاٹے ملک جاندا  
 غسل کر نوچہ دینی فائدے نالے بدنی پائندے  
 ردی انجری نفسانی بھی ہوں دور تمام  
 نالے دور پلیدی ہوو کہ بھی ساکن شہواتوں  
 پاکی ولدی بغیر خدا تھیں پھیر وکرتے تائیں  
 اتہ طہارت سینے سندی سمجھ رجاء قناعت  
 شکم طہارت کھان حلال حراموں روگردانی

جو غسل کرے جنابت تحصیل و دشمن پکا میرا  
 جے میل ہی ناں جائز اندر روح البیان الاوے  
 پھر وضو کرے تک منہ گھٹ پانی ساکرمین لائے  
 ایویں غسل رسول اللہ روح البیان لیا یا  
 پھر سر اوپر پانی نال اندازے خوب دہائے  
 اوہ والاٹے ٹھہ پانی پھیر وکرت مرداں روانہ بھائی  
 ایسے خوفوں سراسر اس حضرت علیؑ فرمائے  
 جے جنبی رہے پانی تھیں تیاں ہوسی جان فنا ٹی  
 صحیح ایہ سنوں امام تمیم اوس مہلح نہ کافی  
 اوہ ڈبل کرے تو مرداں اسوچہ ڈبل نہ کرنی آئی  
 جو اوہ بخاست بھی اتوی روح البیان الاوے  
 ایویں نال زناں تھیں پردہ وچہ اشباح فرمایا  
 جتھ گوبے پوچا بھی جتھ کافر بھی جتھ جنبی آیا  
 جتھ بول کچھ غسلا نیاں پوچا پھر بھی نہ سہارا  
 مخالفت بھی کفار جو جنہوں نا اوہ غسل بجائے  
 جہاں پاروں وچہ بدتک مرضاں ہوں گرامی  
 تے نیشا پوری کنوں طہارت دوس نفع بخاتوں  
 تے سنگ طہارت سیر شاہے دھپرسن رہا سائیر  
 طہارت روح دی پاک الہوں کرن جیاتے میریت  
 طہارت جتھ شہوتاں چھوٹھوں حصوں لپدیاں حاتی

۱۱ روح البیان میں لکھا کہ جو طہر و امین طہر و غام کیا پیچ خاک کے جواب تفعل ہو ہے اور او غام ہوئی طہر طہر کے واسطے وہ نوس کے  
 قریب جگہ کے لئے اور یہ باب مبالغہ کے لئے آتا ہے ۱۲ روح البیان ۱۳ جو پانی پیچھا داناں شکل ہوتا ہو ناخنوں میں جیسا کہ لکھو نہیں  
 نہیں اور منہ کے جو پانی پانا پیچ اٹھے مزدوری ہے ۱۴ روح البیان ۱۵ شل وضو نازکی اگر جگہ پاک ہووے تو پاؤں بھی دھو نہیں  
 پاؤں پیچھے دھوئے ۱۶ غسل میں ایک صاع اور وضو میں ایک مد صاع آٹھ رطل کا اور مد و رطل کا ہوتا ہے حدیث شریف  
 سے بھی اسی طرح واضح ہے اور اس سے زیادہ استعمال کرتا بھی ہوتا ہے سوا اسراف کے جو اسراف کرنا مکروہ ہے خرچ درجہ اولیٰ  
 عز کے لئے عورتوں کو نامردوں کو اس قیاس پر خواہ بال گندھے ہوئے ہوں اس لئے کہ عورتوں کو اس سے حج واجب ہوتا ہے  
 نہ مردوں کو ۱۷ روح البیان ۱۸ یعنی استنجائی بخاست سے وہ سخت تر ہوتی ہے ۱۹ روح البیان



پر ہر گاری اجتہاد طہارت تھماں والی ہیاٹی  
کنوں جنابت حکم غسل کیوں غلط بولوں ہیں  
بنی شعیبہ حضرت آدمؑ اسی شجروں پھل کھایا  
جاں بندہ کہ جسے جماع انزال اس بہرہ والوں تھیکو  
ایہ جہت طہارت کو کفارت شکر جہت اس نعمت  
تھے تھے غلط بول فقط اعضا مخصوص دھوون  
ہو کر کسی سبب لکھو وچہ روح البیان بچھائیں جائے  
وچہ غسل نہی و منہ نکسپانی پاؤں فرض پانی  
نہ نہر مسح کچھوے وچہ اشبل جویں فرمایا  
تاں طرف موعج مقام قربے لرجوع تساوا آوے  
والتجبد و آخرت بھی بعد یوں ملد آوے رب الہی  
فانفساوا و جو حکم جو منہ تسان و نیا طرف بھوایا  
گفت پانی استغفار ہدایت کر ہو دور سیاہی  
و جگہ بچھن تھیں ہے جو نعمت وچہ اوہنا سے  
جنب گند و تھیں سواری پختیاں پاک تھیکو  
مسح سر اندا کر ہوناں و جناون خود نفسا سے  
احافظ ہن لازم کہ وضو ساختہ ام از چشمہ عشق  
تے غیر اساو و کچین نیک جو ہوا جب تسانوں  
جو رکھے نظر عبادت کو خوشی ہوئے سنگ غیراں  
کنوں جنابت حین بولوں و جب غسل بچھانی  
بے نماز بھوایں کر کو شغل نہاے سو سوداراں

زبان طہارت ذکر الہی استغفار کہ ہیاٹی  
جو منی کنوں امہ نجس یا دے حکمت ایسے تھیں  
تا اوہ پھل بدن ساریے اندر پھر پانی فرمایا  
تاں فرض کیتا رب غسل کرتے امت کو منیوے  
وقت جماع جولذت فرحت پاندی ہن بکثرت  
جو سارا بدن نہ لذت پاؤی باجوہ و طی فرماون  
تے غسل دیون میعت فن واجب بن مومن دل کو  
اومیت والے غسل اندا یہ ناہ پچھون بچھانی  
او اہل ایمان جاں غفلت خوابوں ہوئل تسانوں یا  
جو الصلوۃ معراج المؤمنین مشاہد شل فرماوی  
یا ایہا الذین امنوا اذا قمتم الى الصلوۃ اغسلوا  
تاں و کچھ غیر ایذاں کلان اوپر تسان عبارسد ہیا  
و آئید بیکر الی المرفق دو تھو دھوون ایہو پانی  
ناجو بار موافق اپنے چھوڑو سب دنیا سے  
جو اصل پلید رہیا مسح قائم کوں ملہو منیوے  
چکر طہارت خودی کنوں قدم دھوون فرما سے  
چانز تکبیر دوم یکسر و بر ہر چہ کہ بہت  
پس کہ ہواک گناہوں نفساں و کچھ روح سیاہوں  
بھی پاک کر و ہر جس کنوں تن تا ہودن سب نیلاں  
تے ہر شہوت تھیں نال خلاص امت تو یہ پانی  
جداگ پڑھے نماز نہ تداگ ہی و انگوں مرداراں

۱۵ یعنی منی عروق نامہ بالونکے تمام بھگیا۔ اس واسطے تمام جسم کی پاکی لازم ہوئی اور فرمایا کہ منی ہر مال کے جنابت ہی ۱۲  
۱۶ یعنی غلط اور بول کے وقت تمام بدن شل جماع کی لذت نہیں پاتا تب ہی تو اس نعمت کے شکر میں غسل کرنا واجب ہوا  
روح البیان ۱۷ اور یہ بھی کہ وقت جماع کے تمام بدن کی توت بیچ ہوئی ہے جس سے بندہ مضییع ہو جاتا ہے بڑا  
بول اور غلط کے ۱۸ روح البیان ۱۹ اس واسطے کہ خون جان دار کا نجس ہوتا ہے موت کے ساتھ اور مومن  
کو غسل دیا جاتا ہے اس کی بزرگی کے واسطے تاکہ وہ پاک ہو جائے ساتھ غسل دینے کے ۱۲ روح البیان ۱۵ اور مذکر کا  
غسل شروع ہو تو پھر دھوئے سے اور میت کا منہ دھوئے سے ۱۲ روح البیان



چو شواہد آؤ باہر ہوں چو نایہ خامی بنیاد اداں  
غسل کیتا جنہاں ظاہر باطن دین نہاں روشنائی

منافق موبوں کل جھوٹ کر دلوں نہ مومن شاد اداں  
جس جامہ پاک تو سیرت شیطان دوزخ دہی آئی

وَاِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى اَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ اَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُم مِّنَ الْغَايَةِ

اَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا

بُرُوجِهِمْ ۚ وَاَيُّكُمْ مِّنْهُ مَا يَرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ

وَلٰكِنْ يُرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُنِيعَ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اگر کو تم بیمار یا سفر میں یا آوے کوئی تم میں سے مکان ضرور سو یا صحبت کو تم عورتوں سے پس پاؤ پانی  
تم پس قصد کو مٹی پاک کا پس مل لو مومنوں اپنے کو اور اٹھو اپنی گواہی سے نہیں ارادہ کرتا  
اللہ تو کہے اور تمہارے کچھ بھی لیکن ارادہ کرتا ہے تو کہ پاک کر دے تم کو اور تو کو پس کر دے نعمت اور تمہارے کو تم

جو نہیں بیمار یا سفر یا باخانیوں کوئی تسال آیا  
نا پاک مٹی واقصد کرو منہ ہتھال مسح بجا ہو  
بھی چاہی رب جو نعمت اپنی پوری کرے تسال  
وچہ پارے پنچوں پہلے پاؤ وچہ ذکر سفر و پایا  
وچہ ذکر تیمم خوشخبری کارن فرماں برداراں  
وچہ بوداؤ و حدیث آئی جو شاہ رسل فرماون  
وچہ مسلم ابو حازم نے ڈھٹا ابو ہریرے تائیں  
میں اکھیا ایہ وضو کہیا تا اودہ یار الایا  
جو زیورے نمازی پہنچو اب وضو تہہ نائیں  
جو سب تھیں حکم سجد قیامت نوں بن کو  
اگے پیچھے بستے کہتے میرے ہوں تمامی  
تسین کو بن بچاؤں اُمت نوں عام لو کا ٹی

یا وطنی زناں سنگ کیتی تے وت پانی مومن پایا  
نہ رب تسال تنگی چاہے بل تسال کر دیا پاک مٹا ہو  
تائیں شکر گزار بنو رب ہو کے اہل اصلا حال  
بھی حد سفر ہو ذکر تیمم واضح کر سمجھایا  
او نہاں علی ہوں مراتب جہیر حکم میں اظہار ان  
نہ وضو کیتا جس امدی ہول نہ ہوئی نماز بتاؤن  
وضو کر نیال بغلال تاکہ اس دھوئے تھہ اٹھائیں  
میں بنیا محبوب اتے دلبر میرے نے فرمایا  
پھر وچہ ترغیب بوداؤں کہیا حضرت تسائیں  
تے سب تھیں پہلو میں سرچکاں اُمت نظری آوے  
میں لو ال بچان او نہاں وچہ جمع کہندی خیر انا می  
فرمایا نہاں عضو وضو چمکن اثر صفائی



تے نامے عملانوالے ہونے سچے ہتھ عطا میں  
 بھی پھر بخاری بنی کہیا میں امت حشر ہاٹے  
 جان میں نہ دھوکا ماننے کو کل گناہ جھڑ جانے  
 جان میں دھوکا پھر گناہ جو ہوئے قدماں راہوں  
 امام احمد عثمانوں ایویں نقل روایت لیا یا  
 بھی السنوں کرن روایت کل گناہ وضو تھیں روئے  
 الوضو شرط الایمان وضو ہے نصف ایمان تیا یا  
 بھی نال وضو کی بوہنے ہو ویری ہو گھٹ سنا کر  
 نوہنے پر قدم خشک ہک اصحابی وارہنیا  
 بھی ابو داؤد ہے بن ابجد و پھر ایویں کرن روایت  
 و پھر ہک سفر عائشہ بنگ حضرت مار عالیہ لڑا ترٹا  
 تیسری تال نصرت ہوئی در مشور بتائے  
 جے مرض نساں حب نیایا و پھر سفر موافقانی  
 یا و طی کیتی سنگ دنیا و مٹوان و پھر لذات فانی  
 پھر مٹی استعداد اپنی دل قصد کرو تئیں سنا کر  
 پس سر کرو و نفسا نال اوصاف کمال و نہانے  
 تے ٹرو او نہانسی اپنی تائیں ہو و خاص ثامی  
 تالفس نساں ہو صاف سلامت و پھر قبادی آوی

تہاں اگے اگے چھوٹے لڑکے بچہ ہوں اٹھائیں  
 منہ پھر پیر او نہانے ہوں روشن نور تارے  
 جان دھوکا پھر تھانے چھوٹے کل گناہ جھڑ جانے  
 ایتھوں تیک جو بالکل ہوندا پاک عصیا خطاوں  
 جو سنگ وضو وضو یا نہ و گدے ہن گناہ فرمایا  
 تے و گناہ زیادہ اٹھیں و پھر خلاصے پڑھے  
 جس چنا ہو و گناہوں اوہ با وضو ہے الایا  
 ایسا ہی نقل خلاصے وچوں بندہ پیش گداے  
 تن کہیا جا وضو کر مٹو مسلم دیو پھر ڈھیا  
 کہیا ابن کثیر اسناد کھری اس ریل نکات نہایت  
 اوہ لہجیدیاں فخر ہوئی تے پانی آہ پاس نہ اٹھا  
 بن ماجہ ابن حمید تے احمد عبدالرزاق لیاے  
 یا یا خانیوں آیا یعنی کیکے شہوت رانی  
 پھر توبہ تغفار نہامت آوس نہ ملیا پانی  
 یا جمع کرو و لہل رشاد جو صاحب برکت بھاکر  
 تے خلقا نال او نہانیاں ہی بدو خلق سوہانے  
 او نہان مہلکے ضلالتیں مچ چھپے ہویاں کر تھامی  
 رہے چاہی حج نساں جو لذت و نساں پاکو

ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم لوگوں کے عینہ رخ نے حدیث بیان کی کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم جو آیتوں  
 سے کھانا و پانی فرمایا نہیں کوئی تم میں سے جو وضو کرنے لگے پس کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور ناک جھاکے مگر کہ اسے گناہ آئے منہ  
 اور اٹھوں پانی کے ساتھ گریا دیکھے پھر ناک دھو پھر وہ اپنا چہرہ دھوے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مگر کہ چہرہ سے اس کے  
 گناہ جھڑ جائیں گے پھر دھو دلوئے تھکے کہیں تک جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہو مگر اس کے دونوں ہاتھوں کے گناہ اسکی انگلیوں  
 پوٹوں سے پانی سے گریا دیکھے پھر اپنے سر پر مسح کرے مگر کہ اس کے گناہ اس کے بالوں کے اطراف سے گریا دیکھے پھر دھو دلوئے  
 قدم و تنہاں تک جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر کہ اس کے قدموں کے گناہ اسکی انگلیوں کے گناہ پانی کے ساتھ گریا دیکھے پھر کھڑا  
 ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے حمد و ثنا کہے ایسی حمد کرے جیسی کہ اس کے شان کے لائق کی ہو پھر دو رکعتیں عز و جہ سے مگر کہ اپنے گناہوں  
 سے ایسا نکل جاویگا جس طرح کہ اسکی ماں جنا تھا اور گناہوں پاک تھا۔ الحدیث رواہ احمد ابوداؤد و ترمذی و حاکم المستطیع من  
 و کثر قال الترمذی و ابی حنیفہ کے فریب حضرت ابو ہریرہ سے صحیحین میں ثابت ہے اور صحیح مسلم کی اس روایت میں ہے کہ پھر اپنے  
 دلوئے قدم دھوئے جیسا کہ خدا نے حکم کیا ہے پس دلیل ظاہر ہے کہ قرآن شریف میں حکم آیا ہوا ہے ہوا اللہ تعالیٰ پا و چھٹا ۱۲



بلکہ چاہے رب انسانوں کی تپا پاک عصبانوں  
اُتو ورنہ اندھی وڈا سنگ مجبور و دوساے  
ای نعمت کامل کرو تسال پر کٹھ خودی ہو ظلمت  
شکر کرو راہ پاک کے نال انوار ہویت والے

گناہ کی پٹریں تھیں جسے تھیں افسرک پچھاؤں  
ایں خوشمول نہ جانے لمبیاں باجی مٹی اسٹھاؤں  
نصرت پیر کامل و راہوں سنگ آکیر ہویت  
اوہ نعمت انوار جہاں چاہن پاروں پیر کالے

وَإِذْ كَرِهَ اللَّهُ عَلَيْهِكُمْ وَمِثَاقَهُ الدِّينِ وَأَثَقَكُمْ بِهِ إِذْ قُلْتُمْ  
سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ لَكُمْ بِهِ الْقِسْطُ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ  
شَنَّانُ قَوْمٍ عَلَى الْاِتِّعَادِ لَوْ أَعَدُّوا أَوْ اقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ

إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

اچھا کرو نعمت اللہ کی اور اپنے اور عباد اسکا جو قول لیا ہے تم سے ساتھ اس کے جب کہ تم نے سنا ہم نے  
اور مانا ہے اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ جاننے والا ہے سینے والی بات کو ای کو جو ایمان لائے ہو جو جاؤ  
تم قائم رہنے والے واسطے اللہ کے شاہدی دینے والے ساتھ انصاف کے اور نہ باعث ہو کو دشمنی  
کسی قوم کی اور اس بات کے کہ نہ عدل کرو عدل کو وہ بہت نزدیک ہو واسطے پر ہیزگاروں کے اور ڈرو  
اللہ سے تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو

جو نعمت ربی اور پستان بھی اس کے عہد چتا رو  
پیش رو اللہ تعالیٰ عبد الوجہ نہ تو رو عہد اقراراں  
او مومنوں اللہ کارن قائم ہو گواہ انصافوں  
جو ظلم نہ کرو عدل کرو ایہہ نیز سے تقوٰے آیا  
نعمت کنوں ایمان مراد یا حضرت ختم رسالت  
عہد مراد جو ملن میثاقی رو حال سنگ عہد فداوا

جو گتوں نال تسال جد دنیا میاں التیں شمارو  
پس ٹھیک کنوں خبر جو سینیا فوج عباد ضماراں  
نہ باعث ہو کہ عداوت قوم کو پستان خلا فوں  
تے ڈرو اللہ تعالیٰ ٹھیک خدائوں خبر جو تسال کیا  
یا قرآن مراد جو مطلق نعمت ہے ہر حالت  
جہاں کہیا او نہاں سال حکم تیرا جو سینیا میاں ڈاڈرا

لے روایت کی ابن حجر اور بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انصاف کو عہد دیا ہے ہر قوم پر

۱۲ درمختور







وہ کیا اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے انکے لئے بخشش اور ثواب بڑا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیاں ہماری کو یہ سب میں رہتے والے دوزخ کے ہیں

ہو اور نہاں کر دین بخشش ربی اجر و ثواب کی یادوں اور ہو لوگ جہنم والے سب کچھ روٹھو گا یا فرقہ واری و احکام ظلم تھیں ہٹکیا فی عیالوں خصوصاً اہل عیال اتے نفس نے حق عدل ہر کہ تیسب رعیت تے تہاں کچھ رعیت ہوگ لایا نہ ملک ہو کو بن شاہاں تے شاہ باہج رعیت ہار تے اموال باہج عمارت اور بن عدل نکالے

وعدے رب اور نہاں جو مومن چکے عمل کا ورنہ تہ نہاں کینا انکار تے ساوایاں تیانوں جھٹلایا پہلے حکم انصاف کرن و آیا ہے رحمانوں پس چاہی ہو عدل انصاف کرن حق دشمن دوست ہر کہ جو کلمہ راجع و کلمہ مسئول شاہ رسل فرمایا نوشیروانے تخت اور پرسی لکھیا ہوا پیارے نبی بن اموال رعیت شہرے کھنڈ ٹھٹھٹ جاگہ سے حافظ شاہ راہر بود از طاعت صد سالہ زہر

قدر یک ساعت عمر کے کردو داد کند جو عمر اپنی وچہ ساعت بقنا کر و انصاف کہ ایس وچہ عیش آرام نہایت بیٹھا گئے ہوت نعیمان فرمایا خوش لیکن جہنم خوشتر اس تھیں سارے کہ باب قدر و جہت کیوں کہند کہ چھپاں مقبول

سوسال عبادت رہ کر کن تھیں ستر چو شانائش بلال ہو پت بردے دا انا حاکم وقت قدیماں محمد بن واسع نول کہے ایہ گھر میرا کیوں جانے تے یا د جہنم کیتیاں بندہ بھلے عیش سرورول

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هُمْ قَوْمٌ

يَسُطُّوْا إِلَيْكُمْ آيِدِيْهِمْ فَكَفَّ اَيْدِيْهِمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَ عَلَى

اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی اور اپنے جس وقت قصد کیا ایک ساعت نے یہ کہ درمگیریں طرف تمہاری ہاتھ اپنے کو پس بندہ تھے ہاتھ اور تم سے اللہ سے اور اللہ کے پس چاہئے کہ توکل کریں ایمان والوں

جاں قصد کینا پاک قوم جو کرن تہاں نہر مٹکا تو دور اللہ تھیں اہل ایمان نہ کو رب کے لائے سب شہید ہو پیر نیچے دوزخ اس ہلے

اے مومنو یادو اے نعمت آپر تہاں حمانے پس اللہ کنول تہاں تھہ اور نہاں ہی رک تہاں جہت ہدایت بنی عامر کچھ یار بنی نے گھلے



آدمیاں دو بنی سلیموں شخص ملے اونہاں آئے  
تے بنی سلیم سور مسلماناں سنگ آبی صلح صفائی  
تے دیت کارن باراں سنگ بنی وادونہاں جانے  
کہندے بھوکھا نا کھاؤ بھی دیت لے جانا  
کہ سنگ عظیم قوم دی شے پیٹھا آئے مر جائے  
تا وحی کہتی رہا رسول حال نفاق و سیاہ  
قریشاں و وحی وار حبیبتہ و چہ رب ہٹایا  
مسلمی ایک یا تیریگی وار کیا اشہ راری  
قتادہ کہے بنو قلعہ بنی محارب و نویں ایہہ قبیلے  
تا واقف رب بنی نول کیتا خوف نماز بجائی

اونہاں دشمن سمجھ بنی عامر دی لوگ قتل کر چائے  
اونہاں قوم بنی آل ثی ہو یا عہد ویت و اہلانی  
تے کعب بن اشرف جیہاں کہیا اسیت مال کھانے  
پھر آپس دیوچہ کہن اجیا وقت نہ مڑتھہ آنا  
اوشد و الانول چسٹر صد کوٹھے پھرنول تھہ پاوے  
اللہ رو کیتا کفاراں حضرت صاف بچایا  
جاں جنگ لادہ کراونہاں قتل بنی تے متا پکایا  
طرف بنی کر قتل ارادہ تھہ سکابہ کاری  
چامندو قتل بنی سن یارلاں وقت نماز زولم  
وچہ خوف نماز اک قصہ گذریا ویکھ بچا ہاں مائی

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا

اور البتہ تحقیق لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا اور کھڑے کئے اثن میں بارہ سوار

تے بیشک اسرائیلیاں پاسوں لیتا عہد خدا  
کہیا ابن کثیر قبیلے باراں ساہن بنی اسرائیلی  
امام احمد تے حاکم بن مسعودوں خبر لیا تے  
تا کہندے اوتھیں سہاں کچھیا ہضر جگر تمھیں  
قتادہ تھید اوہ بارلاں شاہد ہر سلوں ایک ساہی  
فیکف اذ احسن امین کل امیر کشمیری وچہ قرآن و کھائیں  
کہیا ابن کثیر اسادے حضرت رسول نبیاں  
تا ختم رسالت باراں سورہ اونہاں وچہ کھلاے

تے کیتے کھڑے اونہاں تھیں ان شخص نقیبانے  
یعقوب بنی اسے ہر فرزندوں ایک ہاں سبط ہائی  
کے کچھیا اوتھیں اس است چہ کتے شاہ و مائی  
فرمایونے باراں بیٹے کنول جلال حلم تھیں  
شاہد قوم اپنی داہی وچہ در مشور کو اہی  
پس کیا حال جاں ہر امت تھیں ہر آدمی سائیں  
جاں لیلۃ العقی وچہ حجت کیتی کنول انصافیتاں  
تن اوں سلیموں سچہ رفیع سندہ انور تارے

۱۱۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۱۲۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۱۳۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۱۴۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۱۵۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۱۶۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۱۷۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۱۸۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۱۹۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۲۰۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۲۱۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۲۲۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۲۳۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۲۴۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۲۵۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۲۶۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۲۷۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۲۸۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۲۹۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۳۰۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۳۱۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۳۲۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۳۳۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۳۴۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۳۵۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۳۶۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۳۷۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۳۸۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۳۹۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۴۰۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۴۱۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۴۲۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۴۳۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۴۴۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۴۵۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۴۶۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۴۷۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۴۸۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۴۹۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۵۰۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۵۱۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۵۲۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۵۳۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۵۴۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۵۵۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۵۶۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۵۷۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۵۸۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۵۹۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۶۰۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۶۱۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۶۲۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۶۳۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۶۴۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۶۵۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۶۶۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۶۷۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۶۸۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۶۹۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۷۰۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۷۱۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۷۲۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۷۳۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۷۴۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۷۵۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۷۶۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۷۷۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۷۸۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۷۹۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۸۰۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۸۱۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۸۲۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۸۳۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۸۴۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۸۵۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۸۶۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۸۷۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۸۸۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۸۹۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۹۰۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۹۱۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۹۲۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۹۳۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۹۴۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۹۵۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۹۶۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۹۷۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۹۸۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۹۹۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔ ۱۰۰۔ اے آدمی ایمانی بنی عامر کے لوگ سمجھا کہ قتل کر دینا۔



تے خراجیاں تھیں اس مردار کب الہوا اتمہ آیا  
 منذ بن عمر شین لے بعد اللہ ہوئے یاراں  
 بھی مال صحیح روایت ثابت ہو یا شاہ رسل نہیں  
 چاکیا تے پنجواں عمرو بن عبدالعزیز پیا را  
 جو انقضی کہن امام اتمہ یاراں کور جہالت فی  
 تے اکھن مہدی دشمن خونوں چھپے ہوئے و پٹا سے  
 جواج بن غنق اقصہ لکھوی کنوں محالم لیا یا  
 وچہ مدارک جاں اسرا فی رب وچہ مضر سائے  
 شام زمیں وچہ کنعانی تے ظالم و سبے آہے  
 تسلیں ہنات گناہ کور و جانیں تسلیاں سی دیواں  
 جو ضامن ہووے قوم اپنی واجہت و فاما قوراں  
 ماموسی اپنے نقیب کیتا محکم عبد او ٹھایاں  
 پھر ساریاں نوں ٹریا موسیٰ پاس ارجب آیا  
 جاؤ تھے تنہا نق وڈیرے صاحب زور کمالے  
 تے منع آا اوہناں قوم اپنی نوں جا کر خبر سناون  
 کہ کلب ابن یوقنا دو جا یوشع بنی الہی  
 جے بیت قوم کرے انصاف اوں اجر وڈی تھیا ون  
 اس آیت تھیں ثابت جہت اصلاح عوام لوکاں  
 پیکے حکم خدا بھارا اولیاواں ول آہیا  
 جو خلق عوام ضعیف اوہناں ایہ چاون روپائے

یہاں لکھا ہے کہ موسیٰ نے اپنے نقیب کو کہا کہ میں تم کو اپنے لیے لے کر آؤں گا

سورۃ خیرا عبادہ سعد عبد اللہ عمر و اجایا  
 رفیع بن مالک باطنی ہوئے ساریاں یاراں  
 جو قوم قریشوں اتنا عشق ہن ستر اہل تھیں  
 چھپواں مہدی دور آخر وچیا ہو یا منت را  
 اسدی سند نہیں کوئی لدی وچہ شریعت بھائی  
 بھی رجعت و قائل شیعہ تے بھی اجر ملے  
 اوہ روح المعانی والے اکھیا قصہ وضعی آیا  
 تا طرف ارجا جان و اتہناں اللہ حکم لگائے  
 رب کہیا میں اس قطعے وارث تہیں بنائے  
 تے کہیا موسیٰ نوں ہر سطوں کت القیب ہیواں  
 جیونکہ حکم ہوئے اوہناں او سپر حکم ہنایا یاراں  
 اسرا یاں حق القیب کفیل بنی اسرا یاں  
 تا وراں نوں موسیٰ خبراں لیون جہت و گایا  
 وڑ کے مٹے پچھاں و سن قوم اپنی نوں ملے  
 تا وڑیا عہد اوہناں نے پروڈ ثابت قدم لکھاون  
 ایہ کہنوں نقیب آا ہر عجم غنق سب کور تباہی  
 جے ظلم کرے تن و نغ و اساشاہ رسل فرماون  
 جو چھکے لو نقیب مقرر ہوئے آئے بھائی  
 مراد الہی موافق تا اوہ کرن قیام سوایا  
 باہج خواص جہا کیوں کوئی گنج عرفان اوٹھائے

یعنی حق تبارک و تعالیٰ ہی جانے کہ وہ باقی کے چھ کھڑے ہو جائیگے۔ خلاصۃ التفاسیر ۱۲ ص ۵۶۱ لکھا ہے کہ یہ جھٹھے ہیں  
 ازین علی و حسن بن اوزین العابدین اور محمد باقر اور جعفر صادق اور موسیٰ کاظم اور علی موسیٰ رضا اور محمد تقی اور محمد تقی  
 اور عسکری رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۱۲ حواشی ۱۲ ص ۵۶۱ یعنی جو لوگ محمد مہدی علیہ السلام کی محبت میں فوت  
 ہوئے ہیں وہ پہلے قیامت برپا ہونے کے امام مہدی سے فائدہ اٹھائیے اور انقضی لا مذہب بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں صلیک  
 لانہم سبک غفایہ میں پہلی جلد کے درمیان گذرا۔ اور نقیب ضرور ہی مزارعہ جو قوم کے احوال سے خبردار ہو ۱۲ ص ۵۶۱  
 شریعتی سہر یا ست پرست کسانے خطا است ہرگز دوست نشاں دستہا بر خدایت نامہ مذکور گارہ ہا مذکور و لغت پامارت  
 جہا زور مہدی مکن بر کہاں ہر یک خط سے نامہ جہاں دل دوستاں جمع ہن گنج خیر نہ تہی ہر یک معرہ۔ تقویٰ کی جی پسند خدا ہے



شک و شکوک و دینت جدا دہاں ارضہ تسلیم بجان  
 اورہ انگریز عوام اتے دت رب آسان بنائے  
 تے ہر امت وچہ ولی جے جہاں ہمارا منت چایا  
 اوہ کنی تہہ اولیا وال کہ نقیب نہاں تھیں آئے  
 مقرب عارف تے صدیق شہید موحدا لے  
 تے غوث ہوئے مزار سہاں رہبر اختیار بناے  
 نجیب و تاج چالیہ سنتر ولی خلیفہ پیارے  
 کسے بنی دی بنیاں تھیں نہاں صلوٰۃ شکل نبوی  
 تے کسے فرستے دے دل اوپر ہوئے قلب نہاں  
 بھی ادھاپے مالک باہجہ نہ جیز بچکان کاٹی  
 وقت حاجات مصیبت خلق اوہانول رجوع لیاے  
 وچہ فروع الذیبت مٹے ہون منازل تیرے  
 چالی خلق خلیل تے ہون شخص نبی صفا  
 خلق اوپر کہ ختم رسالت ایسب رہن ہوئے  
 مروجہ حدیثوں ایگل ظاہر اہل علم تے آئی  
 تے باور و تہمت رب جو اوپر تھائے آئی  
 جو نفس تے شہوانوں سی تہاں لگی ہون ہلاکت  
 و اتقوا اللہ تہر نفس وچہ مدد رب تھیں چاہو

ہر ہر قد موافق اپنے وچہ عہد انس بجان  
 جو ضعف پیدا پیش وچہ عوام و لیاں شان دوائے  
 جو بنیں آسمان اوٹھانہ سکے استوں سال اٹھیا  
 اہل انجیل لیا اصفیا بھی قسم اوستہ تھیں آئے  
 صاحبین ابراہیم اخبار عہد انس وچہ حوالے  
 تے میر کرن عارف تے دس عدد نقیب آئے  
 شری مومنین امناں اوہاں تھیں ہر اک تجھ سو لے  
 تے کنوں سوال پرکے دے خلعت سنگسہ سیکو  
 نہ اوہاں بچکان کو کوئی مگر جوشل اوہاں بنے ہنہا  
 اولیائی تحت ردائی لایعزہ ہم استوں جویش بجا  
 ایہ دیوکر و اول جو وچہ مواہب نقل سناے  
 تانال امداد تیری دے جگہ کھلن کم ڈیے  
 تے سنت خلق موسیٰ ہون تہاں خلق خلیلوں پایا  
 جاں کہ فوت ہوگیا اوسدی جا آگس بچاں نیسے  
 جو پنج سے ولی زمانے ہر وچہ زندہ تے قائم بجان  
 جاں کہ قوم تھائے اوپر دست درازی چاہی  
 پس ب تہاں تھیں کہ نہاں تون سیارہ طہارت  
 جو باہجہ حفاظت رب رکھنا ظالم نفس منا ہو

ملہ جب کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اِنَّا نُرِضُّكَ اَلَا مَکِنَّہُ عَلٰی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاَبٰی اَنْ یَّجْعَلَ لَہٗا وَجْہَہٗا الْاَشْہٰۃَ  
 اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَہُوْمًا اَلَا یَعْنٰی بَیْسَ کِی تَجْعَلُ اٰمَنَۃَ اَسْمٰوٰلِ اَرْضِیْنِ پَرِیْسَ اُنْہُوں اُس امانت کے اٹھانے سے انکار کیا اور اٹھالیا کہ  
 انسان نے تحقیق وہ تھانوالہ اور جاہل ۱۱ حلوائی عفی عنہ ۱۲ اور نقیب کو اپنی سب قوم کی نبر موتی ہے اور ہونی بھی ضرور چاہئے  
 ہو نقیب کے منے جانے والا ہے کہ فانی کتب اللغت - پس جن اولیاؤں کا نام نقیب ہو وہ بنی آدم کے حالات سے واقف ہوتے  
 ہیں - اور وہ مشککہ کشائی بھی کرتے ہیں ۱۲ ۱۱ اولیا میرے میری چادر کے تلے ہیں اور کوئی اُن اولیاؤں کو میرے بغیر بچکان  
 نہیں سکتا - اور اس مضمون کو مولوی اسماعیل نے رسالہ خلافت امامت میں خوب ثابت کیا ہے اُنکی عبارتیں اس فقیر نے  
 رسالہ رنجہ میں نقل کی ہیں - ۱۱ فقیر حلوائی عفی عنہ بنہ و کرمہ ۱۲ وہ میر کے پیر اور امام شوقانی نے اس حدیث کو جمع کہا  
 ہے کہ تفسیر مواہب الرحمن میں ۱۲ حلوائی عفی عنہ ۱۱ مواہب الرحمن میں لکھا ہے کہ جو مطلب مزار ہوتا ہے وہ نام دیوں  
 کے حالانکہ وہ واقفیت رکھتا ہے اور اس کے حال ہو کوئی بھی مافعت نہیں ہو سکتا ۱۲ حلوائی عفی عنہ



وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ فدا تمہیں جان بن فعل تمامی  
تے اثناء غفلت جو اس جو دس باطن ہو ظاہر  
بھی باطل میں رہتے ہر ہر وچہ زمانے  
منکاح حق تمہیں دور ہو یا انکار کس کے  
بسر وقت شاں خلق کے راہ برزد  
قال الصائب بن خن عشق بافر و گفتن

تے پکڑا ہے خدا نے بہت عرفان تو حید گرامی  
تے وقوت نظری فعلی وچہ نفساں سے ماہر  
نہ گھٹن دوصحن جویں ریح آسمان باران ہو پانی  
نظر آئے اوصافوں جیکہ پڑھیں اوستا دوں جگہ  
کہ چوں آب حیواں بظلمت درند  
بر رگ مرویث نرزدن است

وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي  
وَعَزَّيْتُمْ هُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ  
وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ  
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ فِيمَا أَنْقَضْتُمْ مِنْهُمَا قَضِيَّتُمْ لَعْنَتَهُمْ وَجَعَلْنَا  
قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا  
بِهِ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَى خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ  
وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

اور کہہ اللہ نے تحقیق میں ساتھ تمہارے ہوں اگر قائم رکھو تم نماز کو اور دو تم زکوٰۃ اور ایمان لاؤ تم میرے پیغمبر و مبعوث  
ساتھ اور قوت و داد کو اور قرض دے تم اللہ کو قرض اچھا البتہ دو کرونگا میں تم سے برائیاں تمہاری اور البتہ  
داخل کرونگا تم کو بہشتوں میں جہنم سے نہیں پس جو کوئی کافر ہو وہ مجھے اسکے تم میں سے پس  
تحقیق گمراہ ہوا سیدھے راہ سے پس بسبب توڑنے انکے کے عہد اپنے کو لعنت کیا ہے ان کو اور  
کر دیا جہنم کے لوگوں کو سخت بدل ڈالتے ہیں باتو کو جگہ انکی سے اور بھول گئے حصہ او پیچھے سے کہ نصیحت

لہ یعنی گمراہی کی جو تاثرات کرتے ہیں سودہ تاثیریں انیس حق تبارک و تعالیٰ نے رکھی ہوئی ہیں اسی طرح اولیاء و ائمہ کو بھیجا چاہتا  
جیسا کہ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے یہ رزق جو تم کو ملتا ہے تو انکی برکت سے اگر تم پرستے ہو تو انکی برکت سے اگر تم پرستے ہو تو انکی  
وغیرہ ہوتی ہیں تو انکی مدد سے ۱۲ روح البیان و روح المعانی ۱۲



کئے گئے تھے ساتھ اوسکو اور ہمیشہ بیگیا تو خبردار اوپر خیانت کے ان سے مگر تمہارے انہیں سے پس معاف کر  
اُن سے اور مدد کر مگر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہر احسان مکر و مالو کو

جسے فاقم کو نماز تے دیہو کو تے دلشادوں  
تے دیہو قرض اللہوں حسنہ نفقہ خوشیاں جاری  
ہمیں چہا نہی نہاں جاری و اتم فضل عطائیں  
تے دل سخت کیتو جو ادہاں ناہ رسول منائے  
تے حصہ اپنا بھل گئے جو پند سناے جانے  
پچھٹا دہاں تھیں پس منہ پھینکا کریں مردوداں  
عزیز تو وہم قصور تو ہم ایسی مرد کرن انبیائیں  
تا کہ ساں معاف خطائیں تمام حکومت دیاں سکھاں  
بعد اسدے۔ و منکر ہو یا بھلا ایک نوشتاں  
جس توڑیا عہد رسول ز مٹے مارے بنی ہنسی  
ادہاں لعنت ہوئی رسول بخو باند رسو بنائے  
گٹ بھرن لے جو حکومت اوپر ادہاں سعید  
گراں جویں اسلے کیستنا شور بخیلاں  
اوسنوں دلوں بھلایا ادہاں راہ نجات ولسے  
تیں خبر چوگی جو کرن خیانت پیشہ ہم مردوداں  
ہن لایق ہے مددھ کرن معافی نال احسان نہایت  
نال تو فنیق اتنے ہاری پرستیں کرو نماز آویا  
تے صفقتاں منیاں بخل بخیلی و الیاں دور ہٹاؤ  
تے فکر جو پہنچنے والے نالے خطرے سچ گرامی

رب اسرئیلانظ کیا ہنیں نال تسال مردوداں  
تے منکر شول میرے تنہاں کر ہو مردو یاری  
تے ہریاں مود تسال تھیں کے دیواں حنت جائیں  
پس او عہد بھن مے پاروں لعنت دے دے  
تے کلیاں بدیانوں لاون کنوں مقام تنہا مے  
تے توں واقف ہونا نہایت خیانت اوپر ہوداں  
تھیک اللہ ہے دوست رکھنا نیکو کارنا تیں  
چھو قرض خوشیاں نفقہ یاری اہل ایماناں  
دنیا وچا تے قیامت نال نہاں سیکو ملن ہشتاں  
ابہہ انعام ملن جو کرو اطاعت خالق ندی  
و من خدا مے ضلع کیتے حکم تورات بھلاے  
بھی خبر بھرن الیں ہی یہن بھلے عہد بنیدا  
معیناں کلیاں دھکھٹ کر دھو کر کرن و دیاں  
جو حکم آا ادہاں رب بنی دے حکم قبول سارے  
فلا تزل تطع اوپر مکر فریب یہوداں  
پر کچھ کرن خیانت ہوئے جو مومن اہل ہر ایت  
اتی معکے فرمایا میں سنگ تسارے آٹیا  
جے سنگ عبادت خود بجاتھیں پچھے زیور لاؤ  
تے منوں رسل میر پھل اتے الہامات تامی

ازم و افتادہ ۱۲ حج المانی

اساتھ ہوتا اسد جل علیہ السلام مشاہیر و عطف اسکا و پچھل مین کے ۱۱ شہ جلال کتا بعض رسولوں کو مانتے اور بعض سے انکار کرتے تھے  
تیسری طرف اور ایک رسولوں کو مان لیں ۱۲ حلوئی سکھ یہ حدیث کو مذکور میں لکھی ہے یعنی تم انبیاء علیہم السلام کی تعظیم اور مدد کرو ۱۲  
۱۳ یعنی بند اور دور دیہاں گئے اور خدا کی لعنت ہوتی ہے ۱۴ جو ذوق الہی ضائع کرے یا بدلا دینے کی جہت سے غریب  
حضرت علیہ السلام کی کتاب ۱۲ شہ امیر آیت اور شل انکی جگہ عفو کفار میں وارد ہوئی میں یہ منسوخ نہیں مگر مولوی فتح محمد  
لکھنوی نے کہا ہے کہ ذمی اور ہم عہد کے ساتھ عفو اور منسوخ نہیں ہے جو یہ سورت اور قتال کی آیات دوسرے سال کے ساتھ  
نائل ہونے لگی تھیں ان احکامہ التفایہ سکھ یہ یعنی اتی معکم الایہ اور جو دیگر آیات میں شل اسکی سبب مشاہیر میں ۱۲ حلوئی عفی عنہ سکھ اور



جو دل تے روح مدد ملو توں ہون تیاں تے ظاہر  
 ادھناں غالب ہو آپر پہم اتے سواں شیطاناں  
 بھنی ہم جیالاں خطرناں نفسانی توکل رسولاں  
 تے قرض دیہورتیاں ہو کے بری قوت ہر جولوں  
 افعال صفات اپنی تھیں بلکہ محو ہوئے خود ذاتوں  
 تاں بہن گناہ متانتاں جو پر فتنہ ظلمت پائے  
 تے داخل کئے تیاں چہ باغاں میں جو پاس اسلئے  
 بھی انہار توجہ تھئے صفات فعلال سائیں  
 اوہ سحر راہوں بھلا قتل ہو یا سنگ مقتولائے  
 جو حکم عہد کیتا سنگ ساڈے ادھناں توڑ گویا  
 پھل سخت ہو مقہور ادھناں نفسانی اوصافوں  
 ملکوت اتے جہوت انوار ایہ کلمے رب بدلائے  
 بھی نال خیالال فاسد ادھناں حقایق صاف تائے  
 جو کمال شعور ادھناں ہر قوت وافر آہی  
 توں واقف نہ تیاں پیر ادھناں عہد جہان تو چلے  
 پرتھو پیاں جو تھجھیا پاروں استعداد قلوبی  
 پس متا کرین ادھناں ٹھیک سنگ کیکو کاراں یا  
 روح بیان نسو احتیاط تے ملک کثرت لیا یا  
 سی شاعر و ادیب استیاں ہک جنا ورا یا  
 اتھین معور ویت کیتی شاہ رسل ۲ فرمائے  
 حافظہ یمن ربے علی درجہاں ملو لم و بس  
 پیر کمال تے عالم عامل لوکاں یا وکرا نئے  
 ہک ناکاری دنیا و توں بالکل ترک لیاے

و غنم ز غنم کرو ادھناں دی عظمت ہو کے ماہر  
 ادھناں مدد کر و کرک سو سیاں تھیں توں نور بقاناں  
 کرو مستط غالب مغلوب ہوں ہر رسولاں  
 بھی قدرت علم پرتوں میں طرف اللہ خود فعلوں  
 فنا و بقا اسناد خدا دل حسنہ قرض سجا توں  
 تے عرفان آلہوں جو تیاں پیش موانع آئے  
 رضا تسلیم توکل و الیاں تہاں ہیہ جہانڈے  
 جویں عہد نقیبیاں ولے بھنے کفر و ستائیں  
 و پر روح المعانی تے ایہ لکھے قصو ذکر سوئے  
 اسان اس کل میں ادھناں عزت کیتی مٹو پوٹ پایا  
 تے طرف اموال سفلی راغب ہو پو جہنم خرافوں  
 سنگ شہوات نفسانے وہاں متکبر فعل کھائے  
 جو عہد ازل و چہ پندے ادھناں و تھیں بھل سنگ  
 طے متزل ہوں جس سنگ بھلے اوسنوں اسی  
 غلبے نفس طیاں اتے دل سختیوں لوہرے آئے  
 صلاحیت روح استعداد ہر جہدی شری بخوبی  
 چنگی چال عالم نیک اتے لطف کرم سنگ پایا  
 ایہ بن ابی صامت ارباب علم بھلا یسا  
 چیخ اسدی منہ پوس خواہوں جا گیا علم گویا  
 جو بندہ نال گناہ کچہ اپنا پڑھیا علم گوائے  
 مالیت علما ہم زبے علی است  
 عہد متیاق تو رب لوں مٹا کارن شوق تہاں  
 ہک ہر شے ماسوی اللہ کولوں دوسرے فوائے

یعنی عقل اور الہام ربانی اور کشف مشاہدے وغیرہ میں انکی اساد کرو ساتھ خیالات اور وہم وغیرہ کے ماری  
 سے ۱۲ صلاواتی معنی منہ سے جیسا کہ کہتا ہے لاجول ولا قوۃ الا باللہ یعنی گناہوں سے بچنا اور نیکی کر نیکی قوت نہیں ملتی مگر اللہ سے  
 و تعالیٰ کی مدد کے بغیر غرض یہ ہو چاہئے آپ قوت وغیرہ کی نفی کر کے ذات باری تعالیٰ کے لئے ثابت کرے گویا یہی تو قرضہ حسنہ دینا جو تعالیٰ



مثنوی لوی رومی بیوفانی چون سگانه عار بود  
 حق تعالی محشر آورد از وفا  
 کافر خیانت کار تائیس کر عفو خطا نل جاو  
 سعدی - مدد را با احسان گردن به بند  
 چو دشمن کرم بنید و لطف وجود  
 و گر خواجہ باد شمنان نیک مست  
 تہ خلق احسان سوال آید کون بیان کر سکتی  
 چو صفات نال قله دیال رنگیا قدم بقا و چه پایا  
 و چه صفت خلق مے مولوی رومی مثنوی و چه لیا یا  
 مثنوی مولانا روم کافران همان پیغمبر شدند  
 گفت ای یاران من متبت کنید  
 هر یک یاراں یکے ہماں گزید  
 جسم ضعیفی داشت کس ادا نبرد  
 مصطفیٰ بردش چو و اما ند از ہمہ  
 کہ مقیم خانہ بودند سے بُز آل  
 نان و آتش و شیر آل ہر ہفت ہر  
 جملہ اہل بیت خشم آور شدند  
 معده طبلہ خوار ہچوں طبل کرد  
 وقت خفتن رفت و در حجر نشست  
 از بروں ز بخیر در را در فلند  
 گبرا از نیم شب تا صبح دم  
 از فراشش خولیش سوئے در شافت  
 در کشافن حیلہ کرد آل حیلہ از  
 شد تقاضا بر تقاضا خانہ تنگ  
 حیلہ کرد و خواب اندر گزید

بے وفا فی چون روا داری نمود  
 گفت من او فی بجمہدی غیر نا  
 ایہ ہے احسان جو میں من سعدی فی لری فراد  
 کہ نتوان بریدن بہ تیغ و کند  
 نیاید و گر خبثت زو در وجود  
 بے بر نیاید کہ گردند دوست  
 وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْخَلْقَ عَظِيمًا ایہ وصف دوہین چک  
 مجاز وجودوں بالکل فانی کوئی جس نکل نہ آیا  
 مہمان کافر مے سنگ بنی دس کیونکر خلق نمایا  
 وقت شام ایشاں بہ سجد آمدند  
 کہ شہا بر از من خوشے منیب  
 در میاں ہدی یک شکم رفت عنید  
 ماند در مسجد چو اندر جام درو  
 ہفت بُز بد شیر درہ اندر رمہ  
 ہر دو شہیدن برائے وقت خواں  
 خورد آل بو قحط عوج ابن عنہ  
 کہ ہمہ در شیر بُز طاس بند  
 قسم سفہ آدمی را او بخورد  
 پس کنیزک از غضب در را بہست  
 کہ ازو بدخت گمکین و در دمند  
 بس تقاضا آمو در و شکم  
 دست چوں بر در نہا و بستہ یافت  
 نوع نوع خود نشد آل بند باو  
 ماندہ او حیراں بے درمان و تنگ  
 خولیشن در خواب در ویرانہ دید



نالگہ ویرانہ بیدار اندر خاطرش  
 خوش درویرانہ خالی چو دید  
 گشت بیدار چو بد آں جامہ خواب  
 نازدرون او بر آمد صد خروش  
 گفت خواہم بدتر از بیداریم  
 بانگ میند و اثبور و واثبور  
 منتظر کے میشود ایں شب بسر  
 تاگر نزد او چو تیرے از کمال  
 مصطفیٰ صبح آمد و در را کشاد  
 جامہ خوابش پر حدت را یک فضل  
 کہ چنین کرد است مہمانت بہیں  
 کہ بیار مطہرہ ایجا بہ پیش  
 او بجدے شست آں احداث را  
 کہ دلش مے گنت ایں را تو بشو  
 کافرش را ہیکلے بد یادگار  
 گفت آں حجرہ کہ شب جاد اشم  
 کہ چہ شرمی بود شرمش حرص برد  
 انپے ہیکل شتاب اندر و دید  
 کال یہ اللہ آں حدت را ہم بخود  
 ہیکلش از یاد رفت و شد پدید  
 میند و دست را بروی و سر  
 آچنناں کہ خون از بینش سر  
 چوں بجد بیرون بلر زید و طیبہ  
 ساکنش کرد و بے بنواختش  
 آب بر روزہ در آمد در سخن

شد خواب اندر ہما بجا منتظرش  
 او چنان محتاج اندر دم پرید  
 پر حدت دیوانہ شد از اضطراب  
 از چنین رسوائی بے خاک و پوش  
 کار نیسکم بدتر از بدکاریم  
 آچنناں کہ کافراں روز نشور  
 تا بر آید از کشادون بانگ در  
 تانہ میند بچکس اورا چنناں  
 صبح آں گمراہ را اورا داد  
 قاصداں آورد و پیش رسول  
 خندہ زد آں رحمت للعالمین  
 تا فبشیم جملہ را از دست خویش  
 خاص را مے حق نہ از عمل ریا  
 کہ در ایں جا بہت حکمت تو بنو  
 یا وہ دید آں را بسے شد بقرار  
 ہیکل آہن بے خبر گزاشتہ  
 حرص از در ہاست پخیزی است خود  
 در وثاق مصطفیٰ خوش رہ پرید  
 خوش بے شوید کہ دورش چشم پر  
 کردش شور سے گریباں را دید  
 کلہ را میکوفت بر دیوار و در  
 شد روان و مہر کرد آں مہترش  
 مصطفیٰ آتش در کنار خود کشید  
 دیدہ اش بجشاد اولبتناقتش  
 کہ شہید حق شمارت عوضہ کن



گشت مومن گفت اورا مصطفیٰ  
گفت واللہ ما ید ضیف توام  
یا رسول اللہ رسالت راتمام  
نہ فقط یہودوں عہد لیا بل کنول نصاریٰ نے

کامشب ہم باشی تو ہمان مرا  
ہر کجا باشم و ہر جا کہ روم  
تو نمودی ہیچو شمع بے غمام  
جویں اگلیاں آتیا نو چاہی اس عہدوں ذکر کیا

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرِي أَخَذْنَا مِنْهُمُ مَنَاسِكًا فَتَنَّاوُا حَظَاوُهَا

ذِكْرًا وَإِيَّاهُ فَانْغَرَبْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَسَوْفَ

يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا

بَيِّنٌ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ

رِضْوَانًا سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ

وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

اور ان لوگوں کے کہتی ہیں ہم نصاریٰ ہیں لیا چنے قول اور نکال پس بھول گئے حصہ اوپچیر سے کہ نصیحت دے  
گئے تھے اور سکی پس لگا دی سمیہ و بیان اور کچھ دشمنی اور بغض دن قیامت تک اور اللہ نے خبردار کر دیا اور انکو اللہ  
ساتھ اوپچیر کے کرتھے وہ کرتے۔ اسے صاحب کتاب کے تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر جلیل بیان کر رہا ہے  
واسطے تمہارے بہت اوپچیر سے کہ تم چھپاتے کتاب میں سے اور مدغم کر رہا ہو بہت سے تحقیق آئی  
تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب بیان کرنیوالی ہدایت کر رہا ہو ساتھ اللہ کے اللہ اس شخص کو  
کہ پیروی کرتا ہے رضا مندی اور سکی کی راہ میں سلامتی کی اور نکال رہا ہے اور کو تیار کچھوں طرف روشنی کی  
حکم اپنے کے اور ایت کرتا ہے اور کو طرف راہ سیدھی کی

پھر بھل گئے خود خط جو دے گئے نصیحت اسے

بھی اور نہ ہی نصیحت اسے عمل لیا جو آکھن اسے نصیحت

لے عطف اسکا اوپر بھلی آیت کے ہے یعنی تعلق رکھتا ساتھ بھلی کے ۱۲ جلد الی عفی عنہ



پھر سال و نہانچہ ویر عداؤد الیایا قیامت تائیں  
 اے اہل کتاب تسانول آیا ٹھیک کسول ساند  
 اجمے کو اہت متانساں پکٹ اٹھیک تساءل  
 جو تابع رہ ضائیں اوسنوں راہ سلامت پاتا  
 تے کرے ہدایت راہ سگول اوہ محبوب ہمارا  
 جو حکم انجیل من اتے شاہ رسل دی کرن صدقت  
 ابن مبارک احمد دیویں بن مسعود ول لیلے  
 جاصل اصول اپنی تے رہی نہ قوم نصاریٰ والی  
 جو نہ پی جھگڑاں پارول آپسوچہ اپن لڑ موئے  
 بھی مسئلہ رحم توہنی فضائل جو کساں جان چھپاؤ  
 جو منکر ہوا رجول پس اوہ متا قرآن بھوٹھائے  
 اے اہل تورات انجیل آیتساں ول محبوب ہمارا  
 جو طلب رضا تسلیم کرے قس حبت راہ دکھاوے  
 ہدایت سگ راہ ول کروا اوہ سراج صیرا  
 اے اہل کتاب جے راہ خلاصی ہے منظور تساءل

تے کرسی رب حجب خبر تنہاں جو کرے عمل ملائیں  
 کتاباں تھیں جو تسلیج چھپانے نس ظاہر فرامدا  
 رب تھیں تو کتاباں چس نال پڑے تسال راہاں  
 کدھ اندھیر یوں حکم خدا سنگ چانن طرف لیجاندا  
 عبد نصاریاں وچہ انجیل جو تاکیاں استکارا  
 پھر بھل گئی تصدیق بنی توحید بھی سنگ حماقت  
 میں کرال گمان جو بند نال گناہاں علم بھولے  
 تا آپسوچہ و نہاں آخر تک ساں سخت عداوت والی  
 تے ہک دوسرے فرتے دے دشمن آپسوچہ نوئے  
 جو وچہ کتاباں تادی دے اوہ لکھے ظاہر آئے  
 اوس کفر کیا انسانی حاکم ابن عباسوں لیاے  
 جو فخر و عالم احسن مخلوق عظمت والا بھارا  
 نام جدہ سنگ نام اپنے دے مولا پاک لکھاے  
 کھوہ اہل جبر طلت والے کردا عقل چنسیا  
 تا جھکو بی ول جو کدھ کفر ول پاوی دینی راہاں

۱۲  
 ۱۱  
 ۱۰  
 ۹  
 ۸  
 ۷  
 ۶  
 ۵  
 ۴  
 ۳  
 ۲  
 ۱

۱۔ یعنی نصاریٰ کے جھگڑے فرتے ہیں وہ سب ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور وہ قیامت تک آپس میں دشمن ہی رہیں گے۔ اور دوسرے  
 قتلوں سے یہ قول بہت ہی ناقص تر ہے۔ کہ انہی الخلاصہ اور ان کے عداوت میں انہیں تک رہنے سے یہ مراد ہے کہ جب تک  
 نصاریٰ کا وجود رہیگا مخالفت بھی رہیگی ورنہ بعد نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام عیسائی ملت و نابود ہو جائیں گے  
 پھر آخر تک کہنا کس طرح صادق آیا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے ابلیس کے حق میں فرمایا اِنَّ عَلَیْكَ  
 الْكَفْرَ الَّذِیْ اِلٰی الْکُفْرِ الدِّیْنِ یعنی تجھ میری لعنت ہے۔ دن جزا تک پس اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ قیامت کے بعد شیطان  
 کا وجود نہ رہے گا بلکہ یہ مراد ہے کہ جب تک اس پورے کا وجود باقی ہے تب تک اور لعنت بھی باقی ہے اور دوسری بات یہ بھی ہے  
 کہ جب کوئی شخص مر جائے اس کے لئے تو قیامت ہی آجاتی ہے پس جب نصاریٰ کا وجود بعد نزول مسیح علیہ السلام نہ رہیگا تو قیامت  
 کا وجود بھی نابود ہو جائیگا اور یہ جو فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اُولَیْئِهِمْ مِنْ قَبْلِ هٰذَا قَدْ فُتِنَ  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے تمام عیسائی عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔ آگے یہ بحث اپنی مختصر آوے گی  
 انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ حلوانی ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰  
 اور اسے عوض میں منہ کا لا کر اوروں کے پاس دیا تو خداوند نے اس کی خاطر کیا وجہ اس بات سے  
 کہ ایک نذرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی پیش ہوا۔ حضور نے جو حکم دیا جب تک کہ انکی کتاب میں خاص قسم کا حکم سنکر  
 خدا کی اطاعت کرنا تو یہ انکو لازم نہ تھے ان کے اپنے تورات نکالی تو ان کے عالم نے اس آیت ہم کوڑھتے ہوئے اپنے اٹھ کے نیچے دبا لیا۔  
 اور سیاق سابق کی عبارت کو اسے بڑھ دیا تو خداوند بن سلام نے کہا کہ خداوند اپنے وہ آیت اٹھ کے لئے دبا رکھی ہے جب اسے اٹھ  
 اٹھایا تو شریک ہو چھڑائی اور زانیہ کو رحم کرادیا گیا اور یہ قصہ بھی ذکر ہے اسی طرح لایعرب بھی سیاق سابق کی عبارت کو کاڑھ کر



# نعت شریف علیہ السلام ہادی الشبل حضرت محمد مصطفیٰ احمد بنی علیہ السلام

تیری ذات کے صغیر معراج والے  
 خدا آپ پر کچکا جان و دل ہوں  
 نظر دیکھتے دیکھتے تھک گئی ہے  
 تیرا ہے دل اور بھڑکتی ہیں آنکھیں  
 تو جیسا اپنے کی لے خبر اگر  
 جو مارا ہوا ہو ہے تیرے ہر بھر کا  
 میں سحر گناہوں میں ڈوبا ہوں جاتا  
 میرے مولا مردوں سے بدتر ہوا ہوں  
 شفاعت کرے جبکی تو روز محشر  
 چاہیں آپ کے شاہ جنت میں حب لوگ  
 میں بیگانے اور خویش دشمن بنو سب  
 شب و روز فرقت ہی ہوں بس تیرا  
 اگر آپ تشریف لائیں یہ حضرت ۴  
 تو بخش اپنے حلوئی کی سخطائیں  
 تیرا چھوڑ دو پھر کہ ہر نظر ڈالے  
 نہ تیری رضا کا ہوا کام کوئی  
 فرقے تن نصائے آپس مخالف ہمارے  
 تے دو جافرقہ ملکانیہ تن خدا بت لاؤں  
 تری جافرقہ یعقوبیہ اوہ عیسیٰ رب شہ مارن  
 نہ عمل کتاب کمانے کے نہ مال نہ شرک بچانے  
 مثنوی در تصور ذات اور اسبغ کو  
 گر بغایت نیک و ورید گفتہ اند  
 تو کم چندیں قیاس ای خوشناس

مجھ کو ام گیسو میں اپنے پھنسا لے  
 میری راہنمائی ہے تیرے حوالے  
 کہاں ہے تو لے زلف خمدار والے  
 کبھی تو دکھا کھڑا نازوں کے پالے  
 سو آپ کے کس سے عاجز و والے  
 و آپ کے کون او سکوسہا لے  
 پھر ہاتھ سے اپنا مجرم بچالے  
 تو رحمت سے اپنی جلالے جلالے  
 اس اخضر کا بھی نام اونیس لکھا لے  
 تو مضطر کو بھی ساتھ اُنکے ملا لے  
 مگر تو تو اپنا ہی اپنا بنا لے  
 کرم ہو جو قدموں سے اپنے لگا لے  
 تو روضہ پہ اپنے ہی جلدی بلا لے  
 دو آنکھوں پہ پائے مبارک بٹکا لے  
 یہ تیرا گدا اے جہاں سے نرا لے  
 تو رحمت سے لے میرے آغا بچالے  
 ایک دستور یہ اوہ عیسیٰ تائیں رب کہن جبراک  
 ایک اللہ کہ عیسیٰ تے کہ مریم نال رلاؤں  
 نہ فوج حلال او نہ بندی بھاریں یہ اہم پکارن  
 نہ فوج او نہ بندی جائزہ این اہل الحق فرمانے  
 تا در آید در تصور مثل او  
 ہر چہ زو گفتند از خود گفتہ اند  
 زانچہ ناید ذات یچوں در قیاس



جائے توحید و محو تبیل تے محکم دعویٰ تو ہے  
 تے عالم تدسوں بعد ہو کیو روز قیامت تائیں  
 نجل کتیبے منو قیامت ہنسل ب معلوم کرے  
 جائے آیتساں سول جو جنوں دعویوں چاہے آخر  
 تفصیل آیتساں بیان تئیں وہم سلوک جو کرے  
 رضا رہی جس جا ہے پہنچیا وہ کو چے ولہرے  
 نفسانی اغراض سکوت تے خطرات طائون  
 تے سحر ام عرفان والے آیتساں ٹھیکٹ آیت

تائیں بغض عداوت آخر تک اسانچ تساں کر چھوے  
 اورہ وحدانیت والا نور جو کرے ظہور ایتھائیں  
 جائے شکلاں بریاں عمل سن بدگھا ناظری آوی  
 پھر لوکاں میں سناں نفسانچ اسکر شان چھپائے  
 پھر آیا نور خدا تئیں تائیں بھی وہم بدبھڑ ڈھے  
 تے باہر اطاعت شاہ رسول راہ بند خدا برترے  
 ہو ظلماتوں کدھ نور رضا تسلیم سے ایتھائیں  
 وہم روح بیان تے روح معانی نکھن اشاد و صرا

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ مَن مِّمَّا مَلَائِكَةُ اللَّهِ شَهِدَ

إِنْ أَرَادَ أَنْ يَمْلِكَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَأُمَّا وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَلِلَّهِ مُلْكُ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

البتہ تحقیق کافر ہے وہ لوگ جو کہتے ہیں تحقیق اللہ وہ مسیح بیٹا مریم کا کہیں کون اختیار رکھتا ہو سوا اللہ کے  
 کچھ اگر چاہے یہ کہ ہلاک کر ڈالے مسیح بیٹے مریم کے کو اور ماں او کی کو اور ملن کو کو نہ کہ بیچ زمین میں سے اسے اور  
 واسطے اللہ کے بادشاہی آسمانوں زمین کی اور جو کچھ درمیان ہو پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہو اور اللہ ہر چیز قادر ہے

پیدا کرے جو چاہے ہر شے تے رب قدرت آئی  
 کافر ٹھیک ہوئے جہاں عیسیٰ تائیں رب بنایا  
 جے چاہو رب عیسیٰ بھی ماں مریم اسد تائی میں  
 نا کوئی رب نول کن والا ہے کوئی ویسا ہے  
 تے ہے اللہ کارن شاہی و صہر تے آسمانوں  
 جو اب بگل او نہاں الائی فرق یعقوبی اس اے  
 اورہ ایگل کہن سجت جو عیسیٰ چو رب تریا متن  
 پھر کہ یازمین آسمان تے جو شو چہ انہاندو آئی  
 پیدا کرے جو چاہو اس کوئی ہٹلن ہر نہ آیا

ملہ بن کر کو پیش کیسا اہل کتاب جھٹلے اورہ دعویٰ کیا تھا جو حق پر خزانے کا ایک بنی مگا وہ ہماری نبوت کی تصدیق کر لیا ۱۲ ملہ اور تفسیر حنفی میں

دعوت اور نہ جھٹلے ۱۲ دعوت و اذیت میرا انہا نقل تفسیر حنفی ۱۲  
 اور ملہ بن کر کو پیش کیسا اہل کتاب جھٹلے اورہ دعویٰ کیا تھا جو حق پر خزانے کا ایک بنی مگا وہ ہماری نبوت کی تصدیق کر لیا ۱۲ ملہ اور تفسیر حنفی میں



اوس ہر شے اور قدرت و عجز و کل خلقت اقراری  
 مثنوی۔ دامن او گیسرے یار دلیر  
 نے جو عیسیٰ سوئے گردوں بر شود  
 رب الا علیہ است دروان مہاں  
 عبادہ بن صامت تھیں حضرت شاہِ رسل فرمایا  
 نہ اوسدا کوئی شریک محمد بندہ رب غفاری  
 بھی کلمہ اوس جو میرم و لے ڈالیا روحِ تن لے  
 رب جنت و چہرہ سا کجہا یہ پیراں سہنایاں  
 کہدن بیتِ مقدس و چہرے جمع ہوئے اسراٹھی  
 جو اونہا تے خود عمل کرل بھی عل تہاں فرماواں  
 جو کسے غلام خریدیا ہو کجھاری قیمت راہوں  
 پھر اُپر اچھے غلام کیا کوئی راضی ہو کتساوا  
 پس تیس کو شریک خالق سنگ کشی تائیں  
 دو جا پڑھو نماز چھ چیت ہو رطل نہ لاوا  
 ایویں ہو تر اُسے پیراں روح البیان لیا یا  
 جو جہلگ ہر طرفوں فلخ نظر نہ شیخ ٹکائے  
 ابن عباسوں ابن کثیر روایت نقل لیا یا  
 داخل و چہ اسلام ہو و اتو کر ہو خوف الہوں  
 جو بیٹے اسید خدا نے لے دوست بر سرے

خلق تائیں کیا طاقت بیان کیا پچ دم ماری  
 کو منترہ ہست از بالا ڈو زیر  
 نے چو قاروں در زمین اندر رود  
 رب اوتے اور خوراک بلہاں  
 جس بھری شہادت جو بن خالق کوئی معبوتہ آیا  
 بھی عیسیٰ بندہ رہدا اتے رسول خدا جباری  
 ہو بھری شہادت جنت و جہنم حق دوویں ہر جا  
 بھاویں کہیو جہاں ہو راوسکتیاں ہوں کمایاں  
 تنہاں علیٰ کہیا پچاں گلاں سنگدھی میں آئی  
 پہلے شریک کرن خدا سنگ مثل اوسدی سچاواں  
 پھر حکم نہ لے مالک دل غیراں ٹھکے گناہوں  
 ایویں رتیاں سیداکر کے فتار زق کشادا  
 مالک چٹو غیر انول ٹھکیاں قہر کرنا اسائیں  
 چت ہو رطل لگایاں بری کدی توجہ نہ پاوا  
 چ حضو جو شیخ اپنے لٹ چاہتو چت لگایا  
 نہ لگ لبض توجہ لکھی شیخوں ہنہ آئے  
 حضو نبی کچہ سخن ہیوداں کیتے نبی الایا  
 تاکہیا ہیونہ اسال ورا و فی دوزخ دی بھاہوں  
 تاوچہ رواونہا لے اگلی آیت رب اوتائے

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ

بِذُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ لَشَرٍّ مِّنْ خَلْقٍ يُعَذِّبُكُمْ لِتَشَاءُوا وَلِيُعَذِّبَ الَّذِينَ

لہ مثنوی تہ لطف و کرم کن پاکو غولان را بنو چشم تر گس را تو از گرس بندہ ذکر حق پاکست چوں پاکست بر بندہ بدوں  
 دیو پیدہ می گردند خداوند را شہد کیز و حق برافروز دنیا بدچوں در آمد نام پاک اندر دماں بدنے پیدری مانور نے ماند آں دماں  
 فقیر و کمزور لکن تو از قلب سلیم نہ مارا گشتی زدام ہر لہیم بدخلوت در اجن داری بجاں دناشوی دہر و دعالم شہ دماں  
 ذکر چوں مخفی کن دہر زماں بدخیر حق واقف نباشد اسے فلاں بدخلواتی غفی عنہ ۱۲



# وَاللّٰهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

اور کہہ ہو دئے اور نصاے نے ہم بیٹے اللہ کے ہیں اور پیارے ہیں اس کے کہہ پس کیوں عذاب کرتا ہے تم کو کھٹا گناہوں کے بلکہ تم آدمی ہو اور پھر سے کہ پیدا کیا ہے تجھ سے جس کو چاہتا ہو اور عذاب کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور طرف اور سبکی ہے پھر جانا

نالے اوسے دوست ہاں میں میں نہیں مل گرامی بلکہ تیس میں بیک گنوں پیدا ایش خلق الہوں ہو ملک ادا زمین آسمان ہے جو اونہاں وچا شیا ہیں کہیں میں مگر ہو روزندہ کرد امر دیاں تائیں بنیا نوح الوہیت دا دعویٰ کر دے پائیا جے بیٹے ربے آہے تا کیوں فوت ہو گھر جائیں تے بدل گناہاں باندہ سو نہ اللہ قساں بنیدا جو اک سانوں سائے مگر ان کچھ دن ٹھیک الاؤ ایہ وچہ مواہب نامے ہو مفسر بن فرماندے جو نبی کہہ یا محبوب بیک نول رتب اب نہ دیوے تے وچہ مدارک تسان ویریاں خف منہ جو پائے تے تیس میں اونہاں تھیں کچھ کیوں کھو کوڑو لائے جویں نیکی بدی اونہاں سرور اوہو حال تساندی بل دوست رکھو تنہاں جتن حکم نبیک مٹاے ہے فرق علم تے عمل خدا و اقرب مٹون وچہ نقول کہ کا فر ہم از روئے صورت چو ماست

کہہ یا ہو نصاے ایں ربے پتر تہامی کہہ پھر کیوں عذاب کرتا ایں اللہ دیاں راہوں اوہ تجھے جنوں چاہے تے عذاب کجس تائیں ہے طرف اللہ دی شراخ عملال ملن جزائیں ایہ اہل کتاب اعتقاد آجوب وچہ مدارک لیا یا رب رکیتا اونہاں کہہ مجھو باہل کتاب بلا میں تے بنیا تائیں کہہ اوہو آپ ہلاک کر نیدا تے لقمہ تانار الا کیا ما معدودہ بھی اکھ سناؤ جو دعویٰ پیچ ہو نہ تسان بنیا وچ عذاب پاندے بصری سنو چہ کتاب الزہد احمد فرمودے پر دنیا وچہ کدیں مصیبت اوس بندینوں پائے گناہاں بکے اکھیاں تہ سخت عذاب بٹھائے بلکہ تیس بھی سا کر بند پیداشل اونہاں ندی شرعی دیوں ہون مخالف اللہ مولن بھاوے ہے شکل انساناں کچھ بھی فرق نہ جاوے شکلوں سعدی - رہ راست باید نہ بالا و راست

۱۔ اس جگہ پر مفسرین نے چار قسم کی تاویلیں بیان کی ہیں پہلی یہ جو اس میں مضامین یعنی سخن انبار سل اللہ سل مضامین صاف الیہ ہے ہم تھرا کے ہو لوگ تے ہیں جو سنی اسرائیل کے پیشا پر تھرا گزرتے ہیں پس یہود اور نصاریٰ کی یہ غرض تھی کہ اگر باپ دادا کو کفر حاصل ہے مثال اسی کی یہ جو یہاں کہہ جاتی ہیں کہہاں تھرا گزرتے ہیں مثلاً یہودی انہ دے دے پیریاں دا - دو ستر قول لفظ ابن کا نہایت شفقت اور محبت کے لئے یہ لایا ہوا ہے جس طرح غرض نہ کہ لطف سے بھی نامزد کیا جاتا ہو یعنی ہم اللہ تعالیٰ کے نہایت ہی مقرب اور پیارے ہیں - تیسری یہ ہے کہ کہنے سے ہم وہ ہیں جو درمیان ہمارے خدا کے بیٹے گزرے ہیں مثلاً عیسیٰ بنی اللہ کا اور عزیر بھی اور جونا و ایل ابن کثیر نے اپنے فیاس کی بنا پر روایت کی ہے وہ اسکے نشان نزول میں مذکور ہو گئی ہے - پس بہر حال ان نیا شخص ہونا ثابت ہو گیا ۱۲



پر فرق خسرو ظاہر ہوگ جو ہے اود روز جزائیں  
 مثنوی اگر بینی میل خود سوئے سماء  
 وریہ بینی میل خود سوئے زمین  
 عاتق لال چوں نوجہا پیش کنند  
 زابتدائے کار آخر را بہ بین  
 تعصی لالہ وانت تطہر حید  
 گناہ کبر کر ظاہر موہوں دوست بنیں الہی  
 لوکان حبیبک صادقاً لا طغنه  
 جے حب سید پوچھ چاہندوں کہوں اس اطا

خوشی ہوو اس شخص جو نیا زہد اطاعت راہیں  
 ہر دو چشمت بر کشا ہچوں ہما  
 نوحہ میکن ہیچ منشیں از چنیں  
 جسا ابلال آخر بسر بر میزنند  
 تائباشی تو پیش ماں یوم دیں  
 هذا العمری فی الفحال بدیع  
 قسم خداوی فعل عجب رہیہ نظر بیانی  
 ان المحب لمن یحب مطیع  
 جو محبوبا ہے حکم مینوں ہر ویلے ہر ساعت

يَا هَلْ الْكِتَابُ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرَّسُلِ أَنْ

تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِن بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ

وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اے صاحب کتاب کی تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہے واسطے تمہارے کچھ موقوف  
 ہو جانے پیغمبر کے جو ایسا نہ کہ کہو تم نہیں آیا ہمارا پاس کوئی خوشخبری دین والا اور نہ ڈرائیو الا پس تحقیق  
 آیا تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرائیو الا۔ اور اللہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے قادر ہے  
 انجیل کتاب رسول اسدا آیا طرف تسائے

لے امام جلال الدین سیوطی رحم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ درمیان موسیٰ علیہ السلام کے اکبر اور موسیٰ  
 کا فاصلہ ہے لیکن امین اتنی مدت مدید کے پیغمبر کا آنا موقوف نہ ہوا تھا اس واسطے کہ نہ نبی فقط نبی السلیل سے ہی ہوئے تھے دوسرے  
 نبی دوسری نسل سے ہوئے اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مابین  
 پانچ سو پندرہ سال کا زمانہ گزرا تھا اور کہا صاحب مواب ہے کہ مبعوث علیہ السلام کی ولادت کا سن شمسی ۱۹۷۰ اور حضور صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کا سن قمری ہجری ہے ۱۲۰۰ سال جس نے پانچ سو بیاسی سال کا فرق نکالا ہے وہ خطا ہے جس سے حساب شمسی  
 اور قمری میں فرق پڑ گیا ۱۲۰۰ مو ۱۲۰۰ سالہ انبیاء علیہم السلام اور انکی شریعتوں کے منقطع ہونے کے بعد لوگوں کو فخر تھا اس  
 البی نازک لست میں اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت صلعم کو مبعوث فرمایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ بخود قرآن قیامت کے  
 دن تک باقی ہے جو کبھی تغیر نہ ہو نہ والا نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَأَنَّا لَمُنْظِرُونَ یعنی ہم ہی قرآن مجید کے نگہبان ہیں  
 اور دوسرا علما ہوتے رہینگے جو اس دین متین قرآن مجید کی طرف لوگوں کو بلانے رہینگے اور وہ علما انبیاء نبی اسرایل کی مثل ہونگے اشاعت  
 دین اسلام کی جہت سے اور مرتبہ کی جہت سے نہیں اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک مہدی کے سر پر دین اسلام کو ۲۰

۳۰  
 اصل جملہ انبیاء اور مرزا کے اصحاب انبیاء متین ہیں۔ اصل جملہ انبیاء اور مرزا کے اصحاب انبیاء متین ہیں۔



پس ٹھیک بشیر نذیر تہاں ہر ختم رسالت پایا  
خلقت نیک کرے ہو چھٹے ثن نبی دیان ہار  
درو اللہ تعالیٰ جانو جو ادہ نبی اللہ انجہاراں  
پھر کیا نبی جو صفات کہ تہاں ہے روگردانوں  
موسیٰ بعد کتاب نہ نبی بشیر نذیر ہو یا تہ  
ایہ خازن دیوچہ حج السنہ صوفی نقل گذاری  
نہ اسان رسول بشیر نذیر خدا تعالیٰ سے نزول  
جس کل اندھیر گواکے ہر ہر پاسے چائن لایا  
ہو اس جن میں روشنائیوں تھا ادہ روح بعد یونانے  
از رسول اللہ و قرآن خوش خطاب  
تا شہر در خرمن شاں حق قناد  
فرایونے کیا تہیں اسپر دیندی نہیں گواہی  
میں ہاں محل خدا داتے قرآن اللہ تعالیٰ شکیوں  
پھر تہیں ہاں ہو سو بعد اس تاہ گمراہ ہو مریو

نہ کہو جو کوئی بشیر نذیر نہ نبی اس نول آیا  
اسد ہر شے اوتے قادر چاہے جدول ندان  
ابن عباس یہود ان میں ہکدن اکھیا پاراں  
تہیں پہلو بعثت اوس یوں اسد گردو صفت ان  
وامہ ہے رافع کہیا جو اس تہاں نول سدا ہے  
تا روح رواں نہاں ہے اللہ آیت ایہ اوتاری  
نہ حجت نہ ہی اوتہا ندی کہیں جو کمن بعد سوال  
ہن و کچھو وچہ کالیاں اتان ماہ انور چڑھ آتیا  
جے راہ چلو وچ نور قمر ہے پہنچو وصل مکانے  
فقیر مصنف مخرف کشتہ چوں اہل کتاب  
چوں نہ عہد خویش راگردند یاد  
کہیا جیتر ہے اسیں ہکرنیہ پاس رسول الہی  
جو تہیں کوئی معبود خدا ہن ادہ ہک باہجہ تہیکوں  
اسان آہو کہیا تا فرمایا خوش ہو اس محکم پھر یو

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يُقَوْمُ أَذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ  
رُسُلًا وَجَعَلَ لَكُم مَّا لَكُمْ يُؤْتِي أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ يُقَوْمُ  
أَدْخُلُوا الْأَرْضَ الْمَقْدَسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتُدُّوا عَلَىٰ آدْبَارِكُمْ  
فَتَنْقَلِبُوا خِسِرِينَ قَالُوا يَا مُوسَى إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَنَنظُرُكَ  
حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْهَا فَإِنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الَّذِينَ  
يَخَافُونَ أَعْمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا مَا دَخِلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ إِذْ دَخَلُوهُ وَإِنَّا

لے کتاب روح المعانی اور مواہب غفران لکھا ہر حرف اذ جو ظرف متعلق اسکا جو ساتھ فعل محذوف کے و اذ کہ اذ قال یعنی یا اذ کہ  
جب کہ موسیٰ نے اور خطاب حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور علیکم متعلق فعل محذوف کے اور ظرف متعلق ہے  
جاء مجرور کے ۱۲ روح المعانی



غَلِبُونَ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ قَالُوا يٰمُوسَىٰ إِنَّا لَنَنظُرُكَ  
 أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا فَادْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ  
 قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَإِنِّي فَاقُوقُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ  
 قَالَ فَإِنَّهَا حَمِيمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا تَأْسَ  
 عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ

ع

اور جب کہاموسی نے واسطے قوم اپنی کے اسے قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی اور اپنے جہنم کے بیچ  
 تمہاری غیر اسکیا تلو بادشاہ اور بادشاہ جو کچھ کہ نیا کیسکو عالموں اور قوم میری داخل ہوزین پاک میں  
 جو کبھی ہوا اس واسطے تمہارے اور مت پھر جاؤ اور پیٹھ اپنی کے پس پلٹ جاؤ تم لو یا پیو لے کہا انہوں نے  
 اسی موسیٰ تحقیق بیچ اس کے قوم ہے سرکش اور تحقیق ہم ہرگز نہ جاؤ گے اُس میں یہاں تک کہ نکل جاؤں  
 وہ اس میں سے پس اگر نکل جاؤں اس سے پس تحقیق ہم داخل ہوئیو لے ہیں کہا دو مردوں نے ان کو گور  
 سے کھڑے تھے انعام کیا تھا اللہ نے اوپر اُنکے داخل ہو تم اوپر اُنکے دروازے میں پس جب داخل ہو گئے  
 تم اُس میں پس تحقیق تم غالب ہو۔ اور اوپر اللہ کے پس توکل کرو اگر ہو تم ایمان والے۔ کہا انہوں نے اسی موسیٰ  
 تحقیق ہم ہرگز داخل نہ ہونگے اوس میں کبھی جب تلک ہیں وہ اُس میں پس جانو اور پردہ کا تیرا پس ملو تم  
 دو نو تحقیق ہم یہیں بیٹھنے والے ہیں کہاموسی نے اے رب میرے تحقیق میں نہیں مالک مگر جان اپنی کا  
 اور بھائی اپنے کا پس جلدی ڈال درمیان ہمارا اور درمیان قوم فاسقوں کے کہا پس تحقیق وہ زمین حرام  
 کی گئی ہو اور پلوں چالیس برس سرگردان پھر نیگے بیچ زمین کے پس غم کھا اوپر قوم فاسقوں کے

جس پہلے بھونہ آتی تھیں سمجھن خوب ہتھیارے  
 جاں وچہ تسال او پادین میں بھی شاہ کیتی رحمت  
 اور قوم وچہ پاک زمین ہو کارن تسال عیاناں  
 کہندہ او موسیٰ وچہ اسکو سک صاحب تاناں  
 پس جسے نکل وچہ اوہ او تھوٹا اس میں تسال ظاہر  
 ہو نعمت رب نہایت داخل وچہ ہون ہجاول  
 تے رب کے توکل جو ہو مومن اہل اصلاحاں

پچھے دروید موسیٰ واقفہ رب اوتارے  
 جاں موسیٰ آگھیا قوم اپنی نول وکر رب نعمت  
 تے ونا تسال خواہ لیا کسے ہرگز وچہ چپاناں  
 تے تہا وچہ کنڈل پر پس مڑیو اہل دیناں  
 اس میں ہرگز وچہ جلدگ اوہ نہ ہوں باہر  
 کہیا وچہ خصال اوہ نہایتیں جو ہو وچہ جباروں  
 پس جان وچہ اوہ سنوں غلبہ ہو وچہ تسال







بھی اولاد میری قبضے ہوں اور ملک تمام  
 کناہ لے تے ہو بعد چمن سنگ میں ہونا میں  
 تاکہ ہندی موسیٰ اچھے قوم زور اور رہندی پائے  
 اونہاں کو قہر ہاوشل و نہاں کوئی قوم نہ آہی  
 ابن جریر نے ابن ابی حاتم ابن عباسوں لیا ہے  
 بھی بارہاں اونہاں سنگ کے و جاں پہتے شہر کناہ  
 اونہاں جان کے قہر قہر اونہاں ہوں بہت مارے  
 تاہیکو باغوں کیا دیکھے قدام کھج و سیاہ  
 پھر اسنوں سنگ میں یافلا لم خود آستینے پاندا  
 تاشاہ اکھیا انسان کھیا ساڈا کم حوال جو سارا  
 تا موسیٰ پاس آئو جو ڈٹھا سارا حال سنایا  
 تے اکھیاں پوئیوں نام نہ میرا کریں کتے اظہاری  
 پر یوش بن نون تے کالب و دماں باز چھپایا  
 پر نون بن نون اتو یقنا بن افراسیم ابرار  
 تاکہ ہندی قوم موسیٰ دی بد لک بن لوک اٹھائیں  
 کہہ یا اونہاں نہ و شخصان خیر کراہی ڈری آہوں  
 کہہ یا ابن کثیر علقہ تھیں اور دو ایمان لیا ہے  
 اونہاں کہہ یا لنگھ و وانیوں پر ویریاں غلبہ ہو  
 وچہ اس کم کرو توکل رتے جے ہوا بل ایمان  
 نہ اسرا یاں کچہ سنیاں دنا صاف جواب بلائیں  
 شاہ سلے یار بد وچہ لڑکیوں دل جانوں  
 عرض کیتی مقدار نہ ہاں ہیلا حدین مثل اسرا یاں  
 اسیر حاضر ہاں جو حکم ہو کو اوس کنوں قدم ہٹا

تے سیکڑا وہ کہیں کٹھ ورنہ فرض مویا وہناں نامی  
جے دینوں پھر سوتاقتان گھاٹا دو جگاتھ اوتھا ہیں  
اودہ قوم عالقد عادیان وچوں پچے رہے جو آئے  
کو پرکات ہنہاندی بچھاویں شتر سہنگ کچھ بھائی  
جاں موسیٰ طرف جباراں یاراں اودہ سردار چلائے  
نقیباں موسیٰ گھلیا بخر حیت ول قوم جیائے  
ڈرک باغ ٹٹے جاں یا مالک باغ اتھ پیائے  
اُس کھوج دبا یا قوم موسیٰ دیوں شخص نظر کرک یا  
جاوچہ شہراستینوں پناگے جھاڑ شکندہ  
جاواپنی حاجت نوں چا خوب کرد آشکارا  
سن موسیٰ کہیا چہپاؤ شخص کہ پٹو نوں زانسیا  
تاہولی ہولی لشکر وچہ ایہہ خبر گئی کھنڈ ساری  
قالا رجلان من الذین یخافون دوزخ خالق یا  
موسیٰ تے ہارون اوہناں کے ٹریا طرف جباراں  
ترک سینہ دھل ہوساں ہرگز او نہیں جائیں  
اودہ یوشع تین کالب جتہاں گدڑیو کر محالوں  
یا اسرائیل تھیں آہو جہناں انعام خدا کے پائے  
جاں تسان قہم اٹھیا ربتساں یوسے قہم سناہو  
جے پیغمبری گل نہ منی پھر کویں مومن شاناں  
جو تون اتور ٹپے جادو ویں بیٹھیاں اسید اٹھائیں  
کاوا اکثر باسان ایہہ اندک بے سامانوں  
جو پیغمبروں دا وہناں توڑ جواب اٹھایاں  
تھ حضرت دعا کیستی ایہہ ٹٹے وچہ خلاصے پائے

۱۲۔ اے مردِ شہر میں اس جلد پر جی طرح سے کون مسعود ہیں ۱۳  
۱۴۔ اے ساقی نہ چوک کر سکتے ہیں اور نہ انکو نکال سکتے ہیں ۱۵

۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱



شعرا من نہ آئیم کہ سر از بند وفا بردارم  
تاں موسیٰ آکھیا جان پی واکا لگن میں بیاں  
پس وچا سائے تے بدکاراں کرو یہ فرق جدائی  
نائب جبار کہیا بن ہو کر ایہہ مغضوب تمامی  
پچھہ حیران بہن تول اینہاں او پر تاد غم کھائیں  
سن جلیبی آکھیا تھو لکھ لکھ آہ موسیٰ والا  
دن سارا رھے بہن ناشیں ہون رچو جس حافل  
تا او گنہاراں کھیا مکے حق کرن امداد و عایش  
جو کھانے میں سلواں رچھے راتین چائن لکھے  
چھائی کو کہ سر بدلان تول جت حقیقت نہ آہی  
جاں پیدا بال ہو کوشن او سکے جائے ہو مکے تالے  
ہولی ہولی تا فزان جنگو چھ موئے سارے  
یوش تے ہو کالب بھی اولاد جو سی بدکاراں  
یوش تول سردار بنا کے لائیال شکر مہرے  
اونہاں تھو ماہ گھیرا کھیا اور کچھ کن جا کر نائیں  
دک پئی دیوار شہر دی مومن دے تمامی  
اک کافری گروں تے سل چھو جو گون ملہن  
سی نزدیک جو سوچ ڈوبے رات شبے دی آوے  
سوچ تول آکھیا بن تول بھی وچا طاعت سائیں  
رب اسرائیل فرشام ولایت بختی توت شاہی  
جاں بک چھٹی عمر یوش دی فوت ہو یا او دپیارا

گر چہ سازند خدا چوں قلم بند از بند

بھی اپنے دھول بھائی میں اختیار تہا بیاں  
خالفت انہاں تھیں ہوئے اسل بھی پکڑا لپی  
چالی سال اس جنگلوں نکلن انہاں حرام دواہی  
جو ایہ بدکاراں ساوے جھول جاکر پری پریش  
وچھہ فرنگ میلان ہوا تیتے نام کمالا  
موسیٰ دھول یوش کالب بھی سن سنگ قوم تہا بول  
تاجور کنت میکان پاروں ہو یاں اونہاں عطایش  
ہک لوری تھم چو دیکو واکوں بلد انظری آوے  
وقت پیاس تھو دیوچوں چشمہ جاری ساہی  
وہی جوں مولود لہاس و دھو اس نال بجالے  
بیتہ سالان تہیں او پر نہ کوئی رہیا کھپے بکارے  
موسیٰ تے دھون اونہاں تریا طرف پہاڑاں  
سنگ ہمراہ تابوت ارجا او پر پائے گھیرے  
جبالا نوچہ پئی تھو قلی جنگش پئی بلانیں  
نمشی فوج کفاراں ہوئی فتح نصیب گرامی  
اونہاں ایڈ جستان روز جمعہ کر قتل فراغت پاہن  
نایوش دعا منگی تے سوچ روشن رہیا تھادی  
اتو اسیں بھی دھن مطیع بل بیاں وچو چہ جاہیں  
پچھہ حضرت موسیٰ فوت عمر ستوا او پر وٹیاں آہی  
افرا شیم جبل وچہ دیساوت دھون سو دھارا

لے اس لئے کہ دھون علیہ السلام حضرت موسیٰ کی تاریخ تھے اس واسطے جو میں اسکا بھی الگ ہوں پس معلوم ہوا کہ تنبیہ کو الگ الگ  
موسیٰ کہنا جائز ہے ۱۱ لے اس قدر طول اور عرض دئے میدان جنگ میں اتنے ہونے تھے ۱۲ علامہ لے ساتویں جہینے کے پہلے ہفتہ  
کے شروع ہونے میں سے ۱۲ خاندان لے یوش علیہ السلام نے دعا کی کہ جو وقت سب کے سب ختم قتل ہو جائیں تو پھر سورج غروب  
ہو جائے۔ پس اسی طرح ہی ہوا ۱۲ لے بعض نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ دھون کے بعد جنگ میں فوت ہوئے تو پھر آپ کے بعد  
یوش علیہ السلام نہ لکھا نام پر طرعی کر کے اسکو فتح کیا ہے۔ اور صاحب غنیمت نے لکھا ہے کہ پہلا تول بہت جمع ہے ۱۲



## قصہ فاطمہؑ و ہارون علیہما السلام

وچرخانن موسیٰ خدین روں کہ سال و دیر آء  
 توں جبل فلانی پر دوسنوں کھڑو دیں ہوئی رہی  
 جی گھر رک سوہنا دیکھیا دھڑا تھت بجیہا  
 تا عرض گیتی ہر دل میرا دل چاہی سوال تھا میں  
 فرمایا سول ہیں گھر الی نال سبجالاں آپے  
 تاجہ آوے اس گھر والا ساندوٹن غصہ لیا  
 تا چڑھیا او تخت آسائے گھر کھ غائب تھینک  
 کہہ کسی ہارون سال پہلی توں اوس ماریا بھائی  
 جاں رہتا اصرار کیتے تا دو موسیٰ لعل گداے  
 چکھانین ہمال اکھیں اوس دیکھا اٹھا کرے  
 تے جاں وفات کلیم جو موسیٰ کم کسے نوں جانے  
 جو شل سدی کئی چیز موسیٰ نوں کدی مول سانی  
 موسیٰ آکھیا کدی ایہ تیں قہر عجیب بنائے  
 جو شان ابھی والا بندہ میں کدی نظر نہ آیا  
 پر اند قبض کیتا تے مکاں پوہا اوس قبر نوں  
 یا ملک الموت موسیٰ ول لیا یا سبب کہ جنت والا  
 نال دعا یوشع بن نون جو سورج رہیا ٹکاتے  
 تے شاہ ٹلنے سی دو ماراں موڑیا شمس کچھاں  
 کہیا موسیٰ یاد کروا توں جاں تا بنی تسالوں  
 بھی صفنا نال عرفان و جہر قرة حال صفاوں  
 یا شاہ آنا دھو لوج کنول سلمیٰ وکل جہانوں  
 تے ملیا تسالوں جو کسو نہ پایا ہے ہم عصر تمارے  
 او قوم ورتیں ہاں کہ زمین یعنی دل قلب صفائی

رب حی کیتی موسیٰ ل چاہاں میں ہارون سدا  
 ہٹ کھن کھجوا دھو جیہا آگے ڈھٹا نہ ہی  
 تے دھیا خوب چھاؤ لال سے سوتے دل آیا  
 موسیٰ آکھیا سول کہہ لکھوا لیوں خوف کہ میں  
 عرض کیتی سنگ کیم تر توں بھی سول تھ خوف جاپے  
 جاں دویں سے فوت ہو یا ہارون خان زل الافولے  
 تے موسیٰ آئے قوم ملے ادھ اٹا طعن کریدے  
 فسرا یا بھائی اپنے نوں کوئی گویں کھپاے  
 تے رب تھیں دعا منگی تا اند تخت ہارون اوتارے  
 پھر تخت اسمانی چڑھیا ایوں نقل علی تھیں پھر  
 راجہ ٹھکے ملک میں رک سوہنی قبر بنائے  
 جو رونق نہری تازی اسوچ ادھ بھی کدی نہ پانی  
 کہندے کہ پیلا بد اسن موسیٰ فرماندے  
 لکھاں پوچھیا تھیں یہ چاہیں بنی آہوں فرمایا  
 وہب منبہ دے پت کولوں لیا یا ایس خبر نوں  
 جاں بھگیا اوسنوں سی قبض ہوئی تر روح کمالا  
 ایہ مجھے راہوں آنا وچہ خازندے نقل عیانے  
 کہ خندق مدین فوت عصر بدتر شمس تداہں  
 ملے شاہ نسا تھیں کیتی سنگ لایت شانوں  
 یا تیشاہ وچہ نفساں روشن طلعت غیب الہوں  
 تے جو کچھ اوج او نہائے او تھیں ہو کے روگواناں  
 جو مکھ موسیٰ دیوں دین تجلی نورانی چپکارے  
 سنگ اس استعداد جو لکھی کارن تسال الہی



نہ پھر تیس کے کنڈال ملک جسم اول غربت چاہوں  
 کہند ای موسیٰ اچھ و سکر لوک زور آور سارے  
 اسیں لدی شہر نہ ویشی جد لگ مرثی نفس صفات  
 یا مغلوب وں جد لگ غلبہ طبع ایہ سانی  
 کہیا دو جنیاں نے جو ڈری انجام بدی بنداموں  
 تے وڑو بوی نول درد انیوں جو لدی قربت والے  
 جو روح دے شہر نہاد وازہ ہے تسلیم رضائیں  
 یعنی اپنیاں بد عملان تھیں پھر تیس ہو سو باہر  
 نشان حصوی مومن اڈے کرن عملان روشنائی  
 توں تے رب جبالل مارو یعنی نفس بریاں  
 جال نفس بلیدیاں زمین ول ساڈی کریں توانی  
 تے روح دے آسمانوں مں سلوے کھاؤ پائے

وجہ حاصل کر نفس دیاں ہتھان کے سعی تیاہوں  
 یعنی خواہش نفس تے بریاں صفات نفس اتے  
 تے باہر یا ضرت محنت خودا وہ دور نہو وں باتاں  
 ند لگ اندر شہر قلب دی وڑنا مشکل جانی  
 رب کر انعام سدء راہ و سیاہ و وں ہدایت ناموں  
 اوہ باب توکل اللہ سنگ نیک اعمال او جالے  
 جال وڑ سوچ اوں دوائے نا غالب ہو وڈا میں  
 رب کے کرن توکل قلب حضور وں مں ظاہر  
 کہن موسیٰ ناہ وڑ دے ال اسیں لدی شہر صفائی  
 ساڈیوچوں کسے نہ طاقت کرنیاں جہد کمایاں  
 نا اسیں اوتھے درساں نہیں تے بیٹھا گئے اچھ جانی  
 یعنی روحی فیض اوں نور وں فائدی رہی اٹھائے

وَأَتْلُكُمْ نَبَأَ ابْنَىٰ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبًا فَتَقَبَّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا

وَلَمْ يَقْبَلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَا قُتْلُكَ قَالَ إِنَّمَا اتَّخَفْتُمَا اللَّهَ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝

اور پڑھ اوپر اے خبر دو بیٹوں آدم کی ساتھ حق کے جس وقت کہ نیاز لاؤ دو نو کچھ نیاز پس قبول کیجی ایک کی  
 اُن دونوں میں سے اور نہ قبول کیجی دوسری کو کہا البتہ راؤ لو کجا میں شجکو کہا اوس نے سوا اسکے نہیں کہ قبول  
 کرتا ہے اللہ پر ہر گاروں سے

تے دس توں سچی خبر اور نہان آدم بنیاں والی  
 نہ موسیٰ قبول دوج تھیں کچو میں ماراں تیں ہر سولے

۱۱۔ اور جسم کی ذات میں گنہ کرنا ۱۲۔ یعنی ملازمت اور پردہ جسم کی جو اس سے آخر کار انجام بخیر ہی ہوتا ہے اور  
 وہ دو شخص ہیں جو ان سے نہیں دُرتے تھے۔ وہ دونوں تغل فطری اور عمل یا عمل ہے دوسرا ۱۳۔ اور روح المعانی میں  
 لکھا ہے کہ عطف اسکا اوپر واذ قال موسیٰ الایہ کے ہوا سنے کہ تمہید ہے اُس چیز کی جو آگے نہ ہو جوگی انشاء اللہ تعالیٰ بعد ذکر  
 کرنے نافرمانی بنی اسرائیل کے جو لکھا گیا تھا اُنکے اوپر کہ آئے انکی طرف رسول پیغمبر کے ساتھ جو اچھو و لیلیں ظاہر کہ ہی تھیں یا یہ مراد  
 ہے کہ اول خبر دینے پر قتل کرنے اور پیشہ رستی کرنے کے متعلق بیاعتنا گناہ ہونے کے۔ اور ضمیر پنج علیہم کے پھرتی ہے بنی اسرائیل  
 کی طرف۔ پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو شناعت قصہ اُن دونوں بیٹوں آدم علیہ السلام کا۔ یا ضمیر  
 راجع ہے آپ کی امت کی طرف یعنی اپنی قوم کو دیکھو۔ روح المعانی ۱۲



جائے آدم آیا نہیں تے لگے ہوون پتر دھتیاں  
 نا بھائی بھیناں نال ضرور عقد رو اسی بھائی  
 سب تھیں پہلے ہو یا قابیل اقلیم سنگ و سجاتی  
 جو نال ہیل لبوز اچیں یہیشکوں گھٹ آہی  
 بھین قابیل جو سوئی آہی سنگ ہیل و واہی  
 چھ اس کم ہیل ہو یا خوش قابیلے غم لائے  
 نا وہ لئی اقلیم ہاں پک یقین آدم نوں ساہی  
 وچہ اوں نے ہک اک سفید جو نال ہو آسمانوں  
 نہ جیٹ باں قبول ہوندی تس آتش مول نہ کھانندی  
 قابیل ہا کرسان کی ہک پوری اندی اوہ لیا یا  
 ہیل آہ چرواہا بکری لے گیا ہک سچاواں  
 پس آئی آگ آسمانوں کھا گئی ہیلے قربانی  
 ابہ کینہ حسد چھپاؤس تے جاں آدم اہل کرامت  
 ہیل ایڑ وچہ آہ اوں نوں آقابیل بولاندا  
 کیوں میں کہے مذہب تیری مقبول میری رد ہونی  
 تا عرض ہیل کیتی رب متقیانندی مذہب قبولے  
 کہے بھین میری توں سو مئی کیتی پاروں فخر کمال  
 کہیا ہیل جو ظلموں مینوں ماریں زور و دھکائے  
 یا توں جے ظلم کیتا خویندھ صا پر پہل مکرناں

چ ہرمل ہک لڑکا لڑکی جد ہے رہی صریحیاں  
 ہک حل والڑکا حل موبے دے لڑکی ساہی  
 تے حسن جمال اقلیم اسندی حد نہ لکھی کاٹی  
 جاں ہو جو ان مکح دو مانے کر دے بنی آہی  
 تے بھین ہیل ملی قابیل جو شل اقلیم ناہی  
 تا آدم کہیا کرو قربانی جسیدی نوں آگ کھائے  
 ابہ کم کیتا میں حکم آکھوں خطانہ پوسے کد آہی  
 جس مئی قربانی آگ کھانندی گنن قبول نشانوں  
 گدے کتے کھائے اوہ جو رب نوں مول نہ بھانندی  
 میں بھین تجھواں نہ قبول پوسے یا ناہ الہیا  
 دلچ اخلاص ضابطہ دی تے کہے میں عمل کماواں  
 پھر قابیل و دھیرے چڑھیا غصہ غضب حیرانی  
 گئے دیارت متکے دی قابیل ہیل امانت  
 جو مینوں قتل ضرور کراں میں عرض ہیل سناندا  
 تے سوئی بھین میری توں سانجی آپ میں سختی ڈھوئی  
 میں وں ناہ ابہ گل بھراوا اچھوڑیں سخت مقولے  
 میں بھین تیری شکل کھاں کیوں ہا مذہب دلالاں  
 پر میں ظلم نہ کراں جو کیتا ظلم حرام خدا نے  
 جو ظلم گناہ و ڈیر اظلموں و اثم رب تھیں رناں

لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسٍ يَدِي إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ

۱۱۔ ایک سو سال گزرنے کے بعد اولاد لگی پیدا ہونے اور کہا بعض نے کہ یہ جوڑا جنت میں پیدا ہوا تھا ۱۲۔ عالم ۱۳۔ اس امت پر رحمت آئی ہے جسکو قربانی کے کھانے کا اذن دیا گیا جیسا کہ حدیث شریف سے بھی ثابت ہے ۱۴۔ پہلے آنے آسمان کو فرمایا کہ تو ہیل کو امانت کے طور پر رکھ تو اسے انکار کیا اسی طرح زمین نے بھی انکار کیا آخر اپنے قابیل کو فرمایا کہ میں کہہ مظلوم کی نیارت کے لئے جاتا ہوں تم ہیل کو امانت رکھو۔ پس اس امانت رکھنے کو قبول کیا ۱۵۔ رب تعالیٰ ۱۶۔ یعنی پہلے اولاد تیری فخر کریگی کہ جو بھٹو پیدا ہوئی تو بھٹو جو بھٹو کے شکم سے اولاد نکل میری کے شکل عورت کے شکم سے ۱۷۔







ہک کا ٹودو جے نوں مارا یا ٹوٹا کدھ اسوچہ دباندا  
 تاکہیا قابیل مافوس ہو یا گھٹ اُس کا ٹودینا لوں  
 وت ہو یا ایشیان وٹل کیوں پھڑا میں مٹھڑ چاٹی  
 تہیں ظلم حسد تنہا نہیوں واضح کیا یہوداں  
 پر اکثر کہن قابیل و بیل مواہب وچہ لیا یا  
 کہن محقق ستیاں قتل کیستنا قابیل برادر  
 اوس کہیا اکہوں رتیں میں پیل نہ وار چلاواں  
 جو کہن مفسرین قاتل تھیں اجب ہی ہر حالے  
 تہا پتہ تھوں جان و بخاوں سخت گناہ ایہائی  
 نہ جہ قابیل آہی کیوں یاں ول شیطان سکھاندا  
 تا سمجھ قابیل شیطانوں مارا بھائی مادر جایا  
 ویہ سال عمر بیل آہی جاں مارا لٹس قابیلے  
 پس چالی دن یا سال اچکی پھر یا بھائی تائیں  
 قتل کنوں بیل زمیں ہی کہندیں شب سہری  
 اچھیا آدم دس قابیل کتھ بھائی تیرا  
 فرمایا تس خون زمینوں ساں پوکا رُسنا وے  
 کیتا رب حرام نہ وندا خون زمیں نوں پیوں  
 ابو نعیم روایت عبد الرحمان کنوں لیا یا  
 دل اوسدا بھی بھیا مریاں کچھ رہیا حیرانوں  
 آدم کچھیا دس قابیل کتھ بیل سدھایا

سجھ آئی قابیل اونویں کدھ ٹوٹا لاش چھپاندا  
 آلاش لوکاواں برا پنہ دی پایا دیکھ کمالوں  
 ہر افسوس قتل کھڑاں اوس نہ امت کھائی  
 تے ایسے کارن حکم قتل دیا پایا نہ مقصوداں  
 بھی وچہ روح المعانی فاضل بغیر ادی فرمایا  
 نہیں تے سی بیل قوت وچ کنوں قابیل نور آور  
 جو ظلموں پیل کرینے میں سترندہ نہ تھہ اوٹھاواں  
 جو ہونے دین روکے ہو یا آپ ہلاک اوس حالے  
 تے قصے عثمانوں اتھ لکھوی غضب اپا شیاٹی  
 ہک پکڑ جتا ویرا اوسدا دوسنگوں توڑ وکھاندا  
 رکھ ہک سنگ سر پیٹھ اتوں گھت پھر دوجا مار گویا  
 پر خیر نہیں قابیل کر کی لاش شہید جلیے  
 وچہ بھڑی وڈی مسجد نزد بیل شہادت آپیں  
 تے پتیا خون زمیں نے سارا رہیا نشان بخائی  
 کہندا میں کیا جاناں اوسدا پتہ نشان بیل  
 کیوں مارا توں کہندا جرمیں کیتا خون ساں  
 تا صاف نشان قاتل داسے بالکل زامہ میوں  
 جاں قتل کیتا قابیل بھائی نوں منع اُس فرمایا  
 وچہ ہک روایت بدن سیاہ اس ہو یا اس عصیانوں  
 کہندا میں تس ضامن نا ا پس آدم فرمایا

۱۵۔ اے میں نے اپنے تصرف سے جانور کی شکل بنا کر یہ کارروائی دکھادی تھی ۱۲۔ روح المعانی یا مروج البیان ۱۷  
 کہ یا زید پہاڑ پر آیا غشی حری کے پاس اور یہ روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ اور لکھوی  
 نے جو اس جگہ لکھا ہے کہ بیل علیہ السلام کی لاش آخر کار گندہ ہو گئی تھی یہ اسکی بدظنی ہے شہیدوں کو حق  
 میں اس لئے کہ شہیدوں کی لاش کا گندہ ہونا قرآن اور حدیث کے خلاف ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت یہودیوں  
 سے بعض مفسرین نے نقل کی ہوئی ہے ۱۲۔ حلائی عفی اللہ عنہ ۱۳۔ ملکہ قابیل جب اتنی مدت اپنے بھائی کو اپنی اور  
 اٹھائے ہوئے لئے پھرا جس سے اوسکو اس سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر دو کوٹے آئے اور انہوں نے  
 انکو یہ سچہ سکھا دی ۱۲۔ حلائی عفی اللہ عنہ۔







اقلیام لوندی عشق آہا جو سنگ نفس دی آہی  
 پھر اقلیام جو عشق آہا نس حسن جمال نہایت  
 پس دل بہیل عشق اقلیام سنگ ہو یا وزارا  
 جو دل سنگ خد نول پائے فانی او سوچہ نامے  
 جو نفس طلبے نلوی کرا بھی مارن جو چیزاں  
 پس روح نے عقدہ قلب کیتا مال عشق دے بھائی  
 پس روح نے ذکر کیتا ایہ اگے نفس عقدہ سارا  
 کہند نفس عشق میں بھین جو مال میر ہے جمی  
 اسیں بیٹے جنت دنیا والے حسن اسانوں بھائے  
 تا آکھیا روح نفس نوں نہایت عشق حلال کداسیں  
 بھی فہرہاں لے ان نفس دے پیچے پوین تمسامی  
 تاں حکم کیتا روح نفس عقل نوں کر دوین قربانی  
 پس نفس گیا لے نذر جو اپنی قوت روح رزالی  
 تے دل آہ چو دوائے گیا چو کھر خلق صفاتاں  
 پس آگ صفتاں سوہنیاں لڈیاں کھا گئی جان پیار  
 نہ نذر نفس مقبول چو لکڑیاں اوہ اوس نار نہ آہیاں  
 کہیا قلب قبول کرے رب ڈرنے والیاں ہاسوں  
 میں چاہیں جرم اپنا تو میرا پوین باطل قیاسوں  
 ایہ بدلہ اہل ظلم جو رکھن چہیزاں غیر ٹکانے  
 اوڑک شہوت ناروں دلوں ماریا نفس مارے  
 جو غیبی علم آئے کشف مشاہد نفس نہیں اچھ پائے  
 وت کا نو حوصلہ آیا نہیں نفس دی پٹ و کھاپوس  
 تا نفس کہیا میں عاجز ہو یا حرص کا تو دی نالوں  
 پس ناوم ہو یا نفس جان و جگ کھا نا نظری آیا

ہو فانیل قلب سنگ لوندی عقل لبوذا جمی مسامی  
 دل مولی دل نال سی اتے جو اوس پاس بہایت  
 تے عقل لبوذا دل نوں سے شکل بری ہو یا را  
 تے نفس تائیں ایہ عقل لبوذا لگی بری کمالے  
 عقل لبوذا والیاں تائیں ناہیں نفس تیزاں  
 نوح نفس نال عقل دی ایہ گل نفس نہ بہائی  
 ناہ منیاں حکم عقل نے روحا نفس غضب و جہ بھارا  
 اوہ سوہنی میں اوسدا احتدار اتے ولدی بھین بھئی  
 تے ولدی بھین عقل اوہ بیٹے جنت عقلی آئے  
 جو عشق ہو یا تہ نہیر کو بیٹا روح لگیں اوتھائیں  
 پر کر کش نفس با نا روح دامنیوس حکم گرامی  
 قبول پوچھیں نذر عشق دی او حقدار چہ پانی  
 جو کر دآ؟ نفس راعت شہوت حرص کمالی  
 پس عالم ارواحوں اتھ اتری آگ محبت ذراتاں  
 تے لکڑیاں آگ محبت والیاں نیکیاں مین سہا کر  
 نہ آگ محبت ہرگز کھاندی بریاں نفس کمالیاں  
 جو توں قتلوں عمل گواہیں میں لڑاں ہراسوں  
 تا پنج حجاب جدائی ہوویں ولبر وصل تپاسوں  
 پس چاہیا نفس روح دلوں سے شکا یا قلب سے  
 پس وجہ جگھا نفس یا کہ قتل اوس قلب سے  
 نہ عجبی اوچہ دیدار نہ جنت ناہ سجات ہتھ آئے  
 تا دفن کرے روح اوسکے دلوں حتحین کر اوس  
 تائیں علم کھاں کجہ تھیں وچہ اسباب کمالوں  
 روح البیان تو روح المعانی دواں لکھ بکھایا

لہ اقلیام عشق چو نفس ساتھ (تو مال) جو را پیدا ہوئی تھی۔ بہیل دل جو جبکہ ساتھ لبوذا پیداوار ہوئی تھی اور وہ عقل چو روح



مِنْ أَجْلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّا مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ

فَسَادَ فِي الْأَرْضِ فَكَانَ قَتْلُ النَّاسِ جَمِيعًا وَمِنْ أَجْلِهَا فَكُتِبَ النَّاسُ جَمِيعًا

اسی واسطے لکھا ہے اور یہی اسرائیل کے یہ کہ جو کوئی مارٹولے جی کو بغیر بدلے جی کے یا بغیر ساد کے بیچ زمین کے۔ پس گویا کہ مارٹالہ لوگوں کو سب کو اور جس نے جلا دیا اسکو۔ پس گویا کہ حسب لا دیا لوگوں کو سب کو۔

جو ناحق چنان و سچائے یا پرح زمیں فساو بنائیں  
جوا یا جس اوس گویا لوگ جو اٹے کل فنا ہوں  
تے من دا کتب سنگ تعلق وچہ مدارک پایا  
یا رہزن دھکار مارے جبریا شیع اوسنوں پکڑے  
جس پہلے رسم کدھی سبجناں بھارا اوس کن جلا  
گویا اوس ظالم کل بنیاں پچڑ قتل کر چایا  
گویا اوس کل لوک جو آزارن کرے نقل لول  
تے وونخ وچہ ستر لپی بھری حسنوں نقل و سیک  
اوس شخص گویا کل لوک جو آفضل اکہوں پایا  
جو وچہ حقیقت کئی عالم مے ہین برابر پائے  
ایہ نال اعتبار عذاب جو بکدی قتل جہنم سا مے  
جیہا بکدے قتلوں وونخ تھیا قتل عالم دیوں گھیر  
اوسے قدر قابیل گناہ جو پہل اوس شروع کرایا  
تے عمل اکیتوں اوس آپر اوسدا پاوی اجر کمالی  
جتنا اجر اوہناں سبھناں تاہا کہ جس وے بنائیں  
جتنی رو سیاہی اوہناں سبھناں اوڈو اوس کہ آف

۱۰ آجل ذالک کا نام دین کے ساتھ تعلق ہے اور من کا تعلق کتب کے ساتھ ہے مارک اور یہی جہود کا مذہب ہے۔ جملہ متانفہ ہے یعنی یہاں سے نئی کلام شروع ہوئی ہے پھیل آیت کے ساتھ جس کا کچھ بھی تعلق نہیں۔ اور اگر دو آدمیوں سے دو شخص یعنی اسرائیل کے حملہ ہونے کو تو سے کاریں کر دیکر دکھانا ہرگز صادق نہیں آتا اس واسطے کہ بنی اسرائیل سے پہلے کئی لوگ مر گئے ہوتے تھے اور کئی خون بھی بہ چکے ہوتے تھے پس یہ ضروری طور پر کابل اور قابیل کا ہی قصہ ہے ۱۱ مواہب ۱۰ مگر جو اسلامی حق کے ساتھ قتل کیا جاوے وہ اس قتل کو نہیں داخل نہیں کیونکہ ایسا قتل غیر اسلامی حق کے ہوا ہو ۱۰ حلو ائی



جو زن دی خواہش حق مقلیلوں ناحق خون کرایا  
تے پہلے نول اعلیٰ درجہ ملیا صبر عطاؤں  
نفس امارے دے لگ آکھے جس کھٹادل تائیں  
جو جس وجہ حدیث اک ٹکرہ گوشت چرنا ایسا ہی  
تے جے اوہ بکریا تاجت بکریا اوسر پاروں  
جو رب بنی مے اولیا وانسنگ کردی بین لڑائی  
تے کرن مسافریں وجہ روکن سالک سادکوں  
تے سولی مہن اوہنا نول سیاننگ ہجران جدائی  
تے روکن تھ اوہنا نول واکال کن مصال سوار ہی  
تے نفی زمینوں کردی التفات سالک و اوہنا نول  
ایہ دنیا وجہ روانی سالک کر کے نظر تہاں

تاہیں مرن زناں تھیں لڑکے احمق لوک مسایا  
نہ دنیا گندی پچھے لگا ٹھٹھا رنج بلاؤں  
گویا کل افراد بدن مے کٹھے اوس ازبیں  
جو سو یا اوہ تاجت سارا سو یا فضل الہی  
اوہ لکڑا گوشت ولدا ایہی سمجھ حدیث ہنجاروں  
اوہ گویا رجنال لڑائی جنگ کریدے ولہی  
تے قتل کرن خجھر خاندانوں پچھے رکھن ٹوتوں  
اوپر شاخاں پریاں کہیا وجہ روح معافی بھائی  
تے پیکش اوہنا نول اختلاف تردد فقر و پیارے  
نہ کرے توجہ طرف اوہنا نول روح معانیوں پائند  
تے دوا عذاب حشر نول ہو پاروں ڈی گناہاں

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ انْ كَثُرَ اٰمِنَهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ

مُشْرِفُونَ اِمَّا جَزَاؤُاَ لِّلَّذِيْنَ يُحَادِّثُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَسِعُوْنَ فِى الْاَرْضِ

فَسَادًا اِنْ يَقْتُلُوْا اَوْ يَصْلَحُوْا اَوْ يَقْطَعُوْا اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ

اَوْ يُقْفَوْا مِنْ اَلْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِى الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ

عَذَابٌ عَظِيْمٌ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُ عَلَيْهِمْ فَاَعْلَمُوْا

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اور البتہ تحقیق تھے میں کہے پاس رسول بہار ساتھ دلیل و ظاہر کے پھر تحقیق بہت انہیں پہنچے اوسکے پیچ  
زمین کے حد سے نکل جانیا اوسے میں سوا اسکے نہیں کہ بدلہ لائے لوگو نکاح لڑتے ہیں اللہ اور اسکے رسول

لے بالاتفاق فقہاء اکثر مفسرین کے نزدیک یہ احادیث اللہ کی صفات مذمت ہی یعنی یہ احادیث اولیاء و رسول  
جس طرح فرمایا اللہ یؤدوون اللہ وکرسولہ آمد لالت کرتا ہے اوپر اوسکے یعنی کہ اگر لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سے محارب و مخالفت پر مکر سب مہوں تو وہ مرتد ہو جائیں مخالفت اور محاربت سے ظاہر کرنے سے رسول م کے ساتھ ہیں دلیل ہے  
اسیں کہ علماء شریعت و سالکین طریقت کی مخالفت کرنا گویا رسول علیہ السلام کی مخالفت کرنا اور کھٹا لڑنا ہے روح البیان



اور دہرتے ہیں بیچ زمین کے فساد کو یہ کہ قتل کئے جاویں یا سولی دیئے جاویں یا کاٹے جاویں ہاتھ اُٹکے اور پاؤں اُنکے مخالف طرف سے یا کھوٹو جاویں زمین سے یعنی قید ہوں یہ واسطے اُنکے رسوائی ہے بیچ دنیا کے اور واسطے اُنکے آخرت میں عذاب بڑا سنگین لوگوں کو یہ کہ پہلے اس کے قدرت پاو تم اور پراول کے پس جانو تحقیق اسد بخشنے والا مہربان ہے۔

اوتہاں بنیائے اُن کچے پھر وہ زمین فساد کئے تھے جہت فساد میں وہ دھوٹن این قتل کر نیے یاد دہرتوں تھے جاوے یعنی قید رکھیں وہ پر جو پھری جاوے تھیں اُن شب چھوٹے سرنوں پس اُن کو تختہ ہار ایسی رب جم کنندہ سولی جو لڑنے والے و لیاں سنگ تو نال سول الہی جے قتل کرن بن گئے تاوتہاں حکم قتل دیا ناں جے مال لٹن بن قتل تا پیر متھ کین شرح بتایا تے جے بن خوں لٹوں دھن پکے خالی آتے با ترتیب حکم ایہ چاہے جاری کریں نظروں ایہ شہروں باہر مدہ لگے وہ مصر فرمیدے ہک قوم اوہناں دی مومن ہو گئے کیتی صلح صفائی کلی کہے وہ حق بلال پر اس اعتبار نہ پیلے جو ہو مسلم ہک ل عقل تھیں اس بنی سے لیاڑ ناں اوہیاں صدقے والیاں توچہ اوہناں بنی کھیا بھائی جاں سالم کھیا ناں اٹھاں چروا ناں اتہاں کوایا جاں پکڑو ناں اوہناں حضرت متھ لے پیر کہاڑ

تے ٹھیک نہانول بنی اسافے مغزیاں سنگ آتے تے ٹھیک پڑاوتہاں جو بنی سنگ جنگ کریدے جو سولی دتے جان یا لے متھ استے پیر کہیوں ایہ دنیا وچ رسوائی اوہناں دتے عذاب حشر نوں نہ دنیا وچ اوہناں حد لگی ہو حشر عذاب نہ کوئی و آتہاں آؤ الذین حتی وچہ رہناں لے بھائی جو رہن موفی قتل کرن ہو لٹن اہل ایماناں جے مال لٹن بھی قتل کرن ناں سولی چاہن آیا ستجا متھ تے پیر کھتا نہ دوویں جاہن کیا تے تانفی اوہناں کر قید کچھوے پڑھ تفسیر کسیر وں ایہ ابو صفیقہ لیٹن اوزاعی مالک شافعی کہندے کہتیا ضحاک ایہ آیت خنوخہ اہل کتاب ایہائی پھر اوہ عہد توڑ لگے راہ مارن بھکے دھڑے تے کنوں بخاری مسلم خازن محی السنہ لیا تے پھر آتے ہوا مدینے دی جاں اوہناں موافق پائی اوہناں ضحکم دی ہی وچیاں لے تے شیر ہا اٹیا تے ملک اپنی اوٹھ لیگے چوری یاں اٹھ تے دبا تے

۱۱ اور حدیث من اذانی ولیا فقد اذنتہ بالحراب یعنی جس نے میرے ولی کو تکلیف دی پس تحقیق وہ غیر داری یعنی کہ لبتہ ہوا ساتھ لڑائی پروردگار کے اور یہ حدیث صحیح ہے بیچ اکثر کتب کے ۱۲ حلوانی ۱۳ فساد آیا مفعول لہ ہر یاسیعون الفساد خواہ مفعول مطلق یعنی یاسیعون فی حالتہ الفساد اور اس وقت مفسد ون کے معنوں سے استعمال ہوگا یعنی یاسیعون مفسد ون ۱۴ خلاصہ شیخ ابن کثیر نے فرمایا ہے کہ جب قاتیل نے اپنے بھائی کو ظلم سے شہید کیا تو اسی سبب سے جنتہ بنی اسرائیل پر قصاص شروع کر دیا اور انکو آگاہ کیا جو کتنی دوسری جان کو قصاص کے سوا قتل کر دیا ۱۵ ف ۱۶ آج کل یہ غزوہ جہاد فی سبیل اللہ والجماعت کے خلاف



تے اکھیاں بوجھ کر مروائے وہ چھوڑا بیٹھا  
 تا وہ رہزن قاتل اس جاموئے کل پیاسوں  
 جاں ہویا نہ شلہ اکھیاں دی تمبیل اوٹھائی  
 تا ابھڑی خبر اس انیوں ظاہر لکھ سدا  
 مگر صبح جو بول اوٹھاندا ہولی نجس ایسائی  
 ووا دے کارن بعضیاں سنوں چانز آکھ سنا یا  
 جاں کھاوون نجس مال و تیاں اسین خون شفا یس  
 ہن پاروون حی نہ علم کسے جو یک شفا ہو جاسی  
 حدیث قدسی تھیں ت صحت لے نہ نجس اشیاوں  
 پس عمل حدیث منع دے اوپر لازم ہو تیا رال  
 جو حضرت علم آہا ایہ لوگ ایہن مرتد رزالی  
 بھی حضرت کہیا دینے کڈھے باہر انج پلیدال  
 پس اوہناں پلیدال پاک شہر ایہہ ناہ موافق آیا  
 علی ابن ابی طلحہ روایت لیا یا ابن عباسوں  
 پھر اوہ قابو ہو یا پس شاہ مسلم ہے مختاروں  
 عطا سعید مجاہد بخنی حسن سخاک الاون

۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵  
 ۴۹۶  
 ۴۹۷  
 ۴۹۸  
 ۴۹۹  
 ۵۰۰  
 ۵۰۱  
 ۵۰۲  
 ۵۰۳  
 ۵۰۴  
 ۵۰۵  
 ۵۰۶  
 ۵۰۷  
 ۵۰۸  
 ۵۰۹  
 ۵۱۰  
 ۵۱۱  
 ۵۱۲  
 ۵۱۳  
 ۵۱۴  
 ۵۱۵  
 ۵۱۶  
 ۵۱۷  
 ۵۱۸  
 ۵۱۹  
 ۵۲۰  
 ۵۲۱  
 ۵۲۲  
 ۵۲۳  
 ۵۲۴  
 ۵۲۵  
 ۵۲۶  
 ۵۲۷  
 ۵۲۸  
 ۵۲۹  
 ۵۳۰  
 ۵۳۱  
 ۵۳۲  
 ۵۳۳  
 ۵۳۴  
 ۵۳۵  
 ۵۳۶  
 ۵۳۷  
 ۵۳۸  
 ۵۳۹  
 ۵۴۰  
 ۵۴۱  
 ۵۴۲  
 ۵۴۳  
 ۵۴۴  
 ۵۴۵  
 ۵۴۶  
 ۵۴۷  
 ۵۴۸  
 ۵۴۹  
 ۵۵۰  
 ۵۵۱  
 ۵۵۲  
 ۵۵۳  
 ۵۵۴  
 ۵۵۵  
 ۵۵۶  
 ۵۵۷  
 ۵۵۸  
 ۵۵۹  
 ۵۶۰  
 ۵۶۱  
 ۵۶۲  
 ۵۶۳  
 ۵۶۴  
 ۵۶۵  
 ۵۶۶  
 ۵۶۷  
 ۵۶۸  
 ۵۶۹  
 ۵۷۰  
 ۵۷۱  
 ۵۷۲  
 ۵۷۳  
 ۵۷۴  
 ۵۷۵  
 ۵۷۶  
 ۵۷۷  
 ۵۷۸  
 ۵۷۹  
 ۵۸۰  
 ۵۸۱  
 ۵۸۲  
 ۵۸۳  
 ۵۸۴  
 ۵۸۵  
 ۵۸۶  
 ۵۸۷  
 ۵۸۸  
 ۵۸۹  
 ۵۹۰  
 ۵۹۱  
 ۵۹۲  
 ۵۹۳  
 ۵۹۴  
 ۵۹۵  
 ۵۹۶  
 ۵۹۷  
 ۵۹۸  
 ۵۹۹  
 ۶۰۰  
 ۶۰۱  
 ۶۰۲  
 ۶۰۳  
 ۶۰۴  
 ۶۰۵  
 ۶۰۶  
 ۶۰۷  
 ۶۰۸  
 ۶۰۹  
 ۶۱۰  
 ۶۱۱  
 ۶۱۲  
 ۶۱۳  
 ۶۱۴  
 ۶۱۵  
 ۶۱۶  
 ۶۱۷  
 ۶۱۸  
 ۶۱۹  
 ۶۲۰  
 ۶۲۱  
 ۶۲۲  
 ۶۲۳  
 ۶۲۴  
 ۶۲۵  
 ۶۲۶  
 ۶۲۷  
 ۶۲۸  
 ۶۲۹  
 ۶۳۰  
 ۶۳۱  
 ۶۳۲  
 ۶۳۳  
 ۶۳۴  
 ۶۳۵  
 ۶۳۶  
 ۶۳۷  
 ۶۳۸  
 ۶۳۹  
 ۶۴۰  
 ۶۴۱  
 ۶۴۲  
 ۶۴۳  
 ۶۴۴  
 ۶۴۵  
 ۶۴۶  
 ۶۴۷  
 ۶۴۸  
 ۶۴۹  
 ۶۵۰  
 ۶۵۱  
 ۶۵۲  
 ۶۵۳  
 ۶۵۴  
 ۶۵۵  
 ۶۵۶  
 ۶۵۷  
 ۶۵۸  
 ۶۵۹  
 ۶۶۰  
 ۶۶۱  
 ۶۶۲  
 ۶۶۳  
 ۶۶۴  
 ۶۶۵  
 ۶۶۶  
 ۶۶۷  
 ۶۶۸  
 ۶۶۹  
 ۶۷۰  
 ۶۷۱  
 ۶۷۲  
 ۶۷۳  
 ۶۷۴  
 ۶۷۵  
 ۶۷۶  
 ۶۷۷  
 ۶۷۸  
 ۶۷۹  
 ۶۸۰  
 ۶۸۱  
 ۶۸۲  
 ۶۸۳  
 ۶۸۴  
 ۶۸۵  
 ۶۸۶  
 ۶۸۷  
 ۶۸۸  
 ۶۸۹  
 ۶۹۰  
 ۶۹۱  
 ۶۹۲  
 ۶۹۳  
 ۶۹۴  
 ۶۹۵  
 ۶۹۶  
 ۶۹۷  
 ۶۹۸  
 ۶۹۹  
 ۷۰۰  
 ۷۰۱  
 ۷۰۲  
 ۷۰۳  
 ۷۰۴  
 ۷۰۵  
 ۷۰۶  
 ۷۰۷  
 ۷۰۸  
 ۷۰۹  
 ۷۱۰  
 ۷۱۱  
 ۷۱۲  
 ۷۱۳  
 ۷۱۴  
 ۷۱۵  
 ۷۱۶  
 ۷۱۷  
 ۷۱۸  
 ۷۱۹  
 ۷۲۰  
 ۷۲۱  
 ۷۲۲  
 ۷۲۳  
 ۷۲۴  
 ۷۲۵  
 ۷۲۶  
 ۷۲۷  
 ۷۲۸  
 ۷۲۹  
 ۷۳۰  
 ۷۳۱  
 ۷۳۲  
 ۷۳۳  
 ۷۳۴  
 ۷۳۵  
 ۷۳۶  
 ۷۳۷  
 ۷۳۸  
 ۷۳۹  
 ۷۴۰  
 ۷۴۱  
 ۷۴۲  
 ۷۴۳  
 ۷۴۴  
 ۷۴۵  
 ۷۴۶  
 ۷۴۷  
 ۷۴۸  
 ۷۴۹  
 ۷۵۰  
 ۷۵۱  
 ۷۵۲  
 ۷۵۳  
 ۷۵۴  
 ۷۵۵  
 ۷۵۶  
 ۷۵۷  
 ۷۵۸  
 ۷۵۹  
 ۷۶۰  
 ۷۶۱  
 ۷۶۲  
 ۷۶۳  
 ۷۶۴  
 ۷۶۵  
 ۷۶۶  
 ۷۶۷  
 ۷۶۸  
 ۷۶۹  
 ۷۷۰  
 ۷۷۱  
 ۷۷۲  
 ۷۷۳  
 ۷۷۴  
 ۷۷۵  
 ۷۷۶  
 ۷۷۷  
 ۷۷۸  
 ۷۷۹  
 ۷۸۰  
 ۷۸۱  
 ۷۸۲  
 ۷۸۳  
 ۷۸۴  
 ۷۸۵  
 ۷۸۶  
 ۷۸۷  
 ۷۸۸  
 ۷۸۹  
 ۷۹۰  
 ۷۹۱  
 ۷۹۲  
 ۷۹۳  
 ۷۹۴  
 ۷۹۵  
 ۷۹۶  
 ۷۹۷  
 ۷۹۸  
 ۷۹۹  
 ۸۰۰  
 ۸۰۱  
 ۸۰۲  
 ۸۰۳  
 ۸۰۴  
 ۸۰۵  
 ۸۰۶  
 ۸۰۷  
 ۸۰۸  
 ۸۰۹  
 ۸۱۰  
 ۸۱۱  
 ۸۱۲  
 ۸۱۳  
 ۸۱۴  
 ۸۱۵  
 ۸۱۶  
 ۸۱۷  
 ۸۱۸  
 ۸۱۹  
 ۸۲۰  
 ۸۲۱  
 ۸۲۲  
 ۸۲۳  
 ۸۲۴  
 ۸۲۵  
 ۸۲۶  
 ۸۲۷  
 ۸۲۸  
 ۸۲۹  
 ۸۳۰  
 ۸۳۱  
 ۸۳۲  
 ۸۳۳  
 ۸۳۴  
 ۸۳۵  
 ۸۳۶  
 ۸۳۷  
 ۸۳۸  
 ۸۳۹  
 ۸۴۰  
 ۸۴۱  
 ۸۴۲  
 ۸۴۳  
 ۸۴۴  
 ۸۴۵  
 ۸۴۶  
 ۸۴۷  
 ۸۴۸  
 ۸۴۹  
 ۸۵۰  
 ۸۵۱  
 ۸۵۲  
 ۸۵۳  
 ۸۵۴  
 ۸۵۵  
 ۸۵۶  
 ۸۵۷  
 ۸۵۸  
 ۸۵۹  
 ۸۶۰  
 ۸۶۱  
 ۸۶۲  
 ۸۶۳  
 ۸۶۴  
 ۸۶۵  
 ۸۶۶  
 ۸۶۷  
 ۸۶۸  
 ۸۶۹  
 ۸۷۰  
 ۸۷۱  
 ۸۷۲  
 ۸۷۳  
 ۸۷۴  
 ۸۷۵  
 ۸۷۶  
 ۸۷۷  
 ۸۷۸  
 ۸۷۹  
 ۸۸۰  
 ۸۸۱  
 ۸۸۲  
 ۸۸۳  
 ۸۸۴  
 ۸۸۵  
 ۸۸۶  
 ۸۸۷  
 ۸۸۸  
 ۸۸۹  
 ۸۹۰  
 ۸۹۱  
 ۸۹۲  
 ۸۹۳  
 ۸۹۴  
 ۸۹۵  
 ۸۹۶  
 ۸۹۷  
 ۸۹۸  
 ۸۹۹  
 ۹۰۰  
 ۹۰۱  
 ۹۰۲  
 ۹۰۳  
 ۹۰۴  
 ۹۰۵  
 ۹۰۶  
 ۹۰۷  
 ۹۰۸  
 ۹۰۹  
 ۹۱۰  
 ۹۱۱  
 ۹۱۲  
 ۹۱۳  
 ۹۱۴  
 ۹۱۵  
 ۹۱۶  
 ۹۱۷  
 ۹۱۸  
 ۹۱۹  
 ۹۲۰  
 ۹۲۱  
 ۹۲۲  
 ۹۲۳  
 ۹۲۴  
 ۹۲۵  
 ۹۲۶  
 ۹۲۷  
 ۹۲۸  
 ۹۲۹  
 ۹۳۰  
 ۹۳۱  
 ۹۳۲  
 ۹۳۳  
 ۹۳۴  
 ۹۳۵  
 ۹۳۶  
 ۹۳۷  
 ۹۳۸  
 ۹۳۹  
 ۹۴۰  
 ۹۴۱  
 ۹۴۲  
 ۹۴۳  
 ۹۴۴  
 ۹۴۵  
 ۹۴۶  
 ۹۴۷  
 ۹۴۸  
 ۹۴۹  
 ۹۵۰  
 ۹۵۱  
 ۹۵۲  
 ۹۵۳  
 ۹۵۴  
 ۹۵۵  
 ۹۵۶  
 ۹۵۷  
 ۹۵۸  
 ۹۵۹  
 ۹۶۰  
 ۹۶۱  
 ۹۶۲  
 ۹۶۳  
 ۹۶۴  
 ۹۶۵  
 ۹۶۶  
 ۹۶۷  
 ۹۶۸  
 ۹۶۹  
 ۹۷۰  
 ۹۷۱  
 ۹۷۲  
 ۹۷۳  
 ۹۷۴  
 ۹۷۵  
 ۹۷۶  
 ۹۷۷  
 ۹۷۸  
 ۹۷۹  
 ۹۸۰  
 ۹۸۱  
 ۹۸۲  
 ۹۸۳  
 ۹۸۴  
 ۹۸۵  
 ۹۸۶  
 ۹۸۷  
 ۹۸۸  
 ۹۸۹  
 ۹۹۰  
 ۹۹۱  
 ۹۹۲  
 ۹۹۳  
 ۹۹۴  
 ۹۹۵  
 ۹۹۶  
 ۹۹۷  
 ۹۹۸  
 ۹۹۹  
 ۱۰۰۰

ایہ نشان نزول تحقق اکثر ظاہر لکھدے پائے  
 ایہ بعد ایمانوں کا فرھیک بنی سنگ ہوئے نراسوں  
 کئے بول اوٹھانویوں شلہ پھیا ابن جیروں بھائی  
 تے لاندہ بپن پاک کہن پر پندے نظر نہ آئے  
 جو بن ہو صلال چوپایاں بول توں اوٹھ بول اکھائی  
 مگر صبح جو دھچکے نہ نہیں شفا فرمایا  
 جو قصہ پیش کرن اوہ آہ امر یقینی سائیں  
 جے ظن تے عمل کیتا تا وہ رجما بالغیب سداسی  
 قوی تمام تے فعلی خاص برابر کوں بناؤں  
 بھی اوہ قوم خبیث آہی جہناں پتیا بول ظہارال  
 بول اوٹھانہ ایون نکلن وچوں شہر کمالی  
 جو بن بھی میل لہو دی کٹے وچہ مشکوۃ نویدال  
 تال بول اوٹھانہ اوہناں خیشاں پین بنی فرمایا  
 جو سوچہ اسلام تھیا رکھو اتنی راہیاں ف ہراسوں  
 قتل کرے یا سولی یا تھہ پیر کئے اظہاروں  
 ایہ ابن جبریر کہیا جو قول انس دیوں عمل لیاون

۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴







جو صحبت راہوں فیض اثر سے غفلتوں رسوں ناہیں  
ہیں اور جو یہاں فیض پہلا دس کہندی لیکھیں بھائی  
مہم قوم کا کشتی خلیسہم خود حضرت فروغ  
جو کامل شیعہ تھے مرشد ہادی بکر وحدت و چہ تر یا  
جو چہ ضابطہ طاعت رہنا مارن نفس ہوا میں  
توں نفس ہو ایت پوجیں مہو ہوں نہیں موحد کوڑا  
کے ظالم نفس ہا لگ نہ کیتا با بچوں پیر کمالے

حافظ۔ قطع این مرطوب ہے ہمراہی خضر مکن  
موی لاوی۔ صحبت صالح تراصل کند  
انفس تنوال گشت غیر از مدد پیر

۲۰ غیر شرعی عمل پیشیطانی بھائیوں کو دل جو ایش  
ملوی دمی اسے بسا ایلیر آدم روئے ہست

جو حص طمع و اہنہ دنیا اندر نظر نہ کاوے  
کند کیتی جس دنیا و لادہ ظاہر باطن کا مل  
ہو اوہ پیر اکسیر ہے پاویں ایسا شخص کھٹا میں  
اسکے پاؤں بیشک تینوں ہوسوں قرب الہی  
تا پیر کا دل ہی مثل درود شریفوں فصیح تھ آوے  
مصیبت حاجت وقت و سیلہ نبیاں نے اولیا و ال  
و عایش نال تو تسل استجاب حدیثوں آ یاں  
پہل بنی تحصیل کفاروں مخلوب جاں لوکی ہو کر  
و کا تو امین قبل یتیم یحییٰ علی الذین کفروا پہل پہل  
جو زبیاں رو او سیلہ قوتیاں روا تو سل ناہیں  
مولوی سلجیل کہیا رنج و لیاں موت ایسا فی

جو میں صحبت نال بنی سو میں نال پائے فیض عطا نہیں  
سومال عبادت تھیں کہ ساعت صحبت نیکو و مصالحت  
اوہ لوگ اوہ نالنگ بھیڑن اللہ تبارک و تعالیٰ سے  
اُس دی تالبداری تھیں کل مقصد حاصل پڑیا  
نال شیطان مجاہد باجوں مرشد بندانا نہیں  
اَقْرَأَبْتَ مِنَ اتَّخَذَ اللَّهُ هَوًىٰ بِهَا قُرْآنُوں پورا  
لاندریب کیا سار ہو کہ ایہہ ہے مرشد مفسد کا ہے

طلبات است بنرس از خطر گمراهی  
 صحبت طالع ترا طالع کن  
 و امین آل نفس کش محکم بگری

پس بہرہ سے لٹا دیا دوست

اور نفس جو انوں آپوں پوجے تینوں کہہ دلا دے  
فتانی الرسول ذکر وچہ ہر دم طے کر گیا مسائل  
تا تھ دیویں تھہ اسکا اوسدا بوچھڑیوں ناہیں  
جے پیہ نہ ایسا طے تا کثرت نال درود ایسا پی  
وچہ مراجع اس تفصیل ضروری دیکھن آے  
کہے ریا پرکت ولی فلان ایہہ جو کو کم سوہ وال  
وچہ حصن حصین بخاری ایہ لیا یا نقل گو ایہیاں  
تال سنگ بنی مے نصرت چاہنکے وچہ قرآن جو پک  
کول نصفت مے منکر ہے مہن بولے فیہ دیوارے  
کوئی ثبوت نہ منکر دے دیہہ جواب اوستا مہیں  
جویں بل تھیں لنگھ ملن دے انوں نقص تھیں مانی

اسلامیہ کتاب صراط المستقیم میں لکھا ہوا ہے اور عبادتیں اُنکی رسالہ بخند میں فقیر نے دج کر دی ہیں اور یہ چہ رسالے امت خلافت  
ملوئی معلول ہوئی نے لکھا ہے وہ آں جملہ شدن عبادات است و نقص حال ایشان قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ  
وابتغوا الیہ الذی وسیلۃ و مراد از وسیلہ یعنی ایست اقرب الی اللہ باشد و در منزلت کہ قال اللہ تعالیٰ اولئک الذین ینبغون







وچہ وہاں جابر تھیں جو شاہ رسل فرماوے  
 کہیا ابن جبرید اکھیا کدی ناروں باہر نہ آون  
 یعنی ایہ کفار الحق اودہ کدی نجات نہ پاون  
 صحاح صحیحین متواتر ہیں وچہ شفاعت پیاری  
 یوم کا یحییٰ للہ الیٰہی والذین امنوا معہ وچہ قرآن سادہ  
 یعنی جس دن کرن شفاعت نبیؐ ہووولی حقانی  
 شروع ہوون حکم چوران جو صغرانام سداون

جو کہ قوم فوج تھیں نکل طرف بہشت سداوی  
 تہا بر اکھیا اول تھیں پڑھت پڑھی الاون  
 مسلم وچہ ہورانی حاتم بن منذر نقل لیب اون  
 شفاعتی الہل اکبار نبیؐ کہیا منکر کھانا سے  
 نہ جسد نبیؐ ذوال ایمان رب رسوا فرماوے  
 نہ عذاب کر و اونہاں اوسوچ موضع ویکھ بچانی  
 احکام جو کبرے پہلے گذری روح معانی لیادون

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ  
 وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ  
 مَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

لہ روایت ہے عکرم سے کہا اسے تحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ جب مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہوگا تو عرش کے نیچے سے ایک  
 کتاب نکالے گا جس میں لکھا ہوگا کہ میری رحمت نے میرے غضب پر سبقت کی ہے اور میں ہی ارحم الراحمین ہوں۔ کہا عکرم نے پھر  
 کہا ایک گناہ نہ نہ تعالیٰ دوزخ کو دوزخ سے اہل جنت کی مانند یا کہا اہل جنت کی مثل لکھا ہو اس جگہ اسے اور اشارہ کیا اپنی  
 گون کی طرف یعنی انا ذکرنا ہو اللہ تعالیٰ کا پس ایک آدمی نے عکرم کو کہا یا ابا عبد اللہ تحقیق فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے میری دوزخ  
 ان میں جو امن القار و ماہم بخارجین منہا یعنی اراؤ مگر نیچے دوزخ سے نکلیں اور حالانکہ وہ نکلتے والے نہیں اس سے فرمایا ایل ہو  
 تجھے وہ لوگ تو وہ میں جو کہ اہل دوزخ ہیں یعنی وہ کافر ہیں اور روایت کی ابن جریر نے عکرم سے کہا عکرم نے تحقیق نافع بن ارقم نے ابن  
 عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ وہ دوزخ سے نکلتے لگے فرمایا و یحاک یعنی ہاکت ہے تجھے پڑھ جو اصل ہوا اس آیت کا یہ کفار کے لئے ہے  
 اور روایت کی بخاری نے ادب مفوض اور بیہقی نے شعب الایمان میں طلق بن حبیب سے کہا طلق نے کو میں سخت منکر تھا اور یہو شفاعت کے  
 جھٹلانے میں بہانہ کہ پس عبد اللہ بن مسعود فرماتا تھا کہ میں نے اپنی اس آیت کیا اراؤ کیا ہو اور اس کے ساتھ ذکر کرنے اللہ تبارک  
 و تعالیٰ کے یہو کی گویا ہے دوزخ میں سے دوزخ کے۔ فرمایا طلق کیا دیکھا ہے تو نے کوئی زیادہ پڑھنے والا کتاب اللہ کو اور بہت جاننے والا  
 حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد سے کہ تو پڑھتا ہے یعنی نکلیں بعض سے اہل دوزخ کے۔ ہمیں وہ تو مشرک ہیں لیکن یہ  
 وہ تو ہم سے جو پہونچے آپر گناہ پھر نکل گئے گناہوں کے پھر رکھو دلوں کا تھکانوں پر پس فرمایا میرے جھولنے اگر نہ لیا ہوتا ہے  
 رسول خدا صلعم سے کہ فرمایا حضورؐ نے نکلیں دوزخ سے بھیجے اسکے جو داخل ہو وہ آدمی پڑھتے ہیں جس طرح تم پڑھتے ہو۔ دوسرے جو طلق  
 علیہ الرحمۃ جلد ۲ صفحہ ۱۷۷ مارا کہ میں ہی السارق والسارقة۔ قتادہ ہی اور غیر اسکی تحریف و تقلید اسکی یہ پہونچ اس چیز کے جو  
 پڑا جاتا ہو یعنی تہیز و تہجہ حکم جو مرد اور جو عورت کو کیا یہ خبر اس صلوٰۃ میں دو آدمی ہوتے ہیں اور یہ اور یہ مذہب سبب یہ کہ جو اور  
 نزدیک ہر کے یہ ایک جگہ ہیں لیکن فاخر کی یہ صلوٰۃ داخل ہوتی ہے پہونچ خبر کے مسئلے شمول معنی ہذا کے احمدی صفحہ ۱۷۷ اس آیت میں مرد کا ذکر پہونچ  
 ہوا اور عورت کا بھیجہا کہ سورۃ فی الزانیۃ والزانی جواب یہ ہو کہ وہی الزانیہ و الزانی ہوتی ہے اسد تلکی خواہش اکثر عورتوں کرتی ہیں  
 اسی واسطے اس جگہ پہونچ مرد کا اور اس جگہ عورت کا لکھا اور سرترہ بعض میں پہونچ اس چیز کا نام ہے جو چورانی جاوے اور صرف مصدق ہی نہیں پڑا نام

میں نے اس آیت میں جو پہونچ اس چیز کا نام ہے جو چورانی جاوے اور صرف مصدق ہی نہیں پڑا نام







ایہ بن مسعودوں کرن روایت صحیح حدیث پیارے  
وچا ابو داؤد جو ابن عباس رسول شاہ رسل فرمے  
علی بن ابی طالب جو شیخ جعفر باقر سارے  
نہ ڈھل جتی جس قیمت اسچ تہہ چور کیوے  
پھر خازن تو مع الحانی کردے ذکر سوہاندے  
ادہ خارجیا نڈاؤل کہو کے بھاپیں کچھ چورایا  
اتے مذہب چوہاں ثابت ہو یا مال و تران حدیثا  
نیز حیات کفول حفاظت غیراں مال چورایاں  
جے عاقل بالغ چوک پتے تے جنجون نکالے  
بھی چھپکے مال چور او غاصب جو چھوٹاں ہیں  
جو مال لیں او نہاں کچ جو دو اموالاں سنگھائی  
جے کنو نصاب ہو و گھٹ چوری مالک مال و داؤ  
جاں دو عادل مال گواہاں چورئی بت ساری  
جاں چوری کری و بارہ پھر و کہیا پیر کیا ون  
نے شافعی کہیا تہہ کٹاؤن کرو جے بیچی واراں  
جاں کئی وار کرے کوئی چوری تہہ بکوار کیوے

و مال اتھ کیوں کاٹا جاتا ہے ترکیب غاصبہ جو غاصب اس کا مال لے لیں و اصل ہو لے نہیں ہوتا و غاصبہ انتقام

ثوری اتے امام اعظم ابیہن اس طرف سوہاے  
پہلے تہہ کہیا جس چوریوں دس مدہم ادہ آہو  
محمد زفر اتے ابو یوسف ہولف خلف ابیہاے  
ابو یوسف بن شیبہ بن عمر وں کرے روایت دیوے  
ظاہری ہو و خولج تاکچہ قید نصاب لگاندے  
جاری حد ہو و اوس اتے حکم جو مطلق پایا  
ہن ہک شکر ہونے حدیثوں و ڈے مکر ضعیفاں  
دس مدہمانی قیمت راہوں لگسی حد احتیایاں  
بھی مال ہوے کسے ملک صلح اموالوں حکم نہ حالی  
بھی غیر مال شریک تو ذور حم زوجین بچاشیں  
بھی او نہاں حد نہ آوی مشلے شد اچل کن لائی  
تے حد شریعت ساقط او متعین چہ تفسیراں پاؤ  
ناگٹوں تچا تہہ کیوے حکم جو یوں جبارے  
جاں تیرگی وار کرتاں خفی اوسنوں قید کھاؤن  
تے مالک مال دیوے جے ضائع چیز کرے اظہاراں  
جو کل خطا و بدلہ قطع و ترا چکا پا دیوے

لحد یعنی حضرت صلہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وصال سے کم قیمت والی چیزیں جو رکھاؤ تھہ نہ کاٹا جائے اور ڈھل کی قیمت دس  
مدہم تھی پس یہ حدیثیں فقہروں کی دلیل ہیں جو ابن عباس اور ابن عمر نے ڈھل کی قیمت کے بیان کر نہیں اختلاف کیا ہو  
عبد اللہ بن عمر سے یعنی عبد اللہ بن عمر نے تین مدہم قیمت فرمائی اور انہوں نے دس مدہم پس ڈھل کی قیمت میں شبہ واقع ہوا۔  
پھر جنہوں نے زیادہ قیمت فرمائی اسی کو احتیاط کے طور پر پکڑنا لازم ہے اس واسطے کہ قیمت دس مدہم کی بیچ میں بھی شامل ہو گئی نہ دس  
بیچ میں دس مدہم بیچ نصاب شبہ نہ رہا اور یہ قاعدہ اصول کا اتفاق کے ساتھ مسلم ہے جو بیچ مدوں کے مقرر ہیں جن  
شرائط کے ساتھ اگر کسی میں کچھ شبہ واقع ہو تو حد ساقط ہو جاتی ہے اسی واسطے جب سات درہموں میں شبہ رہا تو تین مدہم کی  
چوری میں حد نہ جاری ہوگی اور اس حد حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ کے حسن کے درجہ کسی طرح بھی کم نہیں ہیں اور اسکی اسناد میں شیخ  
ابن تیمیہ عبید اللہ علی شیخ بخاری اور مسلم میں سے ہیں اور اسکی کافقہ ہوتا ترزی نے بخاری کی طرف سے بیان کیا ہو اور علی دہی نے  
اسی کو ابن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور ام ایمن سے نقل کیا ہے ساتھ کھرے اسناد کے ۱۲ اموال ہیں و پس ہر طرح دس مدہم سے  
کم والی روایات میں ہر مدہم باقی رہ گیا اسی واسطے کہ چیز قلیل پر حاوی ہوتی ہے نہ قلیل کہیں ہو و حد والی غنی مدہم سے یعنی مال  
بیچ حفاظت کے حقیقتاً جبے کوئی اسپر اسباب بیضا حفاظت کے واسطے یا اس مال کی کھٹا حفاظت ہو جسکا کہ مندرجہ بالا مکان و غیرہ  
کے ہوس حفاظت و غنہ و غیر حیانت کا ہر ہول نہ چور و حیانت کریں اس مال کو و غنہ اس واسطے کہ کسی اور کو حد

سوال کیا ہے کہ مال کی حفاظت کے واسطے مال کی کھٹا حفاظت ہو جسکا کہ مندرجہ بالا مکان و غیرہ کے ہوس حفاظت و غنہ و غیر حیانت کا ہر ہول نہ چور و حیانت کریں اس مال کو و غنہ اس واسطے کہ کسی اور کو حد



چوری چورکے جس ویلے مومن اود نہ آیا  
خازن وچہ بخاری مسلم تھیں ایہ خبر ایسا ثنی  
چوری بعد یا حدوں پچھے ٹریا چکے راہیں  
عائشہ تھیں نہ سار قہ چیر ہی چوریوں تہ بہ لیا ثنی  
میں جتناں سیایاں پوریاں کردی تھیں سخن زبانی  
یہ طعن کرن تہ تائیں کہیا اہل اصلاح گرامی  
قبل قطع یا بعد قطع ایہہ مطلق حکم کمالے

ولا یتربى الشارقین ینیرق ایہی چہ بخاری ثنی  
مچہ ہک ایت چور پتر ہے حضرت لعنت پانی  
مراد ظلم تھیں چہ ری اصلاح چھو دیوں انتائیں  
تار گناہ کس معاف کردی جویں مسلم دیوچہ بھائی  
اس عقد کتنا پھر آوندی آہی میں دل اود زمانہ  
تے تو نال گناہ کبیرے ہوں معاف تہ نامی  
تہ اہل اصلاح نول مفسد ظالم کہیں گناہ ہر حالے

## اشارات فی الآیات

کنول اخلاق ذمیمہ متک و وصف نفس مردانے  
و جہاد و فی سبیل اللہ خود صفات تراہو  
یا تاسل فلاح مراد وصل مطلوب نراسوں  
ہو رشل اوسد تہی چن عذاب ہجر تھیں مکن تہیں  
شہواتوں جو اپنے نفس خدا تہ نہاں حرمت لائی  
خیر زہد یا صنت چھڑیوں قدر موافق راہوں  
جو چیر چوران حرام آہی اس چوری لٹی شہانی  
رب تھیک غفور رحیم اس تے پھر چاہی فضل کیا یا  
جس چاہی بعد عذابوں ماری ہو یا جو عید ہوا و  
جو قدرت رب نول ہر او پر اس کچہ او کھہ نہ راہوں  
تے قدم و جوئے کارن سنن قوائے نفس جانی  
قانون شریعت طبع ہوا و ال گردی ہل نہ راہے

ای مومنو ہر سب تھیں اندر پاک کرن نفسانے  
وسبلہ اندر حسن اخلاقوں نزدیک رب چاہو  
تے فانی ہو و ذات خدایہ دلبرے اوصافوں  
کافر ذریہ دین جے سفلی جہیت سبھی اشتیائیں  
جو زن مردوں کو نفس اول ہو و چیز چورائی  
تا کہ تھہ نفسانے مٹلو شہوت حرص ہوا و  
ایہ بدلہ جو نفس تارے کیتی نفس خسرا بی  
جو شہوت چوریوں نال مجاہدے وچہ اصلاح و آیا  
کیا و تھا نہیں تہ علوی سفلی حیثاں ملک خدا و  
جنسوں چاہے قرب دیوی خود چھو نفس اصلاحوں  
سنے کارن جھٹھوسا وں نفسانی شیطانی  
اود قوائے نفسانی جھیرے تابع نہیں تہا تے

لہذا یعنی تہ ہی زلفظ اصلاح کا نائب کو حق میں فرمایا اگر طعن کرنا اوسکو جائز ہوتا تو لفظ اصلاح کا یعنی اوسکے نیک ہونے کا اوسکے حق میں استعمال ہوتا۔ فقیر علی الصمد صفحہ ۱۲ لکھ یعنی یہ ارشاد مطلق ہے جو کسی قید کے یعنی ہاتھ کاٹنے سے اول تو یہ ہو یا بعد پس قیاس چاہتا ہے جو کفار کی حدود و گناہ نہ ہونے سے بعد ہاتھ کاٹنے کے تو یہ کی کیا ضرورت تھی اور حدیث مذکور میں بھی تو یہ بعد قطع کے ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے و خلاصہ التعابیر ص ۱۲ لکھ ہوا و خدا کے دشمنوں کے اوسکے راستہ میں ۱۲ لکھ یہ مذہب اس قبول کیا جاوے کہ یہ اسباب زیادہ کر دیوے ہیں مجاہدہ دہی کے اور نہیں خلاصی پاتے جو کہ جو طرف جہتت علوی کی ہوں ۱۲ لکھ یعنی یہ عذاب ہو اوسد تعالیٰ کی طرف سے نفس



أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ  
وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

کیا نہ جانتے تھے کہ اہل اس واسطے اس کے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی عذاب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے  
اور بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اس واسطے ہر چیز کے قادر ہے۔

جو زمین آسمان پر ملک اور اس مختاری ساری  
جسٹوں چاہو فضل و بخشش قدرت ہو رہائش

توبہ و قبول کرن ایہ بات نہ رہتے بھاری  
نافرمان تھیں جس چاہو عذاب استائیں

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزَنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ

قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا سَمَّعُونَ

لِلْكَذِبِ سَمَّعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُواكَ بِتُحْرِفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ

مَوَاضِعِهِ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِينَاهُ هَذَا فَخَذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتُوهُ

فَأَحْذَرُوا مِنْ بَرِّ اللَّهِ فَتَنَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا

اسلام یہ خطاب ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے اور ہر ایک کی اس کی جس میں صلاحیت کا مادہ ہو خطا کے واسطے اور ربط  
اسکے پہلی آیت کے ساتھ ہی یعنی مراد اس کو گواہی دینی ہے ساتھ اس کے قدرت باری تعالیٰ پر جس کو طاعت کرتا ہو اور ہر ایک کے  
کہ عذاب کرے جس کو چاہو اور مغفرت کرے جس کو چاہو اور ہر ایک کے تقدیم ہندگی اور ملک السموات ہندگی اور ہر ایک کے  
کی اور یہ جملہ عباد اس چیز کے جو کہ اس کے گہرے میں ہے قائم مقام دو مفعولوں کے ہے واسطے اس فعل کے نزدیک ہر ایک کے  
روح المعانی و تفسیر عذاب من یشاء و یغفر لمن یشاء ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے  
میں رحمت کا ذکر پہلے ہے غضب سے اس آیت کے اس کے برعکس ہے جواب یہ ہو پہلے ذکر چوری کا اور ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے  
حکم آیا ہو جو عمل غضب کا تھا جو اس کی توبہ کے قبول ہونے کے بعد بیان ہوا۔ جو عمل رحمت کا ہو پس ساتھ اسی ترتیب کے جو پہلے  
ذکر عذاب کا ہوا اول عمل غضب کا ہو اور دوم عمل مغفرت کا جو عمل رحمت کا ہو اور جملہ واللہ علی کل شیء قدير من تقریر مضمون قبل  
کی ۱۲ روح المعانی سلمہ یسارعون مضارع ہے باب مضارع سے یعنی ایک سے دوسری پر جلدی کرنی کہ منافق اور یہودی نے کفر کے  
ایسی کوشش کرنے والے ہیں جو انکا ہر ایک دوسرے پر برتری چاہتا ہے اور بیع من الذین کے من بیانہ ہے یعنی معولک  
جو منافقین میں سے ہیں اور من الذین ہادوا اور مسرطون ہو۔ پس سنئے یہ ہونے جو منافق اور یہودی نے جلدی میں  
اسلام تو من جو عمل جو نامل قالوا سے ہی لکن ذب کے لام ساتھ معنی اجل کے ہے یعنی اس لئے خبریں سنئے ہیں جو جوہر  
واقف بیان کرنا غلط بات شہود کریں جو حقیقت میں اسطرح نہ سنی ہو اصل یا تو لعلیج عمل جو کہ صفت ہو قوم آخرین کی اور  
یہ فون الایہ اگر ہر ہادوا کی صفت ہو یا قوم آخر کی اگر غائب ہو جو جوہر کی صفت ہو یہودی کی اور ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے



اور رسول تمہیں کریں تجکو وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہیں بیچ کفر کے اُن لوگوں میں سو کہتے ہیں ایمان لاؤ ہم سنا تھے  
مومنوں اپنی کے اور نہ ایمان لاؤ دل دے کے اور اُن لوگوں میں سے کہ یہودی ہوئے سنئے والے ہیں طوطی جھوٹ  
کے سنئے والے تھے واسطے قوم دوسری کے کہ نہ آئی تیرے پاس ہلدا تے ہیں باؤ کو چھپے جگہ انکی کے کہتی ہیں  
اگر وہیے جاؤ تم یہ پسے لو اور سکو اور اگر نہ دیتے جاؤ تم وہ پسے جو اور جو شخص کہ ارادہ کرے اور تعالیٰ گمراہ کرنا  
اور سکا پس ہرگز نہ مالک کا تو واسطے اس کے اللہ کی طرف ہو گئے

جو مومنوں کہیں ہیں میں تے نہ دلوں تداہرے  
جو سدا کارن جھوٹے تو کارن قوم غیر مواراں  
پھیرن اور کلمات خدا جو رکھی ہر خود جانیں  
تے جو ناہ حکم لگے تساں موافق تا یہ میر کھاؤ  
پس توں مالک اس حق رب تھیں چن کر وانا ہی  
جو مومنوں میں ملوئ میں سی کم اہل نفاقاں  
یا کو رہو لاون کارن تیریاں گھلاں سنن پھانگو  
اور نہاں بیوں پیش جوئے نہ اے رسول سو ہائے  
تے جگہ تو تحمیل عوض تیں لکھ دیندے اس جانی  
تامنو کہیا جو جہم سے تاساںوں مولن بھانے  
توں اور سی گمراہی تھیں کچھ سکھ اور نصیبا  
یہود وغیرہاں تھیں ایک عورت مردناہ کیا یا  
اور عالم جہم نہ چاہن سب جو حکم تورنت کمانے  
جو کوڑے ہوں کتاب سید روح کرن قبول اور پایا  
یہود و عیسائی والیاں پچھیا حد محصن دی کیا تو  
تا حکم جہم دا وحی لیا یا او سے وقت اتساہاں  
جو چالی کوڑی حکم اور تورنت اسان نے پاتو  
بن صوبہ او نہاں عالم بھار اگر منصف من جاون

نہ اور نہاںوں غم کھا پیار یا جو دوڑن وچہ کفرے  
بھئی ناہ غم کھا جھوٹا توں قوم یہود و مشراراں  
جو تیرے توڑی قوم اچے اور حاضر ہوئی ناہیں  
کہن جے دتے جاؤ موافق حکم تا اوس منساؤ  
تے جس دے حق چاہو رب فتنہ یعنی راہ گمراہی  
دوڑن وچہ کفرے کرن پیار کفار نا پاکاں  
تے لوگ یہودی جھوٹیاں گھلاں سب گن لگا کے  
جو تھے گھلاں حضرت تھیں جا باہر اٹھ ہولائے  
تے سکتے بدے بدن جیوں اور نہاں تے جہم چھپانی  
کہن یہود وغیرہ جے تساں حکم جلد و الاوے  
جس کارن گمراہی رب چاہے کرے جیہٹا  
ایساں نزل معاملہ خازن دیوچہ ایہ فرمایا  
اور دلوں قوم شریف آہو و واپے ہوئے آہونا لے  
کنہدے مشرب وچہ جو نام عجل رب او پایا  
پھر کئی یہود اور نہاں سنگ لیکو طرف دینے آئے  
فرمایا جے منوں ساں کہن قبول اساناں  
کہیا شاہ رسل سنگا کرو اور سن انکار لیا تے  
جہاں شیل نبی نول کہیا ایہ گل کوڑ الاون

یعنی یہود کے باتیں سنگا کے خلاف ظاہر کرتے تھے ۱۲ روئی ۱۳ اور وہ چوڑے تھے وہ غیر کہ یہود تھے ۱۴ سب سے کہے  
کہ جن کلمات کہ خدا تعالیٰ نے انکی حکم پر کھا ہے پس انکو پھیل دیا تے ہیں انکی بجائوں ۱۵ سب جلد یعنی کوڑے مارنا اور تحمیل  
منہ کالا کر کے گھرے پر چڑانا اور شہر کے گرد پھرنانا بدے عید سنگا کر کے اور امیروں کے خط کے واسطے کرتے تھے ۱۶ روئی



کہیا بن صویا ناو شخص کو چہ عالم و دوا تساوا  
 مے اند علیہ وسلم نے کہا ۱۲  
 نزدیکی زمین تے اوس جیسا کوئی عالم علم تو راقول  
 ایہ گل من بیو و سدا بن صویا دے تائیں  
 فرمایا تھ قسم اوس جس تورت موسیٰ تے گھلی  
 تے من سلوی گھائے گھلے کیتیاں ہو طائیں  
 کہیا صورتیے بیڑی ایویں ہی شخص قسم و ہا بول  
 تائینوں تے تورت جلاوی دریاں سج الایا  
 کہیا جگر شاہد چار زناہ دی دیون صاگو اہی  
 کہیا بن صورتیے ہی ایویں چہ تورات ایہ حکم کمالا  
 کہیا شریف زانی نوں ال میں چہ دے حد لاکھ  
 تاہیت زناہ اشراقندی و چہ شروع ہو یا اکباری  
 و ت ہوس کنوں عوم کیتا کوشاہ تے پھر یا آ  
 جے شاہ دے چاچی شے تائیں اول رجم کھیوے  
 پھر کہیا اسال علماواں اوسب ہک تا ٹھیرا شے  
 تا جلدائے تخیم رکھے اسال بدلے حد جہ دے  
 تخیم دوہاں امنہ کالا کر چاٹرن دوہاں حماراں  
 جاں صوکرے پت سچ کہیا تس طعن بیو دی کردی  
 اسال تیری تعریف کیتی توں پردہ پاڑیا سارا  
 پھر حکم حضوروں در مسجد پرووین رجم کرائے  
 و چ بعض روایت اسپر حضرت چاگوہ بولائے  
 تے و چہ بخاری مسلم ابن عمر تھیں نقل لیتے  
 برائے عاذب تھیں و چہ مسلم ہور روایت آئی  
 اماں اس امت دیباں پر لاندہب طعن جو کرے  
 بھلا مثل بیو دال تختہ دنیاں جلال کد پٹیاں  
 انہاں حکم شریعت بدلن کارن ہو غذاب نواراں

۱۲ جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا ہے جو کہ اسے دیکھ کر اسے قتل کر دے گا۔

جوان الوآن اکھیوں کا تا کہن اوہ جگر اسوا  
 جی کہیا تس سدو جو اوہ کہو منوں تس باول  
 بنی کہیا توں بن صویا کہو ایویں کہن سائیں  
 تے مدیا پاڑ کچا یا فرعونوں تساں قتی ہور تسلی  
 کیا حد زانی محسنی و چہ تساں رجم ایہی یانا پیر  
 میں ڈیا کوڑ کہاں جگر بدلاواں حکم کیتیا بول  
 بھلا دس کتاب تساوید یوح حکم کوں ہے آبا  
 جوں سر جو سر میدانی دیو چہ دیکھیں اکھیں بھائی  
 پھر حضرت پچھیا کدواہی تسال کدھیا نصت بھالا  
 غریب کنگال زناہ جگر دوا و سپر حد جماندے  
 تاشاہ ساڈی دی چاچے دی پت کیتا ہیا کناری  
 شاہ چا ہیا رجم کرا دی قوم زانی وی سخن ددھرایا  
 تا قوم ساڈی دے زانی او تے لاون حد سہیو  
 بن سنگسار شریف کنگالال ہکا حد منائے  
 اوہ چالی واراں رسا کنگدک مارن جلدالم دے  
 و م کدھیا نول منہ کر چیرن گرد شہر بدکاراں  
 توں سچ منیا جھب برنہ لانی طعنے ہننے کرے  
 اوس کہیا ویم قساں تھیں ت میں کچ پوری کھارا  
 تے کہیا خدا یا حکم تیرے میں سامنے ہن جو آئے  
 جنہاں اکھیا سر میدانی و چہ سر جو اسال سائے  
 جاں اس قصہ چہ حکم رجم و اکتا بنی سوہائے  
 بھی وچ صحیح بخاری قصہ ثابت ہو یا بھائی  
 تے نسبت کرن بیو دے او نہاں فہر منوں ڈرے  
 بلکہ او نہاں کوشش کرے کیتیاں ہن اندر شایاں  
 ہن عالم دنیا ایس نے کر دے ایہہ کدواں



حکم اس کے چھوڑ دے وہ قانون شریعت والے  
پھر کر خیال میں دنیاوی و دینی پیارے

مولوی دوم ہم خدا خواہی دہم دینے معن  
حقیقی کہن نہ کافر محسن جلد نہ اسپر آوے

ہویں رحم جلد ہو قطع تے پکرن واسیہ ہو چالے  
تے بخشش سز قیامت و لکھ اسل اظہارے

اس خیالست و محالست و جنون  
پر کوڑے اسنوں سی جاوے قتل غلامان تھوے

اُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّهِ اَنْ يَّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ لَعَنَ فِي الدِّنَا خِزْيٌ

وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

یہ لوگ وہ ہیں کہ نہ ارادہ کیا اللہ نے یہ کہ پاک کرے دلوں ان کے کو واسطے اون کے بیچ دنیا کے  
رسوائی اور واسطے ان کے بیچ آخرت کے عذاب ہی بڑا۔

ایہ لوگ چاہیں اچھے تنہا پاک قلوب بنائے  
اونہاں نیاد چہ نہ رسوائی ڈور تلوار اسلاموں

جو کفر سچا ست ہو دیا صیول تو بہ راہ نہ لائے  
ہو خیر بہر ان کے روز قیامت عذاب اول

سَمِعُوْنَ لَكِن لَّا يَكُوْنُ لِّلْحَيٰثَةِ فَاِنْ جَاوَزَ فَاَحْكَمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ

عَنْهُمْ وَاِنْ تَعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرَّكَ شَيْئًا وَاِنْ حَكَمْتَ فَاَحْكَمْ

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

سننے والے میں جھوٹ کو بہت کھانی والے ہیں حرام کو پس اگر آویں تیر پیاس پس حکم کرو میان ان کے یا نہ پھر  
ان کے اور اگر نہ پھرے تو ان کے پس سر کرنے زبان پہنچا دینے جھگڑا اور اگر حکم کرے تو پس حکم کرو میان  
ان کے ساتھ انصاف کے تحقیق اور دوست رکھنا ہے انصاف کرنے والوں کو

جو کھلاں کو پیاں سنن ہو دی کھاوے مال حراماں  
جو سنن پھیراں وہاں قضیں تہہ کچہ بگاڑن ناہیں

جے آون تین ول حکم اونہاں کر لیا نہ پھر خراماں  
تو جو حکم کرتا اونہاں حکم انصاف ول لائیں

ملہ اگر کوئی کہے کہ حد فایم کرنی موجود ہے۔ جواب محسن ہونا فقط نکاح والے ہی کو نہیں کہتے۔ بلکہ  
پاکدامن ہونا بھی شرط ہو پس حقیقت ہے ساتھ اس نظر کے جو کافر کی پاکدامنی مشابہ ہو اور شبہ ہوں تو حد قائم نہیں ہوتی اس واسطے  
کافر کو محسن نہیں قرار دیا اور اس میں ایک قسم کی توہین ہے کافروں کے لئے کہ ان کو غلاموں کے ساتھ ملا دیا اور شبہ نہ کوڑ کا تعلق اس  
مشکل کے ساتھ نہیں ہے اس واسطے کہ خیر کے یہود و اصل ذمی تھے اور یہ حکم ان پر جاری تھی اسی سبب انہوں نے خود اپنے اوپر  
حکم لگا دیا واسطے نہ انہوں نے یعنی ان مجرموں پر بھی مجبیت ہی حکم جاری کیا جاوے تو یہ نہ تھا جو پہلے انہوں کے ساتھ حکم قرآن کے محسن  
بنائے یہ حکم جاری کر رہی یہ دونوں الگ ہو گئے اور یہ رحم تو ان کے حکم کے ساتھ نہ تھا جو وہ منسوخ ہو چکی تھی بلکہ قرآن مجید



تے بیشک اللہ و سرت رکھد ال انصافاں میں  
جسے جرنی کفار تسال تھیں فیصلہ چاہیں ایسے  
لے لے نیا تو یہود و کریندے بھی حکماں بدلانے  
ہرک جسم زانی محسن ہر فرق کر نوچہ اونے اعلیٰ  
غرض یہود جو حکم کرے تسال سن معمول ساہاں  
ظن یہود ایہ ان پر پھناہ کسے خبر کیتی استائیں  
تا حضرت تورات منگا اوہناں قائل کرن ایٹھائیں  
تے دل حضرت پر تو دوجھکریاں کنوں یہوداں  
جو دساں اوہناں اصل موافق تا رہیہ غلطی آئے  
تا اوہناں آیتاں وچہ نبی نوں رب کیتا تختاروں  
جو حکم کریں تا کر انصافوں رب جویں فرمایا

سخت دے معنی رشوت ہی جو کسب بہو بلائیں  
تا ہو مختار حکم دیہو یا کر دسکوت صریحے  
تا پاس نبی کچھ جھگڑے اوہناں گھلے فیصلہ چاہندے  
جے سا دیوانگ کہنے منوں نہیں تے ناہ مقابلہ  
تا دے قیامت رب اکو ایہ حجت کراں ندائیں  
پر خبر دیوے رب حضرت نوں وچہ تورات بنائیں  
خوار ہوں اتے من آپوں موضع دے وچہ پائیں  
جو دساں اپنی دین موافق نہیں تھیاں دوداں  
جو کچھ دساں تال سچ ہوں کرن گلہ بھائے  
جو روگردان اوہناں تھیں سو خوف نہیں کراوں  
تا میں حضرت حکم لگا اوہناں قائل کر مروایا

وَكَيْفَ يُحْكُمْونَاكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَةُ فِيهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ

مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَا اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

اور کیونکر حکم کریں تجھ کو اور پاس اوکے تورات ہی پنج اوکے حکم ہے اللہ کا پھر پھر جاتے ہیں پیچھے اسکے  
اور نہیں یہ لوگ ایمان لایاں والے

تو حکم کوں بناون خود تورت ہی پاس اوہناں  
جس وچہ حکم رجہد اپھراوس کچھ ہن پھر جانے

لے مگر جب دو مسلمان یا ایک مسلمان اور ایک کافر یا ذمی یا ایک ذمی اور ایک مشرک یا اور جب خصوصیت کرنا تو پھر انام پر  
فیصلہ کرنا واجب ہے اس واسطے جو انکی حفاظت اور کاروبار کا ذمہ داری سے نشان اگرچہ اس سرکاری سے الگ ہے مگر دوسرا یعنی  
ذمی یا مسلمان حق دار ہے پھر اگر فیصلہ کیا جاوے تو ساتھ انصاف کے ہر اور انصاف ساتھ قرآن مجید اور حدیث شریف کے ہے پس  
مسلمان کو کسی ذمی یا جرنی کا پنج یا حکم یا جو بھی خلا حکم کرنا جائز نہیں بل وہ حکم کہ جنکا پنے عہد کر لیا ہے جیسا کہ انکے محلے جو باہم  
انکے دین کے موافق ہوں یا شراب اور خمر پر کی قیمت وغیرہ اس واسطے پنج انکے وہ لوگ اپنے طور اور طریقے پر امن اور حفاظت میں  
رہ سکتے ہیں خلاصہ التفسیر اور کہا مفسرین نے کہ یہ آیت منسوخ ہے اور کہا بعض نے منسوخ نہیں ہے پس ہر جگہ جو مادہ میں کوئی  
آیت منسوخ نہیں ہے اور مقلد قول ضعیف میں نے قول فسخ کا اور خاص ہونا اس آیت کا ساتھ آیت رجہم کے اس واسطے ہے جو  
محل اور نکاح و دیر خاص ہونا خلاف اصل ہے اور کوئی وجہ تفسیر کی پائی نہیں جاتی اور یہ سورہ آخری ہے اسکا کوئی حکم منسوخ نہیں  
اور نسخ کی کوئی ضرورت بھی ہے ۱۲ خلاصہ التفسیر ۱۲ اور جو آیت چھپیں سرور مذکور ہے ۱۲ سئلہ یعنی ایک حکم غی مسلم کا موافق  
ہر عمل کے زیادہ کچھ بھی باگاہہ ذمی میں ہاں سند ہے ۱۲ منسوخ ۱۲ اور موافق تورت کے حکم فراموش ۱۲ موضع ۱۲ استدلال کے  
تعالیٰ نے یہ کچھ کچھ فرمایا ہے کہ یہ پاس کتاب تورت موجود ہے باوجود اسکے آپ کس طرح حکم پوچھ سکتے ہیں حالانکہ اسکو ۱۲

م غیر نسخ کی بنا ہے چھ نہیں مانے مراد یہ نہیں کہ تورت کے حکم واجب اصل میں ہے چھ اس پر انفسر کی وجہ سے اس کتاب میں آیت مذکورہ مذکورہ ہے ۱۲ خلاصہ



جان موافق نورات او نہانوں میں حکم الہی  
ابنہاں تیا نوج پرائی ظلم تے صفت عدلی الہی  
جو پکلیا اس حراموں سنوں اولے دفع نارال  
بن ایہ مرض اندر علما وال پھیلی اینت زمانے  
جو رشوت دیکو لیوے تریجا لوے جوچ او نہاں سے

تا نہیں تو نیت منانے پاندھ حکم نہ منک و اہی  
بھی چھ حرام اتو رشوت کھا دن جو جو دم ہرائی  
وچہ روح البیان حدیث بنی تھیں مٹی ہا اظلال  
حق چھپا دن رشوت کھا دن بعض ملال مٹر جانے  
بھنان تے رب لعنت پا و حضرت خود فرمائے

اے بسا مرغے برندہ دانہ جو  
اے بسا ماہی داب و در دست  
اے بسا مستور و پرودہ بدہ  
اے بسا قاضی بظاہر نیک خو  
ملکہ و ہاروت و ماروت آل شراب  
چوں غرض آمد نہر پوشیدہ شد

گم ہیدہ خلق او ہم خلق او  
گشتہ از حرص و گلو افخوتشت  
شوئے فج و گلو رسوا شدہ  
از گلو در رشوت آورده رو  
از عروج چرخ شاں شد سید باب  
صد حجاب از دل بسوئے دید شد

جئے حاجت وقت قاضی دل بہر شخص کوئی لیجئے  
جس رشوت کھا دی حق لوں اوہ کافر ہوٹیا نکارا  
جو اگلیاں تیاں چھ فیضوت رسوائی مردوداں

جو ہیدہ اوس قبولے قاضی اوہ رشوت بجاوے  
جو حاجت ہو کہ مسئلہ پوچھیں شو اوس لین پارا  
پھر غمیت ترغیبوں دلاوے ایہہ او نہاں ہو و اں

إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَهْدِيكُمْ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ سَلَّمُوا

لِلدِّينِ هَادٍ وَادِلٌ رَبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتَحْفَظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ

وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِي وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي

بِمَا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلْهُمَا آتِزِلَ اللَّهُ فَاولئك هم الكفرون

لہ ابی مردوہم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ امیروں کے  
پر لیے حرام ہیں اور روایت ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ دروازے سخت یعنی حرام کے آگے ہیں اور سر  
انکھار رشوت کھانی واسطے جا کہ کے اگر نہ پکا اور من مین کا اور شراب اور کتے کا اور نکھو نکھا اور جرت گاؤں کی آخر حدیث  
تک ۱۲ اور مشورہ ۱۲ ہے جو شخص دوستی اور محبت کی جہت سے تحفہ دیکو نہ واسطے مسئلہ پوچھنے کے تو وہ رشوت نہیں ہوتی۔ جو کہ  
فراخی کرتے تھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفوں کے قبول کرنے میں درمیان ایسے اور ہدیہ دینا انکی عادت میں داخل  
تھا اگر کسی سے التماس نہیں کرتے تھے بخود ستانہ ہدیہ کے اور خوف کرے ہدیہ کے رو کرنے میں جو محبت کی جہت سے ہو  
پس اس میں رشوت کے معنی نہیں پائے جاتے ۱۲ روح البیان



تحقیق اقرار ہی ہو تو ریت بیچ اوسکے ہدایت ہو اور روشنی ہے حکم کرتے تھے ساتھ اوسکے پیغمبر جو مطیع تھے خدا کو واسطے لوگوں کے کہ یہودی ہوئے اور حکم کرتے تھے خدا کے لوگ اور عالم ساتھ اس چیز کے کہ یاد رکھو گئے تھے کتاب اللہ کی سوا اور تھے اوپر اوسکے گواہ پس منٹ ڈرو ان لوگوں کو اور درو مجھ سے اور منٹ مول لوہے نشانوں میری کے مول تھوڑا اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ وچیر کے کہ اقرار اللہ نے پس یہ لوگ وہ ہیں کافر

حکم کرن اُس نال بنی جو تابع رب نہایت نال اوس چیز جو یاد کرانی گئی کتاب حقانی پر ہیں تھیں نے تھوڑے نال بات خرید نہ کر ہو پس یہ لوگ کافر تھے کنوں کتاب سوڈے عیسیٰ نے محمد و نویں صاحب شیخ سوڈے حکم انہاں سنگ چہ یہوداں کرے بتی کمالے تے وچہ زبور اسرار نصحت آہو و عطا ہو رٹھاے نگہبانی توریت نہ اودہاں آہ حکم سچا پی نہ ورو لوکا تھیں تھیں رہو کنوں اخفا افادے چونو شنودی چاہن لوکا پناس خازن فرماون تے فرض نہ جاتونے احکام تہا نوچہ کفرے مائے جو بدین ربیک حکم کبیرہ کفر نہ ہووے بجا یاں کہ لکھن خاص یہوداں حق جو بن الو و و کپیائی اودہ کا وٹھیک پو وچہ خازن کل مذکور لیاوے ایہ علم ابن عباس کہن ایتھ ٹھیک زجاج سنایا وچہ یہوداں اس امت دی وچہ جو رتوت کھاون ایہ کفر فسق تے ظلم سدی ہو ایسے طرفے بھائی پھر جان چہان اوسنوں ذکر کے حکم و خود جالوں

اساں ٹھیک توریت اوارسی جس میں نور ہدایت جہت یہوداں حکم کرن بھی عالم تے ربانی تے شاہد اس پر ہے پس تیس لوکا تھیں ڈر ہو تے جیہڑا حکم نہ کرے اس نال جو اسد حکم تارے موسیٰ بعد جو بنی ہوئے سن حکم توریت لگانے پڑی عقائد سچے نور احکام توریت نرالے اویں حکم دا وونوں آہ حکم توریت لگانے خلیفے بنیانے فقہا ہو عالم جان ربانی جو صنایع نہ ہووے تے حکم توریت نہ اودہ وٹا وون وچہ حکم جہم نے ظاہر کرنے صفت رسول اسلٹے نہ مقبولوں آیتاں یحییٰ رشوت مسلیاں کھاون جاں احکام توریتوں منکر ہوئے یہود نکالے کہن مفسر کفالاں حق ایہ تن آیتاں آیاں ابن عباس صفاک قتادہ دا ایہ قول ایہائی جو حکم نہ کرے کتابوں انکار اُس نال کماے جے کرے اقرار نے حکم نہ دی اودہ ظالم فاسق آیا بن مسعود لٹو متخی حسن ایہ آیتاں عام الامون تے حکم خداے بدین دین بن احکام الہی یا حق اوس شخص جانو ٹھیک نص حکم رحمانوں

دوسری دین تو حکم نام الظنون شیر عافون نہ حکم نام الفسقون

لہ وہ بنی مراد میں جو موسیٰ کے بعد ہوئے ۱۲ یعنی انبیا و فقہا اور علما کے ساتھ توریت کی حفاظت کی گئی ۱۲ مواہب ص

لہ حکم نام انزال اللہ فاولیٰ ہم انکار انون  
۱۲ یعنی انبیا و فقہا اور علما کے ساتھ توریت کی حفاظت کی گئی ۱۲ مواہب ص



تے جسے یہ پوشیدہ حکم یا کرے تاویل خطاؤں اور وہ چھ ایسے عیب نہ داخل خازن دیکھ صفاؤں

وَكُنْتُمْ عَلَيْكُمْ فِيهَا أَنْتُمْ بِالنَفْسِ وَالْعَيْنِ وَالْأَنْفِ

بِالْأَنْفِ وَالْأَذُنِ بِالْأَذُنِ وَالسِّنِّ بِالسِّنِّ وَالْجُرْحُ قِصَاصٌ مَنْ

تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لِّمَنْ لَمْ يَكُنْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اور لکھا ہے اوپر کے سچ اسکے یہ کہ جان بدلے جان کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور زخموں کا بدلہ ہے پس جو کوئی خیرات کڑا لے ساتھ اس کے پس وہ کفارہ ہو واسطے اس کے اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اس چیز کے کہ اتارا ہو اس نے پس یہ لوگ وہ ہیں ظالم

تے لکھیا اس اُپس اس اُپس اوپر تورت پیا سے تے بنو فیض خلاف اس لے ہک دو شخص مرید تے دندہ داندہ تے ہوز خال کارن بدلہ تھیوے ایہ حکم اُپس اس اُپس ہک دو شخص ہمارے پچو منسج احکام سچے اوہناں عمل نکرنا آوے تو حکم قصاص اتفاقیوں اس آیت تھیں نقل کریندے تو اس جا ہک ایہ قید اٹھائی کیا عموم خدا نے تائیں اس آیت تھیں لئی دلیل تمام اماں جہت عموم آیت اتی ایویں دسیا ہر ہر ایت ایسے تے جہو بھی استھیں کہیا امام ہمارے

لے یعنی ہر مقرر کیا قصاص کان کے بدلے آنکھ ناک کے بدلے کان کان کے بدلے دانت دانت پس انہوں نے یہ کہا کہ نکالا ہو تب ہی تو فرمایا جو شخص اس کے اتارے جو احکام کے ساتھ حکم نہ کرے تو وہ ظالم ہو تفصیل ایسی سچے گند چکی ہے ۱۰ سہ جہاں برابر ہی ہو سکے اُچھک پورا عدل چاہئے اور جس قید برابر ہی نہ ہو سکے تو اُچھک اگر کوئی اُچھک یا پاؤں یا زبان کاٹے تو اس کا اُسی قدر عضو کاٹنا لازم ہے یہ تفسیر ہے بیچ قصاص کی یعنی بدلے میں زخموں کے درمیان اور جس قید برابر نہ ہو سکے اور جو قصاص نہیں ہیں وہ عادل آدمی مقرر کرے جو جو مانہ مقرر ہو ادا کیا جاوے۔ مواہب وغیرہ قصاص نہ کرے جو جب قصاص ذاتی نہ لیا جاوے تو قصاص مقتول یعنی خون پیا لیلہ ۱۱ خلاصہ ۱۲ لیکن ساتھ اس شرط کی جو وہ شرع بعینہ دوبارہ نقل ہوئی اور نہ ہوئی ہوا و جہو کہ یہ قول ہے۔ ابن ابی حاتم نے حسن نصیری سے روایت کی کہ یہ حکم بھی اسرائیل کا ہر عام ہے ۱۲



غلام و جیدہ یا ریاں قتل ہو جو فرق نہ کاٹی  
جو وہ بھاری مسلم کنول علیؑ کی روایت  
تے بیٹے عوضؑ باپ نہ مولا بھل غلام کہیوے  
بیع نصوی لڑکی بک لڑکے دے دند نکالے  
تیس بھر جہانہ عفو کرو اسان اوہ انکار لیاے  
کہیا اس بیع دے بھائی کیا ہن دند بیع و توڑن  
تس نبیؐ کہیا قرآن اندر تا حکم قصاص ہے آیا  
تانی کہیا کچھ بند رہے ہن سو گند جو چاون  
تے اکھ نک کن بھی عام اپن پر کچھ مخصوص ٹھہرا  
یا زخم شکم چہ آوی ممکن انہہ مساونہ آوے

یہ احکام آئی کہ یہی اور نسخہ میں دم نہ ہوا اور درہری راہی کے سوا ہے جو تمام یہی

پرچہ پورا امام مخالف اس جا ہو دے بھائی  
نہ مؤمن کا فر عوض مریوے اسدا نشان نہایت  
نہ مستان دے بدلوچی معاف قصاص بھی لیے  
دوا گلے دند بیع دیان سایاں کہیا تنہاں بجالے  
جاں پاس نبیؐ دے آو حضرت حکم قصاص لگاے  
تے قسم خدا میں دند بیع دے ہرگز دیاں نہ پھوڑن  
تا مدعی راضی ہو کے بدلے پھر عفو کر چایا  
تاں پوری رستم تھال کو اوچہ صحیح اللہ یوں  
نہ اٹا دہ جنہاں خاندان جوین بد کوئی ٹٹ جلے  
ابنیں جائیں ہوتا وان فقہ روح و بچن آوے

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

مِنَ التَّوْرَةِ وَإِنَّا لَهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورًا وَمُصَدِّقًا

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ؕ

اور پچھاری بھیجا ہنے اوپر قدموں اونکے کے عیسیٰ بیٹے مریم کے کو سچا کرنیوالا او سچیر کو کہ آگے اوسکے  
تھی توریت سوا ہدی ہنے اوسکو انجیل بھیج اوسکے ہدایت اور روشنی ہے اور سچا کرنیوالی او سچیر کو  
کہ آگے اوسکے تھی توریت ہی۔ اور ہدایت اور نصیحت واسطے پر ہیز گارونکے ہے

پھر کچھ اوہناں نبیاں جو سن حکم توراتوں کرے  
موسیٰ وی توریت تائیں اوہ سچیاں کرے نہایت  
اوہ سچیاں کرے جو آگے اسد کنول توریت پایے  
تے حکم کرن انجیل لے جو اس وجہ حکم اکھوں  
ہو اسوجہ خوف حکام حیت جو ملک حکومت کرے  
جد قاضی عدل کرے اوہ دن قیامت کہ اجیہا پاکو  
جان عادل قاضی و ایہہ حال کیا وت ظالم حالا

یہ عیسیٰ کی تصدیق آوہ انطا تیر تفریکہ توریت کو

اسان عیسیٰ بن مریم نول کھلیا صدق انہا نہ لکھو  
انجیل دتی اسان عیسیٰ نول پر جو وہ عین ہدایت  
تے متقیانے کارن ہوا انجیل نصیحت ساسے  
جو حکم نہ کرن اوتار جو ریکہ نال اوہ اہل گناہوں  
وہ روح البیان بنی تھیں اسجا خبر حدیثوں کرے  
تا جو و جو را نوچہ کسے فیصلہ کرن نہ بھانے  
تے حال کیا جو رشوت کھانے حق تصنیف نوالا

لہ یعنی قاضی کو کہا جا چکا تھا تو نہ کہ کر چکے ہیں بیچ ایسے مذہب کے سخت ۱۲ آیت میں بیان ہوا ہے اس واسطے کہ وہ سچا کرے اور نہ کہ بھانے کی مخالفت نہ کرے

یہ احکام آئی کہ یہی اور نسخہ میں دم نہ ہوا اور درہری راہی کے سوا ہے جو تمام یہی



شعر	بوصیفہ قضا نکرد برد	توبیہ سری اگر قضا مکنی
<p>حضرت آکھیاں تہا منے قاضی بہن پیلے          بہک جن جان کر این او پر ناحق حکم لگایا          لوکاندا حق بھنیا او منے دونوں سترسن بھایش          امام سخاوی اوچہ مقاصد کردی حکایت بھائی          حاکم تن بتانے جیکر حکم او پر بہک حاکم          بے وجہ پر بھی نہ دل جے طرہ ترتیبے جانے          شاہ لالہ لہاس شہانہ دستور بنیا مرد بیکانے          تے گال وچھا اس کھوتے شخص اک پانی دواہن لیایا          شاہ وچھو طرف اشارت کیتی وور نا قہ ول آیا          تا مالک آیا کہن لگا بولیا شاہ زبانی          جاہ اچھول چھو چھانہ کر چھکر اکوڑ دو ماہی          تا دونوں چھکر اکوڑے پہلے قاضی دیول آئے          کہیا قاضی نول حق میرے کر فیصلہ وچھے والا          جا قاضی شاہ حق فیصلہ کیتا کھاشوت رھر جانے          جان وچ قاضی طرف گوتال اوس بھی حق چھپایا          تا مالک چھو آکھیا چل ول ترتیبے قاضی بھائی          تا قاضی آکھیا اس فیصلے دی مینو طاقت ناہیں          شاہ کہیا کہ مردال حیمن ایہہ ہوا خاص نساہیں          تا شاہ آکھیا و قاضی ورنے تے بہک جنت والا          بعد یہ دونساں نول ب کرے خطاب اچھایش</p>	<p>بہک قاضی اہل جنت و قاضی اہل النار نکالے          بہک جس خیرہ فتویہ لال علی تھیں فتوی لایا          تریجا حکم کیتا جس حقول اوہ وچ جنت جائیں          جو جہت اجراء احکام اپنی وچہ حاکم کرن اسرائی          جو مدعا علیہ راضی تال مل وچو کھڑن اپنا کم          شاہ چاہیا امتحان کردی تہاں کہیا عدل لمانے          ہو اسوا نازا قہ لے لٹھا جا بہک چاہ ٹکھنے          جل پانی پیایا چکنا چا ہندا کچھے رخ پر تاپا          مالک سدھیا پر وچھے مال ول چیت نہ پایا          اینہ تا قہ میری وچھا جیال تل کیوں کھڑن چھکانے          کہندا عجیب یہہ وچھا گاؤ میری دا جیال بھائی          تو مالک چھیشوں مہری شاہ ول قاضی پھیر پائی          اتنا مال دیاں میں تینوں قاضی منیا حالا          مالک وچھو آکھیا چل ول قاضی دوم عیانے          پہلے والکل رشوت کر کے وچھا شاہ دواپا          شاہ اسنول رشوت دینی چاہی اس انکار کیتا فی          جو مینول حیمن یاں ج پاکی وچہ ایہ ہون بنائیں          کہیا قاضی اٹھ جئے کہ وچھا ہے خاصہ یہ گائیں          وچہ روح البیان حکایت لکھی اوتھوں وچھو والا          جو اوہ بھی اپنی غلطیاں وچھن سنبھل کرن پناہیں</p>	

وَلِيَكُمُ أَهْلُ الْأَنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

اور چاہئے کہ حکم کریں اہل انجیل ساتھ اسخیر کے کہ تاراہی اللہ نے بیچ اسکے اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ



اوس چیز کے کہ اقرار ہے اللہ نے۔ پس یہ لوگ وہ ہیں فاسق ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰

نصاری تھے بھی لازم حکم انجیل موافق لاؤں	جسے حکم نہ کرن اُن سال پہنچا وہ فاسق نام سداون
اوپر تو ریت یہود نصاریٰ اپر انجیل طاعت	اونہاں لازم آہی آپو اپنی وقتاں وچہ اشت

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ  
وَمُهَيِّئًا عَلَيْهِ فَاحِشَةً لِّبَنِيهِمْ بِمَا آتَزَلَّ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ

أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ

اور اتاری تیرے کتاب ساتھ حق کے سچا کرنے والی اوپنچ کر کے آگے اوسکے ہے کتاب سی  
اور انجیلان اوپر اوسکے پس حکم کو درمیان اوسکے ساتھ اوپنچ کر کے آتا را اللہ نے اور ست پیروی  
کر خواستہوں اوسکی کی مگر انچیز سے کہ آئی جو تیرے پاس حق سی

تے اوپر تارے بھی یہاں بھیجیا سیخ قرآن حضرت	جو سچا کرے کتاباں اگیاں بھی اونہاں کی حفاظت
جو الٹ پلٹ دیا وہناں کتاباں کیا بیہ نصاریٰ	قرآن امین محافظا وہ سب کر ویسی اشتکارا
تسیناں احکام قرآن کفاراں دسو حکم خداے	نہ خواستہاں میں نہ نہانیاں جانے وہی حق افافے
ابن کثیر مبین بنی ابن عباسول لیا یا	گو اہ امین تے حاکم ایوب جمہوروں دیبا یا
کہیا علی قرآن امین ہوا پر کتب آسمانی	تے کل کتاباں کنوں فضیلت و مدح قرآن حقانی

۱۔ اس صوفی میں جو یہی مطلب ہے کہ تورات میں توحید ہے جو عزیر پتی اور عیسیٰ پرستی کو چھوڑیں اس میں نبی عربی  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل ہیں۔ پس آپ کے ساتھ کفر اور انکار نہ کریں مگر جب توحید اور رسالت پر ایمان لے آئے  
تو پھر باقی کیا رہا جو فروعیات ہیں وہ خود بخود تسلیم ہو سکتے ہیں اور اس تورات و انجیل کو گواہ اوپر اسلام اور نبی اوی علیہ الصلوٰۃ  
والسلام کے پائیکے ۱۱۔ اس واسطے جو تمام کتابوں کے اصول ایک ہی ہیں یا ان تمام کتابوں کے اصول مطالب  
اور احکام اس میں محفوظ ہیں۔ خلاصہ ۱۲۔ الکتب میں لام عہد کا ہے مراد قرآن مجید ہے اور مصدقہ حال ہے کتاب سی  
من الکتب اس میں بھی لام عہد کا ہے مگر مراد کتاب آسمانی اور یہ صفت جگہ کتب آسمانی کو شامل ہے جو نازل ہوئیں  
اوپر انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ اور مبین حال اور فاحکم امر و جوبی۔ ہے مگر مطلق نہیں بلکہ مقید ہے ساتھ قدرت  
اور ضرورت کے اس واسطے کہ حکم حکومت کے وجود کو چاہتا ہے اور یہ جو حکم الیہ خدا کا ہے جو مصلحت حکومت  
خواہ متفقہ ہو یا نہیں یہ امر ساتھ ضرورت اور قدرت حکومت کے مقید ہو چکا۔ لا یعنی نبی تفریق ہے اور حال ہے جو  
شامل ہے ہر شخص کو ایسی کسی شخص پر کسی حال میں جائز نہیں جو عرض کی تابع ہو جائے اور امر حق سے منہ پھیر لے  
۱۳۔ خلاصہ ۱۴۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی نام پاک ہمیں ہے۔ دیکھو کتاب شفا  
فی حقوق المصطفیٰ رافعہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ ۱۵



جو اسی صفت ہمیں پس اس پر جامع کل ہر ایت  
تو شامل کامل کل فضلانوں ناہ اس فضل نہایت

لِكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شُرَعَةً وَمِنْهَا جَاءُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً

وَلَكِنْ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ

جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ

واسطے ہر ایک کے کیا تھے تم میں سے گھاٹ اور راہ اور اگر چاہتا اللہ الذنبہ کرتا تم کو امت ایک اور  
لیکن تو کہ آزاں و تم کو بیچ او پیچیر کے کہ دیا تم کو پس دوڑ کر لو بھلائی کو طرف اس کی پھر جانا تمہارا  
سب کا پس خبر و یکجا تم کو ساتھ او پیچیر کے کہ تم کو بیچ او سکا اختلاف کرو۔

اسل ہر اک ٹول کس کھرتہ طبع طریق بنا ٹو  
نہ جو رتبہ چاہتا ہر اک امت شامل کرو اس لیے کافی

لے خاندن میں لکھا ہو کہ حضرت آدم علی نبیا علیہ الصلوۃ والسلام سے ایک حضرت رسول اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک  
ایک ہی اصول چلا آیا ہے یعنی ایمان لانا ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اور چاہنا او سکو جلائے ہیں پیغمبر اور تصدیق او مکی  
اور یہ جو فرمایا کہ واسطے ہر قوم کے شریعت اور طریقے ہیں پس کہا علمائے دہر ہوئی ہیں آیتیں بیچ عدم تعارض کے پیغمبروں کی  
شرعیات اور طریقوں میں جیسا کہ فرمایا حق تبارک و تعالیٰ نے شرع لکم ما وصی من الذین ما وصی بہ نوحا الی قومہ  
انما یقولہ الذین ولا تمفرقوا فیہ یعنی شریعت بنائی خدا تعالیٰ نے واسطے تمہارے کہ وصیت کی دین سے جو کہ ساتھ وصیت کی نوح  
علیہ السلام نے تا قول جانا یہ کہ قائم کرو دین کو اور نہ متفرق ہو جاؤ اس میں اور دوسری جگہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولئک الذین  
ہدی اللہ فہدیکم ہم اقتدہ یعنی جب کو اللہ تعالیٰ نے راہ دکھایا ہے پس اس کی راہ کی تابعداری کرو پھر شرع کیا ان لوگوں کو جو  
ظاہر میں مخالفت ہیں جیسا کہ فرمایا کل جعلنا منکم شریعتا و منہا جاعلوا فیہم سبیل پس اگر اوجھی مطابقت اس طرح ہو کہ وہ  
آیات دلالت کرتی ہیں اور دین اصول کے ساتھ ایمان لانے کے اصل جلالہ پر اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں  
اور قیامت کے دن اور ساتھ ہر ایک اوس شے کے جو خدا کی طرف سے پیغمبر لائے اور مخالف ہو اس میں اور آیات دلالت کرتی ہیں  
فروع پر اور جو ساتھ ظاہر عباداتوں کے تعلق ہو پس جائز ہے کہ جو لوگ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی ہر وقت جیسا کہ چاہیں ساتھ فرض  
ایسے طریقے کے تو پھر کوئی تعارض نہیں رہتا بیچ آیتوں کے۔ اور اختلاف فروعی بند و مکی آزمائش کی واسطے ہو نہیں لوائے کسی نہی پر  
پر جب سب رہو۔ پس فروعی اختلاف سے معلوم ہوتا ہے کہ کون تا بعداری کرتا ہے اور کون نہیں کرتا یعنی منہا لایک ہی مذہب اور  
ایک ہی دین بنا دیا ہے سبب کہ امان مجتہدین کا دین میں اختلاف ہو تا ایک رحمت ہوئی اس امت مروجہ کے واسطے جیسا کہ  
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختلاف امتی رحمۃ یعنی میری امت کا اختلاف رحمت ہو اس حدیث کی تفسیر گذر چکی ہو دوسری جگہ  
تفسیر میں پس مجتہدین متفق ہیں دین کے اصول میں اور مختلف فروع میں جو کہ رحمت ہو اور اختلاف فروعی ثابت ہوا ہے ساتھ  
مختلف صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اور اصحاب اہل کا اقتدا رسول اکرم مسلم کا ہی اقتدا ہے تا بعد ارتقے حضور کے  
اور اسی طرح امام مجتہدین جو یہ بھی تا بعد ازیں حضور نبوی کے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اور خلاصہ میں حسین بن علی مغربی نے کہا ہے کہ اگر  
چاہتا اللہ تعالیٰ نہ بھیجتا تمہاری طرف اپنا کوئی نبی پس تم عبادت کرتے ساتھ عقل کے تو ہو جانے ایک ہی مگر اس طرح خدا کو

والسابقون السابِقون اور لئلا الخیر یرون۔ بیچ المعانی اور غلام میں یہ کہ کبریات سے اور اسلام پر جو تمام یکساں کا جامع ہے اور اسلام کو پھر اسطرح بر لا تا تا اس میں طرح نادر حسنات و کمالات و یلہ ہیں اس میں استیلا و ترقی



مگر اگر منظور کرے ازمایش رب تساہل  
پس مومنوں چہ احکام اطاعت سب نہیں مہر ہو جائے  
پہر ایہ تساہل خبر کرے جسٹے وچہ سن اختلاف تساہل سے  
نہ جد لگاہہ منسوخ مذول لگ عمل واجب اس آہ  
تا شرع اولی ہی تصدیق اطاعت گذر سداؤ  
نارہ سگہ نمول نہیں تیں کیتیاں روگردانی  
اہل کتاب اوہناں تھیں تہرا سکارن فرمائے  
ایہنا مذول مرصیان کارن ہو رحیم سیانا آئیا  
جو اس وار شفا وچہ وڑیا گیا نزدیا ہو کے  
فی قلوبہم ہمہ کرم فراد علم اللہ مرصاتی اوہنا بھائی

جو مختلف حکمانو چہ اطاعت کر دی ہو یا ناہاں  
تو کوشش کرو جو ٹھیک مذول سب تھیں حج علیا ہو  
ہر پیغمبر کارن ہک ہک شرع آپسے دکھ پائے  
جان دوم شریعت والا آیا صاحب عزت جانا  
ای اہل کتاب چہ شرع نہ مومن الیں رسول صفائے  
مچوس ہنود تے مشک عرب نہ من کچہ زبانی  
جو بعض کتاب سناوین بعضوں بجاوین تنکر پائو  
مصلحت اتے مناسبتی دوسے مجرب لیا یا  
جس تنک کیتا ایشناؤں گیا جندول تہہ مصوکو  
جس من نفاق ہو کتس دن دن ہندی من اتی

## اشارات

اساں گھلیا تیر لیل قرآن جدے وچہ علم تمامی  
پس حکم اوہناں کر عدول جو ادہ ظل محبت آفے  
تا ظاہر باطن تھیں کسے پاسے غلبہ دیون ناہیں  
جو میں قلب تہ مورد آیا کارن روح پیارے  
طریق سلوک باطن دی صفتاں حبت والیاں سکے  
سلوک طریق فناہ کھڑول جنت ذات پیارے  
مگر جد ظاہر کرے تساہل بھی ونا تساہل مولے  
دور و اوہناں کما نول جہیرے ولبریل کراون  
تساں مرجع طرف خداوی ہو وچہ عین وجود جمیع  
پس خبر دیسی تساہل اللہ جو چہ ہو اختلاف کمانے  
کر حکم اوہناں حج حکمت پارول موافق استعداداں

ظاہر باطن والے شامل بھی کل کتب گرامی  
محبت ظل توحید کدی جو وحدت تہہ دساوے  
ہر یک جہت ہک مورد مورد مثل نفس دی پائیں  
تے مثل علم احکام معارف نو طریقے بھائے  
بھی علم توحید رشاہدی دسن جو روح دی تنگ سکے  
جو چاہندار ب طریق اتی مشرب کرا متفق ساکے  
موافق استعداداں تساہل بھی قدر قبول ہو الا  
استعداد موافق تساہل مقرب یار بناون  
موافق شان ملائکہ اعلیٰ ورجی نال خشعیدے  
نال اظہار آثار جو چاہندار اختلاف نہ بھاندے  
نال قرآن جو ظاہر باطن بھریا نال ارشاداں

چہ پہلی کتاب نوریت سمراد علم تفصیلی کامل ہو اور دوسری کتاب سمراد علم اجمالی جو ثابت ہوتا ہے بیچ استعداداں اور معنی مہینا کا  
محافظ ہونا اور اس علم کے ساتھ ظاہر کرنے علم تفصیلی کے ۱۲ روح المعانی  
حقی شافعی مالکی حنبلی لقمبندی تادری وغیرہم ۱۲ جو مختلف تعلق رکھتا ہے ساتھ نفس کے ۱۲ روح المعانی جلد دوم و تھو



وَأَن اَحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَن يَفْتِنُوْكَ

عَنْ بَعْدِ مَا أَنزَلَ اللّٰهُ إِلَيْكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ أَن

يُضِلَّ بِهِمْ بَعْضَ ذُنُوْبِهِمْ وَلَئِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ

اور یہ حکم کرو میان ان کے ساتھ اُنچیکے کہ اوتا راہنہ اور مست پیروی کرو انہوں کی اور ڈراؤن سے یہ کہ  
بہکاوین بجا بعضے اُنچیکے کہ اوتا راہنہ نے طرف تیری پس اگر کچھ جاویں پس جان تو سوا اسکے نہیں  
کہ راہ راہنہ کہتا ہے اللہ یہ کہ پوچھا ہے اونکو ساتھ بعضے گناہوں انکے کے اور تحقیق بہت لوگ کہتے ہیں البتہ فاسق ہیں

تو خواہش انکوں وہنا دیوں کیا کرتوں روگردانی  
جے پھر جے حکم تیرے تھیں روگردان ہو جاؤں  
تے بہتو لوکی آدمیاں تھیں نافرمان اکھوں  
جو بنو فیضی والے اسان پر کرے زور اذائیں  
جاں اسان نہاں مارے کھسوچالی وسق ٹھہریدے  
سنگ رویت نفس فسق نصا کرنوں ہواں اٹھری  
ایہ عارف بخدا ہی فرمایا ہے وجہ روح معانی  
جو کچھ ہر وار یہودال بکدو جے سنگ منا پکایا  
نال عرض کرتوں جانیں اسین عالم اشرف اہل احوں  
اسان سوچی بک صلاح جو تیریکارن بھلی پیایے  
جے سچا کریں اسانوں تیرے تلج ہوئے تمامی  
پوچ کہ یہاں مومن ہوناں نال فریب رہ جاؤں

تے کرتوں حکم اوہنا نوچہ پیار یا نال قرآن حقانی  
وہ جو بعض امور قرآنوں تینوں مت بھلاؤں  
تے جاں چاہیاریت جو کچھ اوہناں بعض گناہوں  
بنو قریظہ الیاں کہیا شاہ رسل دے تائیں  
جاں ساڈو تھیل مارن ناسٹھ وسق بخور لہنیرے  
ہر فسق یہود تھلیا اکھوں ہون دوراڈے  
اوہ لکھو کنوں صفات حقانی سنگ رویت نفسانی  
سن بہتی وجہ دلائل ابن عباسوں خبر لیا یا  
جو چلو محمد پاس اوہدے جوہر بار بھلائیے راہوں  
جو مگر تیرے ہیں لگو لگسن مگر یہودی سارے  
جولو کاں سنگ اسان جھکریکیا تیری طرف تمامی  
جاں اسان تینوں من لیا پھر باقی سب مناؤں

۱۔ اسکا عطف الیک الکتاب پر یہی یعنی اوتاری جتنے اوپر تیرے کتاب اور حکم دیا ساتھ اس چنیرے جو بیچ اسکے ہے اور  
۲۔ احذر ہم ساتھ محذوف مفعول مطلق کے یعنی واحذر ہم محاذف واسطے تاکید حذر کے ۱۲ روح المعانی ۱۲ اہل کتاب کو  
۳۔ جگر اور بنو قریظہ بنو فیضیہم کہ حکم کہہ کیا کہ اوتا راہنہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ۱۲ وسق ایک پیمانے کا نام ہے  
۴۔ جو کہ ساتھ صلح کا ہوتا ہے اور صلح دو سیر چھ چھٹا تک اور چار تولہ اور چار ماشے کا ہوتا ہے ہمارے حساب میں ۲  
۵۔ خلاصہ ۱۲ یعنی ایک سو چالیس وسق لیکر پھر عورت کے عوض مرد لیتے ہیں ۱۲ ۱۵ رجم اور قصاص کے واقعہ کے متعلق  
۶۔ کہا یا ایہا الرسول لا تخذناک اور اس آیت کو اس تفسیر واقعہ کے ساتھ جو بہت سے مکر و دیت تن میں مذکور ہوئی ہو پس مکر  
۷۔ دانے کے نہایت ہی تاکید ثابت ہوئی واسطے حاکم کے اسلئے کہ رشوت یا لحاظ کے ساتھ فیصلہ کرنا حرام ہے ۱۲ خلاصۃ التفاسیر



تاکو لالچ سنگ بنی دے چاہن قدم ڈولاٹے  
تے کہے یاد و مر واپے عوض غلام کو ہندے  
پس فیصلہ کرو اسانچ حضرت تدے خدا فرمایا

ناب کہیا اینہاں خاہشاں گرنہ لگن عید سوہائے  
ابوین غمال ساڈیا ندا و ہنالن نصف شہر ایا پائے  
اگر حکم و ہنالنچ جرم قصاص جیویں تدرہ رب سمجھایا

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝

کیا پس حکم جاہلیت کا چاہتے ہیں اور کون شخص بہتر ہے اللہ حکم میں واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہیں  
جاں بنو نصیر تے بنو قریظہ جھگڑے بنی بنیرے  
توں ساڈا دشمن لے ہو مخالف تا ایہ رب فرمایا  
جاں ایہ جن الو پر چھیا ناہ جگت اندھیر آہ  
ہن ایس سراج منیر بشیر نذیر سحاب کر دے  
پر کثیر اہبت چنگلیر جانوں اندر حکم الہی

شعرا کجا این نشر نفسانی کجا این کر شیطانی  
ہے نیک نظر کوئی و کجین والا مکھر اولبر والا  
شعرا اوجہ حسن ازل پر دویں مستور نہیں ہے

ابن عباسؓ سؤل ابن کثیر روایت نقل لیا یا  
جہاد و دولت اسلامی و تہ راضی حکم اسلاموں  
وچہ ترغیب سیاح کھا و ن تھیں آ و ن کال کر کے  
بنی کہیا پنج شیش غنیمت مہر پنج اشیا و ن  
ہر تندستی بیاریوں مہرے گنن غنیمت آئی  
تے فرصت وقت غنیمت ہو مشغول ہوں تھیں  
قیام لیال سیال صیام نہا غنیمت پیا سے

لہذا انھوں نے بہت ہی ناخوش ہو کر کہا یعنی اپنے ربؐ نے نامزدی ۱۲ سے نقل کی یہ حدیث بخاری و ابی بن ماسیٰ رضوان اللہ تعالیٰ عنہما سے منقولہ  
اور روایت ابی حاتم نے جو ابی ایک عورت حضور علیہ السلام کے پاس اور کہا اسنے کہ زمانے جاہلیت میں تھا ایسا ایسا تو نازل ہوئی یہ آیت  
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۱۲ منقولہ حافظ صاحب گوید اسم غنیمت کند کار خود اوی دل خوش باش کہہ تلبیس حیل و دیسیا مان جنتود  
نخفہ رسولیہ محبت بردار تبادہ میکند دیگ سیاہ جہاں سیما میکند مقتدی دوم تو رہیں در شادی از شہر خودہ حق ذات پاک  
اللہ الصمد کہ بود از بار بدہار بد جان نماند از سلیم دیار بد آرد سوئے ناز چہ دیار بدہار بد جان نماند از شہر خودہ حق ذات پاک  
مکر و جہاں نمود بہتر از بار بدہار بد جان نماند از سلیم دیار بد آرد سوئے ناز چہ دیار بدہار بد جان نماند از شہر خودہ حق ذات پاک

ع

صاحب مکتبہ اسلامیہ دارالحدیث دارالعلوم دیوبند



تے زندگی موتوں پیش جو مویاں قدرت عملان ہیں  
 لگو دھونڈن کج جہالت والو جو اونہاں نفس تے  
 حافظ بکشتش فرصت ایو اور کم رو چوینج باشد  
 مویاں جو مڑول دنیا رکعت کراں او ایس  
 نال جہل کسرتی نہ علم الہی دے راہ پاسے  
 درباب عمر کہ بس غریبست کفوت شود ورنج باشد

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ  
 أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي  
 الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

اے لو جو ایمان لائی ہو مت پکڑو یہود کو اور نصاریٰ کو دوست بعض انکے دوست ہیں بعض کے اور جو کوئی  
 دوست پکڑے او کو تو تم میں سے پس تحقیق وہ ان میں سے ہے۔ تحقیق اللہ ہدایت نہیں کرتا قوم ظالموں کو

بعض اونہاں سے دوست بعضیاں ہوناں تو تم جیاری  
 پس اوہ ٹھیک لہنا ہندو چوں پورا گنیا جاوے  
 جنہاں پیار یا پائنگ الکتاب عید اونہاں سخت اتھامیں  
 جو رب بی وی یاری او پر کفایت کرن دیا ہے  
 جو ناہ معلوم کو یہ وہ میرا پیسی نال تنجا میں  
 جویں صامت حاصل اس پار لیل تو میں سنا ہواں  
 رب مومناں کہیا یہود نصاریٰ نال نہ لاہو یاری  
 کہیا پاک ساڈا ڈری جو مری یہود نصاریٰ کاٹی  
 عکرمہ تھیں جو یں ابن کثیر اتے در مشور لیا ہے

اے اور وہ نہ جانتا ہو پھر پڑھی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیہ کریمہ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَمَا لَهُمْ مِنْكُمْ فَمَا لَهُمْ مِنْكُمْ اور  
 روایت کی ہے امام بیہقی نے عیاض بشری نے ان عمل مر یا موسیٰ الاشعری ان بر نعم اللہ ما اخذ وما اعطی  
 فی الزلم وکان للہ کاتب نصاریٰ فرغ اللہ ذلک تعجب عمر مقال ہذا الحفیظ اهل انت قاری  
 ان کتابا فی السجد جاء من المشام فقال یطیع ان تدخل فی المسجد قال عمر حبب ہو قال لذب بل نصاریٰ  
 تا آخر حدیث حاصل مطلب یہ کہ موسیٰ اشعری نے کہا میں نے عمر بن الخطاب کو کہ نصاریٰ میری کتابت کرتا ہے تو فرمایا یا موسیٰ کہ یہ کیا  
 ای ہلاک کر دیجیے اللہ تبارک تعالیٰ تو نے پاکیزہ کاتب کو کتابت کلائی ہوئی کیا تو نے اس جل جلالہ کا قول نہیں سنا یا ایہا الذین آمنوا  
 لا تتخذوا یہودیاء ولا نصرانیاء یعنی ای مومنوں نہ پکڑو یہود و نصاریٰ کو دوست تو کہا میں نے ساتھ اس کے دین کی اور اس کے واسطے میرے  
 ہے کتابت اس کی تو فرمایا ابن عمر نے نے بڑی کو اس کی اس واسطے جو امانت کی اللہ تعالیٰ نے اس کی دید و انکو اس واسطے کہ وہ ایسا ہو انکو اللہ تعالیٰ نے



ہو رکھاروں یاری اہل کتاب منع کیوں زیادے  
دو جہاں فواں اثر نہیں جویں اثر کروا وہاں یاری  
مَنْ كَثَبَهُ فَيَفْهَمُهُمْ فَهُوَ مِنْهُمْ خُفِرَتْ شَاهِ رَسُلَ فَرِيَا  
اہل ابدوی صحبت اوروں ہو کو دلاں صفائی  
الحب لله والبغض لله بھی حضرت فرمایا  
بریاں پیاریاں نال محبت پاروں حب الہی

آپچہ در فرعون بود اندر تو ہست  
چاہ خرابت سے کند نفس لعین  
استکشت را بنیرم فرعون نیست

نفس شیطان وقوی جملہ کبود  
غرض آمد دور بود زین تمام  
اگر تو در دل حب شناس راجا دہی

بن ایت نامی کلمہ گو گمراہ فرقتے جو بھارے  
جیہا ضر اثر اوہاں مسلماناں ہے صحبت اہوں  
اوہ اہل قبلہ بن کلمہ کے گلوں ڈنگ چلائے  
ہو گھرے پورے خطر عظیم بھیت انہاں علم سدا  
چو رنگا نہ کسی کدیش ڈروا چوری کردا  
ہن بعضے بیدین ملانے جلسے کرن سالانے

فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَنْ

تُصِيبَنَا آثَرُهُ فَقَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنَا بِالْفِتْنَةِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ

فَيُصِيبُوا عَلَى مَا اسْرَوْا فِي أَنْفُسِهِمْ نَذِيرٌ

پس دیکھے گا تو ان لوگوں کو کہ سچ دلوں کے ہے بیماری چلے جاتے ہیں مہیج اُنکے کہتے ہیں  
سہ وہ جانتا تھا کہ جو سمجھتا ہے وہی اگر تقدیر کا ہو بھی آجائے نہیں تو اسکا تابو آنا مشکل ہے کہ وہ بھیت سے چوری کرتا ہو ۱۲  
حکایتی غنی عنہ



دڑتے ہیں ہم یہ کہ پہنچ جاوے پہلو گردش زمانے کی پس قصابی اللہ یہ کہ لے آوے فتح کو یا کچھ بات  
اپنے پاس سے۔ پس ہو جاویں اوپر اوس چیز کے کہ چھپاتے تھے بیچ دلوں بچو کے پشیمان  
پس دیکھیں اور محبوب دلوں جنہاں من نفاق ایہائی  
کہن ہیں رے مت اسان دش پوزمانے والی  
جب اللہ فتح لیا و پاکم میرا تے خود پاسوں  
مرا فتح تھیں فتح کیا قریشے قوم یہوداں  
یا اپنی طرفوں حکم کرے رشاہ رسل دیتا ہیں  
اوہ الفت یاری وچہ اہلئے کو شش کرن سوائی  
جو کم محمد ہے وچا ہیں مری سافط کمالی  
جو نفسا پنج چھپا وں اسپہ نادم ہوں ہر رسول  
یا فتح ویریاں تے مطلق غلبہ اہل اسلام سعاداں  
وچہ ظاہر کرنے اہل نفاق یا کارن قتل بلائیں

وَقِيلَ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ اقْسَمُوا بِاللَّهِ جَعْدًا أَمَّا زَيْمٌ

إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَاصْبِرُوا خَيْرَ مَنَ.

اور کہیں گے وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں کیا یہی ہیں وہ لوگ جو قسم کھاتے تھے ساتھ اسکو سخت  
قیس اپنی کہ تحقیق وہ الیہ ساتھ تھا سے میں ناپید ہوئے عمل انکے پس ہو گئے ٹوٹا پانیو الے  
تے اہل نفاقاں جان چہ رست بہن میں نے  
قصاب سخت جو ٹھیک اسان من مناسک ہر اہی  
بھسم ہوئی اونہاں نیک کائی وڈا خسارہ پایا  
سگوں نیانچ خوار ہو چہ قیامت آتش نارال  
تال کہن تعجب تھیں نہاں سماں جابیاں سن جانے  
تے مومنناں آپ وچوں اوہ منافق واہی  
اوہ وچہ تحقیق کا فونہ کوئی عمل قبول نہاں آیا  
ایہ اتھرو تھے وجہ گھاٹا اہل نفاق شہر لال

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ كُومَةً لَا تُوْذَلُ فَضَّلُ اللَّهُ يُؤْتِيهِمْ مِنْ شَيْءٍ

لہ یعنی جس طرح آپ سے پہلے ہمارا کام پڑا ہوا تھا ایسا نہ ہو کہ بعد میں بھی ہو۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا کام دیکھ لیں سب ہر جائے اسی واسطے ہم یہود کے ساتھ نہیں بگاڑ سکتے ۱۲ خازن  
لہ اس سے معلوم ہوا۔ جو آپ کو منافقین کا اندرونی حال سبک سب معلوم تھا مگر انکے ظاہر کرنے کا حکم نہ تھا  
پس یہ حکم ہوا تو آپ نے انکو ظاہر کر دیا جو ظلال ظلال شخص منافق ہے اگرچہ آپکو تمام علم تھے مگر جب تک کسی شے کے ظاہر  
کرنے کا حکم نہ ہوتا تب تک سکوت فرماتے یہاں اللہ تعالیٰ و ملائکتہ عن المؤمنین ان ہو الا وحی یوحی سورہ نجم طوائفی صفی عنہ ۱۲



وَاللّٰهُ وَاَسَمِعَ عَلَيْهِ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاویگا تم میں سے دین اپنے سے پس البتہ لاویگا اسدا ایک قوم کو کہ پیار کرتا ہے انکو اور پیار کرتے ہیں اسکو کوئی کر نیوالے ہیں اور یہ مسلمانوں کے سختی کرنے والے ہیں اور یہ کافروں کے چہرہ کو گریگے بیچ راہ اسد کے اور نہ خرینگے امامت کرنے کی امامت کرنے والے سے یہ بچائی اسد کی ہے دیتا ہے اسکو سبکو چاہی اور اسد کشائیں والا ہو جائیگا والا

پس اسد حجج ایک قوم لیا وی جو خالق نون بھائی موشاں اوتے نرم کفالل اور سخت ہو جان اولہ جمع ذلیل مر ادا تھ نہ می نصحت پڑھ تول تن کردہ حضور انور ہے سامنے و گری و جھڑپے اور وہ شہراں عین دیاں تے ہو مسلط آکا واپی تر سیا بی اسد جو مدعی ہو یا نبوت ظاہرے کہو چہ خلافت عمر خلاصے اندر سب تھائے یا فارسیہ دے لوگ مجاہد کنوں جویں اظہارے وچ کبر اوہ حضرت علی خدا و اشیر الایا ابویں بہت مفسر لکھتے ہے یو بکر رض سو ہارا اور نہ نال چہا کو کر نوں گیا صدیق سنا تول

اول اہل ایمان جو مڑو تے انھیں پنے دینوں کاٹی جو دوست رکھو انہاں تے اوہ دوست سب بتاون راہ خدا و چہ کر لائی خوف نہ کر ان اسلاموں مژد اوہ جو بعد اسلاموں کر اختیار کفر نون کہیا وچ کبر اوہ دیاں ٹولے مرند ہو جھڑپے ہک ذالحار اسو عسفی جو نبی ملی تھیں سا ہی مٹیلہ جو سنوں وحشی کتنا قتل پیارے خلافت وچہ صدیق جو مرندست تول نکالے جہناں دوست رب فرمایا اوسن لوک نیک پیارے یا موسیٰ اشعری سند ہی قوم ایہ ابن کثیر لیا یا بصری سن کہیا اوہ ہے صدیق رفیق پیارا جو وچہ صدیق خلافت ہوئی منکر کئی د کو تول

نہ ایک ہی ملی جو نکال را سو عسفی و انجا جوین کے شہر وں پر مسلط ہو گیا برافقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاملوں کو اسنے نکالی یا اور خود نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا۔ جاد و اور کمانت سے استہجا ہوں کو اپنا سحر کر لیا۔ اسد تعالیٰ اور نبی و ملی کر اس پر مسلط کر دیا اور قہر سے ہی دونوں میں اسکے تختہ سی اسو عسفی لگایا۔ یہ واقعہ حضور علیہ السلام کی وفات سی پہلے چند دنوں کا ہو۔ آپ نے فیروز بلخی کی فتح اور واپس آنے پر قتل اور تباہ ہوئی آپ نے صحابہ کو مدینہ منورہ پہنچنے فرمادی تھی پھر وفات شریف کے بعد غسل خیر بھی آگئی۔ کبر سلیمہ حضرت کو لکھا تھا کہ ہم اور تم دونوں عرک کا تقسیم کر لیں ۱۲ اصلاصہ شہ طبرن خولید کی قوم سے جو حضرت خالد ابن ولید کی تلوار سے مراد ہو چکا تھا ۱۲ اصلاصہ شہ لکھا ہے مدارک میں ذیل ہے یہ صحیح اسکے اور خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چکے حق میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ کافروں پر سخت ہوتے ہیں کس طرح سختی کی صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکوہ کے منکر وں کے ساتھ پس رافضی جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے انکار کرنے کو فرماتے ہیں انکا اس آیت شریف سے خوب منہ کالا ہو۔ اس واسطے کہ مثل صدیق اور رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کوئی اور حضرت صلعم تے نہیں ہو انکار سے سختی کرنے والا ہو ایدارک و دروہب و خلاصہ ۱۲



سن عربی دینی یا کہیں ایہ کلمہ پڑھن زبانوں  
جدا گناہ کرن زکوٰۃ ادا اونہاں لگ نیک جھوٹاں  
تاں پھر تلوار صدیق اکلا ٹریا کرن لڑائی  
جو کرن کراہت پہلے اونہاں سبھناں فیہ سلاہیا  
جوشل نبی وی اٹھ اکلا ٹریا طرف کفاراں  
رافضی رنگ عداوت عمر و صدیق پھرے اسلاموں  
لانڈیہ سب سنگ و گھاماں وچہ حسد سر موٹے  
ایہ سب مافضل دیو جی چاہی اپنے لطف حسناں

کویں اونہاں قتل کریں سن کہیا صدیق عیاضوں  
پہلے کہیں ایہ یوں اونہاں قتل کرن کویں لوڑاں  
وت ہولا چار ٹرے سب مگروں وتی فتح آہی  
جو بعد نبی دے ابو بکر دے مل نہیں کسے جایا  
خازن ہور معالم دیوچ لکھیا بر خور داراں  
خارجی علی عداوت راموں ہوئے بد انجاموں  
نبیاں ولیا نے ایہ ویری سخت بلا وچہ دھوٹے  
فضل تے لطف فراخ خدا داسفست علم اسجاں

حافظ سکندر رائی بخشند آہے

بزور زر میسر نیت اس کار

ہک سالکے ایہ پرے کرے کچے ستر سال  
ہک وچہ مینے طے کرن ایہ فقر نازل بھائے  
بعض وچہ طفلی حاصل کرے بخشش فضل اکہوں  
جاں بچہ موسیٰ دھوئے سب تر ت ایمان لیاے  
ایویں کامل لکھے دیوچہ نال توجہ بھاری  
ایہ پیہم ادھم اتے رابعہ بھری حال چتاریں

بعض وچہ ویرہہ سال بعض ہک سال ہون کمالاں  
بعض جچہ وچہ بعض گھر وچہ ایہیں گد رہناے  
جویں جاو گد فرعون ہوئے بھٹ نعیم عطاوس  
پلوچہ عارف باللہ ہوئے مرشد تار و کھائے  
نئے و رھیا ندے کھوٹ گواکے بخشے فیض بکباری  
چھوڑ دیا کیا زہد کیا یا نہاے فیض انہاریں

اٰمَّا دَلِيْكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

وَيُوْنُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ

سوائے اسکے نہیں کہ دوست تمہارا اللہ ہے اور رسول اسکا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور وہ لوگ کہ قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو۔ اور وہ رکوع کرنے والے ہیں

جو درگاہ رسا اور رسول اتے ایمان والے

بلکہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے بیچ سورت انا فتحناکے۔ محمد رسول اللہ والذین اٰمَنوا  
اشہد ان علی الکفار رحماء بینہم یعنی آپ کے جو اصحاب ہیں وہ کافروں پر سخت ترین اور آپس میں جہیم  
میں پس یہ آیت تفسیر ہوئی آیت اذ لٰقے علی المؤمنین اعزّٰة علی الکافرین اور نہ دوسرے حضرت صدیق اکبر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کے ملا مت کرنے سے اور نہ مرتے معاہدہ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور یہ مفتیں انکی ہی ہیں جیساکہ  
سورہ نور میں فرمایا مثل اسکی۔ فاقیم فتدبر ۱۲ علوانی غنی عنہ



باقی نال خدا سے روح معانی و چہ موجودوں  
 جاں ابن ابی کبیر و مینوں لوڑیہ و نکاتی  
 و چہ خازن ابن سلام جاں آیا و چہ سلام پناہاں  
 تا خدمت و چہ شکایت لیا یا کنوں بیہود بلایس  
 تے گھر اصحاباں دور نہ ممکن اوہناں ملن ہوئے  
 کہیا عبد اللہ میں راضی ہویا جو تیرے بیلی میرے  
 تا حضرت نکل مکانوں آئے مسجد طرف سواری  
 و نہر یا کہ تینوں و تہا ہے کچھ نہیں کاتی  
 و ٹھٹھا شاہ سل تاسن اوہ علی جو اہل شمشع سے  
 تا صفت رکوع دی نال خدا سن کیتا یاد و تھاثر  
 جو نہ کرد و نہ اندیول اوہ دی گل شمشو کوئی  
 فانہم عدوتی الادب العلمین اہو جوین جو خلیل گواہی  
 لاؤمین احدا کو حق یکن ہوا تبعا جوین سیا جو صفائے  
 جان مال اولاد اپنی نہیں بھی سبک کالوں  
 انما المؤمنون اخوة جوین و چہ قرآن تہا سے  
 پیاری جانے اوہ شے چہ ہری نفس اسد خوش آئی  
 ہن اپنا نفع نہ کن اتے بھائی مومن حق زیانے

نار شہود و حضور اکہوں دین زکوٰۃ وجودوں  
 و چہ ہے کبیر عبادہ بن صامت سے حق آیت آئی  
 رب بنی فقط محبت کافی ہوئی اسامان  
 تا قوم اسدی تھو یا کہن نہ ملے مول ستائیں  
 جو مینوں جدا ہویاں کیتا کوئی نہ ملیا چاہے  
 تا رب فرمایا رب بنی اتے مومن دوست تیرے  
 و چہ و رفتور علی نہیں جاں ایہ آیت رب اتاری  
 و ٹھٹھا یا نماز اندر ہک سائل ملیا بھاتی  
 سائل کہیا نہ و تہا کہے مگر جو و چہ رکوع سے  
 جاں و چہ نماز انگوٹھی و ٹھٹھی علی سائل دعو تائیں  
 تا تہہ و کر بنی دی اہل ایمان کارن ثابت ہوئی  
 محبت ربی و چہ عداوت جو شے غیر اکہی  
 محبت حضرت نال عداوت نفس خلاف ہوا و سے  
 بھی کہیا نہ مومن ہو کوئی جدا گت میں جب کمالوں  
 تے اہل ایمان سنگ محبت ہو و چہ دین پیارے  
 بھی بنی کہیا ہو مومن اوہ ہو کارن مومن بھائی  
 جو ضدی جانے نفس اپنے حق بھی مومن حق جانے

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ

اور جو کوئی دوست رکھو اللہ کو اور رسول اسکو اور جو لگے ایمان لائے پس تحقیق گروہ اللہ کے وہ ہیں لب  
 تہہ و دوست رب بنی و انالے اہل ایمان  
 پس ٹھیکے او الشکر او ہو غالب و شیشاں  
 مومنوں کنوں مراد مہاجر تے انصار اظہاری

لہ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ اور حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ایمان والے بیچ اس آیت کے شہر دار  
 کیا ہے ان لوگوں کو جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء و عظماء کی مراد سے منکر ہیں ۱۲ احادیثی غنی عنہ لہ یعنی نہیں مومن  
 ہونا کوئی تہہ را جنہاں تابع نہ ہو خوش نفسانی او سک لما جنت بہ واسطے اس چیز کے جو اسکو میں لایا ہوں ۱۲ روح البیان لہ  
 من عام ہے یعنی جو کوئی انکے ساتھ دوستی رکھو وہ ہے غالب بیچ جہاں کے ۱۲



جو دین خدا سے بدکار اوہ حزب خدا و آریا حزب خدا و یار بنی سے بھی تابعین تسمی جنہاں دین خدا نولہاری فی جانولہا لولہا بہی نفس شیطان اندر فی دشمن ہر سلسلے	اوہو غالب ہیں ہمیشہ و چہ خزانہ فرمایا بھی جو تیج او نہاندی جتہدین امام گرامی بھی جو راہ او نہانے ٹریا دیہریاں غالب آئے اِنَّ تَصْرُفَ الْوَقْتِ لَشَرٌّ مِّنْ الْوَقْتِ وَ جِہ قرآن اشار
عکس روحانی ہمہ روشن بود عکس ہر کس را بدال کو دور میں	عکس ظلماتی ہمہ گھٹن بود پہلوئے ہم جنس سے باید نشیں
تے نصرت غلبہ مول نہ ہو کہ مگر تاثیر الہوں	رب غرت دیون والا اسنوں غرت کل بتاوں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الدِّينَ اتَّخِذُوا دِينَكُمْ هُزُوا وَلَعِبًا مِّنَ

الدِّينِ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكَفَّارُ أَوْلَىٰكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّكُمْ مُمِيقِينَ

اچو لو کو جو ایمان لاؤ ہو مت پکڑو ان لو کو جو پکڑتے ہیں دین تمہارے کو مٹھا اور کھیل ان لو کو نہیں  
دیئے گئے ہیں کتاب پہلے تم سے اور نہ کافروں کو دوست اور درو اس سے اگر ہو تم ایمان والے

اچول ایمان نہ یار بنا ہو او نہاں لو کا شائیں ہو ہال کتابے کافر مشرک نہ کسے یار بنا ہو ہن دوستی اہل ایمان کفاراں کو چہ پی کر نیے جنہاں سیر سلوک ساڈیوں پگیا مٹھا بازی اوہ پہلے اہل کتاب جو اٹھے فقط ظواہر اُپر تے پے کفاراں پچھے حقوں پاؤں نشخائے	جنہاں دین تباہ و اکھید بنایا تھے کرن بلائیں او نہاں نال نہ یاری لاہو رب تعالیٰ رو منا ہو بھی دنیا سنگ ہریاں لا کو ناحق دین و بخندے تے او نہاں طعن تیغ تے کیتے ہو زبانی و رازی شل بیہود اتے باطل اُپر کھڑے نصار منکر اوہ دوست رکھن و چہا سوال جدائی فرق جو پائے
---	---

وَإِذَا دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوا هُزُوا وَلَعِبًا ذَلِكَ يَأْتِيهِمْ

اِقَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ

لہ روح البیان میں لکھا ہے کہ پہلے کی رات میں اللہ تعالیٰ اس امت مرحومہ کی بابت حضور علیہ السلام کے آگے تمکات کے طور پر فرمایا کہ پیغمبر  
انہوں کے دل کی کوئی عیبت نہیں ہے جو مانگتے ہیں مجھے کل اور پر رسول کے دل کا رزق تحقیق ہے ان کا رزق کسی غیر اللہ کے سپرد نہیں کیا  
پھر کہوں خیانت کرتے ہیں میری اور صلاحیت کرتے ہیں میرے غیر کے ساتھ اور اٹھاتے عمل اپنے میرے غیر کی طرف حالانکہ کھاتے  
ہیں میرا رزق دیا ہوا اور شکر کرتے ہیں میرے غیر کا میں عزت و پیروا لاہم اور وہ عزت میرے غیر سے طلب کرتے ہیں نے ہر کافر کی خاطر  
دفع کو پیدا کیا ہے پس وہ یہی کوشش کرتے ہیں کہ اپنی جانوں کو اس ناپسندیدہ چیز سے جو تابع ہوا نفس اور ہوا کا اور پاک نہیں کرتا نفس  
کو پس کوشش کی اس نے میرے دشمنوں کے ساتھ ملنے کی ۱۲ روح البیان



اور جب بجاتے ہو تم طرف نماز کے پڑھتے ہیں اور سنا اور کھیل لیں گے یہ کہ وہ ایک مہر کہ نہیں سمجھتے

جہاں طرف نماز اور وضو نہ تھا وہاں شخص کو کڑے  
 دینے والے چہرہ ہاتھ لے تاکہ یہود اور نصاریں  
 پہنچا دے اس کے تھیں دگی ایک قصاصوں  
 جاں بگاہانگ کہو تیس دل تھیں سنو قبولو سائے  
 جو سنکے ہاتھ دل تے لاؤن مسجد قدم نہ پاندے  
 جاں شاہ رسولان وچہ دینے قدم رنجہ فرمایا  
 کرن صلاح جو وقت آپر میں چانا توں جانیے  
 کسے آکھیا بوق و جانیو جو معمول یہوداں آئے  
 تا عبد الباقین زید و ڈٹھا وچہ جواب کہ شخص کو سانی  
 میں کھچیا اس میں کھنڈا کیا کر سوا ستائیں  
 اس آکھیا میں تھیں بہتر نساں صلاح بناواں  
 تا بانگ ساری دے کلمے اُسے میں سو فوٹ سکھائے  
 ایہ کلمے دس بلال تائیں جو اوس بلند آوازہ  
 اجابت بانگے واجب پھر جو باہر ہو مسیتوں  
 جو مسجد وچہ جواب دیوں اوس استحباب الایا  
 وچہ ترغیب عثمانوں حضرت شاہ رسول فرمایا  
 نہ ایہ نیت جو پھر آسناک جاعت بلال شتانی  
 ایہ ظلم تے کفر نفاق جاں سک طرف نماز سادی  
 کہیا ابن عباس نماز نہ سدی جو سن ہاتھ آئے  
 بانگا چاہیے خوشنواز جو سداں شوق و دھاکو

مثنوی ایک مؤذن داشت پس آواز بد

در میان کافرستان ہاتھ زد

لے اگر ہاتھ منکر خفیہ ساہنے اور کھیل جائے پس یہ کفر ہے اسلئے کہ سنت کی اس میں امانت ہوئی اور اگر غفلت  
 کے ساتھ بے پردہی کو کام میں لایا نہ بطور مہمی اور کھیل کے تو لایعقل یعنی خفیہ العقل جو یکم فہم ۱۲ خلاصہ ۱۵  
 ناقوس کا بجانا مضاری کا معمول یہ کہ بوق کو بجانا چاہیو جو یہود کا معمول ہے ۱۲ خلاصہ ۱۵ اور جل جلالہ  
 سے سورہ اگر تم سننے والے ہو ۱۲ لے کہا امام نووی نے منتخب ہے ۱۲ روح البیان ۱۲



چند گفتند شش لگو بانگ نماز  
اوستیزہ کرد بس ہے اختر از  
خلق خائف شد ز فتنہ عامہ  
شمع و جلوا با چنان جامہ لطیف  
بت پرستان کیں مؤمن کو گجاست  
دخترے دارم لطیف و بس سنے  
بیچ ایں سودا نمی رفت از سرش  
بیچ مے سودے نہ استم در آں  
اگفت دختر حصیت ایں لگو بانگ  
من ہمہ عمر ایں چیز آں از زشت  
خواہش گفتہ کہ ایں بانگ اذواں  
باورش نامہ پیر سپید از دگر  
چوں یقین گشتش رخ او ز روشد  
باز رستم من ز تشویش و غدا ب  
راستم ایں بود از آواز او  
اچوں بدیدش گفت ایں ہدیہ زیہ  
اگر مال و گریہ ثروت فرومے

کہ شود جنگ و عداوتہا دراز  
گفت در کافرستان بانگ نماز  
خود بیاید کافرے با حامیہ  
ہدیہ آورد و بیاید چوں الیف  
کہ صداؤ بانگ اوراحت فراست  
آرزو مے بود اورا موئے  
پند مے داد چندیں کافرش  
تا فروخواند ایں مؤمن آں اذواں  
کہ لگو ششم آئیں دوچار دبانگ  
بیچ نشیدم دریں دیر کفشت  
ہست اعلام از شعار مومنوں  
آں دگر ہم گفت آری اسے پدر  
از مسلمانوں دل او سرد شد  
دوش خوش خفتہ در آں بخون خواب  
ہدیہ آورد و شکر آں مرد گو  
کہ مرا شتی مجبور و ستیکہ  
من دمانت را پرازد در کردے

وچہ حدیث جنت وچہ اول و دشمن بنی کمالے  
پھر بانگ بیت مقدس پھر جو مسجد نبوی والا  
جو قید بانگ ویکوست سالن خوف اس نزع اکبر  
نہ حضرت بانگ کو اس جہت جو کروی اجابت ناہیں  
وچہ اللہ الف نے چھلکن بانگ پوری رحمانوں  
مجمہ لگوئے اکبیش مہرنے وقت شہادت ثانی

شہید بچھوں و ت وئے بلال مؤمن کجیلے  
پھر کل بانگے عمل موافق قد ہووی ہر اعلیٰ  
وچہ اکبیش ایشل شہید ایں فرمودہ سروردا  
اوہ کافر ہوئے خود دعویٰ شہید ہوک بنائیں  
اکبار جے باتے مدھوک تابند نام شیطانوں  
ایہ فعل صدیق اکبر حجت ساؤ یکدن جانی

یعنی اگر آپ اذان فرمایا کرتے اور کہتے اشہد ان محمد رسول اللہ تو اس جگہ وہم  
پڑتا ہے کہ شاید اور بھی کوئی بنی ہے ۱۲ دفعہ البیان  
یعنی وقت اشہد ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۱۲



وچہ موضوعات کبیراویں ہے علی ملافہ فرمایا  
وچہ مع البیان کہیا ایہ ہرچہ خیر ضعیف ایہا ثی  
تغیر عینین ساوچہ تحقیق اسدی ہے بھاری  
بجلا فعل صحابی واکس عالم بدعت لکھ وکھایا  
ترضا فہا بدعت چچ و اوچہ خفیاں منع ایہا ثی

بھی عبدالحی محمد ث ثابت کر وکھلایا  
پرچہ فضائل عملاں اسنوں رونہ کر واکھا ثی  
لانہ سب ہن بدعت کہندی عقل و حوشاں ماری  
جو بدعت کہو صحابہ سنت اس نے دین و دنیا  
جو کہیں ہو لی کہیں چ کر ن آواز ازاں وچہ بھائی

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَقْمُونَنَا الْآنَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا

وَمَا أُنْزِلَ مِن قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ

کہا صاحب کتاب کے نہیں عیب پچھتے تم ہم سے مگر یہ کہ ایمان لائے ہم ساتھ احمد کے اور پچھنے  
کے کہ اتاری گئی طرف ہماری اور جو اتاری گئی پہلے اس سے اور یہ کہ بہت تمہاری فاسق ہیں

اور اہل کتاب عیب کوئی وٹھا مول نہاں  
تو پہلے ساتھیں اُتریا وہ بھی اساں منایا  
کہیا ابن عباس رسول قبول ٹول بیہوداں آیا  
تاہی کہیا میں احمد منیاں نہ جو میں لازل  
جان نام لیا عیسیٰ داہوٹے روگردان تمامی  
تاہی آیت رب گھلی صوفی خازن وچہ لیا یا  
ایہ دین اساڈا سچا تے راہ رسا سچ نہاں سے  
کہا اہل کتاب نہینساں ویرا نکار اساں تھیں  
اونہا نہواں یا زو آتنگ آؤدی مرقم قدر سے  
پس بدل تے اوصا تہاں اساں تگ صاحبواں ناں  
ہو غیبا دی کارن تزلج عاجز نہ تے نالے

مگر جو رپاں منیاں جو نازل طرف اساں  
تے ایہہ جو اکثر اہل کتاباں ظاہر فسق کما یا  
پچھتے کہیں رپاں منیاں پر نہیں توں صدق لیا یا  
بھی آیا طرف فیصل تحقیق ذبیح اسدی کا مل  
نہ منے اسیں جو ایس منیا کر دے قسم گرامی  
تیں عیب گنوج رپاں منیاں تے جو رتھیں آٹیا  
پھر ایس گلوں کیوں عیب لاؤا نہاں کہ محبوب ہمار  
مگر اس حیت جو ظاہر باطن آہے عمل ساں تھیں  
ہو انیمت بابرکت اوہ جس میں سیون تیں گدے  
تد غیرت شہرت حوصلے پوجن کنوں شیطاناں  
بھی اونہاں پوجیا دم دیناں تد و قفیتے جالے

لے یا یہ ترجیح ہے جو بعد اسد اکبر کے کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کے آگے اشہد ان شہد ان شہد ان شہد ان اللہ بھی چاہی  
دفعہ کہ جبکہ مشکوٰۃ کتاب الاقان میں ہے اور اسکے معارض میں بھی حدیث صحیح موجود ہے جو اسکے منع پر دلیل ہے اور عبدالحق  
حدیث نے جناب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو ترجیح دی ہے۔ لکھا لا ینفک علی الماہرہ شخص معنون طریق پر بانگ  
نہ کیے اسکو روکا جاوے اور مؤذن پر ہرگز راور شقی ہونا چاہیے جو کہ از قات چوگا نہ کو بھی طرح پچانے اور جو کہ اوہ بھی ہو  
کہانی کتب الفقہ ۱۲ لکھ اور جو عقیوب اور لوسی اولاد کی طرف پس پڑی اپنے ساری آیت دکن لہ مسلمون کہ جو پہلے سے  
دفعہ ۴ میں گذری ہے ۱۲ حازن ۱۵ اور جو پہلے سے ۱۲ حازن ۱۵



اوہ بُرے کُمانے والوں استعدا و بجلی بدلائی

سنگ گراہی دوری و کچن روح معانیوں بھائی

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرِّ مِمَّنْ ذَلِكُمْ مَثُوبَةٌ عِنْدَ اللَّهِ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ

وَعَصَبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمْ الْفِرْدَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ

أُولَئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ

کہہ کیا خبر وہ نہیں تم کو ساتھ بدتر کے اس سے جو میں نفی یک اللہ کے وہ شخص لعنہ کی اوسکو اللہ اور لعنت  
اور پرائے اور کئے اُن میں سے بند اور سورا اور بندگی کی شیطان کی یہ لوگ بدترین جاگہ میں اور بہت  
بہکے ہوئے میں راہ سیدھے سے

ہو رخصت عداوت رکھو پس اس میں جو چاہاں سو یا ہو  
جو کون تو لے لے کر ہو رہی لعنت اندر گھیرے  
تے پوچھو نے شیطان ایسخت پرم گمراہ ٹھہرے  
لعنت غضب جہنم تے ہو یا باز سور سداں  
اسدن شع شکار آ اوہ بند زہدی ساہے  
یا ماندہ دے ناشکر ہوئے سوئے اوہ سو رہا یا  
ای بھائیوں کو تے بڑیاں دیکھو کون کبیر تیاراں  
کیا ایسے اوہ نامدی ہیں کُن شاہ رسل فرمندی  
ہو یا یہ رہی مخلوق علیحدہ ابن کشیر کمیونی  
تے پوچھا شیطانی جو دچھا پوچھو نے گمراہی  
ہی لاندہب مردارل تے حالت سخت وانی  
جو سمجھ اوسدی وچہ دی اسپر خوش نادان دوالا  
پس مومن تائیں لازم حب اتے چککا عمل کماے

انہاں کہو ایمان سلجھو تے تیسیں اول برامنا ہو  
تیسیں اپنی خبر لہو تسال بدتر آکھن لوگ تیرے  
تو غضب یا اوہاں پھر لے بے باز سور بنائے  
کہہ دین ولوں بد اوہو لوگ ایہ اوصا رکھا دن  
ایہ حال اوہاں اجدون نفی تھچیاں پھر دے آہے  
جواں بازرتے بدھے شوک ایہ خازن وچہ فرمایا  
کرن مومن شرمندہ اکثر قوم یہود اشہاراں  
بن مشعونی تھیں کچھیا باز سور ہو وہدے  
جو مسخ کیتی رقبہ اوہ نامدی آگے نسل نہوئی  
تے مسخ شدہ بن سپ اسن ایہ ابن عباس گواہی  
تے وچہ روافض خراج نالے مسخ بھی جانی  
کل حزب بما لکد یہم فرحون جو ہر یک فرقہ والا  
پر حق ایہو جو تابعدار بنے بوہنہ حق جو پاوے

۱۔ یعنی میں تمہیں بہت بُرے شخص کی خبر کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دوں سو وہ وہ شخص ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے  
لعنت کی اور لعنت ہو آپس اور کئے اللہ تعالیٰ نے بعض انہیں سے بند اور بعض سورا و جن نے شیطان کی پرستش کی ہی لوگ ہیں جسکا  
بڑا ٹھکانا ہے بہت ہی گمراہ ہیں سیدہ راستہ سے ۱۲ غلامہ وروٹی و مرغ ۱۲ جب کوئی انکا پر لے جاتا تھا تو اسکی شکل پر ہی  
ادسکا بہت بنا کر پوجتے تھے یہ غلامہ ہے حدیث بخاری کا جو جلد ثانی میں مذکور ہے ۱۱



بھی صفات حمید رکھو جو میں حضرت فرمائے	جو نوازہ بندے بنی تے ناہ اوہ کنول شہید آل سے
سب بنی شہید و نہایت لڑا ہوں کچھ بوزخ سے	یاراں ٹھیکہ کون ایہیں اور کیڑے عمال تروے
ایسے شایہ ادبناں دوست کھڑے سن حضرت فرمائے	جوین اموال رحاموں لند رکھن جب سوئے
قسم خدا دی منہ ادبناں روشن نوری مبرال اوپر	نہ خوف ادبناں جد کو کی ڈرسن نہ غم کہان او نہر
عبداللہ صالحی تھیں کسے پیچھا کیڑے ولی پھیپاں	کیا نرم کلام خلق جنگل میں مکھ چہرہ جاناں
گھٹ اعتراض کری تو عذر قبولے اہل عذر دی	تے شفقت بہت لیا و لو کاں نال سخاوت پڑھ
تاج شاہی طلبی گوہر ذاتی بنام	در خود اڈ کو ہر شہید فریدوں باشی
سعدی دل فانیہ مہربانست و بس	درومی نہ گنجہ مدد کین و کس

وَاذْأَجَاؤُكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَدْ خَلَوْنَا لَكُفْرُوهُمْ قَدْ خَرَجُوا

يَهُدَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ

اور جب آئے میں تمہارے پاس کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور تحقیق داخل ہوئے ہیں ساتھ کفر کے اور وہ تحقیق نکل گئے ہیں ساتھ اوسکے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے اوس چیز کو کہ چھپاتے ہیں منافق اتے یہود جاں آول خدمتوجہ تمہاری بھی حالت کفر میں تیریں ایہیں باہر جانے

وَتَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْأَثَرِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمْ

السُّحْتِ لَيْئَسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

اور دیکھتا ہے تو بہتوں کو انہیں سے جلدی کرتے ہیں بیچ گناہ کے اور تعادی گئے اور کھانے اٹکے کے حرام کو البتہ بڑا ہی جو کچھ کرتے۔

تو نے بونہہ پھیل او نہاں لو کچھ جلدی کر دیو چرکناں تو حلال بریاں لنگھن لے کھان حرام نہاں

لاحتم جھوٹی اور منوع بات کرنی اگرچہ وہ اسد جل جلالہ کے شان میں کیوں نہ ہو جیسا کہ شریک کرنا یا کفر بجا خواہ اجنبیہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے قدوس ہو جس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سلیمان اور عزیر اور بنی آخر الزمان علیہم الصلوٰۃ والسلام فی کل الان کا انکار کرنا خواہ علوم دین سے انکار جیسے قرآن شریف یا اوس میں جھوٹی تاویل سے کام لینا اور دل سے وضعی حدیثیں گھڑ لینا اور جھوٹے قصے بنانے جھوٹے فیصلے پڑھنا کرنا یا سحوت یعنی رشوت یا سود یا غضب خیانت چوری اور حرام کی اجرت بیع فاسد اور دھمے فریب کی آملن مفرم کرنا غرض یہ ہر حال میں سحت حرام ہے ۱۲ فلا صد ملکہ بعض نے کہا یہی کہ یہاں وہ یہودی مراد ہیں جو انہوں نے اوسکو کہا آمنوا بالذی انزل علی الذین انصوا وجہ النہار اور انکا یہ قصہ ستر آل عمران میں لکھا گیا ہے ۱۱



ایہ بیشک بہت بُرا جوہن اور مستعمل کیا نہ دے  
اٹم جو کنول تو رت چھپا یا تو عدواں جو واپس دے  
پھر بعد الزام پہنچو نصاریٰ عالم رب ڈراوے

سخت بیان یا رشوت ایسی موضع و چہ فرمادے  
سخت جو رشوت یا چہ وجہ کسی کھاندی منکر و اٹھ دے  
ربانی علما و اہل حقوں ایسی خاموش جو کھائے

لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّ كَايُنُونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْآلِثَمُ وَالْكَلْهَمُ

السُّخْتُ لَيْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝

کیوں نہ منع کیا اون کو درویشوں نے اور عالموں نے بولنے اون کے سے جھوٹ کو کھاتے ان کے  
کے حرام کو البتہ بُرا ہے جو کچھ تھے کرتے۔

بولن کو حرام کھاؤں نہیں کیوں نہیں منع کرینے  
نصاریٰ عالم ربانی احب یہودی عالم  
ہونیاں سونیاں علم کتاب پھر میریاں واپسی  
ایہودی بُرائی سی جو کھلتی ربانی علماء و اہل  
کریا صدیق اکبر میں سنیا حضرت بحر عطاؤں  
تا عام عذاب کرے رب اپنا بن ماجہ ایہ لیا یا  
گناہ ہوں جس قوم اندر تھے قوت ٹھکن آوے  
تھے وہی سبب عذاب یہود نصاریٰ ایہو آہی  
تاہیں حضرت شاہ رسل نے کہا معاذ دیتا میں  
جاں کرں عوام گناہ تھے عالم ہوں گنگ بانوں  
جائے علما و اہل خاموشی حق پوشی تا عام لوکاں  
عالم فاضل صوفی جاتی تھے درویش متامی  
جے عمل نہ کینے ظہر باطن ہو یا مطابق ناہی  
جے ایہ مقناں بھی عمل کیا ایں دنیاں کم پیارے

ربانی تھے عالم ٹھیک بُرا جو ساہن کر نیچے  
احبار جہودی جمع معنی عالم و کچھ معالم  
کنول حرام کلام خبیث نہایتی او نہاں مناہی  
یا لوگ عوام یا دوہاں فرقیوں کیتا فعل کو ڈاوار  
جو چ گناہاں لوکاں کچھ نہ ہٹکے تنہاں بلاؤں  
پھر کہیا ابن جریر جو سنیم شاہ رسل فرمایا  
جو نہ ٹھکن رستوں پیش او نہاں چہ عذاب پھسکا  
کھان حرام تھے کو رسوا یہود و وہی خبیث بناہی  
جو کھاہ حلال تھے سچ کہہ پھر تھہ ہوں قبول و عایش  
یا ہم زبان او نہاں تین یا دونوں ہند سے اہل دنیاؤں  
گر عجوبہ سی چہ فسق فحش و ناکل پکڑیوں بھائی  
صرف انہیں اوصاف میں شہرتے چہ باطن خامی  
تا سخت و مال قیامت نول اس ہر کٹ لے واپسی  
یہود نصاریٰ عالم کیوں پھر ایسے عید تارے

یہودی و نصاریٰ عالم کیوں پھر ایسے عید تارے

سہ اس آیت میں علماء کو تنبیہ طور پر فرمایا کہ جس بزرگ دین سونم لوگ عالم اور مخدوم مرجع امام بن جائز نہ لڑوینے اور مولانا کھانے کے خضر بنو پھلوسی  
دین اور فقط قرآنی نظم سے غافل رہنا کیا ممکن یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ نبی عن النکاح و الخمر و البشیر کر سیکے کیا برا انجام ہوتا ہے ۱۲ اخلاصہ ۲۷  
آیت میں تین امویان فرمائے و اول باوجود قوت اور قدرت کے گناہ دیکھ کر نہ روکنا جو کہ مدینوں سے معلوم ہوا اور دوسرا حراخوری اور  
جھوٹے بولنا تیسرا جو عام لوگ گناہ کریں و عالم خاموش رہیں سب ایک قسم ہی عذاب میں ہی گرفتار ہوتے ہیں ۱۲ اخلاصہ ۲۷ پھر عا کر گم



منہوی کو لانا روم

پس بخش تو زین جہان بقرار  
کار و دی این بود تو ؟ دے  
میں روال کن اسے امام المتقین  
خیر و روم تا بصیر ہمناک

جوق گردانہ قطار اند قطار  
ما تم آخر زماں راشاد ہے  
ایں خیال اندیشہ کمال کے یقین  
تا ہزاراں مروہ روینہ ز خاک

علماء اہل حق قوم اپنی نول لازم کرن ہدایت  
قتل عمر صدیق کرن بعینہ کوشش اہل علم سے  
وہ چہ کچہ بازار کرن ہشیار جو غافل پاؤں  
طرف لامت تے رسوائی خیال ہر گز لیاؤں  
لَا يَخْلُقُونَ كَوْمَةً كَلَامِ صُفَاتِ اَوْ هُنَا قُرْآنُونَ  
بنی کہیا میں قسم اوسدی جس قبضے جان بسا دی  
نہیں رب عذاب گھلے تسالے نہ پھیر دغاؤں

اس وی ترکوں پکڑے جاس نال صحیح روایت  
نہ و انگول اہل کتاب بن چپ حقوں اہل حکم سے  
رتے رکھ توکل نہ کہے چیزوں خوف لیاؤں  
باہجہ رضا تسلیم الہی ہر شے دور مٹاؤں  
ایں صفت ادنیٰ اہل علم و ایمانی بیاید سلطانوں  
تسلیں بُرائی تھیں کو دستو چنگے عمل رضا دی  
پھر ترمی کنوں مٹ خلاص دیو پر ویکہ بناؤں

منہوی میں تو مگر آں شفا رنجور را

تو چشم کو رخصائے کور را

کہیا ابن عباس سے عکرمہ پور ضحاک قتادہ بھائی  
جان فرماں ہو حق حضرت بنی پھپھاندے واہی  
کہیا خاص ہاتھ رہا رزق نہ دیوے سانوں

جان مال زراعت وچہ یہود اہل رب فراخی پائی  
تاماں فراخی برکت کھتیاں رب انہاں کنوں مٹائی  
تا اگلی آیت گھلی رب وچہ معاملہ خاندن جانوں

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلَعْنُوا إِمَّا قَالُوا بَلْ

يَدُهُ مَبْسُوطَةٌ يَتَفَقَّوْنَ كَيْفَ يَشَاءُ مَوْلَايُزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَّا

أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ

وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ كُلَّمَا أَقْبَدُوا وَقْدًا نَارًا لِّلْحَرْبِ طَفَاهَا اللَّهُ وَسِعُونَ

فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ

اور کہیا یہود ہاتھ اللہ بند ہیں بند کئے گئے ہاتھ انکے اور عزت کئے گئے بسبب پیچیدگی کہ کہا انہوں نے بلکہ دونوں ہاتھ

لے غیر قوم پر اگرچہ التفات کریں یا نہ کریں جیسا کہ ارشاد ہوا کہ ایسا ہم نہ بنے کہ انہوں نے اپنی قوم کو ۱۲ خلاصہ



اوسکے کشادہ ہیں چرخ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور البتہ زیادہ کریگا بہت کو انہیں کچھ اتار گیا ہے طرف  
تیری پروردگار تیرے سے سرکشی اور کفر اور ڈال دیا ہے درمیان اونسکے عداوت اور بعض دن قیامت تک  
جسوت جلاتے ہیں آگ واسطے لڑائی کے بچا دیتا ہے اوسکو اللہ اور دوتے ہیں پنج زمین کے فساد کو  
اور اللہ زمین دوست رکھتا فساد کرنے والوں کو

بدھے تھے یہود اہل نیکیوں لعنت رب کریم  
بلکہ دونوں تھے کھلے ریکہ کرے چرخ جو جس چاہے  
جو تین مل رب تھیں آپا رول سرکشی کفر بنائیں  
جاں جیت لڑائی آگ جلاؤں سرور کی رسائیں  
نہال فساد خدانوں بھاؤں جو ایہ صفت رکھاؤں  
بلکہ تھے بند کنول و بخل جو جس ہن وچہ عزت لولے  
تے فخر الدین امام کہیا پھر وچہ کبیر نراسول  
چنے روز وچھا اسال پوجیاوت تھے بند خدا بول  
یا دوزخ وچہ ہونوت و انجو رحمت بدیوں اٹھے  
ہن اسدی پاس نہیں کچہ ہی ایہ کلمہ کفر خنامی  
موجاں دیوے بھر کر کم اہر ویٹے ہر آنے  
کنول خزان اید عطاؤں گھٹی نہیں شے رائی  
تا بھی اوس پردہ نہیں کچہ نعمت اور کنا میں  
جو فرمایا رب چرخ کریں توں چرخ اُپر تیں آوے  
دینہ راتیں ہے چرخ کتہ کیا اونہاں خبر نہ بھاوے  
تے جو کچہ سی وچہ تھہرے رب اوہ نہ کہیا کما فی  
جس چاہے شان بلند کرے جس جلی ہی لپست بناؤ  
تویں اس حدیث اندر متشابہ فرض اونہاں ایملوں  
مراد اونہاں نہی رہنوں معلوم کیف سپر و الہی

و کہن یہود وچہ ریکہ چرخ نہیں بن دیند  
پارول اوس جو کہی اونہاں نے مند بخن کولاہی  
تے اسد بیکٹ ماسی اکثر اونہاں یہود بلائیں  
اسال بعض عداوت وچہ اونہاں دالیا قیامت میں  
تے وچہ زمین فساد کھلاؤں جہت اسلام مساؤں  
تھے بند کنول غرض ہواں جسمانی تھے پیارے  
ایہہ ابن کثیر روایت لیا یا حضرت ابن عباسوں  
کہیا یہود عذاب ہوئی اسال اتے روز حسابوں  
تا رب جواب تہی تنگی حالت نت نساؤی  
اکھن ہی پاس آہ جو وند یا گیا تسمی  
بلکہ تھے خدا کے کھلے نت بھر پور خزانے  
کل خلقت لوں جو کچہ بچیا اچ لک پاک الہی  
ایہی کوڑاں حصے چاہے کرے عطا کسے تائیں  
سن ابو ہریروں وچہ بخاری مسلم نبی الاوے  
تے فرمایا تھے بھر خدا ہی چرخ نہ اونہاں گھٹا  
جوانہ و صہرت اوپا وچہ دی کتنا چرخ کیستائی  
عرش اوسد اپانی تے دوجے تھے میزان ایہائی  
جو چہ پیلہ مہتابون متشابہ الفاظ عیانون  
یہ خدا ہی صفت ایہی شے ساق وچہ جو چہ بھائی

سہ یا حضرت مسلم کے ذکر کے محو کرنے میں فساد کرے جو کہ انہی کتاب میں تھا ۱۱ افغان سہ یعنی حضور علیہ السلام کے صحابہ  
مقابلہ کو بہت ہی بڑے دن بد لینگے اور سپاہ مل اور گنگا رہوٹے چائینگے ۱۲ سہ یعنی بعد اس مدت مذکور کے خدا تعالیٰ کے  
تھے بند ہو جائینگے ہمارے عذاب کرنے سے ۱۳



اور ایسے عقیدوں کا فروپا مسئلہ پاک بچھانی  
کیف مراد اس سوچ خداؤں میں آیا جو بچائی  
جو محکم الی شہ کران برابر فضل الیہوں  
جو لکس کٹیلہ شئی ثابت ہو یا پاک کلاموں  
جہت شرافت مومن ہر جا وہم مکان اور بندہ  
ناقص اور توح انہا سے خالق پاکفڈایا  
ہے قرآن اسوے کارن پاک کلام الہی  
چاہئے چھڈ قانون جہالت اُسے عمل کیا  
نہ دی فتح نہ جنگ اور نہ انوں پہ نصرت جانی  
بھی حضرت وقت شکست جنگ لوج ہن آؤن ہارے

جو کری اعتقاد تہا ندو انگوں تہہ ربکہ جسمانی  
اتھ بلکہ مجھے خبر نہیں کیا بند مراد الہی  
ایہ نہ پہلے تے خلف کرن تاویل توافق راہوں  
تا اعضا نہ بچن ربکہ لوگ عوام اجساموں  
تے عرش اور راہوں بیت اسدایا تا وہ اسد اکندہ  
وچہ در مشور کتاب آسمانی میں جنہاں حکم لگایا  
تو رستہ ہواں کارن تے انجیل نصاریٰ الہی  
پھر جہناں کارن بعد بنیدہ مصحف کافی آیا  
چھڈ دی و گری لوگ یہودی چھوڑ کتاب آسمانی  
خواری حال شکست چروکی رہی اور نہا نوچہ پیارے

وآنکہ غم است برویا نند خداش  
آمدت زان کوپشیمانی حیا  
بارء گیر دپے اظہار عدل  
اس مبشر گردو .... اس مندر

چونکہ بد کردی تبرس امین مباحث  
چند گاہے او برویا نند کہ تا  
پارہ پوشد پے اظہار فضل  
تا کہ اس ہر دو صفت ظاہر شود

۱۰۱

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكُنَّا عَنْهُمْ سَبِيلًا

وَلَا دَخَلَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ

اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے البتہ دور کرتے ہم اُن سے برائیاں اور مکی اور  
البتہ داخل کرتے ہم اونکو بہشتوں میں نعمت سے

تے جو اہل کتاب نہیں بنے بنی اتے ہو زفر آنے  
تے ٹھیک اسیں اور نہاں داخل کو چہ با ناعیمان

لہ یہودی یہ تفرقہ پر گیا تھا کہ وہ مختلف ہو گئے تھے اپنے دین میں۔ چنانچہ بعض جہری اور بعض قدوسی اور بعض مشبہ  
ہو گئے تھے۔ اسی طرح نصاریٰ بھی اپنے دین میں مختلف ہو گئے تھے چنانچہ بعض ملکانیہ اور بعض منطوریہ  
اور بعض یعقوبیہ مگر یہ فرتے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین کے شائع ہوئے ہیں جو کہ بچائی سکھانے  
ہیں۔ چنانچہ یہودی نصاریٰ کا عیب آیت ظاہری میں مذکور ہے ۱۵ خاندن شریفین سلمہ جیسے نجات لفر بال کی لوائی  
میں جو کہ مجوسی تھا اور بطوس رومی کے مقابلہ میں بھی ذلیل اور خوار ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسی وقت  
اور یہودی نے حضور صلعم کے ساتھ مقابلہ کیا لیکن شکست اور ذلت ہی اٹھائی ۱۱



ایہ فیض عموماً جو آوے پاوے بندش تاکہ راہیں  
فقط توریت انجیل تے موسیٰ عیسیٰ من پیا لے

انکو مطلق چھوڑیا اس وجہ عمدہ رفتائیں  
پر لغ نہیں تاہم لگ من نبی قرآن سوا لے

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ  
رَبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ

أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ سَاءُ مَا يَعْمَلُونَ

۹  
ع

اور اگر وہ قائم رکھتے توریت کو انجیل کو اور جو کچھ آتا رہا ہوتا طرف انکی پروردگار اون کے سے البتہ کھانے  
اور پانے سے اونچے پاؤں انکی کے سے بعض انہیں سے ایک صفت سے بیج راہ کو اور نہایت سے بڑا ہے جو کچھ کر تے ہیں۔

تے جو اونہاں کتاباں بھین انہاں میں گرامی  
تے بہت اونہاں سے لوگ جو کدو بیاض مال زیادہ  
اور روزی بہت برکت وال جو اتوں تلیوں تھوے  
برکت عمل کتاب حقانی فضل و دھو ہر ساعت

ہر کہ در مکر تو دار و دل گرو  
بر سر کوریش کو یہ سناہم  
چیت خود را لائق آن ترکماں  
آن چہ راغ او بہ پیش صرصرم

معلوم ہو یا جس قسم اطاعت کیتی آپ شرع سے  
جاں رسد سارن لوکی چلن چال برائی  
قحط و ہال طاعون امر اضناں ہر یال ہن ہوں  
جو کچھ بھی سختی آوے شامت بد اعمالاں

لے یا دوسری آسمانی کتابیں جو انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئیں یا جو ہمارے نبی علیہ السلام پہاڑ سے فوہم سے آسمانی برکت  
مراوین جیسا کہ مینہ وغیرہ صحت از جہلم سے مراد زراعت رویدگی غرائق وغیرہ زمین کے دینے مقتصد متوسط بیان چلنا  
جو کہ گناہوں میں عفو نہ کریں اور نہ عبادت میں حد سے گزریں ۱۲ اخلاصہ سٹھ یعنی اگر وہ پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پہاڑ پر  
لے آویں تو عین مقتصد ہو اور اگر وہ اپنے ہی پیغمبر کی کتابیں مابین اور سچا جائیں تو بھی حضور علیہ السلام کے وروالت پر جھکا  
ضروری ہو یا وجود انکی ہدایت کے بھی ضروری اس دروازے پر چھٹکنا پر گناہ کتاب یا وہ پیغمبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے







کہ ابوریرہ شاہ رسل نے میں دو علم سکھائے  
جو وقت ضرورت عالم حکم الہی دے تے ناہیں  
جو غیر انداسی کہ بھارا حکم خدا پہونچاؤن  
جو اعلیٰ اور ذلت الہیہ شاہ رسل فرمایا  
بھی علماء امتی کا نیکو دینی اس ریل حدیث دسکا  
دینی علم سکھاؤن لوکاں فرض کفایہ پیائے  
جو بلوغ اعلیٰ ولوایت جویں وچہ خجاری آیا  
ہو دینی علم چھپان حرام جو شاہ رسل فرماوے  
جے موج لوگ اظہار کرن یا استحباب شاعت  
واللہ یعلمک من الناس نزول اسکے تھیں بہرے  
عاشقہ تھیں وچہ دوہاں صحیحان شاہ رسل فرمیدہ  
تاوہ راہ چلیاں کھڑک تھیا سداں تول آیا  
فرمایا تہ کس اتھ آندا سن اوہ عرض کنہ اسے  
ما آیم جو اجدن پھر و تھیواں ماہ انور دا  
اس آیت وچہ اشارت جس خالق دے امر سائے

کہتے اوہ علم کراں جے ظاہر گلامیر کٹ جائو  
تائیک عمل اس عالم دے سب دن بھسم اٹھائیں  
پھراوہ جدم نہ کیتا تا خود دو جے عمل و نجاؤن  
عالم کوکٹ بنیاں وارث وچہ تبلیغ الایا  
بنی اسرائیل وانگ مت میری دے عالم آئے  
جے بعض سن بلچنگا نہیں تے سائے عالم مائے  
بھاپیں اکو آیت میں تھیں پہونچاؤ فرمایا  
جو حق چھپا کو سائل کنوں لگام کٹل اس کو  
اس چھوڑن محرومی بد بختی امر کریں ہر ساعت  
یا ربیدے پھروا ہے رہن ہر وقت چو غیرے  
وچہ سفر مینے جو جو کوئی ہوندا سچا صالح بندہ  
تا بنی کہیا تول کون کہیوس حد و قاصد اجایا  
میر لوچہ آیا مت کوئی ویری تہ نہ پچھائے  
تا بنی و عاکیتی حق اوسدی خازن خبراں کردا  
خلقت دی ہر شتر ضرر تھیں اسنوں بچا کر

سعدی | تو ہم گردن از حکم داور پہنچ  
جویں شاہ رسول اللہ سن صدیق اکبر چہ بچائے  
جویں فرمانبرداری رب دیوں محنت پدا فرما بلاتوں

کہ گردن نہ پچہ نہ حکیم تو پہنچ  
کیوں حجت کر کے حضرت بشر طرف سداؤ  
تویں سنگ سب شاہ رسل دے ہو وامن صفائوں

لہ یعنی وہ ایک علم ہے اگر میں اس کو ظاہر کروں تو لوگ میرا حلق کاٹ لیں سو محققین نے وہ علم سر کر و حافی اور علوم ربانی قرار  
دینے میں اخلاص اور دوسری حدیث میں جو آپ نے نالایق کو فرمایا کہ جو شخص اس علم کی لالچ نہ ہو اس کو علم کا سکھانا ایسا ہی جیسا  
کہ خنزیر کے گھیس میں مونیوں کا مار ڈالنا ۱۱ مشکوۃ۔ اور وہ علم اجتہاد اور اصول فقہ اور قرآن مجید کے دقائق و اسرار و غیرہ ہیں اس ظاہر طور  
تو آیت اور حدیث میں تعارض معلوم ہوا جو آیت کہتی ہے پہونچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور حدیث کہتی ہے لایق کو علم سکھانا ایسا ہی  
جیسے خنزیر کے گھیس مار ڈالنا پس آیت اور حدیث میں مطابقت کس طرح ہوئی ہے جواب آیت میں حکم ساتھ جو پہونچانے کے وقت  
حاجت اور ضرورت کے مفید ہو گیا فردی امور دینی جو ان کے ساتھ حاجت تھی عوام کو اور ان کا سکھانا قابل فہم عوام کے بھی تھا پس  
وہ ظاہری علم سو شخص سے سکھایا گیا اور علوم باطنی ہو کہ اجتہاد ہی سو وہ تعلق رکھتا تھا ساتھ خواص افہام کے پس وہ علوم اسیکو  
سکھائے جائیں جہاں سکھانے کی لایق ہو اس کو تعلیم فرما دی اور اس بات کا یقین کرنا چاہی جو علوم ظاہری اور باطنی اکبر و سر کی شج  
اور تفسیر ہیں امدان دونوں میں کوئی مغایرت نہیں ہاں بعض بعض اسرار ہیں جو وہ باطنی ہو گئے اسلئے خصوصاً صلعم کے فقط پس

۴ پس بات ان کے فقہیہ و غیر فقہیہ جوتے ہیں یعنی ان کو حدیث کا رٹا یا دلو جے اگر کسی سمجھ نہیں ہی اور بہت اچھے فقہیہ اور کی طرف دیکھتے ہیں نہیں جو اس سے زیادہ فقہیہ ہیں اور بہت والا مشکوۃ و خلاصہ وغیرہ۔



یکے دیدم از عرصہ رود بار چناں ہوں نا حال ہر بنیست تبسم کنان دست برب گرفت تو ہم گردن از حکم داور پیچ محال است چوں دوست دارد ترا	کہ پیش آدم بر پلنگ سوار کہ تر سید نم پای ز فن بہست کہ سعدی مادر پیچہ دیدی گفت کہ گردن نہ چید ز حکم تو پیچ کہ دوست دشمن گذارد ترا
--	--

## متعلق طغیاناً و کفرًا الخ

اس آیت وچہ اشارت ایہہ جو دحقیت ساری تے زیت سنگ اعمال ظاہر باطن دین اسلامی بجی دنیا تے جو شے دنیا چہ منہ پھیرن ہر دوار تو رک نفس فل ہر بخلق بُرے اوسک اوصافوں ایہ بن نبیت مرشد کامل حاصل ہووی نہیں تے کافر قوم جو منکر ظاہر دین فقط اوہ پھڑے اس گلوں اوہ پہلو پھر دوچہ انکار سدائے	اوہ ظاہری باطنی احکامات تے ہے منحصر شہادی بن خدب الہی تے تربیت فیہون ایسب خامی اؤ کرک توجہ طرف خداوی صدقوں رک ہر گلوں تے نال اوصافے دلہو متصف ہوں نظافوں تو قوت نصرت شاہ رسل بن قد گلال پائیں تو بن ظاہر خان خزان و تے نظر نہ کر دے بلکہ ہر ظاہر نول باطن روح البیان الائنے
فائدہ ہر ظاہری خود باطن بہت پیچ خطا طے نو سید خط بغن کہ سیش رانہ میند غیر این بنت ماجہ خواندہ چہ ناخواندہ گر سرش جبہ لبیش یا درو اں سرش گوید سمعنا یا صبا	ہر چو نفس اندر دوا کا کامل بہت ہر عیش خط نہ بہر خواندن عقل او بے سیر چوں بنت زین بنت پائے او بگل در ماندہ تو بسر جبہ لبیش غرہ مشو پائے او گوید عصیا خلنا
تے جدب انکار نبوی مثل یہود نصائے	پس پاکی نفس غرہ کرو ایہ صفت گندی

## حکایت

کہش اگر فضیل قاضی ہے وقت نسخ جد پایا ناکھیا فضیل تائیں شاگرد نہ پڑ حضرت یسینوں کہش شاگرد نیز ارتھیناہ میں پڑھاں کہ میں	فضیل سوانے اوسک شروع کیتی یسیدین بتایا سن چہ فضیل شہادت کلمہ کرن گنا لقیبوں پس وچہ انکار گیا مرحلا دتا دین ازائیں
--	---



گھر میں بغیر رضائے سارا باہر قدم نہ پائیا  
پنچیا کی بھری گھلوں جو توں نور عرفان کو آیا  
کہیا ایک نعمت پاروں آسم سخن الاند  
دو جاحش غصہ خجہ یاراں پاروں آفت پائی  
میں ٹھپیا اوس علاج کہیا تیں خمر میں ہر سالے  
پس پندار یہاں اثر آگئیں تاہیں دین گواہ  
بعد کفر ایمان ایک فیصلہ بات فیصل خدا نے

پھر وہ خواب ٹٹھاٹھا گویا جو دوزخ طرے سدایا  
تے سیواں شاگرداں تھیں تیرا آگ عالی پایا  
یاراں آپنیاں اکوائے اس جو نہ سنیا جاندا  
ترجما مرض آہی میں طرف طبیب گیا سان بھائی  
تاتہ صحت ہوئی تہا تو جان دیس میں ہر حالے  
منہا جوں وچہ روح یہاں نے اسدی نقل لیا  
اگلی آیت وح فرمایا لو کی سمجھن دانے

إِنَّ الدِّينَ أَمْنٌ وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور جو لوگ یہودی ہوئے اور یہیدین اور نصاریٰ جو کوئی ایمان لادو  
ساتھ ساتھ اور دن پچھلے کے اور کام کرے اچھے پس نہیں ڈر اور پروا دے اور نہ وہ غم کھا دیگے

تے چہرے ہوئے ہوئے صابی ترسا سنگ تھائیں  
ناہ کوئی خوف اور تھانے اور تہا غم تھانے  
ان الذین امنوا والذین هادوا والذین نصارى من آمن بالله واليوم الآخر  
وعمِل صالحًا فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون

لا تخافوا موت منزل خائفان  
ہر کہ ترسند مرورا ایمن کنند  
اگر کہ خوفش نیست چوں گوئی ترس  
ہست دند خوراز برائے خائفان  
مردل ترسندہ راسا کن کنند  
ورس چہرہ نیست او تھانے ورس

اولیاد ان نول غم اندو نہ خوف حشر دن آیا  
قرآن اوچہ نہاں ظاہر باطن رہیا عمل سوہاے  
و کہ مصیبت سختی آفت رنج جہوں کوئی پائے  
ادہ ہر حالت وچہ ناں خداے جمیع نفس ہواؤں  
تاہر یاں صفتاں نفس دہاں چہرہ تھپے مرض نفا توں  
ایہ پیغمبر خواہس کیا پیچ ایہن قلب دواہیں

تو بے شری منزل اول جہاں دین ایضا صفحہ ۱۱۳ میں بخوبی ذکر ہو چکا ہو۔ فتاویٰ ۱۲ حلوانی عفی اللہ تعالیٰ عنہ بندہ وکرمہ



زاری بخیر خدا کے اگے وقت سحر سعادت  
تو وہ حقیقت مصلح ولد آپ اللہ ہو ٹھاکے  
جو دلائل آرام اللہ کے ذکر و قرآن آتا ہے  
جس عمل کی تائید ہے اس جیسا کوئی برائے نہ آیا

تے خالی رکھیں شکم طعاموں باتیں نفل عبادت  
تو صلوات شگفتہ بخت بعلرب علاج سوائے  
ذکر و دعاؤں بونہا شریہی و چہ ذکر خدا سے  
اُس خوشخبری جس پر مہیا علم تے اُس پر عمل کیا یا

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَارْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رَسُولًا قُلْنَا

جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ

وَحَسِبُوا الْأَكْثَرُ فِتْنَةً نَّعْمُوا وَصَمُوا ثُمَّ قَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ

عَمُوا وَصَمُوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ وَاللَّهُ بِصِيرٍ بِمَا يَعْمَلُونَ

البتہ تحقیق لیا بنی عہد بنی اسرائیل کا اور بھیجے تھے طرف اوسکی پیغمبر جس وقت کہ آئے ان کے  
پاس بنی عہد ساتھ اسخبر کہ کہ نہیں چاہتے تھے ہی ان کے ایک فرقہ کو بھجولایا اور ایک فرقہ کو مار ڈالتے ہیں  
اور گمان کیا انہوں نے کہ نہ ہو گا فتنہ پس اندر ہو گا اور پھر ساتھ رحمت کی پھر اللہ اور پر ان کے پھر اندر  
ہوئے اور بہرے ہوئے بہت انہیں سے اور اللہ دیکھنے والا ہے ساتھ اسخبر کے کہ کرتے ہیں

بھی جہت ایمان آئے گھلیم طرف کمال احوال  
تا اوہناں بعض رسول بھجواؤ بعضیان جان گو اند  
پس آئے دور ہو گئے مگر رب و ت پر تنہا میں  
تو اندر شو و کیم ہر جو کروے عمل کما فی  
پرو غفلت ہو تنہا انھیں کتیں جو جو خراہوں  
جو ظلمت عصیان ہو دن کالے کفر و کماہوں  
نہ احمق جان چار دیہاں تھیں کچھ پوسی بچا ہی  
نہ احمق جان چار دیہاں تھیں کچھ پوسی بچا ہی  
جو حرکت در بنی ندی تا وہ کہ خود تقصیر یقینوں

اسال اسرائیلیاں تھیں عہد لیا اتباع تو رہتہ بنیاد وال  
جائ بنی تنہا اول حکم لیا مذ جو تنہا نفس چاہتے  
تو سمجھا اوہناں بیدیاں اس ہو لکڑیاں میں  
بھی آتے تے دوری ہوئے بہت اوہناں تھیں ابھی  
جو حق و کیم تھو ہو و دورے سنن خطایوں  
اوہ اندر راج بچھن جو تنہاں موصول ملے سرکاروں  
اوہ کرن گمان تھیں ملے ریت اسال بھلیا فی  
اوہ کرن گمان تھیں ملے اسانوں ابی بھلیا فی  
و چھل السافلین و گئے اوہ اعلیٰ علیتینوں

لے تاکہ ان کو قتل کر کے بیدیاں سے بچائیں اور گمراہی کے گڑھے سے باہر نکالیں ۱۳ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
اصل کی اصلاح کرنے کے واسطے تشریف لاتے پس یہ گمراہ ہو گئے اور مسیح علیہ السلام کی لگے تو میں کرنے اور عیسائی بھی نہ  
باہر نکل گئے اور دونوں فرقے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے نور ہو گئے ۱۴ طحاوی عنی المدینۃ ۱۲



کہا افضل جو آخرت والا سفر شیر یا چا ہے  
موت سدا رنگ چٹا بھکھوں کا لادم لو کا ٹی  
جال اسر او چہ اتھا دورا ہوندا مرد پیارے

اوہ یاد رکھو رنگ موت منج سیاہ سبز سفید جو آپ ہے  
منج مخالف ہوں شیطانوں سبز مصائب بھائی  
پس گمراہ ضرور ہوئے تاہ پوے ہدایت کاری

گور را ہر گام باشد ترس چاہ  
مرد بینا دیدہ عرض راہ را  
ماہیاں را بجز نگذار و بروں  
اصل ماہی آب جیواں از گلست  
قل زلفت است و کشاید خدا

باہزاراں ترس می آید براہ  
پس بداند او مغاک چاہ را  
خاکیاں را بجز نگذار و بروں  
حیلہ و تدبیر اینجا باطل است  
دست در تسلیم آن اندر رضا

دوویں ٹول رہو نصائی حدودں لنگہ صائے

جویں اگلی آیت وہ سہنا ندا حال خدا فرمائے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ بَنِي

إِسْرَآئِيلَ عِبُدُ اللَّهِ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ

اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا لَهُ فِي النَّارِ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ

البتہ تحقیق کافر تھے و ملوک کہتے ہیں تحقیق اللہ وہ مسیح بیٹا مریم کا اور کہا من نے اسے بیٹو یعقوب کے عبادت  
کو اسد کی گمراہ و گار میرا ہے اور پروردگار تمہارا تحقیق بات یہ ہے جو کوئی شرک کی و شاکہ اللہ کے پس تحقیق  
حرام کی اللہ نے اوپر اس کے بہشت اور جاگہ کسی آگ ہی اور نہیں اسطے ظالموں کے کوئی مددگار

اوہ کافر ٹھیک ہوئے جنہاں بن مریم نور بنایا  
تسلی خاص اللہ لوں پوجو جواب میرا ہر تساوا  
تے دوزخ وچہ ہکانا اوسدا بدلے شرک تباہی  
جنہاں شیخ کہے رب حد پوجو کل مریداں تابش  
جویں اگلی آیت وچہ خدا نے کفر اسنوں فرمایا

تے مال ہی خود عیسیٰ نے سی اسرا یاں فرمایا  
جو شرک کے سنگ خالق جنت اوس صام خداوا  
نہ اہل ظلم دی کلان ہو کوئی مددگار پس ابھی  
جو اوہ رب چھوٹن خیال پوچن کوین کافر آہیں  
ہو واحد رب سہکلا اوس بن کوئی معبود نہ آیا

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَلَاثَةٌ وَ مَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهُ وَاحِدٌ

وَإِنْ لَّمْ يَتُوبَا فَمَا يَتْلُونَ لِيَئْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُم عَذَابُ آلِيمٍ



البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق اللہ شریک ہے ہمیں میں کا اور ہمیں کوئی معبود مگر خود ایک خدا اگر  
نہ ہاں رہے اور پھر سے کہتے ہیں البتہ لگے گا ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے انہیں سے عذاب دردینہ والا

تے نہیں معبود کوئی بن بہک رب کو کہ یہاں مردوں  
تالکسی نہاں عذاب کھاندا ہے ایس کفر سے  
بعضیاں تریجے حصے وارب نال شریک ملا یا  
ہاٹ عیسیٰ مریم اللہ تبارک آکھن رب نکار  
جوہیں سوچ شعل حرارت تنو کہو میں ہر سوئی  
تے اہل اسلام پر عیسیٰ خام اغراض جاوں  
اتھیں بہت بعض خاں ہیں تثلیث اوہنا نہ  
عذاب تثلیثوں پھر اوسک تاہ اوہ جاوں و صلو  
جو تائب شریک اوہ مل وچہ اہل کتاباں جاں  
اوہناں اس شہیہوں خالقوں چھڈ عیسیٰ رب بنایا  
تے کرن حلول برحمت تھیں کہ حاصل کی فوٹوں  
جو فوٹوں نہ اتی تشبیہ خالقوں میں دینے

اوہ کافر ٹھیک جو کہن تجارتی تان معبوداں  
جو اس بہتا نول نہ ناولن میں شریک جو کہو  
بعض عیسیٰ آکھن عیسیٰ رب آپے بن آیا  
تے یہاں بل کوڑا ہی پر وچہ کینرت سے  
ہاٹ آکھن ٹیوٹ روح قدس یہ اللہ ہے مجموعی  
نہ صفات یہاں غیض و بغاوتوں مکہ الاون  
جو اتھیں نہ ناولن تالساں ہوں عذاب کھانے  
اوہ بجاوین نال انکار رسالت حضرت خاں ہوئے  
فرج اچھاں عیسیاں وی ہے موار ٹھہرائی  
جاں تصف شکفات الہی اوہناں مسیح نول بیا  
خجستہ کی اجتماع تفریقوں امتزاج ناسوتوں  
عارف عاشق ویکھ لائل صدق یقین کرید

اَفَلَا يَتُوبُونَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ

مَرْكِبٍ اَلَا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ وَاَمَّا صِدْقٌ يَقْتَضِيْ

يَاْكُلُ الْطَعَامَ اَنْظُرْ كَيْفَ نَبِيْنٌ لَهُمُ الْاٰيٰتُ ثُمَّ اَنْظُرْ اَنِيْ يُّوْفُوْنَ

لہ جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے عانت تملکت للناس اتحد و فی و اتمی الہیکل من دون اللہ یعنی ای عیسیٰ کیا تو نے  
انکو کہا تھا کہ بڑو معبود میری ماں کو مودہ اسوائے اللہ تبارک و تعالیٰ کے پھر فرمایا کہ اس شرک کی بات کو رد فرمایا کہ کوئی بھی  
معبود نہیں مگر ایک معبود اکبر ہے یعنی وہ کہتے ہیں مثل ہمارے عقیدے کے تمہارا بھی عقیدہ ہو جیسا کہ تم کہتے ہو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے  
صفات مثل قدرت حیات ارادہ سمیع بصیر علم خیرہ حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ مسلمان اور خود خدا کی صفات کہتے ہیں اور ذات الہی  
جل جلالہ سے یہ صفات علیحدہ جاتے ہیں ۱۲ خلاصہ میں ہی طرح آیا ہے۔ سہ اس میں اشارہ ہو کہ جو لوگ یہ عقیدہ نہیں کھتے وہاں عذاب ہے  
محفوظ رہینگے کہ یہ شہود کر کہ سابق میں گزرا تھا کہ اہل کتاب کا دوسرا حلال ہے اس میں مراد یہی اہل کتاب مودہ مراد ایک  
دوسرے سے علیحدہ نہیں نہ شریک عیسیٰ جو اس زمانہ کے درمیان تثلیث یعنی تن خدا و غیر ہوئے کے قابل ہیں ۱۳  
ملوثی یعنی اللہ نہ شہاں کی شریک کے درمیان انصار کی حاکمیت ظاہر فرمائی کہ وہ تین خدا ہونے کے مرئی ہو یہ صاف  
ابطالان ہے۔ پہلا جو شخص کھانچو سو کھانچو پھر پتہ کجہ کس طرح خدا بن سکتا ہے ۱۲ خلاصہ



کیا پس نہیں بکرتے طرف اللہ کی اور نہ بخشش مانگتے ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ نہیں میں مسیح  
میلایم کا مگر جو تحقیق گذری ہیں پہلے اس سے پیر اور ماں اور کسی صدیقہ تھی یعنی اولیاء دعوت رکھتے تھے کھانا  
دیکھ کیونکر بیان کرتے ہیں ہم دلوں کے فشاںیاں پھر کچھ کہاں پلٹتے جاتے ہیں

تے ہو رب شہناز کو رحم کنندہ فضل کمالے  
اُس پہلے گزرے بہت نبی تسلی صدیقہ آہی  
دیکھ ایسے کوید لیلیاں لیا تو باجھی لٹے ویندے  
قومیم ہوا دوسری ماں پیاری لائے مشرک وہابی  
وصدقت بکلمات و تہاوج خانہ زن میں گویا  
رسول یہی بن مریم حسنوں مال حقیقہ جایا  
جاں صفاتِ عادت کھدی پھر کوئین تہاں بھوایے  
تار ب غفور رحیم یہی تسلی بخشاں خاص الل  
تا پوری مشرک ہو سو مشرک و وزخ نت ہر حال  
شاہِ رسل و لائق جہریاں سچیاں میں گویاں

کیا پھر شران نہ رب کی بھی تسخیرش چاہن نالے  
 نہیں مسیح بن مریم مگر اوہ آۛ بنی الہی  
 طعام دو دیں وہ کھائے آپ پھر کوں یہ کہندے  
 جو میں ہو پیغمبر آۛ او میں عیسیٰ بنی الہی  
 صدیقہ بونہ سچی یا اوس آیتاں رب سچایاں  
 ایہہ عجز انسان کے ضعف بشر اور بظاہر فرمایا  
 جو جن جن تمہیں پاک یہی رب تو ایک کھائے کھانے  
 جو توبہ تنگھا کر کن اس تہمت شرک و بالوں  
 جو کہ اعتقاد ربوبیت تسخیر و صفات کمالاں  
 باوجود ایس کہن کے سبک صفتاں جلتے آۛیں

قُلْ تَعْبُدُونِ مِنِّي وَاللّٰهُ مَا لَكُمْ لَكُمْ خُرَافًا وَّافْعَالُوا اللّٰهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

کہو کیا عبادت و تقویٰ تم سے اس کو اور چھوڑ کر نہیں لیتیا میں کہتی ہوں اس کی سہارا نہ لے لیج اور اللہ تعالیٰ ہی سننے والا جاننے والا  
کہہ کیا بوجہ حاجۃ اللہ جس وس نہ لے لیج خسارا

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ

تَوَمَّ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝

ابہ اہل کتاب کے منت کیا وقتی کرونیج دین اپنے کے سوائے حق کے اور مستہم پیروی کرو  
 اے جیسا کہ لغت کے اپنی کو خدا بنا لیا اور بعض نے خدا کا بیٹا پس تم بھی اپنے بیٹے سے اسد علیہ السلام کی طرح نہ کہو اسکے سوا اللہ قسم  
 کی تعریفیں بجا ہیں ۱۷ قصیدہ بردہ - سلف غیر الحق صفت ہو معصہ محذوف کی یعنی یہود اور نصاریٰ دونوں حد سے نکل گئے خدا رک  
 اور اھوائے حج پہ ہوا کی جو کولائے طرف نفسانی خواہش کی کہا شعبی نے جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے سو وہ مذمت کے لئے ہے اور  
 خطاب و مکیع العربی کا واسطہ یہود اور نصاریٰ کے لئے ہو کہ حضرت مسلم کے وقت میں موجود تھے ہیں ان پہلو کی تابعداری  
 منع کی یعنی جنہوں نے کہ یہ دعوات نکالی تھیں ۱۲ حاد ن شریف -



خاموشوں پر قوم کی تحقیق گمراہ ہو پہلے اس سے اور گمراہ کیا بہتوں کو اور بہک گئے راہ سیدھے سے۔

کہہ اہل کتاب دین اپنا وہ لنگھو حد کدہ ہیں جو عیسائیوں کی کتاب میں جو بھی بولے کہ جلاؤ غلو نصابی کہن جو عیسائی پس خدا و آیتیا جان قوم نصابی عقل و ذرا فی طرفت سے بیکانے جو مٹی تھیں گھر صوف پھر اوڑھو اور اوکھڑا تھیں تو خبر دیو جو کھاون لو کی بھی جو گھر میں رکھیں دیو تے بہ کہن جاں پاکی نفسوں لنگھیا ناسوتوں ایہ امت مرحومہ مال اطاعت ختم رسالت مائتہ اللہ اندر سی تکلیف دہناں تھیں اٹھ سدا و

باسچوں حق آئی مگر نہ جاؤ خواہشاں نفس بلائیں تو گمراہی وہ پچھا سدا وراہوں بھل سدا تے مخالف دینوں ہو پھر کتنوں نے اصرار آشکارا غلو ہو و عیسائی نول کہن ایہ نبی نہ رہا پایا بن باپ ہوں تھیں کہن لگو تاپت رہا رہا نہ جانے اتھیاں کوڑیاں صحت دیندازندگی مرگ تائیں ایہ مفتال رہیاں اسچ رہا تپت اوں سے منیندو تو پوچھا وہ پچھ لاہوت ہو یا نہ خاص فعل لاہوتوں وہہ طریق سلوک ہو جو جذبات الہوں حالت پادمان مال وصال ویدلاں جیوں شبلی و سیا سے

نہیت باشد حجت و جوئی زبیاں  
جہل باشد برہناں صیقلی  
ارشت باشد حجتین مہ رسول

چوں شدی بریا مہائے آسمان  
آئینہ روشن چو شد صاف و جلی  
پیش سلطان خوش نشستہ بقول

۱۱۱

لَعْنُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى

ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ

عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

لعنت کئے گئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل سے اوپر زبان داؤد کے اور عیسائی بیٹے مریم کے یہ سبب اسکے کہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے حد سے نکل جاتے ایک دوسرے کو منع نہ کرتے بُرے کام سے کہہ کرتے تھے اور سکو البتہ بُرا تھا جو کچھ کہتے تھے کرنے۔

زبان کنول داؤد و عیسائی ایہ اس جہت منراہاں

لعنت کہتے تھے جو کافر ہوئے کنوں اسرائیاں

سہ جو بیٹا باپ کا سر سوتا ہے۔ صبح الیہیان  
سہ جب اُسے دھویا اپنی کتابوں کو ونا کے پانی کے ساتھ تو کہا اُس نے یہ بہت اچھی دلیل ہے۔ مگر ایہ  
نقل چاہے ساتھ دلیل کے پیچھے حاصل کرتے نازل کے۔ ۱۲ صبح الیہیان



جو خداوند نکرہ ہے آپ نے کہے نہ فرمائی  
 نہ کہہ دے جو نول فعل کی تھیں منع کریدو آپ  
 جو ان نفی حد تک لعنت پئی تنہاں داؤدوں  
 ولقد علمتم الذین اعتدوا وھو پہلے وہ سپاہ  
 معلوم پایا جو کل اسرافاتی ناہ اچھے آپ  
 جو داؤد و زبانون لعنت ہوئی یہود و شراراں  
 و ما رمیت اذ رمیت جو سی سنگریزاں مجھ چلائی

ایں نہ کہوئی تو کہ من کر دم چنیں  
 ما رمیت اذ رمیت گشتہ  
 کہ ترا از تو بکل غالی کتہ  
 اگرچہ قرآن از لب پیغمبر است

بھی کیا دن قیامت لوگ اس امت بعض قبول  
 راہ وہ لوگ ہوسن جہان کچھ برائی ہٹکیا ناہیں  
 ابھی اس جہت جو دیکھ برائی پر وہ گھٹ چھپاندے

ہر کسے کو از صف دیں سرکش است  
 اے تو گفتار تعالوا کم مکن  
 گرمے گرد و گرفتارت فظیر  
 ایں دمال گر لب نفسہ ساحر ش  
 قل تعالوا قل تعالوا اے غلام

مومن نول لائق محبت کرن نہ ناگھاراں  
 ناسق فاجر غافل جاہل چھوڑی کل اشرا راں

سارہ بود اور نصاری کی جو حدیں بیان ہوئی میں انکی بابت فرمایا کہ انکا تابع نہ ہو ۱۲ خلاصہ سکہ اور دوسرا یہ کہ مومن اور کافر ایک جنس  
 نہیں ہیں کافر کے ساتھ دوستی رکھنا اللہ تعالیٰ کے غضب کا باعث ہے اس واسطے کہ کفار کی دوستی واجب کو دیتی ہے کہ اولیاء اللہ سے  
 عداوت رکھی جاوے اور انکی محبت سے بیزاری ۱۳ روح البیان سکہ قصہ انکا پہلے پارے دوسرے میں گذرایا اور مائدہ والوں کا سورہ  
 کے اخیر میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۴ احلوا فی غنہ سکہ اور ۱۵ یہ جو اللہ تعالیٰ نے گناہ کا نام رکھا ہے گناہ یہ اسلئے کہ واجب گناہ  
 ہے انکار کو اور عبادت کا نام عبادت اسلئے ہو کہ واجب کو دیتی عبادت معرفت کو اور گناہ پر سبقت کرنا ہے ۱۶ روح البیان یعنی کافر  
 اور مومن کے ساتھ ایک ہی جنس ہے دوستی کرنی یہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا باعث ہے اور دوسری کفار کی اولیاء اسکی عداوت کو واجب کرتی  
 ہے پس لائق مومن کو کہ انکی محبت سے پہلو ہتی کرے ۱۷ روح البیان جب کافر دینی کو محبت اپنے بچے کی تھی اسے کیا معلوم تھا محبت کی بات



نکاح

میل مجنوں پیش آں لیلی رواں  
گفت اے ناقہ چو ہر دو عاشقین  
نیت بروفق من مہر مہار  
جاں زحیر عرش اندر فاقہ  
چوں کشادہ سوئے بالا بالہائی

میل ناقہ بس ہے طغش دواں  
باو قصد بس ہمو نالہ تقیم  
ترک باید از تو صحبت اختیار  
تن ز شوق خابن چوں ناقہ  
در زوہ تن در زیں چنگا لہا

پہلے یوں ہی ہے

تَرٰلِیْ کَثِیْرًا مِّنْهُمْ یَتَوَلَّوْنَ الدِّیْنَ کُفْرًا وَّ اِلٰیْهِمْ مَّاقَدُّمَتٌ لَّہُمُ النَّفْسُ

اِنْ سَخَطَ اللّٰہُ عَلَیْہُمْ وَفِی الْعَذَابِ ہُمْ خٰلِدُوْنَ وَلَوْ کَاثَرًا یُّؤْمِنُوْنَ

بِاللّٰہِ وَ النَّبِیِّ وَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِیَآءَ وَلٰکِنْ کَثِیْرًا مِّنْہُمْ فٰسِقُوْنَ

تو دیکھیں بت منافق دوست کمن ہو کفار  
ہو بر جو اگے بھیجا اپنی جہت اونہا نیان  
جو ب بنی نول مند تے جو طرف بنی دی آیا  
ضمیر کثیر انہم داول اہل کتاباں کر دے  
جو کعب بن اشرف تشخصا تال کے رل جاندا  
تے بنی مراد محمد ما اُنزل قرآن ایسا ئی  
اس آیت پر اشارت اللہ اتھ خطا ہر فرمایا  
جو جنس انزل دی فطرت اندر اسول کوئی جاوے  
کہ لیا وال رحمانی دے سنگ پیار محبت پاندے  
گھاندی جنوں ماتم غضب خدا آوے  
جو رب بنی قرآن منن سوولیاں دوست رکھ دے  
حب ہو کہ وجہ اللہ ناہ نفسانی حب رکھیوے  
گمراہ فرتے جو ظاہر ہو دشمن ہیں خداوے  
جو پچھڑے چال قدیم اولیا وال اوہ بندہ رحمانی

یا دیکھیں ناکل کفار قریش یہوداں پیارا ظہاراں  
جو غضب کینا رب پر تہناں نت لیناں اب ناں  
تے یا کفار نہ پھر دے پھر دہنہ تہناں فسق کمایا  
دیکھیں بت یہود جو مشرک کمیاں دست پھر دی  
اہل شرکوں مسلماناں سنگارن جنگ اٹھاندا  
تے بہت انہاں تھیں فاسق امر الہول کئے واہی  
جو غضب جان دی دل ضیل پنی وے کفر ایمان بھایا  
جو بریاندی سنگ پیلے جو جنس جنس لوچا ہو  
ایہ جب جنت اوہ جب جنت فرق وڈی میا ندے  
تے نال محبت اہل اللہ دی بندہ رحمت پاوے  
پر اکثر فاسق لوگ اویاں ویریاں آفت رکھ دے  
رہے ویریاں ویریں سنگ پیاریاں پیا کچھوے  
سلف خلف دی راہوں نکل تابع ہو ہو اوے  
نال اسد غضب اللہ کرتی ہے ایمان نشانی

۱۲

ترجمہ دیکھنا ہو تو بہت کو ان میں سے دوستی کرتے ہیں ان لوگوں کی جو کافر ہوئے البتہ برا ہے جو کچھ آگے بھیجا ہے

مہر مہار جو کچھ آگے بھیجا ہے اور اس پر کہ جو کچھ آگے بھیجا ہے اور اس پر کہ جو کچھ آگے بھیجا ہے



لَيَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودُ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا  
وَلَيَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرِي ذَلِكَ

بِأَنَّهُ مِنْهُمْ قَسِيصَيْنِ وَرُحْبَانَاوَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

البتہ پاویگا تو زیادہ سب لوگوں کی عداوت میں واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں یہود کو اور ان لوگوں کو کہ شرک کرتے ہیں اور البتہ پاویگا تو نزدیک اور نیک دوستی میں واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں ان لوگوں کو کہ یہ تو ہیں تحقیق ہم نصاریٰ ہیں یہ اس واسطے ہے کہ بعضے ان میں سے پڑھے ہیں اور عبادت کرنے والے ہیں اور یہ کہ وہ نہیں تکبر کرتے۔

توں پاویں سخت زیادہ سب سے دشمن ہونا سنو  
تے لوگ کا تحقیق نہ نہ شری پاسیں جب اندر آشکارا  
ایہ پیارا ہی اس حجت جو عالم عابد بعض تنہا سے  
اتھ کہیں مرادو جانی بھی تس دوست یا رہنمائی  
تے نال سخاوتی اکثر اوس سے یا رہنمائی لیاے  
ناتشاہ بخاشی ستر عالم گھلے طرف بنی دے  
ناسورہ یسین مبارک تنہا بنی سنائے  
اکیسویں کہیں قرآن مشابہت تمام رکھیندا  
حافظ کارے کہیں در نہ بحالت بر آوریم

روزے کہ خیرت جاں بچان و گر کشیم  
وچھو نول جہنماں رب بنایا راہ توحید پہ لائے  
جواکھینوئے اور ہا نو آت کا سن رب بنایا واں  
اوہ بھی وٹے دشمن کا سن اہل ایمان پا میں  
جہنماں ویکھیں عیسیٰ اور آیتاں ہیں رب کیا ظہاری

لے نہیں تو دور کہ نصاریٰ بھی مسلمانوں کے قتل کرنے اور اسلامی ملک خراب کر نہیں کہ نہ تھے پس یہاں شکیک مرادو شاہ بخاشی اور اوسکی دوستی یہاں ۱۲ تفسیر نوئی حلقہ یہ قصہ سورہ آل عمران میں گزر چکا ہے ۱۲ آیت یعنی جس طرح انہوں نے ہمارے چچے اور رب بنایا ہے تو بھی ہمارے لئے کوئی رب بنا دے۔ جیسا کہ جودی جو رسد مبارک تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں اوسکی ۱۲ آیت میں وقت انہوں نے بچھڑے کو اپنا رب بنالیا جس میں کہ کوئی بھی صفت خدا کی نہ تھی اور کہا انہوں نے کوئی خدا ہمارے واسطے بنا۔ اور ہمارے کہ درجے کے مشرک ہیں اسلئے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی صفات الوہیت کے نشان دیکھ کر صبح علیہ السلام کی ربوبیت کے قابل ہوئے۔ پس یہود اعلیٰ درجہ کے دہل مشرک چھڑے بہ نسبت نصاریٰ کے ۱۲ تفسیر میں اب بیان



ہو وچہ معالم خازن کیتو متے قریش بلایش  
تاہر جا مسلماناں کہ دیکھ گوناگون سزائیں  
تے ابوطالب نوں رب حضرت داندگار بنایا  
جاں یار دھو وچہ پنج تکلیفان سر دواں جانیان  
تایارال انوتاریاں حضرت جسے طوت دوریا  
اودہ شاہ منصف اتھ پھر وچہ لک رب کچہ فوٹا  
ایچھیویں سال نبوت کچھ ماہ حبس پیارے  
پھر پھولی ہوئی مروتیاسی نال زناں بھی یاراں  
تاکلیاں جانا حبس وچہ پاپا پھن مسلماناں  
نالوگ جو قوم اپنی مے جا کر شاہوں موڑ لیا وے  
بھی ہر لوگ جو لائق فائق شاہ وکھ اوہناں گھٹے  
تنہاں شاہ نوں اعجب کیتا کہ پھن وچہ نال بدلیا  
تے عیسیٰ بن مریم وے حق ایہ سخن اونے کر وے  
جو دین نوان و دھواگا ہاں موڑا نہاں اسراہوں  
پش سن ایہ سخن نجاشی اکھیا سدویار مہاجر  
تاجعفر سخی شاہ نوں کیتا بھی سجدہ اوسدیاں یاراں

جو مسلماناں تنگ کرے تو تال و نہل شین دین بنایش  
تاں ہک مرتد ہوک ثابت ثابت قدم رہے اندیش  
کچھ عبد المطلب و اس سرور سا تھ بہنیا  
تاشع جہاد آما بن صبر نہ چلے زور جو انال  
جوشاہ حبش دایک تسال اتھ ہو دی امن سوایا  
تاہاراں مردو مار زناں چھپ گئے حبش ول بھانی  
ایہ پھلی چوت لہنگہ دیا وکھ پتے حبش سوہا  
جمع ہو وچہ حبش میں جویں روئے وچہ اخباراں  
تاں مکہ فیر تائیں دی تھکے کر وے حبش واناں  
پھر عمر و عاشق و اجو اوہناں فصیح بلیغ سداوی  
تاوین نویں تھیں شاہ موڑی اوہوں دیاں تھیں چلے  
نہ موسوی مین نہ عیسیٰ وکھ نوال طریق ٹھہرایا  
سینیاں وچہ سر قریش امیدال شاہ تھیں مہرو  
تو تنگ سال ہمراہ کرکول اوہناں موڑ اسراہوں  
تاجعفر بن ابوطالب آیا سن اصحاب بہادر  
جان کچھ ہوئی فرزند و تھیں یو کیا شاہ ابراہیم

۱۔ حضرت عثمان اور قتیبہ بنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر سربراہی عوام اور عبدالرحمن بن عوف اور عبداللہ بن مسعود اور مصعب بن عمیر اور خلیفہ ہمام بنی ہدی سہل کے اور عامر بن زید معہ ام الحک کے اور شاہ نجاشی کا نام اصرہ تھا جس کے منہ حبشی زبان میں سخنیں اور عطیہ کے ہیں اور شاہان حبش نجاشی کے خطابتے آموز ہیں جیسا کہ شاہان فارس کا قیصر خطاب ہو ۲۔ تفسیر معالم خازن وغیرہ کہ اسوا الکر کے اور لڑکوں کے ۳۔ خازن اور روح البیان میں لکھا ہو کہ ام حبیبہ بنی اوسفیان کی بہن امیر معاویہ کی بھی اپنے خاندان کی ہمراہ حبش کی طرف گئی تھی اور اسکا خاندان فوت ہو گیا تھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوسکی طرف حبشہ میں ہی نکاح کا پیغام بھیج دیا پس شاہ نجاشی نے اپنی کنیز کو آپکا یہ پیغام دیکر ام حبیبہ کی طرف روانہ کیا تو ام حبیبہ یہ خوشخبری سنکر ایسوت اپنے گھر سے بچوں کا ہار اتار کر اس کنیز کے گلے میں ال دیا اور حضرت خالد بن ولید کو نکاح کا اذن دیا اور چار صد تیار مہر مقرر ہوا سو نجاشی نے زہرا کی گھر سے ادا کوئی پھرام حبیبہ مدینہ منورہ کی طرف روانہ کی گئی اور حضرت جعفر مدینہ اپنے دوستوں کے کشتی پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف آئے اور پیچھے اسکے نجاشی نے اپنی بیٹا اذہت نام بوساٹھ ادیسوں کے ایک خط دیکر روانہ کیا جسکے مضمون یہ ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اپنی بیٹا حضور کی خدمت میں بھیجا ہے پس میں حضور کی بوقت حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے کھڑے کر لی ہے اگر آپ حکم دیں تو میں خود اعلیٰ حضور میں شرف حاصل کروں اور میں حضور میں اپنا سلام عرض کرتا ہوں پس کتنی حسین آڈ پیغمبر کو سار تھا دیاس غرق ہو گئی اور حضرت جعفر مدینہ منورہ آدھو حضرت ام حبیبہ کے ساتھ مدینہ منورہ آئی اور حبشہ بھی

مردانہ آئی شہم کے نام کوک کا کہلائی کہ اوہ جو جوں میں رہتے تھے یہ کہانی نے اوکو سرورہ حسین شاہی اور شاہی لڑکی اکھیا کہ انسوہا ہی ہوئے اور وہ یہاں سے آئے۔ دونوں مردانہ آئی شہم



جو بن معبوجگانے غیر اس سجدہ کرن منہ ہی  
شاہ پچھیا دس جعفر پہلے دین تساں کیا آہ  
بن طرف اسان بادی گھلایا ہنڈی کل نیوں  
صلہ حم اخلاق حمیدہ پڑھے کتاب الہی  
تال نبی اجازت بخشا جاہو طرف بخشا پیارو  
سن کہیا بخشا اوہ کلام الہی کہری آئی  
ایسے جذبے جوشوں جعفر پڑھی کلام غفاری  
تال حق اونہاں نے والیا کہی اگلی آیت آئی

ایہ کلمہ حق داندیاں ہیبت مجلس الیاں آئی  
کہندو مثل قریش ہے سبقت وچہ مگر اسی شاہ  
راہ اسلام توحید کھایا صوم صلوة یقینوں  
جان کفرال تنگ کیتا رب دی راہوں روکن دہی  
اسد حفظ امن وچہ کوئی دن جا کے کرو گذارے  
تال جعفر پڑھ سبب اللہ سورت میریم اتھ سنائی  
جو نرم ہو گول مجلس الیاں آنسو ہوو جباری  
کلام الہول اثر جہان دل ہو یا نال صفائی

وَإِذْ أَسْمِعُوا مَا أَنْزَلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ

مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ

اور جب سنتے ہیں جو کچھ اتارا گیا ہے طرف رسول کی دیکھتا ہے تو آنکھوں اونچی کو کہ بہتی ہیں آنسو  
اور پچھیزے کہ پچھا نا ہے انہوں نے حق سے

تو جال اوہ سنن قرآن جو تین دن بھیجا ایسا باری  
اسکلن جو حق پچھانے اونہاں شان خداو  
عزت و نصرا تیاں سنگ سلما ناں اس کل سن نہیں  
بھی عاجز اہل تواضع تے جد سنن کلام الہی  
ایہ اللہ والے ہوں نہ دشمن اللہ و الیاں سندو  
جال قرآن سنایا جعفر شاہ بخشا تائیں  
کھول کتاباں سما نہیں تال کرن موافق ساری  
تال نذر و زار روٹن سن کے نیہ پچھا چھم جاہرے  
تال کہیا بخشا قسم خداوی ایہ کلام ربانی  
تال عمود خاص و کہیا بخشا الفہمین علیہی و لیسارے

تو لکھیں کھول تمنا تیاں الہیں پنچوں ہون جاری  
ہو آیت لا یجب اللہ سنگاں تعلق ڈاٹھے  
جو بعد انہاں وچہ عالم زاہد کرن پر ہیز بنا تیں  
تائیں کر کے اگر وگن تنہاں ایہ عادت اہل صفائی  
ایہ باریا بخشا تے جو او سدی راہ شریع بندہ  
سبب نے اجا کہی تیں گرد اگر د او تھائیں  
قرآن تائیں جال نہاں واکش سننی کلام پیاری  
واہڑیاں تنہاں یاں ترسو صائف کتب تنہاں کہ  
جو نازل ہوئی موسیٰ تے اس تال لے لاثانی  
تال شاہ پوچھیا حق عینی دی کیا ایہن ظن تمہاری

ملہ یہ روایت ابن جریر اور ابن عثیم لے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اسی طرح تفسیر و تفسیر میں بھی ہے ۱۲ یعنی یہ مع اور شاہ عام مفسر  
کی ہیں ہے بلکہ خاص حضرت بخشا رضی اللہ عنہ اور آج کے بارگاہی ہے اور ان مفسرین کی جو ان کے قدم مقدم ہیں۔ خلاصہ ۱۲



تے بندہ زندہ دیتا ہو یا ہے خالق و آریا  
وچہ ایس کلام تے انجیل نہ ورہ فرق دسایا  
بھی اوس شیخ انور تے جس پر دل تیس آئیں  
میں یوں شہادت ٹھیک اے بھی یا بداجر عطا میں  
رہو جو تھی تیس جان ہوا نہ قساں نہ بن کچھ بلایاں  
تائیں بھی حاضر بعد از دست پر حق رسول سوہند  
وچہ تصدیق تہائے اگلی آیت رب فرمادے

تا جعفر کہیا رسول اللہ وادہ جو میں رب فرمایا  
تے کلمہ رب و احکم خدا وادشاہ سن سخن الایا  
بھی شاہ کہیا اے عزت جانوں صد شاہ باشت تائیں  
تیس جس پاسبان تھی ہو تیس ہوں نہ رشتائیں  
میں وچہ انجیل و نہ ہانڈیاں تھانے خوشخبریاں پایاں  
جے میں اس بادشاہی و نہ تعلق ہوئے  
تے جو حق حکم اس لبرے تے میں وضو کراندا

يَقُولُونَ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِينَ

فَاَنَابَهُمُ اللّٰهُ يٰمَاقَالُوْا جَنَّتْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

وَذٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِيْنَ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَوْ اَنْزَلْنٰ اٰوْلٰئِكَ

اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ

کہتے ہیں اے ہمارے رب ایمان لگائیں ہم کچھ ہو گا ساتھ شاہدوں کے اور کہا ہے ہو گا کہ ایمان لاویں ساتھ اللہ  
اور ساتھ اوپر کے کہ آیا ہمارا حق سے اور طے کچھ ہیں ہم یہ کہ داخل کرے ہو گا رب ہمارا ساتھ قوم  
صالحوں کے پس جواب دیا ان کو اللہ نے بدلے اوس کے جو کہا تھا انہوں نے بہشتیں جلتی ہیں نیچے اونکو  
سے نہر ہیں ہمیشہ رہنے والے میں بیچ اوس کے اسی پر دین کی کریں انکا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا  
نشانہ یوں ہماری کو یہ لوگ نہروالے وضع کو ہیں

اونہاں ربانی علما وال کہیا میں قرآن حقانی  
پس اُمت احمد وچل کساں چہر چہر شہادت

سہ نجاشی رضی اللہ عنہ نے ایک چھوٹی سی لکڑی اٹھا کر انجیل والوں پہان اور قیسین کو کہا کہ تم سب لوگ منوجہ  
ہو کر سن لو کہ اس پاک کلام (قرآن) اور انجیل میں اس لکڑی کے برابر بھی فرق نہیں ہے ۱۲

سہ آوریہ کہنا انکا کہ یعنی شہادت اس واسطے تھی کہ انجیل میں انہوں نے ذکر اُمت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا لکھا  
ہوایا تھا اور ذکر اُمت شہادت کے ادا کرنے کا ۱۲ تفسیر ہر ایک



تے کی ہو یا اسان رب نبی تے ناہ ایمان لیاؤ  
 تے ایسے طبع کریدی جو اسان داخل کری الہی  
 پس کہ دربار تنہانوں بکے آکھن او نہاں  
 تے آہو بدلیکو کاراں تے جہناں کفر کماٹے  
 حال سنن اقسام توجہ کرناں و سبک غیر تنہا نے  
 جو رب تجھیں کاطرت بتی تس من نال یقیناں  
 تا کہش کوین مفصل محل ایسے ایمان لیا نے  
 پس لے اوس سنن تجلیاں سنے علوم تنہا نے  
 تے جہناں کفر کیا یا ہو محبوب اوہ ذات الہیوں  
 اوہ بالکل محروم ہوئی ہن پاروں نفس حجابے  
 صفتاں بریاں حیوانات شیطاناں الیاں پاندی

تے نال محمد شاہ رسولان تے قرآن جو پائے  
 قوم بیکان سنگ یعنی اُمت وچوں سحر صفائی  
 باغ تے جہناں نہراں جاری نت ہن وچہ نہاں  
 تے آتاں ساڈیاں جھٹلایاں سو موضع جابن پائے  
 جان نال اوسیلل تے ریاضت سوچن اہل لائے  
 تے آکھن لکھ سلسل کنوں گواہاں بندیاں صاحبزیاں  
 جاں اہل بقا سنگ ملو دی اسیں ملو چٹے شکاٹے  
 بخشیاں ربیہ محسن بد لہ سنگ مشاہد پائے  
 نہ جانے کنوں توجہ لال سرفے موضع بھاؤں  
 تے بریاں صفتاں نفس مانو چڑھے ٹول خرابے  
 اوہ اپنے دو سر سنن نہ دیکھن ذکر شغل پال کائے

کہ بد اصلی مے نیاید جز جہود  
 آمد اقرار و شود او توبہ جو  
 لاجرم اندر زماں توبہ نمود  
 راہ نمودن جانب توبہ نفیس

خوشے بد و ذات تو اصلی نبود  
 آل کہ بدنی عارض باشد کہ او  
 ہچو آدم و دلش عاریہ بود  
 چونکہ اصلی بود مجرم آل بلیس

مخبر  
 خبر  
 خبر  
 خبر

یعنی ہم کہنے انکی تصدیق نہ کریں و مالنا مبتدای و کانون من حال ہو یعنی مومن نہ ہوگی حالتیں و یقولون و مالنا قائما  
 اور و نطمح حال ہو فاعل سو ہو موجود ہو نو من کے بائیں و نحن فاعل نطمح کا پوشیدہ ۱۲ مارک سٹہ یعنی ایمان لائیو ساتھ  
 حالانکہ ہم کہتے ہیں ۱۲ مارک میں لکھا ہو کہ جو دلیل ذلک جزاء الحسنین میں ہے کہ ایمان کا انوار زبان کے ساتھ کرنا  
 ایمان میں داخل ہے جیسا کہ فقہاء کا مذہب ہے اور فقرہ کرامہ اسکے مخالف ہو وہ کہتے ہیں کہ فقط کہنا ہی کافی ہے کہ ایمان لائیو ہم  
 جیسا کہ بخاشی کے باروں نے کہا پس اس کا جواب یہ ہے کہ انکی اس مکتوب کا پڑنا اور روکنا ہو احسان کرنا میرے فرقہ کے  
 قول کو اور فقط کہنا کہ ہم ایمان لائے یہ معتبر نہیں ہوتا جیسا کہ پہلے پارہ کے پہلے راج میں امد تبارک و تعالیٰ نے فرمایا و من  
 انکاس من یقول آمنا باللہ و بالیوم الآخر و ما ھم بمؤمنین یعنی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ساتھ  
 ایمان لائیو اور قیامت پر اور حال یہ ہے کہ وہ ایمان والے نہیں اس خاطر کہ انکے اس کہنے پر انکے دل کی تصدیق نہیں ۱۲ مارک -  
 سٹہ اور کہتے ہیں الی امد تبارک و تعالیٰ ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ یعنی اپنی اُمت جس جو لوگ اس اُمت کے گواہ ہو جو قیامت کی دن  
 جب رسول کوئی رسالت کا اٹھا کرے گی انکی اُمتیں پس میں اس اُمت پر جو کہ کی بیشمار فضیلت ہو۔ تب ہی تو کہہ دیا تھا انصاری کے  
 علماء اور انکے زہد و دل کے امد تبارک و تعالیٰ ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گواہی دینگے اپنی اُمت پر  
 پس اس میں بھی انکو فضیلت ہو تمام غیبیوں پر یہ خلاصہ ہے حدیث جو در مشور میں نقل کی ہے اہم جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ  
 نے یہ حدیث نقل کی ہے یہی بلا غلط پر روایت ۲۰ و عاکری اور عطا کے (۳) قصا پر راوی ۱۲ مارک سٹہ یعنی شاہد کر دے دے دے  
 و حدیث الہی جل جلالہ کے ساتھ کہ کثرت میں استقامت امد جل جلالہ کے ۱۲ روح اور دینی



جان قزیرات بازید آیا یک شاہ تد اہیں  
کہندہ شیخ میراجس ڈٹھاسے نہ اوہ وچہ نارال  
تے شیخ تیرا و دھنہ نہیں بنی تھیں کہو مرید جو ابوں  
یعنی جانوس امیر یک طفل یتیم ابوطالب دا  
تا دوزخ وچہ نہ سٹرا و کچھ طرف بلفیس پیارے

کہندہ ایک مرتبائیں میں شیخ حالات سنائیں  
تاشاہ کہیا جو چل بنی نون کچھ سڑک کیوں خوارال  
جو چل بنی نون ناہ ڈٹھاپر فقط یتیم حسابوں  
جے صدق یقینوں منہ اندا بھیجا ہوا رہا  
جو خط سلیمان وینہ یا صدقوں مومن ہوتا ہے

چوں سلیمان سوئے مرغان سبا  
خبر مکر منخ بد بے بال و پر  
نے غلط گفتہ کہ گر گوہر نہہ  
چونکہ خود از دل و جان عزم کرد  
ترک مال و ملک کرد او آں چیاں  
آں علما مان و کنیزان نیاز  
باغہا اوقصصہ و آب زود  
عشق و رہنگام استیلا و خشم

یک صغیرہ کرد بست آں جملہ را  
یا چو ماہی گنگ بد از اصل کر  
پیش وحی کہو یا شمعش و ہر  
بر زبان رفتہ ہم افسوس خود  
کہ بسترک نام و ننگ کن عاشقان  
پیش چشمش ہجو بوسید پیاز  
پیش او از عشق او کلخن نمود  
دشت گردانہ لطفہائے چشم

صدیق بلال صہیب ال جنہیں امین یار دسایا

گفت یلی را خلیفہ کائے توئی  
از دگر خواباں تو افزون نیستی  
دیدہ مجنوں اگر بودے ترا

کز تو مجنوں شد پریشیاں و غوی  
گفت نامش کز تو مجنوں نیستی  
ہر دو عالم بچسب بودے ترا

ابن عباسوں طہرائی سن نقل حدیث لیا یا  
کہیا ابن عباس کہ شخص نبیوں کہیا جاوے شہد مال  
تاں اگلی آنت نازل ہوئی رب صاحب فرایا

تے ابن جریر تے بن حاتم تے ترمذی حسن ثیا یا  
تاں شہد ناں ہوو میں خود پر ہم حرام شہر اوال  
جو چیزاں کتیاں رطلال انہاں کرن حرام آیا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرُسُوا طَيْبَتِ مَا حَلَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا  
إِنَّ اللَّهَ لَا يَحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا

سہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے خط کو بلفیس نے دیکھ کر اپنے مذہبوں کے ساتھ مشورہ کیا تو انہوں نے کہا ہم اسے نکل کر بیچے۔ تو  
بلفیس نے کہا اسے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور مذاکے نبی ہونے والے ہوتے ہیں اور امتیاز تک تعالیٰ کے بندہ سے ہیں انکو کوئی حق نہیں  
نہیں کر سکتا۔ پس وہ اس امتحان کے بعد ایمان لے آئی ۱۲ ربیع البیان ۱۲







حرام کیتا کہ گوشت چربی خواجہ کرم کرے  
وچہ خازن کہن حضرت محترم خال بنایا یا راں  
تا بن مظلون گھر اندر کیتا کھڑا اصحاباں  
عمر تے بن عمر سلمان مقداد سالم و س تلمے  
چوٹ لباس لاؤ تن اپنی راہب جیو کر پیارے  
نہ گوشت چربی کھاؤ سٹول اوپر فرائش نکھائی  
گھر باہر چھوڑ پھر پٹے ہوسی تمناں رہائی  
آگھن آہوٹھیک سال کیتی نیکی سنگ ارادے  
ہو نفس اندھی حتی تلساں پروسیا انسان بیاراں  
خاب کو بھی قیام تے میں آج دولیوں کر دوا  
چو سنت میریوں پھر پادیل اوسٹو پھول تاہیں  
ہو کیا حال او نہا نہا جنہاں ناں حلالم ٹھیرایاں  
میں آجھے قیس بن و احکم دیواں کسواہیں

کہ ناں حرام کرن چوں بن مظلون نعل پڑھدی  
ذکر قیامت تھے ڈاڈا خوف پیا ابرار اں  
ابو بکر علی تے بن مسعود ابو ذر مقل احباباں  
راضی ربیع ہر اک تحسین صلاح سب پیار  
اہل کٹورہ دے دائم نیت عبادت سار  
نہ پاس نہاے جاشی خوشبو ترک کرو سب بھائی  
سن ایگل نی آہو پیا تلساں صلاح پکاٹی  
فرمایا میں حکم انہاں کہاں کنوں خداوے  
کدی روزہ رکھو تے کدی چھوڑو تاکونیک شماراں  
بھی گوشت چربی کھاؤں صحبت نال نہا دی کدا  
پھر پادیل کر کٹھیاں خطبہ پڑھیا جوعطاش  
نوشبو نال کھا سٹول نعمتاں رب بنایاں  
جو ترک کرن ایہ چیزاں بن سٹو پھر روانہ آہیں

سید یعنی حضرت علیہ السلام کے عثمان بن مظعون علی ابن ابی طالب ابن مسعود مقداد بن اسود اور سالم مولانا  
بن ابی حذیفہ کا اوتدادمہ سب گھر و زمین عورتوں سے الگ ہو کر بیٹھے بعد میں لیا سچے ماٹ کا لباس اور حرام کیا انہوں نے پاک چیزیں اور  
بہن کو مگر بی بی اسکرٹل کے مسلح کی مانند کھاتے اور بیٹے اور تعداد کیا انہوں نے شخصی ہو جانے کا واسطہ کیا لافوں کے قیام پر اور حرام  
دولوں کے مزدور پر یہاں تک کہ نازل ہوئی یہ آیت ۱۲ انفیہ فرغور ۱۳ اور حضرت عثمان بن مظعون مزدور کٹ جاتے اپنی  
عورت کے پس آئی وہ عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی کی خدمت میں اور ہولا اور کھانا تمھارا پس ہم المؤمنین نے اور جو آپ کے پاس  
دوسری امہات المؤمنین یعنی حرم پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آن سچے پوچھا کہ اے ہولا کیا حال ہے تیرا۔ تیرا پیچہ کیوں نشہ  
ہو گیا اور تو نے بالوں کو کٹھکی اور خوشبو کیوں نہیں کی ہوئی۔ ہولا نے کہا کہ جس حالت میں میرا مشورہ میرے پاس واقع نہیں تھا اور کہتے  
دولوں سے تیرا من سے بھی نہیں چھوڑا۔ امہات المؤمنین اسکی یہ گفتگو سنکر ہنستے ہنستے تھک رہیں یہاں تک کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
بھی گھم میں رولق انوز جو اور فرمایا کہ تم سبھی کیوں نہیں رہیں یہ عرض کی کہ ہولا کی باتیں سنکر آپ بھی فوراً اوسکی باتیں تو بیٹھے۔ پس ہولا نے  
اپنی عادات بیان کی پس بولا بھیجی اپنے عثمان بن مظعون کو۔ ارشاد ہوا کہ اے عثمان تیرا کیا حال ہے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ فیہ اپنی عورت  
اللہ کے لئے چھوڑ دیا ہے اسلئے کہ میں عبادت کے واسطے فارغ ہو جاؤں اور بہان کی اپنی سبب بات۔ پھر فرمایا آجے اسے عثمان رجوع کر  
اپنی بیوی کی خاطر اور داخل ہوا اور اسکے۔ عثمان نے عرض کیا کہ حضرت میں روزہ دار ہوں۔ فرمایا آجے روزہ افطار کریں اسنے روزہ افطار  
کر دیا اور اپنی عورت پر داخل ہوا۔ پھر وہ ہلا حضرت عائشہ رضی کی طرف سر ہر لگے ہوا اور بل سوا کہ موتے خوشبو ملے ہوئے بن بٹھن کر س منی  
عائشہ اور فرمایا کیا حال ہے تیرا اسے ہولا نے کہا کہ کہنا شام کے وقت میرا خداوند مجھے ہمبستہ ہوا۔ پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ ان قوموں کا  
کیا حال ہے کہ جنہوں نے اپنی عورتیں اور کھانا سونا حرام کر دیا حالانکہ میں سونا بھی پسوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا اور  
افطار بھی کرتا ہوں پس چنے بیری سنت سونہ پھیرا وہ ہم میں سے نہیں ہے تو پھر نازل ہوئی یہ آیت ۱۲ درمثور ۱۳ فرمایا آپ نے  
جس جس بات کا تم نے مشورہ کیا سو وہ میرے سب سے نیکی میں ۱۲ درمثور ۱۳ یعنی حلال شہوات اور لذات کا ترک کرنا مثل رہبوں اور عیسین  
کے۔ اور چھو کی چار دیواری کو اختیار کرنا یہ ہجرین اسلام سے ہجرت کر گئے نہیں ۱۲ خازن



ہی یہ باینت اُنت میری کرن جہاں اولڈائی  
 پو جو ہک خدا نول کو شریک اُس نال نہ کافی  
 نہ خود جاناں تے سختی کر پو جو نکر اگلیاں چالے  
 ابو اشج ابی بن منذر ایویں حکمران کنول اللہ  
 جاں جیز اناک نہاں نفس پو تو سب حرام ٹھہرایا  
 سچرم حرام کرن کوئی شیخ جو نفسوں منع کچھوے  
 ہی طیب بک لذیذ جو جس نے فتویٰ شیعہ لگا وے  
 حلال شیں نول نال عقیدہ کو حرام نکاحی  
 ایہ فطن اصحاباں محقق کرنا روانہ ہرگز بھایاں  
 بلکہ باروں ملکن تھان چھوڑن لذاتاں دا  
 تے تھوڑا تھوڑا لکڑا بھی سمجھا جالے ناریں  
 تنہا سخت مجاہد کر کے نفسانی شہوات ڈرائے  
 جے حرمت اعتقادی کیٹی ہونہی اہل سخانے  
 بل لا تخر موادے بعد مقدر کلمہ پیارے  
 شل حرام نہ منع پچھانوں جہر مل چیزیاں آیاں  
 پاکرونہ لازم حرمت نال قسم دی جمل اشیاء

تے روز رکھیں اپنا کارن جنگل پھرن ایسا فی  
عمر حج زکوٰۃ نماز روزے کرو ادائی  
ہلاک ہو وہ سختی راہوں خازن دھرواے  
عالم یا ربیک متا یکا کچھ غشیں حرام ٹھہرون  
ظاہر خواہ داخل اندر مناں ہو یا خطاب تھا یاں  
نہ شرعی حرام ہو اس حرمت تخیل پر کفر لگوسے  
یا جو پاک سے اے اتے حلال جو دلوں بجاے  
نہ حد شرع تصور ہو نہ ترک حلال کرن بجلیا فی  
جو شیں حلال نہ نہاں ناں محکم ہوں حرام بنیاں  
تہاں ٹھیک لاکھ کیتا آہا چھوڑن شہواناذا  
جو سلف خلف دیو دنیاں اکثر چھوڑیاں نہ دنیا میں  
تے لذتاں نفسانی چھوڑ مشاہدے دلبر پائے  
ناں ناں ایمان خطاب کیتا کیوں نہاں ناں خدا نے  
علیٰ النفس کہ یعنی خود نفساں ترک کرو حرام نہ سارے  
یا احباراں قسیناں لاکھ نہ لازم ترک بنایاں  
یا سختی نہاں خود نفساں ترک کرو حرام بناواں

۱۲ مشابہت ہوتی ہے انکی اور قطع علم و رستی اور رستی لازم ہوتی ہے ۱۲

۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵  
 ۴۹۶  
 ۴۹۷  
 ۴۹۸  
 ۴۹۹  
 ۵۰۰  
 ۵۰۱  
 ۵۰۲  
 ۵۰۳  
 ۵۰۴  
 ۵۰۵  
 ۵۰۶  
 ۵۰۷  
 ۵۰۸  
 ۵۰۹  
 ۵۱۰  
 ۵۱۱  
 ۵۱۲  
 ۵۱۳  
 ۵۱۴  
 ۵۱۵  
 ۵۱۶  
 ۵۱۷  
 ۵۱۸  
 ۵۱۹  
 ۵۲۰  
 ۵۲۱  
 ۵۲۲  
 ۵۲۳  
 ۵۲۴  
 ۵۲۵  
 ۵۲۶  
 ۵۲۷  
 ۵۲۸  
 ۵۲۹  
 ۵۳۰  
 ۵۳۱  
 ۵۳۲  
 ۵۳۳  
 ۵۳۴  
 ۵۳۵  
 ۵۳۶  
 ۵۳۷  
 ۵۳۸  
 ۵۳۹  
 ۵۴۰  
 ۵۴۱



یاں چرائیں حکم نہ حرمت لاد جہاں حرمت ناپیں  
پنڈل خوشی ہے ترک کر کوئی لذات ان نفسانی  
کل الطعام کان حلالاً یعنی سب کچھ حلال ہے  
حرام کہتا خود پر کھاناں شریعہ چارم پارہ  
جو بعض چار نشین اے عابد گوشیاں یحییٰ و الہ  
چو اتا لذات از بہر بہانیت ہو دے ناہیں  
جو رہے فیلسف اور نہاں داعم ترک کر نیدہ  
تے اتعال نہاں دیوں کہ ہندو ضرع عظیم ایہا نی  
لوگ جو لگے وہ چھوڑ ریاضت وال ہو مارے  
جوں تہی کہیا جو عقد کج و قدرت پاکو ناہیں  
لباس نقش منگ سی پڑھی نماز پاک بھر عطائیں  
تے میرا ناگا ہر اکیر الیا و خود فرماوے  
شہ قاتل لذات ان خوشیاں یون بھن بھاتی  
اتے حیاتی دنیا والی لہو لعب ہے سارنی  
کئی خوف حاشیہ بین نہ کر تو ترک لذات جہانی  
جیوں حضرت عمر مولانا ہو مسلم رکھن پایا  
تے صالح کوک فقیر حجت و چہ داخل ہوں نہرے  
جاہر گھیا عمر میر ہمتہ گوشت پکڑیا پایا  
کیا جان دل چاہو تیر اندل و نا جگیش تائیں

طرف حلال اشیا میں روح معانیوں لکھیا پائیں  
سب حلال و اتاں جائز کرن جیوں رحمانی  
حلال اسراں طعام آہیں مگر جو اسرا تیلے  
الام حرام اسرا تیل رب کتنا صاف ستارا  
بھی مال لوگ ہر بچھو کچی ترک کرن منوالے  
وچر اسن تمام نانگدو سنبھل ہیایا قدم نکائیں  
تے اوس چھوڑ تائیں موجب برکت ہر میندہ  
جیوں بعضی جاہل نہر خطہ پڑھنے والے وای  
اونہاں ہو سبوں چھوڑیاں جیوں اصحاب صفہ دی ہمار  
اوہ رو کر کے جو سنگ روئیاں خصی ہو دن پائیں  
لاہ اسنوں فریاد ہو ایہم ابو جحیم دسی تائیں  
پس معلوم ہو بازینت زینب تھیں ہٹاوے  
ایزینت حال حیاتی دنیا و سیا پاک الہی  
متاع الدنیا غور جیوں ہے حکم خداونداری  
تافتال کچھ نیکیاں پایاں تھوں جاوے عیائے  
تا وقت حساب اکھت ہو تو ترک لذات بھیرا  
پنج سلال پہلے دولت پریشان کچیرے  
پچھوں کھائے کہندال دن گوشتے دل آئیا  
ڈوہین اسن تھیں اکھن تھیں عن جزائیں

یہ کہ انکو موقعہ اسعاش کا نہ ملا بھی علاج کے ساتھ ترک ہو جاتی ہیں ۱۲ مگر یہ دو حدیثوں کا مضمون ہے۔ خلاصہ مدیح البیان  
اور کسے مجھے فرمایا اور کہا تھا عثمان کے کو میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنی عورت کو طلاق دیدوں فرمایا طلاق وہ اور فرمایا حیرت  
کرنا ہماری اہمیت میں حیرت کرنا ہے پس پھر سے جو حرام کی ہے اللہ تعالیٰ نے اوپر اور کئے یا حیرت کرنا میری طوٹ میری  
زندگی کے درمیان یا میری وفات کے بعد میری قبر کے۔ مثنوی میں بخش خود را خصی رہیاں مشہور نانگدو صفت ہست  
شہ ہست ناگروہ نے ہوائے ازہر املکن خود و نازی بھر گان نواں نمود و پس گھوٹ بہ دوام شہوت ہست و  
بعد لال لائقہ تداں عفتا ہست و چونکہ پنج حسب نمود منزل و نمود پس فرمایا چہ چندان فرط و شاداں آں خراہ  
اں خراہے دل نواز جان خواہ اللہ فرمایا ہے جگو میری نازی باہت کبیل میں لگا دیا ہے ۱۲ مگر ہر حرام اور حلال  
کی تحقیقات و حجات کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فیہ لسان یومض عن النعیم یعنی چھوڑ چھ جاوے کہ تم لوگ نعمتوں کے  
خلاصہ ۱۳



تیس چیزیں تھیں ایساں ہیں دنیا و چہ پایا  
 بنی کہیا جس شخص ہو کہ دوس کپڑا زینت والا  
 خلعت رکیمت والی اس فن حشر پہنا و  
 کلو عمارتکم اللہ کنوں امام کہیا و سیاوے  
 کھا و پس پڑے کونسی یا کھو کھو  
 جو کوشش کسی طلب رزق و چہ کرن موٹھ

و قائم و تسال اٹھا و چہ خلاصہ ہیں گواہیاں  
 جہت نفس تے کس نفس سے چھوڑ و تانی الحالا  
 بھی معلوم ہو یا بعضی جہیں چھوٹن اجر و سائے  
 جان شامین رزق مندر ہے تا بنیاد واجب ہے  
 جو کر کھو خلافت نہ و عدیل اللہ مال احسان مثاے

حافظہ آتا ہوئے فقر و قناعت مہی بریم

باہا و شاہ گو کہ روزی مقدر است

صائب رزق اگر بر آدمی عاشق مہی باشد چرا

از نیں گندم گریاں چاک می آید چرا

موسیٰ شہری آکھو و ظم شاہ رسل سے تائیں  
 کہو عاشق فالوہ تو صلو حضرت کھاند و آپ  
 کسو کہیا جس بنی لختی میری پے فالوہ ناہیں  
 تا حسن کہیا اوہ پانی تختہ اپنیدی ہے یا ناہیں  
 جو نعت بدی پانی تختہ فالو دیوں و مصافی  
 چوین خوشی لحم حبیب ہر دیوں ترک لیا و  
 رب کو نہ رکھو یہ جو کھا وین صرف حلالوں  
 تے صلہ رحم تہ کتے حوت کرنی سنگ ہمایاں  
 تے وقت غضب تہ کرن کھل کہ ہر نظر نہ آوے

تروڑا تے کھیرے گوشت لکڑی کھاندو پھر عطائیں  
 اتی صلو شہد کھاون نوں نالے دھو رکھد آہے  
 فرمایا کتوں کہنا کہ موت شکر نہوے روئیں  
 کہند مال تا فرمایا اوہ لونڈی جابل پائیں  
 فضیل کنوں پوچھیا پیل پا کھوٹل و چہ بجائی  
 کہیا و سنو ان فوس تیرے کہہا ایہ چیزاں بھاو  
 ایہی کی پاپا نال کرن کتھ تیرے گئے کساو  
 بھی حوت شفقت مسلماناں سنگ کتھ تہ جو ناں  
 اتی کرنا ظلم معاف تیرا کتھ جاں تہ کوئی دکھاے

تے کرن احسان نال تیرا جو آوی پیش بریایوں  
 ترک نہاں چیزاں کی نہا دیوں ڈاڈا مشکل آوے  
 تے بالکل چھوڑ دیوں جو پاک لہذا طلال اشیا یں  
 جاں تے بلوغ نوں ضعف ہو تا پوسی خلل خرابی  
 اوہ وقت ہوں جاں تے بلوغ ضعیفی پاتی

و تخلیفانہ و صبر تہ اکتھ ناہ جھڑنا ایڈا یوں  
 و چہ روح البیان ایہا پانی لکھیا مومن نظر و دڑا و  
 ضعف جہاں تھیں قلب بلوغ اعضا ریشہ تائیں  
 و چہ اس کلال جو اوہناں قوت ماہوں ملن صوابی  
 تلاکھن آکھو قلبیہ سلیم نہ رہنہ ارجائی

۱۲۴

سہ امتیاز کفالتی تو اس شخص سے بہت کرم ہو جو عدہ خلافتی کری اور اسی سے خصوصاً صلوات و سلام نے فرمایا فاتحوا اللہ و اجمعوا  
 فی المطالب یعنی امتثال سے دوزار کے طلب کرنے پر اجماع کو ۱۲ ص البیان سے و قال ان المؤمن من الخلق حبس الحاد و قال  
 ان فی بطن المؤمن زاد من لاجل اہل الخلق ۱۳ ص حادی جہاں مفہوم و داوڑہ دگنہ کے مہد کو کہتے ہیں اور جو مہد سے کاغذ  
 طعام نہا ہوا ہو اور کھڑکشت کو کہتے ہیں اور بعض ایک لحام جو جو غریوں اور کھن سے بنایا جاتا ہے ۱۴ ص و غیرہ سے اور پوری  
 رہبانیت کرنے سے دنیا کی بھی ازہد خرابی ہے جیسا کہ نہ امت اور نسل کا ترک کرنا جو عمارت و دنیا اور آخرت کی منسوب ہی ساتھ چھوڑ  
 دینے بہانیت کے اور مفاہرت کرنی اور معرفت کے اور محبت اور عبادت والے پس کت نہ چاہا کہ مہمت حرام کرے انسان جو ۱۵



گلا سوچہ اشارت ہے جو رکھو چال میانی  
 وچہ کھاؤں بیوں تیر ریاضت اوسط چال رکھائیں  
 وچہ شروع سا کوئی لگو گوشت چربی بند کر اوسے  
 پر روشن طبع موافق چال میانی نال پیارے  
 کہ زن خدمت اعظم وچہ لیائی طفل پیارا  
 خدمت وچہ تساوی ایہی شیخ ولی بن جائے  
 جاں کجہ مدت پچھل زن من طفل نوں آئی  
 تے اوسد افر زکھاندا اکا نکرا خشک تداں  
 تیس لحم مرغ واکھا ہوتے پت میرا کڑے سکے  
 جاں حج استخوان کیتی اوس حضرت ہڈیاں نوں دے  
 پھر مٹی نوں فراند و حضرت پت تیر احمد مائی

یکل تائیں سج کھان بالکل کرنا ترک چھپانی  
 کیا ڈٹھانیں توں مرشد کمال کہو میدان میں  
 ہوراجیہاں لڑائی سوں مرشد روک ہٹاے  
 جو وچہ ریاضت محنت تو تاخیر عظیم سوئے  
 کہندی ہاس کہیں اس شیخا تا ایہہ طفل سوئے  
 کرن طفل پھر جناب آپ گھر میں مڑاوے  
 کیا و مہدی جو لحم مرغ و حضرت کھا کہ بھائی  
 کہندی زن یا شیخ کیا انصاف ایہو صلحائیں  
 سن گل فرمایا خادم نوں ہڈیاں مٹنے چکے  
 اٹھ بہکم الھوں مرغاً کھ کھل پر چھندے  
 اس وجہ نوں پہنچ گوشت مرغ ایہی خود کھائی

یک زن آورد طفل خویش را  
 تاکہ اوصافت گزیندایں صبی  
 برگزیدش آں ولی مجتبی  
 بعد مدت آں زن شد پیش شاہ  
 شیخ بود آں وقت مشغول طعام  
 گفت شیخا تو خوری مرغ سین  
 ایں چہ انصاف است او محبوب ما  
 استخوان را جمع کردہ شیخ زود  
 زندہ شد آن مرغ بس پرہیز کرد  
 پس بفرمودش کہ زن طفل تو  
 چوں زخود فانی شود باقی بحق  
 احمد تو صیفت آں عالی جناب

گفت شیخا دارایں درویش را  
 بوکہ گردد ایں صبی شیخ و ولی  
 امر فرمودہ ریاضت مرو را  
 دید طفل خویش را زار و تباہ  
 مرغ میخورد آں ولی با اہتمام  
 طفل راے وہی نازن جوین  
 ایں چہ عدل و داد او مطلوب ما  
 فتہ یافتن اللہا گفتہ شیخ زود  
 عقل آن زن از دماغش تاز کرد  
 بول شود قابل خورد ایں نو بنو  
 مے خورد ہر گونہ صراط طبع  
 کہہ کرانش نزون بہت از حساب

سہ اور طبیعت ریاضت کے ساتھ اصلاح پکارتی ہے اور یہ بڑی بیماری ہمہ سہ سلوک کے باب میں اور لوگنا چاہے  
 ارباب طبیب وینا داروں کو ریاضت سے ملحق اور تحقیق اشارہ فرمایا ہے حضرت علی (علیہ السلام) پرچ ذکر عثمان بن مغلون ہم کے  
 تمام کانوں سے پس ارشاد فرمایا کہ کو طریقے کی طرف سوائے افراط و تفریط کے نہ - مع البیان ۱۲



ایہہ اہل سلوک خطاب ہو یا جو اصل ولیہ یا سے  
تے کھاؤ پاک طلال معارف فیہی گنج جو ملیا  
یا کہیا اعلان مگرن مشاہدہ اپنے تائیں  
اتے غفلت ویلے کھان جاں شروع سلوک ایہی  
اتے حرام جو حجت نفسے کری جہاد کوڑا لواں  
جنہاں مل قتل کیتیاں ایہاں کہند حضرت تائیں

تارو کیاں وہاں مرن کچاں شروع منزل اول ہاں  
تے ہاں ایہی جو دل طاقتور شوق جہنم چہ چلیا  
یا کہند کہ وہی کھان پاک طلال منائیں  
یا پاک طلال جودا تم رہنا وچہ تسلیم رہنا تیں  
وچہ روح معانی ایہہ اشاری لکھدا شیخ سچا وال  
اشیں قساں کھایاں توں کیا کری تا اشد فرما تیں

لَا يُؤْخَذُ كُمْ اللَّهُ بِالْغُفْوَىٰ إِيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤْخَذُ كُمْ بِمَا عَقَدْتُمُ  
الْإِيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِيْنٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تَطْعَمُونَ  
أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَخْرِيجُهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ قَرْضُ  
ذَلِكَ كَفَّارَةٌ إِيْمَانِكُمْ إِذَا حَفَظْتُمْ وَاحْفَظُوا إِيْمَانَكُمْ كَذَلِكَ  
يَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

نہیں پکریگا تمکو اللہ ساتھ ہے قصد کے پنج قسموں تمہاری کے ولیکن پڑتا ہے ساتھ اس چیز  
کے کہ گریہا ندھی تینے قسموں کی پس کفارت اوسکی کھانا ویش فقیروں کا درمیان سے  
اوپر جویرے کہ کھانے ہو تم اپنے لوگوں کو یا پہنا تا اون کا یا آزاد کرنا ایک گردن کا پس جو کوئی  
نہ پاوے پس ہزے تین دن کے یہ ہے کفارت قسموں تمہاری کی جب قسم کھاؤ تم اور  
محافظت کیا کرو قسموں اپنی کی۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں اپنی  
تو کہ تم شکر کرو۔

لے یعنی وہ جو اصل ہو کر جمع کرنے کا ارادہ کریں سلوک والوں کی ابتدائی حالت کی طرف اور نیز مجاہدین اور ریاضت  
والوں کی طرف ۱۲ روح المعانی لے طلال وہ ہے جو پہنچا گیا معارف کی طرف فیہی غزائوں سے سوا لطیف کے اور  
طیب وہ ہے جو دل کو قوی کرے حق تبارک و تعالیٰ کے شوق میں اور نوکر کرے اوسکی بزرگی کا ۱۲ لے فزایا اللہ  
طعام اللہ بھیجی لے ایہ ان الصادقین بھوکا رہنا طعام اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہے دہرہ ہونے پس  
ساتھ لے بدن صلیقہ ۱۲ لے یعنی طلال طیب ہے جو دیکھتا ہے عارف تقدیر کے خزانوں میں پس پکڑے اوسکو ساتھ  
رضا اور تسلیم کے یعنی جانتا ہے کہ یہاں تجھ پر بھیجی اوسکو خوشی سے قبول کرتا ہو اور تسلیم کرتا ہے ۱۲ روح المعانی لے یہ جو  
فزا یا لا یؤخذ کہ اللہ آخر کیتیاں میل جو حقیقتی جو قسم ساتھ مل اور اقرار دیاں کے ہوتی ہے وہ قسم کل ہو اور حریہ تقبلا



تے پکڑے ناہنساؤں اندر قسماں لغو الہی  
کفارت اس میں لے وہ مسکیناں طعام کھواون  
یا کرن علام آزادیاں فن روز رکھنے آئے  
رب کریمیاں قسماں قاتیاں قسید شک گذارو  
نقصم وینال عذاب کفارت بھی قس ناہی  
پتیا نکاوت کوڑائی گل جس تے قسم اٹھائی  
ایہ کنوں مجاہد لیا تے اپر حقی مذہب پیارا  
وچہ ہر گل رات اللہ باشد ایہ کم کراں بنائیں  
چہ قصد اقم کرے تاں اسکا اٹو حانت آئے  
دس مسکین کھواون قوت پڑو پی ان ہر ہر و  
ایہ ابن عباس تے ابن عمر بھی زید انصاری کہند  
تے اہل عراق دوید کہیں جو ٹوپا نصف بنیوے  
ٹوپا جوں اوہ ٹوپا کنگ امام اعظم فرماوے  
چلے دس مسکیناں کھانا کھووار کھواوے  
پر مالک طعام سند اگر دیون روا نہیں فرمایا  
جو بیچ رہیا طعام اوہ کھانا مالک مالکے کی آوی

پر پھر و قسماں اس نال جو قسموں قس کائی  
جو غوغا کھڑیاں کھوں ہمیشہ یا جاے پہناون  
تے کرو حفاظت قسماں کر سو گند نہ توڑن بھائی  
معنے لغو جو خن یہودہ بے اعتبار شمارو  
پس لغو ایہی جو نال گمان سچائی قسم اٹھائی  
غیو قسم اس نال رکھو حکم تعلق بھائی  
قی شافی کہیں بن قصد زبانوں قسم کوئی آشکارا  
انقصم حالت وچہ قسم لغو دی کو کفارت ناہیں  
انقصاں اتفاق کفارت پوندی مویشک نہ پائے  
اوہ ہک رطل تے ثلث رطل جو مدنی ستر ورا  
بھی قاسم حسن مجید عطا ہو را بن یسار بتائے  
پس عمر علی ایہہ کرن روایت ہر ہر ان سدیو  
یا شام صبح دو وقت ہر کھانا یا قیمت پکڑے  
یا متفرق یا یکو دس روز کھواون سو مارے  
بلکہ اجازت کھانے دیون کافی ہو دسیا یا  
وچہ جاے دیون شرط جو ملک فقیر نہ اگر چاؤ

۱۱۔ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ گئی ہے احدی نے کہا مال ہوتی آیت لایواخذن کہ اللہ آلیہ عبد بن رواحہ  
کے حق میں وہاں حال کردہ اس کے گھر میں وہاں تھا میں اس کی عورت نے کھانے میں بوصول کی پس کہا نے کرینے حرام کیا اس طعام  
کو اور عورت نے بھی قسم کھالی اور وہاں نے بھی سو گندناٹھائی کہ نہیں کھاؤنگا جب تک کہ وہ دونوں نہ کھالیں پس کھا لیا  
عبد اللہ بن رواحہ نے اور کھا لیا ساتھ اس کے ان دونوں نے بھی پس حضور علیہ السلام کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو فرمایا  
ایہا نے بہتر کیا تو نازل ہوئی آیت لایواخذن کہ اللہ آلیہ اور قسم غوس یعنی جو گندی ہوئی بات کی قسم اسے کھاٹی  
اور اسے جھوٹ جانتا ہے پس یہ قسم غوس ہے اور اس میں گناہ کبیرہ ہے نہ کفارت ۱۲۔ کہ فی التفسیر ۱۲۔ یہ دلیل  
ہے خفیوں کی جو قسم ساتھ دل اور قرار دیان کے ہوتی ہے نہ کہ وہ جو بے اختیار شکل جاوے زبان تھیں روح البیان  
۱۳۔ جو الیج اکثر لوگ کشمیر کے کھاتے ہوں یعنی گاؤں اور شہر میں جس جس اناج کھانے کا اکثر اتفاق  
ہوتا ہو وہی اناج معتبر ہے اور دوسرا ناقص اناج دیتا جائز نہیں ہے اور صد نفیم میم ہم ایک باریک پیالے کا  
ہے ام وہ دو رطل کا ہوتا ہے ایک رطل اور جب رطل کا یا د رطل کا تھو چوڑے کر کے پانی سے پڑ کر لینے کہا صاحب  
قاموس نے تحقیق دونوں کہہ سنتوں کو جب بھر لیا یہ اس بیان کا نام ہے نہ کہ اسے یہ پیانا یا یا تھب ۱۲۔ اس واسطے جو  
باحیث ہی کافی ہے نہ ملک شرط تھا اور کھانا کھانا عام ہے جو بطور ملک کے ہو یا بطور باحیث کے یعنی مباح  
کر دینا۔ خلاصہ ۱۲



یا کرن از او برگردن جان کے توڑی قسم اٹھا کے  
 کہیا شافعی وجہ کفارت قتل جو قید و بند آتی  
 تے خفی کہن نہ مطلق نال مقید حمل کچھو سے  
 بھی قسم کفاریوں قتل کفار و یا سخت پراسے  
 جے مہرے توڑن بھرو کفارت شافعی جائز کرنی  
 وَاَنْتُمْ مِمَّنْ يَنْتَهِى عَنْ قَتْلِ الْوَلَدِ الَّذِي يَحْيِي لَكُمْ وَرِثَتُهُ تَرْسِلُكُمْ  
 پیچ میں یقین مسافر ویاں باجھ نہ صادق آون  
 اِذَا قُلْتُمْ لِلَّذِي يَنْتَهِى عَنْ قَتْلِ الْوَلَدِ الَّذِي يَحْيِي لَكُمْ وَرِثَتُهُ تَرْسِلُكُمْ  
 ایوں قسم توڑی حد پہلے بعد کفارت ۲ آتی  
 تے جامے پہناون وچہ بھی اختلاف اماماں یا یا  
 اوہ پیرین یا چاویا کہ پنی ہے ابن عباسوں  
 تے الگ آکھیا جس نے جامے سنگ ناز روائی  
 جان طعام تے رقبہ کشو کوئی تے پائے نامیں  
 شافعی کہیا کہ ان ایش قوت ہوو جس پتے  
 تے خفی کہن زکوٰۃ دیون و لائق جیہ لانا ہیں  
 تے من کفارہ فتی تائیں روا امام بست یا  
 اتے نگاہ رکھو تیں یعنی قسماں توڑو نا ہیں

تے کافر من جو وجہ ہدی قید نہ وچہ چھپا کے  
 اوہو قید ہی اسجاہک نال قیاس کہیا تی  
 جو قبیلہ تھ مطلق اتے تھ مقید ٹھیک بیوے  
 پھر کیوں مسالو ہو وچہ دواں با مجمل سوئے  
 تے خفی کہن چانز توڑن پہل کفارت بھرنی  
 ہوو ویرین سفری پھر انظار کرے اوہ بھائی  
 ہوو نا نوچہ روزے رکھن حال قسم توں آون  
 فَاسْتَوْصُوا بِاللَّذِي يَنْتَهِى عَنْ قَتْلِ الْوَلَدِ الَّذِي يَحْيِي لَكُمْ وَرِثَتُهُ تَرْسِلُكُمْ  
 کارن نخصب تراخی سمجھ کریں ہر جاشی  
 کہ اکھن تک کہ ہر مسکینے دین سوئے یا  
 طاؤس حجاب حسن عطا ہو شافعی کہن نراسوں  
 مرنائیں کہ کپڑاوتے دو جہت سوانی بھائی  
 تاروز توں رکھو اتی خانن وچہ دکھائیں  
 تے وہ مسکینا نہ اوہ ہوو من سے اوہ نہ ملے  
 اون ہدی رکھن آو وچہ مسکینا نہ پائیں  
 غلام غنی لے نومی تائیں وچہ جیاں منع ٹھہرایا  
 مگر جاں بہتر کچھو تنھیں وچہ صحیاں پائیں

لے شافعی کی دلیل حدیث مسلم کی ہو ویا کہ جب قسم کھالی ہو وچہ بھرتا اس سے غیر اسکا تو پھر قسم کا کفارہ اور اگر قسم اپنی کا اور اچھی  
 بائوں پر عمل کری جو بد تسلیم کرنے ولالت کے خوف بڑا کہ اسے تعصیب آتی ہو نہیں ولالت کرتی او پر تریکے ۱۲ تفسیر روح المعانی  
 اور اگر او کرنا نہ کرے کا بالاففاق ناچار ہے حج کفارہ کے خواہ غلام کے آزاد ہو نہیں سلامتی بھی ہو جیسا کہ مسکتب کہ حضرت امام اعظم  
 کے نزدیک مسکتب جائز ہے اور امام ولر جیسے خریدے ہو ساتھ شرط آزاد کرنے کے وجوہ والحنفہ عتق القرب فی الکفارات اور  
 اسی طرح سلامت ہو رقبہ ہر عیب سے وہ عیب جو کام کے کرنے میں مضر ہو نہ کہ وہ عیب کو ۱۲ خانن سلہ یعنی جیسے تمام آجا کہ کپڑا  
 پہنانے کا ۱۲ خانن سلہ اور کہنا سعید بن مسیب اور دین پورے ہر ایک فقیر کو دے کپڑا دیا اور امام غنی نے سار کپڑے اور کہا ابن عمر  
 رضی اللہ عنہما نے ازرا بند اور کتہ اور چا و ۱۲ خانن سلہ پس پہلے تینوں میں اختیار ہے چاہے جو لسا ادا کرے پس کھانا  
 یا غلام یا پوشاک تینوں میں سے ہر دوں تو پھر روزے رکھنے چاہیے ۱۲ خانن سلہ یعنی تو پھر اوسکا کفارہ ہی دینا لازم ہے  
 خانن سلہ اس حدیث کا ترجمہ حاشیہ پر نقل ہو چکا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر قسم کے توڑی یعنی  
 سے پہلے او اگر تے اواد ہو جانا ہے زکوٰۃ کے ادا ہو جانے کے قیاس پر جو کہ سال گزرنے سے پہلے ادا ہو جاتی ہے اور امام اعظم  
 نے فرمایا اگر اسی طرح کوئی کرے تو اوسکو وہ کفارہ بھرنا ضروری ہوتا ہے اسی سوا سیکے پہلا کفارہ واجب نہ تھا جو توڑنے کے بعد واجب ہوتا  
 ہے جیسا کہ اسی تفسیر میں گذر چکی ہے ۱۲



جو کھاوے قسم گناہ تھے اوسنوں توڑن لازم آیا  
جو قسم اچھی کھاوے جسو پہ شرط ہو کوئی خاصوں  
یا کو غلام آنا دیں جویں ایسہ کب کماواں  
اتھ نہال کفار ہی ہو کہ خلاصی قسم اچھی وٹوں  
شکر جواس امت نول سخنورب کفارت راہوں  
چو مخفیست کفارت والی انگلیاں آئی ناواں  
نا سدی شکر حبت فرمایا کہ و اطاعت سارے  
قسم کھا دی جس ور ہو وں تھیں پاسوں پاک الہی  
اوہ دس مسکین جس اس بن پنج پنج جو طہر والے  
طعام اونہا نوا شوق محبت صدق اخلاص پہاڑے  
تے اوسط فکر فکر ہو شوق توکل ساگر آسے  
ظاہر باطن چسپاں نول سمجھ کھانے ایہ ورتا وں  
یعنی پوچھن حرص پہ اوں گروں نفس چھڈا وں  
پس ہو پہلاروزہ اتھیں توں میل قصد اٹھایا  
سیر جبار و زمرن خدا وں چھڈ سببناں اغیاراں  
کہدن اوہ جو گذر گئے کرتوبہ کل گناہوں  
سیر جبار و زمرہ وچہ عبادت ثابت قدم ٹھاون

اوہ قسم بھی پھر بھروسہ کفارت وچہ خلاصہ لیا یا  
 جیویں کہو جو ایہ کم کرتا ہو کہ طلاق میری زبان سے  
 یا حج فرض ہووے اُس پر اچھ اوہ حکم نہ پاواں  
 جدگت اندک کرو جو لازم کیتوس اپنی گلوں  
 جو تھوڑی دینار و زقیامت بلو خلاصی پھاپوں  
 کیا تدبیر چلن دی سوہنی اس امت اصلاحاں  
 ہر کم دیج رب بنی تا ہوون پار او تارے  
 کفارت اوسن ہن مسکینا ندی طعام ایہا ٹی  
 من اوسط ما قطع من اہلکم دل روح سرخنی چاہے  
 تے کہن رضا تسلیم ہو کہ شوق طعام سوہے  
 کرن عبادت خوف رہا ایہ طعام جو اس تہائے  
 یا تقویٰ وال لباس نفس آزاو کرن فروغ  
 جو ادھان قدرت تائن روز اوائی آون  
 تے دو چار روزہ رکھن ہیودہ چھوڑن کل فرمایا  
 تے دن تلخ کل عمریری ہو کریں حساب شماراں  
 درجہ صوم جو حاضر من سب غفلت چھوڑ ملاو  
 وہ وہ رات دینا پنج پیا کہنگے عمل کماون

مکن عرض کن با فوس حیف

ای کہ صبر و نیت از دنیا می دون  
چون که در به نثر بکم واری سکون

بسم الله حماد لا طيبا هو اريد النعم عطايش

الوقت من غير حساب والوقت محاسب

چوں تو بستر از خدا و دوست پوی  
چوں ز ابرار خدا و دلش پوی

پہلیاں بیباک پھر لپا لپا

۱۔ اور اشارہ یہ کیا کہ اللہ بالحق تعالیٰ اس پاک قسم کے قسم کھانے سے واسطے انہیں پاک کر دے اور اس قسم کھانے سے  
عبدی اور فوقی خواہش نفسانی اور نفس کی سرکشوں سے اور لغو قسم بینی پیوہہ باتوں پر قسم کھانا ساقط حال اور حال  
اسد تعالیٰ کے وقت غلبہ شوق اور روق حاصل کرنے کے تاکہ اسے حاصل کندہ حال جلالہ کے اقبال اور وصال سے کچھ شے نہیں لغو  
ہو۔ رہا حضرت اور نہ سب تسلیم کے اور وہ یہ بھی کتنا صاف کہ اس کا نقل کسی شاعر کے قول سے اور یہی وہ صدامہ ویرید  
ہو۔ غرض کہ فاروق عالمی بلایں یہاں مگر اللہ تعالیٰ قسم کھانے کو نہیں پکڑتا ساقط علم کے لشکر کے صنعت حال کو اور عدد و  
من خلک یہ بھی جو سالکوں کی زبان پر جاری ہوتا ہے و جد کے غلبہ میں شے عہد اور غفہ کے کرنے سے جیسا بعض نے



پھر اسے شکر کارن فرمایا کرو اطاعت سائے  
ہر کم دیو چہ رب بنی سے تا ہوں چھٹکا سے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْكَامُ رَجَسٌ

مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ

أَنْ يُفْزِعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ

عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنتَهُونَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَ

أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا إِنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا

### الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو سوائے نہیں کہ شراب اور جو اور تھان بٹول کے اور پیر خال کے ناپاک ہیں کام  
شیطانوں کے سے پس بچو اس سے تو کہ تم چھٹکا را پاؤ سوائے نہیں کہ ارادہ کرنا ہے شیطان یہ کہو اے درمیان  
تمہارے دشمنی اور بغض پنج شراب کے اور جوئے کے اور بند کر کے ٹکویا و خدا کی سے اور نماز سے پس  
کیا ہو تم باز نہ ہونے والے اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور دوس پس اگر پھر جاؤ تم  
پس جانو یہ کہ اوپر پیغمبر ہمارے کے پہنچنا ہے ظاہر

ایہ جس شیطانی کم رہنا ہشتین کو فلاح تہ پاندے  
خمر یا جو اکھڑو کے شیطانوں اہل شقاوت  
پھر کیا ہن بھی باز نہ آؤ گے اہل مہلصین  
نفس و خوشیاں ہر حالت و چہ تا بعداری  
جو نہ ہو رتبان جانوں بنی تہ ہی پہو بچان پھیلا  
خمر تہی اس نام جو کچے ڈھکے عقل و بجاوے  
جو کل مسکرتہ حاکم حضرت شاہ رسل فرمایا  
جو طین خیال پیو او سنوں دفع اندر سائیں  
تے مالک تہی ابن عمر تھیں و چہ عالم ساراں

اتے مونس اور جو تھان بٹول تہانے تیر فالاندے  
چاہو ٹھیک شیطان جو و پتہ سائیں ابغض عداوت  
تو ذکر الہی اتے نمازوں روک کھو تہاں تہاں  
تے کرو اطاعت رب نمیری حکم کرن جیوں جاری  
تے کرو پر ہنیر مخالفت رب بنی دیوں تہیں مہاں  
خمر اہی جو عقل و باوری اندر لغت و ساوے  
و چہ خازن ابن عمر تھیں صوفی تہی استہ لیا یا  
جے خمر پیو و چہ دنیا بندہ ہے واجب تہاں  
کیا طین خیال کیا جاؤ اوہ مہر مہکا اہل التاراں  
لے فاجتنبوہ کا صبر بخش دلون کی طرف پھرتا ہے ۱۲

۱۸۶ و ۱۸۷ منزل اول و بعد اول ۱۲ اور ۱۳ تھہ اپنے مالک کے تھیں دیوے ۱۲  
اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ شریفہ میں مذکور ہے دیکھو صفحہ



جو حضرت اکھیا پکے خمر جو بن زوبہ مر جائے  
بھی با بن عرقین مچھو عالم و سیا بحر عطائیں  
ہو وچن آؤ فرین دلو بھی جو چک لیجان دے  
جو پکے خمر جان مست ہو دن اکرن فساد لڑائی  
ہو او ایسوں مچھو ترغیب جو دسیا پاک بنی نے  
تے فخری ٹھہرت بنکے باندہ سوراں والی  
تے پھر بین فلکوں کو کی فخری کرن پکارا  
بھی گھراں فلانیان والے کو کی ہسکے ٹپھہ منیر  
بھی تنہاں گھراں تبیلیاں پر پھر فلکوں آوں  
ایہ سب عذاب خبیانی پاروں خمریوں دیوں سا سے  
تے گاؤں الیاں پکرن کارن سوکھاؤں تھیں لے  
زانی ہو شرابی تھیں رب دور ایمان کر نیدا  
جا بر بن عبد اللہ یاسوں بھیقی نقل لیاوے  
ناہ عمل او نہاے پڑھن آسانی کہ غلام او پائیں  
و جو زان جس خصم نہ راضی جد لگ ناہ مناوے  
ولا دخل الخبث عاق و لا مہد من خمر خود حضرت فرماتا  
شرابی شک لکھا ناکھاؤں منع نبی فرمایا  
تے چوری بھی گھٹ نشے کنوں جو او پر اہل سکوی  
تے نبی اکھیا تن شخص حبت پر و دخل ہوسن ناہیں  
تیر جا جادوسدی جو پھر اگر تصدیق مینوے

روز قیامت خمر ہشتی ہرگز کدی نہ پائے  
رب لعنت کردی خمر تے بھی جو پکے اسد تیا میں  
جو کڈھے خمر کڈھاوی کل کھاو سب لعنت پاندی  
وچھہ جوئے مال جو تاون کہناں گھر خودی رسی بھائی  
اک ٹول اس امت رات گذاری اندر کھانے پیو  
تے بگرو لین وچھہ زیں گد گھیا رسول کمالی  
جو قوم فلانی و صس گئی راتیں وچھہ زیں شکارا  
تے پھر فلکوں پر تھال جویں لوطیان قوم سینک  
ہو اچھے او نہاں او پر عادیان تے جویں جلو آوں  
تے فیضی جاے پہن کارن مرواں جان خواری  
ہو قطع کردی جو صلا رحم نول سیتھے ہین موکا لے  
سر آوں جویں گرتے اپنا گل تھیں دور کر نیدا  
جو نبی گھیا تن شخصداں ریشا ز قبول پاوے  
ہو لکاپ پینوں شجاد لگ کر گھر آوے ناہیں  
تیر جا جان نشستی اوہ جد لگ شس خواش پاوے  
ناں پائیاں بھیر مان شرابی دوراں حبت جانار  
تے ابن عمر نے چوریوں کرن زناہ ہو لا تبلا یا  
کہتے تے دی جو غافل سوچھہ کنوں اسد برترے  
کہتے شراب جو پکے دو جا قاطع رحم سنائیں  
جو پیندہ خمر مویا سو نہر غوطہ وا پانی پیوے

۱۲  
شراب کی کڑواہٹ سے پرہیز کرنا

لے نہر غوطہ اس پانی کا نام ہے جو نایز عورتوں کی شرکاء ہوں جو جاری ہو گا جس کی بدبو سے تمام دوزخی اذیت میں ہونگے فرمایا  
وامم الخمر اسدی اسطرح ایسا کجیبت پرست - ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں شراب پینا اور اس کو پیو کی بدبوش کرنا بدبو جانتا  
ہوں اور اپنے اسے منسلک کل شر و جلع الاثم اور ام الخبائث فرمایا یعنی ہر برائی کی چابی اور گناہوں کا مجموعہ اور سب جہانیت کی راہ  
سالم اپنے باپ عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ بعد وفات خواجہ کائنات ابوہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ شراب پینا اور اس کی بدبو  
کے متواکف تحقیق کے لئے عبد اللہ بن عمر کے پاس مجھے بھیجا انہوں نے مجھے کہہ کر کہ شراب پینا ہے جب میں نے یہ مسئلہ  
اگر بیان کیا یہ مجمع ابن عمر کے پاس گیا تو اس عمر و نے کہا فرمایا رسول اللہ نے نبی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے کسی شخص سے کہا  
کہ تو خود شراب پی یا خون ناخن کر یا نہا کر یا کھوت سور کا کھا نہیں تو تجھے ہم نسل کر دینگے اسے شراب پینے کو اختیار کیا مگر صبا



پھر نبی کہیا جو خمر پرے نہت اور بال خٹے خدا نوں  
تے نامیں اہم الخبائث نام اس رکھیا ختم رسالت  
رب خمر شراب تائیں سنگت اسجا بیلایا جانی  
شارب الخمر کعبہ الوثن اماں و سیا ختم رسالت  
حضرت علی کہیا شرط بھی جو جوچوں آٹیا  
بھادیں پکڑیہ لڑکیاں پر تیاں کو پکڑے جاسن  
نئے چھیاں پاؤں نام کے تے نام جدا آجادی  
تے شرطوں شرطیں کھین مال جلے حرام الایا  
انصاب بت جہاندی پاس ہی قربانیاں کر دے  
جے جہت عبادت غیر کرے تاٹھیک نام ذبیحہ  
ازلام زلم دی جمع جوکانیاں رکھکے پاس مجاور  
واطیعوا اللہ کرو اطاعت ربی مال فناء دی  
تے دزدی ہو جو خود نفسا نوں نظر نہ کرو کدہاں  
جہاں خمر حرام تان ران چھیا پاسوں شاہ ابرار ان  
تا اگلی آیت اتری افریبا تنہاں جرم نکائی

۴۰۔ یہ نہ کہے جاوے کہ یہی سلطان کے گروں سے خلاصی پاتا اور نہ کہ علوی راہبوں سے اسے خلاصی ملے

جو جس بُت پرست جو جہنماں چھوٹا ہر پارہ ہر انوں  
بھی اعظم الکبائر کل گناہوں و طوایب ہر حالت  
سحر مت خمر جرم و دی بھاری اتھین ظاہر پائی  
اس آیت تھیں سمجھ الایادور میں ہر حالت  
جولہ کے سنگ اخروٹاں کھین اوی بھی جو آ پایا  
جو منع نہ کرنا اوہناں جو ٹھکن ٹھن تا چھڈ آسن  
اوہ مال لو جو بیوں ایس نہانے جو آ سب سداوے  
بن شرط اختلاف مگر مکروہ تحریموں گھٹ نہ پایا  
جہت تقرب غطرت بتاں وچہ تفسیر الیٰ شریعت  
جو طاعت ربی روحاں اجرتاں سمجھ صلال صریحہ  
کافر فالان پاندی سنگ جہنماں سے احمق خاصہ  
والطیعو الرسول طاعت بعد فنا ہوں نال بقا  
نال ظہور فنا بقا و روح معانیوں پائیں  
جو پیش حراموں ہوسن پندیر کو تو کیا اتہاں ساراں  
جو کھاوا پیتا پیش منع تھیں کل عاف ایسا ہی

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷



لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا

مَا اتَّقَوْا وَأَمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا أَهْوَاءَكُمْ اتَّقُوا

وَأَحْسِنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

نہیں اور پُران لوگوں کے ایمان لائے اور کام کئے اچھے گناہ پیچ اسپیر کے کھایا انہوں نے جس وقت کہ پیر پیگاری کریں اور ایمان لادیں اور کام کریں اچھے پیر پیگاری کریں اور ایمان لائے پیر پیگاری کی اور احسان کیا۔ اور امد دوست رکھتا ہی احسان کرنا والو کو۔

نہ مومنوں پر گناہ جنہاں نے نیک اعمال کماؤ  
تو جسے عمل کہتے پیر تقویٰ ہو ایمان و بیاراں  
پیر تقویٰ ترک محاصی کفر شرک افعالاں  
تو پیر تقویٰ ترک ظلم کر کنوں عباد الہی  
جو محسن ہو یا بنیاد و اوہ محبوب توں  
تا میں حضرت ختم رسالت نے حبیب اوے  
احسان خداؤں پوچھیں جو توں کچھ سیاستاں  
جان ناغیب ایمانوں نہ چھوڑا کچھ تاہاں

جو پہلے خیریت پیر جد اوہ ورے ایمان لیاے  
پیر تقویٰ احسان کیتا رب سرت نیکو کاراں  
وہ جو تقویٰ ترک خیرتے جو باحرمت چالاں  
یا ترک صفا ترکے پیر احسان کماؤں بجاٹی  
تے درجہ محبوبیت والا اچھا سب درجاتوں  
وہ صفا مغلّی جا پاک پائی شک احسان صفا  
یہ احسان شہودی رتبہ الیہ شیوں پائیں  
طرف ایمان شہودی بھنے قیدان کل تداؤں

محسناں مروت و احسان ہما ماند  
ظالماں مروت و ماند اس ظلم ہما  
گفت پیغمبر خنک آنرا کہ او  
موجسناں مروت احسانش مروت

ای شک آنکس مرکب را براند  
وائے جانے کہ بود مقدر  
شد ز دنیا ماند زان فعل نکو  
نز ویزاں دین احسان شیت خرد

لے اور تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ یہ خوف اور تروان صحابہ کبار کو ہوا جو حرمت خمر کے وقت حاضر نہ تھے اور بعد حرمت  
بیمبر نے اسے سبب سے اول کی طرح استعمال کرتے ہوئے ۱۲ تفسیر کبیر میں لکھا یا اتفاقاً دوسرے تقویٰ سے مراد ہی ہے  
اسکو کہ اس اطلاق سے پیر اس وقت پورا ہو جاتا ہے کام اور اسکا اور ہوتا ہے کھانا اور اسکا اور پینا اور اسکا اور صرف اسکا  
مروت و جہان میں اس خیر سے جو ضروری ہے اسکو اسوا سے جو البتہ بعد ہو جاتا ہے پیر تہ نہ اٹھاسکی پیر نہیں  
قیاس کیا جاتا اور اس کے غیر اسکا۔ پیر تحقیق محسن مطلق شامل کرتا ہے امر مروت کہ اور حق دار ہو جاتا ہے  
اس وقت مع اور نسا کا۔ جیسا کہ فرمایا مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ الغریز نے ۱۲ روح البیان۔



وَأَسْكِنُكُمْ بُرًّو عَصِيَانَتِمْ نَمُرُو	تائہ پنداری بگرش جال بُرُو
وَجِدْهُ دَالِحٌ وَهَكْهُ پِلْے كَرْنِ خِیرَاتِ فُقیرَاں	بونہ احسان ایہی سب روح بیازں کچھ نظیراں
سَعْدِیٰ اِحْسَانِ اَسُوہِ كِرْدَنْ وِلْے	یہ از الف ركعت بہر منزلے
تَقْلِيدِی جُوہِ كُتْے اَوْنِہَاں كِتْے عَمَلِ شَرْعِی	نہیں گناہ تھا منوں پاؤں کھاو لمعام مباحدی
اَسْرَاوُتْ شَبِیہِوَلْ لُكْ جُحْدِہِنْ خِجَانَتِہِیْنِ	تے ایمان حقیقی لیاو کیتے عمل والا متخیں
ثَمَّ اِنْفُو اَشْرَكْ اَنَانِیْتِ وَاكْلِ كُوَاكْے	نے نال ہوت مومن ہو خودی غمرو بجا کے
صِفَاتِ نَفْسِی شَرِ كُوَلْ كے وَجْہِ فَنَادِے آئے	وا حسنوا پھر بقا باللہ وجہ ہو کے خوب سہا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيُكَلِّمَكُمُ اللَّهُ كَيْفَ يُرِيدُ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ  
وَرِمَاكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَتَخَفَ بِالْغَيْبِ فَمِنَ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ  
فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اے لوگو جو ایمان لائی ہو اللہ تم کو ایک چیز کے شکار سے کہہ پونچے ہیں اسکو ؛ تمہ  
تمہاری اور تمہاری تو کہ جانے اللہ اس شخص کو کڈتا ہو اس سے بن دیکھے پس جو کوئی حد سے بکل جا دی  
پیچھے اس کے پس واسطے اس کے ہے عذاب درد دین والا

ای مومنوں! شکار زائش اند کر و تسایش  
بن دیکھ جو درن آہوں پس جو حد لنگہ جائے  
جاں سال حد بیتہ دی مومن محرم ہو کے آئے  
جہنماں پہنچن تھہ پونچے نگرے آئدی جانور اندے  
تو دی پڑھتے بیکراں نیز یا مثال شکار کر نیدے

۱۱ مسکین کو صدقہ دینا و دالو کے پہلے عشرہ میں ہیں وہ ایسا ہے جیسا کہ آیت میں ہے اور رسولوں کو صدقہ دیا اور رسولین  
کو پوچھنا گویا اور لیا تو پوچھنا ہے اور جہانہ کے ساتھ انہوں میں ملنا ایسا ہے جیسا کہ شہیدان پر جہانہ پڑ گیا ہے  
اور مومن کو کپڑا پہنا دیا اسکو واحد تبارک و تعالیٰ بہشت میں جنتی لباس پہنا دیا اور جنتی مہیم کے ساتھ لطف اور پیار کیا وہ  
قیامت کے دن عرش کے سایہ تلے کھڑا ہو گا اور اہل علم مجلس میں حاضر ہونا ایسا ہے جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کی مجلس میں حاضر ہونا  
فی روضۃ العلماء روح البیان ۱۲ اسے قلب کو غیضا سے اور صدقہ و راضا صل اور توکل اور تسلیم وغیرہ کے اور انہی صدقہ سے آگے ہوا ۱۲  
روح المعانی ۱۱ بیعت یعنی سوا اثنا باری صل و علا کے کچھ نظر آئے ۱۲ اسے و انتہ میں و او حانیہ ہو پہلے بیچ حال امر کا  
کو اور میں مخصوص ہو تھا محامد کے حام نہیں فتحد احوال و جزا مرفوع ہو ساتھ توفیق کے یعنی جزا اور جزا واجب توفیق کی  
اور اہل مرفوع ہو اپنے مصافحہ الیہ کے ساتھ اور صفت ہو جزا کی اور یہ دو مفسوب بھی پڑھتے ہیں اور جزا خواہ متعلق ہو جزا کے



## اشارات

اور اس آیت میں اشارہ ہوا کہ خداوند تعالیٰ نے دوستی کے لئے بلاء کو اسطرح بنایا ہے جیسے سوئے کے لئے آگ کو بنایا ہے اسی واسطے فرمایا کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو ان لوگوں کی طرح جو خدا کی محبت میں دنیا سے قطع تعلق کر کے اسکی تمام حرص و ہوا سے بچے ہیں کیسے کہہ لگے **اللَّهُ** آراہ و یگانہ خدا سلوک کو راستہ میں بیشکی **مِنَ الصَّيْدِ** کسی قسم کے شکار سے یعنی دنیا کی محبوب چیزوں میں سے کسی چیز کے ساتھ **تَنَالُهُ** آئید **يَكُمُ** و **رِمَا حُكُمُ** جیسے تمہاری ہاتھ اور نیزے پہنچ سکیں **لِيَعْلَمَهُ اللَّهُ** **مَنْ يَخَافُهُ بِالْخَيْبِ** تاکہ خدا کو معلوم ہو جاوے کہ کون اس سے بے دیکھے ڈرتا ہے یعنی ان لوگوں میں تفریق اور تیز کر دیوے جو خدا کو ڈھونڈنے میں دنیا کی محبوب چیزوں کو ترک کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں **مَنْ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ** یعنی پھر جس شخص نے خدا کو ڈھونڈنے کے بعد ہی دنیاوی چیزوں کی طرف رغبت ظاہر کی **فَكَهُ عَذَابُ أَلِيمٌ** جسکے لئے دردناک عذاب ہے یعنی وہ پھر خدا کو نہیں پاوے گا وہ خدا کی درگاہ سے دھکیل کر نکال دیا جاوے گا **كَانَ فِي التَّوْبِيلِ** اپنے وقت کے شیخ یگانہ ابو عبد اللہ شیرازی قدس سرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ فراتے ہوئے دیکھا کہ جو شخص خدا کا راستہ چھوڑ کر چل پڑا پھر لوٹ کر آگیا تو خداوند تعالیٰ اسکو سخت عذاب کرے گا کہ اپنی مخلوق میں سے کسی ایک کو ایسا عذاب نہیں کرے گا **فَالْغَفْوَىٰ**

مثنوی	قلب چول آمد یہ شد در زماں	دور آمد زرگرے اورا عیاں
دست و پیا انداخت زرد بوم خس	موج آتش ہی خند و خش	
حافظ	ترسم کہیں چمن ببری آستین گل	گر گلشن تجیل فارسی میبکیتی
ہوار حمار و خشتی تے ابو ہریرہ محرم ساہی	تیر لگاتس مویا پچھیا اگلی آیت آئی	

**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ وَمَنْ قَتَلَ**  
**مِنْكُمْ مَّتَعِدًا فَجْرًا مِّثْلَ مَا قَتَلَ مِنَ النِّعَمِ يَكْفُرْ بِهِ ذَوَا**  
**عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ أَوْ**

لے پس معلوم ہو کہ جب سالک سلوک کا راستہ طے کرتا ہو اپنے پیچھے کو واپس ہو پڑے تو اسوقت لایق ہوتا ہے عذاب دردناک کے بلکہ سالک کو لازم ہے کہ عشق کی منزل میں محکم قدم رکھے جسکو کبھی بھی جنبش نہ ہو۔ مولا کے عشق میں آگے پیچھے نہ ہٹ جانا سخت بے ادبی اور کم نصیبی ہے۔ (فقیر حلوانی)



عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهُ ۚ عَفَا اللَّهُ عَنْمَا سَلَفُ  
وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ ۚ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ۚ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت مار ڈالو شکار کو اور تم احرام میں ہو اور جو کوئی مار ڈالے اسکو تم میں  
جانکر پس بدلہ اسکا ہے مانند اسکی جو مارا ہے جان کے جانوروں سے حکم کریں ساتھ اسکو دے دو صاحب  
عدالت تم میں سے قربانی پہنچانے والے کعبہ کے یا کفار کو کھانا مسکینوں کا یا برابر اسکو روزے  
تو کہہ چکے وہاں کام اپنے کا معاف کیا اللہ نے اور پھر سے کہ گزرا اور جو کوئی پھر کر نکالیں لایو گیا  
اسد اس سے اور اسد غالب ہے بدلہ لینے والا

ای مومنو! قتل شکار نہ کر ہو وقت احرام کدائش  
جو کیتا قتل شکار اس میں جہا عوض بھری حیوانوں  
جو منصف کہن جہا بھیج اودہ ہی کر قربانی  
ناچہ احرام شکار کرنا بدلہ محرم چاہے  
تے جو مڑ کرے دوبارہ انتہیں بدلہ لوے (اگہی  
بن منذرانی حاتم بہقی ابن جسر یہ تنامی  
جو محرم کر شکار اودہ عمد آسہو اخطا بھایں  
تاجلدی اوس عذاب ہو کو پر کرے متاعے سایش  
جے بکری ناہ میتہ تراویہ کھانا چھیاں فقیراں  
جے اودھ قتل یا شل اوسدی تا بدلہ کا ڈالایا  
جے نا طعام توفیق تا اوس تریہ نہ رکھن آسے  
حسن مجاہد زید کہن جے یاد احرام رکھیندا  
پرنہ سب ہمہ مفسراں ہور فقیہاں پیارے  
جس قتل لہجے قیمت اوسدی دیوں سنوں آدمی

جو عدا کرے شکار انتہیں بدلہ بھری تداہیں  
جو حکم کرن اُن اے اے منصف اے شل ریشاں  
تے چھ سکینا تے یا اوس برابر روزے جانی  
قرب متا کیتا جو وقت جہالت کر دی ساہے  
تے اللہ اُس تے غالب بدلہ لیو نہا رہو چاہے  
حضرت ابن عباسوں کے واپسین نقل گرامی  
ہو حکم شل اس جہت جو مڑ پھر عدا قتل انتہایں  
جے اہو قتل کر تو تا بکری اُسدے عوض کوڈاں  
جو کھانا جہی اوبھی تا تن روزے رکھ لظیراں  
جے کا ڈالہجے ویتہ مسکیناں طعام دیون آیا  
تے مڑ دیون ہراک آیا جس تھیں بری ہو جاڈی  
پھر قصد قتل کرے تا اوسدا بدلہ مول نہ ویندا  
ہو عدا ناسی دواں بدلہ خازن دچہ تارے  
اگہی ابو حنیفہ واجب دستو رحمت رب و ساوی

لے ہر حال ہو خا سوا بالغ الکچہفت ہو اسکی کفارہ مرفوع معطوف ہو اور جہنرا کے طعام مسکین اسکا عطف بیان ہے۔ خلاصہ ۱۲  
کے یعنی بدلہ دے اسیلے اُن کے اور پھر کے دوبارہ ہو کر طرٹ شکا کرنے کی تاجلدی اسکو عذاب ہو مگر جب متا کرے اسکو اسد انتہا  
درختور سلطہ طعام ہر ایک کو مڑ دیو اور اندازہ نہ کا مڑ ہو چکا ہو ۱۲ سلطہ جو قصد قتل کرنا اسیں برا بھاری گن ہو اقرار ہو  
اور انیس چھ سکتی خلاف سبہوا قتل کرنے کے ۱۲ خازن سلطہ اس جانور کی پیدائش کے مشابہ کوئی جانور نہ حیوانات میں سے  
پس وہ اسکا بدلہ ہو جب قیسہ مذکور کی مالیت کے ساتھ اعتبار خلقت اور صورت کے ہو گی اور ابن جریر نے حضرت ابن مسعود

۱۲ سورہ مائدہ



تے مودی جانور اندر قتلوں واجب کچھ نہ تھیوے  
جو مودیوں یا دفع ضرر ویکارن این قتل کریندی  
بھی پالو جتنی مچھ شکار نہ داخل کروے بھائی  
جانور و چھ مقتول جناور بدلہ قیمت آوے  
یا قیمت اوہی مسکینا منول یو ہر ہک بند  
جو ہستی لوی ل کر ن تس کیوں باہر نہ آیا  
تو چوٹگی حیوان شکار بھائی کھان و ناہیں  
ا تو حد حرم دی پہلی مودی جلٹن کیجن آئی  
ہی اور ادرت اختیار نہت ہو اتھ کر جویں چاہی  
جان و نیا چھ دستیں طہیباچ بندہ احرام کھوٹو  
یا عارف لوک جو قتل ہو قتل کر و اوہنا ناہیں

وچہ بخاری مسلم حیو نکر نقل حدیث دیوے  
نہ جہت شکار لڑکی کر کوڑی سویاں کچھ نہ بیندے  
صیلا طلاق اوہن چیس کسی جلیوں پھرو بھائی  
گاؤ اوٹھ بکری رل جا کے فرج کر اوے  
صید و عید فطر نے جتنا استھیں گھٹ نہ وڈے  
تے کھانا روزی ہو ر جگہ بھی دین جائز فرمایا  
تو شافعی کہن جو کھانا اچھا وچہ مواہب پائیں  
پھر حرم حرم اندر یا باہر حکم ہو ہر جاتی  
مثل اوسسی یا طعام دیو اتی باروزی کھیا ہے  
اٹا کر و شکار نہ شہوت نفس اتے لذات جو ہوٹو  
جو قتل کرے یعنی اوسنوں لاوی دینا راہیں

لے کاٹنے والا کتا اور سانپ اور چیل اور کتا دار خوار اور بکھو اور بھیر یا یہہ ذکر کئے گئے ہیں حدیث میں اور صاحب  
خزن نے کہا ہر ایک کاٹنے والے جانور کا نام آٹھ ۱۲ حارن و خلاصہ ۱۷ جو اس قسم کے جانور خود بخود پاؤں سے تلے  
اگر جاتے ہیں خلاصہ اور مواہب میں ہی جو جانور جو جھ کر یعنی احرام کے یاد ہونے اگر شکار کرے اسکو گناہ ہو اور مثل  
اس شکار کی بدلہ نہیں پڑتا اور اگر غلطی سے ساتھ کرے یعنی کسی کو تو تیرا ہی مگر لگ جائے کسی اور جانور کو نہیں پڑا سکے  
بدلہ نہ گناہ ۱۲ مواہب الرحمان ۱۷ اس واسطے جو بدی خاص عبادت ہی سو مکان معین یعنی مکہ معظمہ جو وہ اور جگہ یا  
اور اقلیت میں یعنی سوا دسویں یا دسویں تاریخ کے جائز نہیں بھلا کھانا کھلانے اور روزہ رکھنے کے کہ یہ مخصوص  
نہیں تھے اس حکم یا وقت کا ادریح اس ہی کے چھوٹا جانور بھی جائز ہے جو صحابہ نہ ماہہ نہ غلام یعنی ماہہ پٹھوری کو بھی جائز کھا  
ہے اس واسطے کہ اگر غلام یا غوز تو یہ طعام ہی ہو جائیگا ۱۲ خلاصہ ۱۷ اور ابن جریر نے عطاء سیروایت کی ہے کہ زبانی اور طعام  
بچ کر بھی دینا لازم ہے اور روزی جس جگہ چاہے اور ایک روایت میں ہے روزی جلدی ادا کرے مستحب ہے تغیر و تشویر اور  
جو ایک دفعہ شکار کرے اسکا بدلہ ہے اور جو دوسری دفعہ کرے تو بدلہ اس کے پاس سے صیبا کہ اللہ تعالیٰ نے دیا من قتلہ  
منحنا فجزاۃ علیہ فیہ مرقۃ واحلۃ فان عادۃ ثم یقال لہ ینتقم اللہ منک کما قال اللہ عز وجل رواہ  
ابن جریر وابن منذر عن طریق علی عن ابن عباس اللہ تعالیٰ عنہ یعنی جس نے قتل کیا جانور جو جھ کر حکم کیا جادی  
اور اس کے اس کے قتل کرنے کے متعلق ایک دفعہ چوبیس دوسری مرتبہ مل کر تو پھر کھا جاوے اسکو بدلہ لوے اسکا تباک و تعالیٰ  
تجو سے جس طرح فرمایا اس تبارک و تعالیٰ نے روایت کیا اسکو ابن جریر اور ابن منذر نے طریق علی اور ابن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما سے ۱۲ مثلاً یعنی تینت کا اندازہ کر کے غلہ خرید کر ہر ایک مسکین کو اگر گندم تو نصف ادا کر کوئی آٹہ ہو تو ایک ایک  
صاع دے یا اس طعام کے برابر روزی رکھے ہر مسکین کے بدلے ایک ایک روزہ اگر چہ اسے طعام دینے کی توفیق ہو یعنی جسے  
توفیق ہو مسکین کو وہ طعام حصہ میں آتا تھا اتنے مسکین کا اندازہ کر کے روزے ادا کرے اور اگر بعد صیبا ایک مسکین کا  
ہو یا کھانا نہیں ہو یا تو پھر اس قدر طعام صدقہ کرے ۱۲ مارک مواہب ۱۷ اور وہ اہل دنیا پر سراج ہی جو بیخون ہے اور وہ  
عام لوگ ہیں جو راضی ہو ہیں اپنی کمال سے ساتھ اعمال انہ کے اردوئے قصدا یعنی نعتوں اور عرام سے شکار اور محرموں جہاں محرم  
کے ہیں دنیا کو حرام کرینوالے اور کعبہ کی زیارت کا قصد کرینوالے معزوت تے وصل کا ۱۲ روح البیان



منتہا آتے اور واقعہ جو صبر کنوں دنیا دے  
تے وہ جان کر ہیں جس کچھ حصول نفسوں پایا  
اور پھر ریاضت محنت اور سنوای ہو قد کھپا ہے  
ایک کم کرن و منصف جیٹھ ریٹوں کنوں تساہل  
اقیم ہاں قسم ریاضت و تنگ کھٹ پنا کھٹ کھاون  
خلوت گوشہ نشین و تن قابو کرن جو اسال  
یا کھانا دی مسکیناں روح سر غفلت غفی دل تائیں  
طرف خدا و ہنہاں صدق و جہ رنگ اخلاص گرامی  
یار و زری کھن بند ہو رہنا و کھن نصیب اغیاراں  
جو ہو چکا سو معاف ایہا پی بن جو کر دی دوبارے

مثنوی عاشق صنم تو ام در شکرو صبر  
عاشق صنم خدا با فر بود

طالب صابوق نول ہر لائق توڑ علاقے سارے  
وٹھوئی وصل اوسو دل و نشان مہر ہو بہ نہ بھاری

اَحْلِلْ لَكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ وَطَعَامَ مَتَاعِ الْكُلِّ وَاللَّيْبَاءُ وَحَرَمٌ عَلَيْكُمْ صَيْدُ

الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرَمًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ

حلال کیا گیا واسطے تمہارے شکار دریا کا اور کھانا اوسکا فائدہ واسطے تمہاری اور واسطے مسافر  
کے اور حرام کیا گیا اوپر تمہارے شکار جنگل کا جب تک کہ رہو تم احرام میں اور ڈرو اللہ سے  
وہ جو طرف اوسکی اکٹھے کئے جاؤ گے

جائز قسائل شکار بحر و ابھی کھانا و ریائی

اسلام عمل کر کے قبولیت کی دعا کر اور قیضہ کا لحاظ بالکل اڑاؤ ۱۲ روح البیان ۱۵ اور شکر کرتے ہیں ہی ہوئی چیزیں پر  
اور مفردات پر راضی ہیں اور انہی احکام تسلیم کرتے ہیں وغیرہ ۱۳ روح البیان ۱۵ جلد اول یعنی شکار کا دریا کی جائز کا  
واسطے تمہاری فائدہ اٹھانے کے تمہیں حلال ہے اور طعام دریا کا بھی جو فقط چھلی ہے تمہیں حلال ہے اور ریائی جانور وہی  
جو بخیر پانی کے نہ زندہ رہو اور ہمارا نام کے نزدیک چھلی کے بغیر دوسرے دریا کی جانور کا کھانا حرام ہے بخلاف دوسرے اور کہا  
سراج المنیر واسطے چھلی تازہ کی قید ہے اور طعام ہے جیسا کہ موسیٰ ۲۱ توشہ لے گئے تھے حاشیکہ وقت خضر علیہ السلام کی طرف ۱۲  
۱۳ طعام کا ضمیر طرف بحر کی پھرتا ہے متاعا حال ہے یا مفعول اور یہی شائبہ تہری مادہ ماحر متعلق ہے صید البحر  
کے ماعلا ۱۴ خواہ پانی میں تھا ہو یا کھاری پس لفظ معلق عام ہے اور عالم میں یہی قول صحیح ہے بخلاف بعض کے جو کہتے ہیں



حرام شکار جنگل قساں پر نہیں محمد لگ آؤ  
 بجری اودہ جناور پیدا ہون چہرے وچہ پانی  
 شکار مراد جو زندہ طعام مراد جو موتی ماہی  
 صید جناور بجری سب جو ہون حرام یا جلوں  
 توکل دریائی جانور اندا جدا شکار رعیتاں  
 حرام شکار جنگل اوقت احرام نہت حراموں  
 نہ صید بجری نے نال تعلق مادہ متحرک ما  
 پھر طانی ماہی جو وچہ پانی مر کے ترے کہ امیں  
 زیلعی دی نیچے اندر ہی نقل روایت پیارے  
 جو حضرت اکھیا کھاؤ محسنوں وریاؤ لے باہر  
 پر طانی بحر اندر جو مر کے پانی تے تر آئی  
 تھے کے شکار کیتا اس وچوں محرم جائز کھاؤن  
 معارف عالم روحانی و صید حلال قساں  
 تے جنگلی صید حرام قساں نول میں جہڑی نفی  
 تے ڈور خدا تھیں سیرا پے وچہ تے یہ ٹھیک بچھانو  
 پس وچہ سلوک کو سب جہد نہ نال موانع ہارو

تے ڈور اللہ تعالیٰ قبول ساگر کھٹے کیتے جاؤ  
 جو کھٹو سمندر حوض تلا وچہ دریائیں جانی  
 ایہ جو بکر صدیقوں اندر در مشور گواہی  
 تے محمدی عالم حلال محرم نول کھانق ہر گلوں  
 چھ کچھ ڈوڈو شل اونہاں بھی روا شکار بناناں  
 مادہ متحرک اسدینال تعلق آیت ناموں  
 جو بجری صید حلال ہمیشہ جیوں فرمان خدا  
 کہو انام حرام اس کھاؤن وچہ خلاصے پائیں  
 عبد اللہ بن جابر تھیں اودہ نبیوں نقل شمار  
 یا پانی خشک کھیاں یا مٹیاں ماہی مردہ ظاہر  
 اودہ چھٹی مردہ مول نہ کھاؤ نال حدیث گواہی  
 جو نہ سنگ ادا یا شانت محرم صید بناؤن  
 طعام جو نافع علم یہ بن اخلاق اخلاص مٹاؤں  
 جو حیوانات حفظ و انفس لکھیا روح معانی  
 جو طوفان اللہ سب کھی ہو سوناں فنا وے جانو  
 ہو رب کسان کنزو اسدے ہن سامان جو بارو

سے صاحب نفی کہنے اس قول کی تشریح کی ۱۲ اسلہ اور یہ صحیح ہے یعنی نہ شکار کر بھی جائز ہے۔ ۱۳ خلاصہ سے سوال  
 صید البحر و طعام عام تھے پھر احکام نے طانی پھلی اگر کس طرح حرام کہا ہے۔ جواب پھلی کی تین صورتیں ہیں ایک  
 وہ جو زندہ پکڑی گئی۔ دوسری جسکو دریا یا بحر چھنیک دے۔ تیسری وہ جو بلالی میں مرکز تیر ٹپے اور یہی طانی ہے اور  
 اس میں ہی کلام ہو حنفیہ کلام نے اس واسطے جو صید البحر میں شکار کا جواز ثابت ہو اور طعام سے کھانا اور کھل طعام کا  
 اپنی ذات کے ساتھ حیوانات کو شامل نہیں کرتا پس یہ دلیل بکڑنی ساتھ آیت کے صحیح ہونے باقی رہی حدیث و احکام فہینتہ  
 یعنی طلال ہو مردار و یا کا۔ پس یہ حدیث بھی شتم طانی کو شامل نہ ہوتی اس واسطے جو طانی وہی جو ساتھ اپنی موت دریا میں  
 مر گئی ہو پس وہ دیا کی باری ہوتی نہ مری بلکہ دیا کی مری ہوتی ہوتی۔ اور جو پھلی دیا یا بحر چھنیک و یا پانی خشک ہو گیا البتہ یہ مردار  
 دیا ہی ہے اور حلال نہیں ہے ۱۴ خلاصہ سے احرام سے شکار کیا ہو وہ بھی جائز ہے اور نزدیک مالک اور شافعی اور  
 احمد رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جو صید واسطے محرم دو کیا گیا ہو وہ محرم کو کھانا جائز نہیں انکی دلیل جو روایت کی ابو داؤد اور  
 ترمذی اور نسائی نے اور احکام نے اسکا جواب دیا ہے جو روایت کی امام محمد نے امام زکریا رضی اللہ عنہ سے اور آجے ابن الکثیر سے  
 اسنے حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو کہا اسنے ہم گفتگو کرتے تھے حج اسکے جو کھاؤ و محرم نہ کھاؤ اور حضرت صلح  
 سے ہوئے تھے پس بلند ہوئی آواز ہماری تاکہ بیدار ہو آجے خواب کو اور فرمایا تم کس چیز میں جھگڑتے ہو عرض کی یا حضرت شکار کا  
 گوشت آیا اسے محرم کھاؤ کی پس حکم فرمایا اپنے نہ کھاؤ اور روایت کی یہ حدیث حافظ عبد اللہ و حسن علیہ السلام اور امام و حکم رضی اللہ عنہ



مثنوی	کا فرم من گزیاں کو دست کس	درہ ایمان طاعت یک نفس
	کار تقویٰ وار درین و صلاح	کہ بد باشد بدو عالم صلاح
	کرے ناہ نرک جو شہوت ہوا نول	کہ سے راضی نہ پاویں گاہ نول
	جے چاہیں جان جان قرب الہی	تا دویں نیکیاں ول با صفائی

جَعَلَ لِلّٰهِ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَمًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ  
 الْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ذَلِكَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ  
 وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ  
 الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مَا عَلَّمَ الرَّسُوْلُ اِلَّا الْبَلٰغُ  
 وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ

کیا اس نے کعبہ حرمت والے کو باعت قائم رہو کا واسطے لوگوں کے اور مہینوں حرمت والوں کو اور  
 قربانیاں اور گلیں پڑوایاں یہ واسطے ہو کر جانو تم یہ کہ اللہ جانتا ہو جو کچھ پیچ آسمانوں کے اور جو کچھ پیچ زمین کے ہے  
 یہ کہ اللہ ہر چیز کے کھانا ہے جانو یہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہے اور یہ کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے  
 نہیں اور پیغمبر کے مگر پہنچا دینا۔ اور اللہ جانتا ہے جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو چھپاتے ہو تم۔

حرمت والا مہ بھی ہدیٰ قلائد جہت آسمانی	رب کعبہ کیتا گھر حرمت واجہت قیام کو کاندی
ہی جو کچھ آسمانوں زمیناں بھی ہر چیز پہنچانے	ایہ اسکاران جانو ٹھیک اتو اسد بکچہ جانے
تے ایہ جو اللہ بخشہ ہمارا مہر محبت والا	جانو ایہ جو ٹھیک اسد سخت عقوبت والا
اتو اسد جانے جو نیس کر دی ہو چھپا ہر کاراں	نہیں رسول اوپر ہر مگراں حکم دسن اظہاراں
پاروں قدر بلندی عزت ہو رجمالت اعلیٰ	کعبہ یعنی اتفاع ایسی یعنی اٹھن والا

لے جعل اگرچہ ساتھ معنی خالق کے ہی یا موجد کے اور بیت الحرام خواہ مفعول ثانی ہو اور قیام احوال ہو یا بل ہو کعبہ سے یا اسکا  
 عطف تفسیری ہو اور قیام مفعول لہ بھی ہو سکتا ہو۔ شہر الحرام اور ہی اور قلائد یہ سب معطوف ہیں اور کعبہ کے پس صفت حرمت  
 اور قیام کی ہر ایک واحد کے ساتھ متعلق ہو جائیگی ذالک اشارہ ہو چلے کی طرف یعنی یہ بنانا۔ مگر بلا از روی جو کوفہ ہونے کے  
 یا از روی اول ہونے کے کل بنیا دل ہی اور اس کے بلند ہونے سے مارج معانی۔ اور کعبہ اور چٹا ہونے کو بھی کہتے ہیں جیسا کہ زالو کو  
 کعبہ کہتے ہیں از روی اور چٹا ہونے کے اور جو ان عوزوں کو بھی کہتے ہیں بلندی میں از روی انکی چھاتی کے کہتے ہیں۔ تفسیر روح معانی



ذوق محترم رجب ذی الحجہ ماہ حرمت و چاہے  
قائم جمع تلاؤ یعنی پشاجو گل قربانی

آں توکل کو خلیل خدا  
آں کرامت چوں کلیمت از کجا

تو ہی ایہ قربانی کا اٹھ بکری سمجھ پیارے  
جہت شناخت گل پاؤں بھی کارں حفظ نشانی

تا برویغیت اسمعیل را  
تا کنی شاہ را و قسیر نیل را

کعبہ دی ایہ شان جو اس جا بن فقیر تمامی  
زین آسمان او پائو جدو خالق پاک تعالیٰ  
بھی نئی کہیا ایہ امت جد لگ اس گہرندی عظمت  
جال اوسدی تعظیم گواون ہوں ہلاک تداؤل  
بھی بنی مخاطب کر کے اکھیا خاص کے دیتا میں  
جو میری قوم نہ تیری وچوں میںوں کردی باہر  
ہو کعبہ دل مومن و ایہ بیت ایہی رحمانی  
قیام اللنا حج موت حقیقی کرن شہوتا بلاؤں  
شہر حرام انوار جو چمکن نال تلو ب صفائی  
بدی نفس مذبح جو ماربا ہو یا نال فنا وے  
تلاؤ نفس تطہیر جو سر کشیاں چھڈ تاراج ہو یا

شکل نہا بندی کر جبکہ طرف اس بیت گرامی  
روز قیامت تائیں رب قس کیتا حرمت والا  
کروچی شہی ند لگ منت اوہ مہی وچہ شیریت  
بن ماجہ تھیں وچہ خلاصے نقل حدیث سناؤں  
جو تیں تھیں بوہنہ محبوب کوئی شہر اسان ناہیں  
تاہوریں شہر نہ جارہند ایس غیوں چھوڑ سراسر  
حرام خدا کے باہر و ساون غیر انول اس غانی  
حاصل اس کعبہ دے راہوں یعنی قلب صفاؤل  
حرام تنہا فاعظا ہر نیاں صفتاں نفس ہوا ثی  
جو اوس بجلی پاروں پاؤں بند و قرب خدا وے  
ذک لتعلموا جانوں جو تساں حاصل ہو یا پایا

یعنی قربانی کا جانور جبکہ اوسکو کوئی بھی چور اگر نہ لیا جائے ۱۲ تفسیر رؤفی سے جو حق اوسکے حکیم کا ہے ابن ماجہ سے  
اور طبعی تو تو کی طرف التفات کرتا ۱۳ اسے غانی ہوا ہوسا تھ وادرات الہیہ کے جو دلپر وارد ہوتی ہیں ۱۴ روح البیان  
میں ہو کہ کعبہ دل پہ بیج باطن کے واسطے خاص اور خاص الخواص کے تاکہ پناہ کرے ساتھ وسیلے کے کے ساتھ طریق  
ہستی کے ذکر کے اور ساتھ دور کرنے وسواسوں اور خطر دل کے اور ساتھ ثابت کرنے ربوبیت اور توحید الہی کے نہیں موجود مگر  
وہی ذات پاک اور نہیں جو حقیقی مگر اسیکا اور نہیں محبوب مگر وہی اور نام اوسکا بیت اللہ اوساطے ہے کہ معلوم ہو کہ یہی حقیقی  
بیت اللہ ہے پس حرام ہے جو داخل کرے اس میں غیر کو پس نگاہ رکھو اسکو یا دیگر اندر سے اور غیر کی محبت اور غیر کی طلب کرنے  
سے یہاں تک کہ کھولے اندر تبارک و تعالیٰ دروازہ رحمت اور فضل اپنے کے اور شہر الحرام مراہی جو بیچ زمانے طلب اور سیر  
الی اندر کے حرام ہے طالب کو ملنا جلنا ساتھ خلقت کے اور بلا غلط کرنا اوسکا طرف غیر حق جل وعلی کے اور یہی نفس بہیمیہ  
ہے جو چلائی جاتی ہے دل کے کعبہ کی طرف پناؤ اللہ اور وہ پناہ شریعت کے ارکان ہیں پس ہلاک کر دیا جاوے نفس ساتھ  
دل کے غناپ کرنے کے اور ادب طریقت کی پھری کے ساتھ حیوانی لذت اور شہوات سے ذک لتعلموا  
اسیلاں شاہرہ ہو کہ جب آدمی دل کے کعبہ میں پہنچ گیا تو دیکھتا ہو نور اوسکے اور جلال اور جمال اوسکا پس ان نور کے ساتھ  
گواہی دیتا ہے زمین اور آسمان کے بیچ اوساطے جو اس وقت دیکھتا ہے ساتھ نور اللہ تبارک و تعالیٰ کے پس جاتا ہو بیچ  
حقیقت کے اور تحقیق اللہ تعالیٰ سخت عذاب کر فیہ الاہی ساتھ پر وہ پانے کے واسطے غیر احباب کے جو دنیا کی طرف جھکتے ہیں اور  
مغز میں اسکی زینت اور شہوت کے ساتھ اور غفور رحیم جو ساتھ کھولنے و ڈالنے اور ساتھ اٹھانے کے پوند کو ۱۷ روح البیان



جال ہون حرام نہوا کہدن لوکان بنی سنایا  
میں خر تجارت کو آنا اسے سوار جہانی  
تاں ساں میں کچہر کہیاد پاک قبول کریندا

تاہک اعزانی خدمت حضرت وح اٹھ عرض الایا  
اوہ حال جمع کچہر سیاہ جو قس خر چان اوہ رہا نے  
جویں آیت اگلی نازل ہوئی روح معانی کہندا

قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ

فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَفْهَمُونَ

ع

کہہ نہیں برابر ہونا پاک اور پاک اور اگرچہ خوش لگے تجھ کو بہتایت ناپاک کی۔ پس رو اند سے  
اے صاحبو عقل کے تو کہ تم منسلح پاؤ گے

بھادیں بونہ خوش لگو تھ جو مال حرام زوالوں  
تاں ساں اجر عظیم آہوں ہے انعام خراموں  
وہ پاک پلید حرام حلال نہ کر دے لوگ نکاہیں  
جے مال حرام ہائے وہ بھادیں بند غنیمتیاں  
جیون خوش کھ خر موار وغیرہ نفع منع سل بھائی  
ہک جس حرمت خلقی سم اعادہ جویں ہی ناؤں  
پر کھان حرام امین ایہ چیزاں چہ خلاصی لیاے  
پھر نکال سیدیاں کھنیا تو کچہ خلاصی وچوں بھائی  
بھی خوش نہاں اتے دو جان ملکوت ہارے  
تے نفع ہو جو مال حراموں سب حرام الانے  
تے کرن اختیار حرام ہو کھاؤن فسق ہو اچ بھائی  
تے مال حرام ذریعہ نصرت سمجھن غلطی پائیں

کہہ نہیں برابر پاک پلید حرام حلال جو مالوں  
پس رو خدا تعالیٰ اہل عقل مچہ کرن حلال حراموں  
جال اموالا ندی حب لالوچہ رکھی ہو رب سائیں  
تا فرمایا تیس کہ بھیا نا جانو پاک پلید اں  
حرمت ہے دو تم اول جو نجس حرام ایہائی  
دو جا قسم حرام جو پاک ہو اوہ بھی دو انواعوں  
ہو چڑا تھ حیوان نفع اوہاں چیزاں پکڑن آوی  
دو جا قسم جو عارضی حرمت کے سببوں آئی  
ہک حرمت ملوک جویں بیع فاسد ہو راجارے  
جویں شوق غصہ اتھ چوری بھی آؤشل اوہاں ہے  
حرام حلال برابر جانن کفر صریح ایہائی  
کنول غیبت مراد امین جو کل حرام اشیائیں

لے فرما اگر فح کر جہادیاں میں وہ چھ کرے پر کوہر بھی نہیں ہوگا اور اللہ تبارک تعالیٰ نہیں قبول کرتا اگر پاک چیزاں  
روح المعانی ۱۲ یعنی ہر قسم کا فائدہ اٹھانے پڑنا جائز نہیں ۱۲ پس بیع ملوک حرام کے فقط اللہ تبارک تعالیٰ  
کی مخالفت کا الزام باقی رہتا ہو اور دوسر کی ملک میں بھی منتقل ہو سکتے ہیں اور بیع انکے زکوٰۃ فرض ہے علاج اسکا یہ ہو جو نام  
مال خیرات کر کے نادم ہو اور بیع حرام غیر ملوک کے حق تبارک تعالیٰ اور حق بندہ کا دونوں ہیں اور نہ انہیں ملک دوسرے  
کی ہو سکتی ہے اور اسیں زکوٰۃ فرض ہے اگر اس مال کے حصہ داروں کو جانتا ہو تو ان کو دیوے اور تو بہ کرے اور اگر  
نہ جانتا ہو تو اس میت سے جو اس کا ثواب مال کے مالک کو پہونچے اور تو بہ کرے شاید رحم کیا جائے ۱۵



بھاویں نفس نیک یا بھاویں فاسق و لوٹھا سے  
اپہرے مقبول جو بھیجیا سائیں لٹ اس مندا یا یا  
تو طبیعت ہر حسن و حسن سبک ہوں حقوق ادا میں  
جو خرچ میں وہ عبادت بردی جان اود مال حلالاں  
جاں بعد غنا فقر او ان لوہی جان خبیث کورائواں  
پہلار حول ورجا نفسول اودہ لوری ایہ ظلیما فی

ہو رنق حلال جو حرکت فکر نفس بن آہوں آدمی  
یرزنی من حیث کلا بخت سب نام اسیدا آتیا  
تے مال خبیث اودہ جس نفس حق خدا اودا ناہیں  
بھی جو خرچ میں فاسد و جہیں جان خبیث اودہ لال  
جہ طیب مال جو وقت ضرورت خرچ ہو فقر و مال  
بھی نیک اخلاق ہو طیب تے بر خلقی خبیث بچھانی

مثنوی

میں مرد اندر پئے نفس چو زارغ  
نفس گرچہ بیکرست و خرد و ال  
علمتہ فقہ است و تفسیر و حدیث  
علم اصل مجھے بے یار یا پاک و ال

کو گوہرستان بردے سوئے بلخ  
قبلہ اش دنیا است اور امر و دہ و ال  
ہر کہ خواند غیر ازیں باشد خبیث  
ہر کہ کردی غیر ازیں نے سود و ال

بھی ابوالشیخ تے بن مرویہ سب آنسو کران شادی  
جو اوہو جہا خطبہ کہی سنویم عرض الایا  
تاں اگلی آیت وحی لیا یا سو یا حکم ربانان  
وچہ شان نزول اس بیت سوال جو پیش ہو سرور  
اسدن جمع ہدایاں بھٹی تہی منبر اسحالت  
ایہ سنہاں قوم جاتوئے واسع علم رسول گرامی  
سب کونناں بیٹھے دھاک سہلایکن سوال مسئلے  
فرمایا تھہ باپ خدا تے اودہ مگر کیا ساہی  
رضینا باللہ و بکلا سلام و بیانی تہہ ہا مگر اللہ  
تے شے بولتین سندے اسجا آیت اگلی پائیں

بخاری مسلم ترمذی ابن جریر تے لسانی سار  
المنہ کہیا جو ہدن سائوں خطبہ بنی سنایا  
جو کہیں امیر اباب نبیائے سرور کہیا فلامار  
پھر کنول طریق قتادہ اوسنوں راوی نقلل کرے  
تاں جو سائیں گھیرا یا اود پر ختم رسالت  
تے فرمایا جو چھو خبر لاج ویاں جواب تمامی  
جے کھجے دیکھ رہے سن بنی جو کوئی الا وے  
ہر شخص آیاتس پوچھیا کہیں امیر اباب ایہا فی  
اودہ پیو اپنی بن ہور کسے داپو ترسی سد و اندا  
اندر راوی آکھیا ویکھو حضرت بولتیں ویکھو ناہیں

سلہ غلط اسواسطے کہ ساتھ اشارات النفس کے معلوم ہوا ہوا مال خبیث کا اعتبار مت کرو اسلئے کہ اس میں کوئی بھی  
شرعی فائدہ نہیں اسواسطے اس مال کو دین کی نصرت کا ایک آگے سمجھنا بخاری پے بھی ہے ۱۲ حواشی سلہ روایت  
کی عبد اللہ بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابی حاتم اور ابن مرویہ نے ۱۲ درمنثور سلہ یعنی انہوں نے گمان  
کیا کہ ہر ایک چیز آپ کے دربارہ حاضر ہے ۱۲ فقیر درمنثور سلہ اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ادریم پناہ پختہ ہیں  
ساتھ اللہ تعالیٰ کے فنون کی برائی سے کہارادی نے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے اس قسم کا  
کبھی نیکی اور بدی میں نہیں دیکھا تھا نا کہ میں دیوار کے باہر سے دیکھتا تھا دونوں اویہ بہشت کو ۱۲ درمنثور سلہ کہارادی نے  
آنسو تہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین امنوا کانت علیکم



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنَ أَشْيَاءٍ إِن تَبَدَّلَ لَكُمْ تَنبَوُكُمْ وَاِنْ  
تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبَدَّلَ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ  
حَلِيمٌ ۚ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ۚ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو ان چیزوں سے کہ اگر ظاہر کی جاویں واسطے تمہارے ناخوش  
لیکن تمکو اور اگر سوال کرو گے اُن سے جب اُتارا جاتا ہے قرآن ظاہر کیا جاوے گا واسطے تمہارے معاف  
کیا اللہ نے ان سے اور اللہ بخشنے والا کھل والا ہے تحقیق پوچھا تھا انکو ایک قوم نے پہلے تم سے پھر  
ہو گئے ساتھ اس کے کافر

جسے ظاہر کیتیاں جاہن تسال وہ برکرن دلائل میں  
اودہ ظاہر ہوں تسال نہاں تھیں عفو خدا فرماوے  
پھر کافر ہوئے عمل نہ کیتے حکم جو اترے ساری  
اساں کہو سال فرض حج ہر سال اخلاصوں  
فرمایا جو میں نے کروا بندی سخت تسالوں  
ایسے دی تائید اندر ایہ آیت رب فرمائی  
فاسئلوا اهل الذکر انکم تم لا تعلمون جو میں سیایا  
کرے پوچھو اوسکارن ہوں جاں نازل حکم الہی  
تسالیں بہت نیدں پھر چھپوں جو سخت زیانوں  
پھر ناموں کے پاروں بے گیاں چور کسایاں  
تے سختی بھلی نصیحت فرماوے رجموں ہوئے تائے  
جو حبسہ ہی بچھن پاروں چیز کے نے حرمت پائی  
جو بنی نے تنال گلاں پاسوں ایہی روک مشایا

اوسوں تسالیں بنی نول سوال اوہ اشیا میں  
تو جو تسالیں کرو سوال جدول قرآن اُتار یا جاوے  
ٹھیکے ال کیتا کہ تم جو پہل تسال تھیں ہی  
جاں حج و احکم ہویا بن مالک پچھیا ربر پاسوں  
جاں تن واری اس کے دیو ایہ کیا سوال تداں  
جو ہر سال حج تسال تھیں بند امور وائی  
پرو سوال ضرورت سنگ جوین عرس جا فرمایا  
حین یُنزل القرآن جو وچہ زمان رسول صفا فی  
وت اوہ تکلیف حال شرعی پچھوں کہ تنگ تسالوں  
جنہاں تو مال کے سوال تھیں پڑا پھر ایاں  
جیوں قوم موسیٰ موسیٰ موئی کر کر بہت سوال دوبار  
جزم وڈا اوس مسلم نے ہر شاہ رسل فرمائے  
میغیر بن شعبہ طرف معاویہ لکھ چلایا

لہ لا تسئلوا ہی تحریری ہر باب فتح یفتح سے اور بعد باب نصر بضمیر سے اصل تبدیید و سلام ساتھ علت جزم کے کر گیا اور تشریف  
نصر بضمیر سے ہے اور شاید غیر ضرورت ۱۲۵ خلاصہ ۱۲۵ یعنی قرآن اُترنے کے وقت تمہیں جواب ملیگا اللہ تعالیٰ تو ان متقین سے  
معاف کیا ہے تمکو اتنی تکلیف کیوں کرتے ہو اگلی آیتوں کے سوال کئے پھر جو اپنے حکم نازل ہوئے عمل نہ ہو سکا تو مشکرم کئے ۱۲۵  
جیسا کہ صلح کی قوم نے ناقہ کی بابت اولیٰ حق موسیٰ پر سوال کیا خدا کے دیدار کا اور عیسیٰ کی قوم نے مائدہ کا سوال یہ روایت کی گئی  
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یونہی جو مسلمان سے بہت ڈرتا ہے از روئے گناہ کو وہ مسلمان ہے جسے سوال کیا کسی  
چیز سے جو پہلے وہ حرام نہ تھی پھر از روئے سوال اس کے وہ شے حرام ہوئی ۱۲



ہر جگہ اگر کفر ہو جائے یا ضائع مال کو ادا نہ  
سعادۃ کنوں ایت ہے جو حضرت روک ہٹایا  
نثار الناس میں جو کچھ میں شیخ پر مسائل  
ابن برنی ایمان والیوں سے لے ہو و ناہیں  
جو وہ غیبی اشیا حقائق آدن نظر تسانوں  
ادھ جہاں تسال سمجھاں وچ نہ آؤں سو انکاری  
جو بن غصہ غصہوں شیرانی پکڑ مڑدن مارن  
جو شروع سلوک تریں بیتے کرن سوال آئے  
تے کرو سوال قرآن جو جامع اندر باطن ظاہر

ترجما بہت سوال کرن چھوٹاں صححاں پاؤن  
اغلو طالع کنوں تے اینویں ابی ہریوں پایا  
تا غلطی عالم سنگ نہاں مارن ویکھو لاشل  
ہر جہاں ایمان کیانی نہاں نہاں چھوٹاں شانیں  
تا پاروں سمجھ قصور تسان کرن ہلاک بچاؤں  
تو لیاں نیل کان غیث ناک وارب باری  
تو لیاں پاروں غضب واد چھوٹاں تارن  
کامل پیکر غیبی اسرار جو مخفی آئے  
وچہ اس کے ضمن جواب میں تسان کچھ کچھ حاضر

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ تَبِيعَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَ  
لَكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَكَثُرُهُمْ  
لَا يَعْقِلُونَ ۖ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَىٰ  
الرَّسُولِ قَالُوا احْسَبْنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْكَ آبَاءَنَا أَوْ لَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ  
لَا يَعْلَمُونَ نَبِيًّا ۖ وَلَا يَهْتَدُونَ

انہیں حرام مقرر کی اس کے کان بھی اور نہ سائیدہ اور نہ وصیل اور نہ دوس بچے جانیوالا اونٹ  
و لیکن وہ لوگ جو کافر ہوئے باندھ لیتے ہیں اور پرانہ کے جھوٹ اور بہت ان کے نہیں سمجھتے  
اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے اوطاف اسپخیر کی جو اتاری ہے اللہ نے اور طرف پیغمبر کی کہتے  
میں کائنات ہو سکو کچھ پایا ہننے اور پروا سکے پاؤں اپنے کو کیا اگر چہ چھوٹا ہے اور نہ جانتا کچھ اور نہ پالتے

لہ اغلو طالع مشکل مسائل جو قدم پچھلا میں و در بیان علماء احناف کے ۱۲ ملہ روایت ہے سلمان فارسی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اسنے سوال کئے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی چیزوں سے پس فرمایا حلال  
ہے جو حال کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور وہ حرام ہی جو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اور کہ جس سے سکوت فرمایا اور دلیل ہے جو حرام  
کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یعنی اولیاء کے بارے میں سخت پکڑ ہے خدا تعالیٰ کی اور فرمایا ہے حق تبارک تعالیٰ  
نے پس نہ تکلیف کرو تم ان کے درمیان ۱۲ جامع الوصول -



نہ اللہ حکم بکیرے کیتنا ناہ سائبہ والا یا  
گمراں کافر لوگ خدا تے جوڑن کوڑیاں باتاں  
جان نہناں کھیسو اوطرف قرآن اتو شاہ رسلدی  
بجلا بجایوں کچہ عقل کھیندو ہون باپ تنہا سے  
وجہ خازن ابن عباس کو کہن بجیرا ڈاچی تائیں  
نہ کترن جت نہ لکن اوسنوں نارو کن گھا پاتی  
جو ناہ ہو کو کن چیرن نش کھلی چھوڑن ڈاچی  
مولیں بعد ہونڈو کھل کھاو ن سب مل دزانی  
جیویں کہن بیمار ہو کے صحت یا گھر آئے غائب  
وصیلہ بھیدیا لکری دینی جان شت سو جا سے  
وصیلہ کہن اس جیت جے بھائی ناہ نال ملایا  
جوادی ہو ڈاچر وچہ ریش فارغ چھوڑن خالی  
حامی اوہ ڈاچی دس سو کو پورے جس سے ہوئے  
حامی اوسنوں کہن جو اپنی پیٹھ بچا سے بھاروں  
جو اوہ مرے نالحم اوسدا مل مردناں سب کھا تہ  
ایہ رسال کڈھیاں عمر و خراخی شاہ کے اوہ آئے  
بجیرہ سائبہ حام و صیلہ اوسے بہت بنا کے

نہ حکم و صیلہ کیتنا بھی ناہ حام حکم فرما  
تے اکثر لوگ عقل کر بندو مجھے راہ نجات  
تا کہن اسان اوہو کا فی جن دے آئے چلے  
ناہ کچہ اوہناں ہدایت پائی ناں بھی مگرے جا  
جان کچے پنج جنے اتو تئی کن قس چیرن سائیں  
جے پنجواں کچہ زہو کو سب کھانے مرد سوانی  
زناں نہ چیرن ناہ دو وچہ پیون قس اس سب کھل  
تو سائبہ اوٹھ جو نذر بتا تے اوسنوں ساہن بنا  
تا ڈاچی یا اوٹھ میرے کھلے کھاو ن پیون سائبہ  
جے سنواں نرا اوس فرج کر مردناں ہر کھائے  
اس شیر حرام زناں گندو گوشت روا کھٹھرا  
جے زناہ جوڑا نروں فرج نہ کرن زوالی  
لکن اوس نہ مرنے سائبہ مثل آزاد کھلوئے  
ناہ گھسا پانیوں روکن بھی ناہ لکن پھر ن اظہار  
ایہ کفار انڈیاں رسال آیاں وچہ تفسیراں پائے  
اوسے پہلے اسماعیلی دین چھوڑا آئے  
قرشیاں وچ گمراہی پایا سچا دین چھوڑا کے

۱۴ ما جعل اللہ یعنی نہیں حکم نازل کیا یا نہیں امر کیا خدا تعالیٰ نے ساتھ آئے اور بجیرہ بھی نکالا ہوا ہے وہ  
وہ ناہ شتر کو بجیرہ کہتے ہیں اس کے کانوں کے چیرنے کے سبب سے پس یہ فعلیت ہے ساتھ معنی مفعولہ کے  
اور وصیلہ ملے ہوئے کو کہتے ہیں یعنی جب بکری ناہ بچہ جنتی تو آپ رکھ لیتے اور اگر بچہ جنتی تو اوسکو بتوں کے  
نام پر چھوڑ دیتے اور انکی ہی نذر کر دیتے۔ اگر نر اور ناہ دونوں اکٹھے پیدا ہوئے تو پھر فرج نہ کرتے تو کہتے یہ وصیلہ ہے  
یعنی دونوں ملے ہوئے ہیں یعنی اپنی بہن کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ یا اگر بکری کا ساتواں بچہ نہ ہو تا پھر اوسکو فرج کر کے  
کھاتے اور ناہ کو پھر میں چھوڑ دیتے۔ اگر نر اور ناہ دونوں ہوئے تو انکو فرج نہ کرتے۔ بلکہ کہتے کہ یہ اپنی بہن کے ساتھ  
مل گیا ہے اور فائدہ وصیلہ کے زندگی میں مردوں کے لئے خاص ہوتے۔ اور مردوں کے مرجانے کے بعد عورتوں  
کے واسطے ہوتے اور سائبہ وہ جانور ہے جو بتوں کے نام پر بطور نذر چھوڑ دیتے تھے اور اس سے کوئی بھی فائدہ  
اٹھانا جائز نہ سمجھتے۔ جس جگہ چاہتا پڑا چکنا۔ جیسا کہ ہندو لوگ سائبہ چھوڑ دیتے ہیں اس سبب ملک میں پھر عبودیت  
وہ مرجانے پھر مرد اور عورتیں اسکو کھاتے اور حام یعنی محافظ جس نر و نر کے وغیرہ کے دخل کچہ پیدا ہوتے اوسکو مثل سائبہ کے آزاد  
کرتے۔ جب وہ مرجانے پھر عورتیں ملکر اوسکو ذبح نوش جان کرتے ۱۲ اکبر و احمدی و ذراہی و معالم و خاندان و خلاصہ وغیرہ۔



<p>جی کہیا وچہ خواب دُٹھامیں عمر و خراعی تائیں          بین اہل النار اوسدی بد بوئیں چہ تکلیفان پاک          جاں شاہ رسل نے آفرمایا ایہ سب کم کفر سے          جاں طرف قرآن پیہر سدا جاو اہل کفر نوں          کہہ تقلید کرن کفاروں و دُکیاں خود بے پیراں          اودہ جاہل تے گمراہ آہو پھر چلن جو گمراہ نہاندے          پیروی کرن علماواں جیہڑی دُشمن راہ ہدایت</p>	<p>وچہ ورنج اوسنوں پوٹیوں کچھ لبید سخت سزائیں          ایہ وچہ بخاری مسلم نے خازن وچہ دوسائے          نہ ربے حکم کیتا ہے کتے ایہ سب راہ ضرور سے          تا کہن اہل تقلید پواندی کافی ہے ہر ہر نوں          نہ بھابھ علم ہدایت پاٹی ہون اہل خسریاں          اسیج نفع نہیں کجہ ہرگز بلکہ عذاب دُکھائے          ہوا سیج نفع حسین اتے رؤفوں دیکھ نہایت</p>
<p><b>نظم</b>          پیروی جہل کی کرنا جہل ہے          راہ بتلانے کو عالم چاہئے</p> <p>وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي اِبْرٰهِيْمَ اَخْرٰجَتْ تَائِيں          تے نہ دنیا زلفِ بغیراں کارن شرک ایہا ٹی          ہوا یہ مدت صبح پر کوئی اجیہا ہو سی ناہیں          جو بارہویں حضرت عبد القادر کارن مشہر ہویا ہے          ایہ پیٹھ چھٹاٹھ صفحہ ذمہ مسئلہ بالتفصیل ایہا ٹی          گمراہ علماواں دی تقلید جو نکلی ایت زمانے          ہک پیر جہاں شر یہ جو آپوں پھاتے وچہ گمراہی          پیر حقانی ایت زمانے تھوڑے نظری آون          جو سکر یا نے بھال کرن اودہ پیر طریقت والا          جو ہو و مخالف کنوں شریعت اومرشد شیطانی</p>	<p>کیونکہ وہ گمراہ خود نا اہل ہے          حکم پر اللہ کے قائم چاہئے</p> <p>نیکان دی تقلید سر اسر رحمت ہر رب سائیں          جو جہت تقرظ لائق ولیاں روح ثواب پر بخا ٹی          اہل ایمان جو جہت عبادت غیر دیوبند سائیں          ایہ جہت تقرب غیر نکروی پوچھو کرو تارے          منزل اول جلد بھی اول طالب بیکھے بھا ٹی          ایہ صاف ایہی گمراہی اونہاں پاش میٹھ سیانے          جو تاج ہو نہاندی اودہ بھی شامل وچہ تباہی          اکثر شرح طریقوں خالی جہاں ملک بھساون          جو حکم چال نبی تے باقی ساریاں دامنہ کالا          گمراہ نہاندے لگن ہر جا ہو و سخت زبانی</p>
<p>بروے ریا خرقہ سہل است و سخت          بنزدیک من غیب راہ رن</p>	<p>اگرش باخداور توانی فروخت          بہ از فاسق پارسا پیرن</p>
<p>ہن اکثر مدعی صوفی وچہ حقیقت صوفی ناہیں</p>	<p>جاں صفتاں پاک نہاںیاں کھن صوفی من نہاںیں</p>

سورہ آیت سورہ یوسف کی ہے۔ حکایت کی است تبارک و تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کی یعنی یہ کہ حضرت  
 یوسف علیہ السلام نے کہا تھا وَاَتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ لَيْعَنِي پِروسی کی سینے پوواں  
 اینیاں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب دی۔ پس نیکو کار مل کے مذہب پر نہاس طرح جواہوا۔ است تبارک و تعالیٰ بہایت  
 گرا نہ ہوں کہ ۱۲ فقیر جلوٹھی۔



مذہب کج ایت ذلتی نکلے وچہ جہانے  
خود گرد او نہانے پہلے آہو مذہب چہ اماں  
جو کتب حدیث مصنف ابو بکر نبی ہب اندر آبے  
جو رد تقلید اندہن آیت کوک ایم پیش کر نیدی

اودہ مذہب کنوں اماں سوکن کر کے مکر عیالے  
کوئی مالکی کوئی حنفی شافعی حنبلی کوئی خرمالان  
لامذہب کوئی انہا نوچوں گزریا مول نہ سارہ  
اودہ کل تفسیر الالمہنت چھہد معنی الٹ کر نیدی

مجتہد در خلق داں نائب رسول  
در نوشتن گر چہ آید شیر و شیر  
در گلو خود حلقہ تقلید دار  
نہ ہی با قلائد خوف و زد

بے

ہم چو خود آں را بدانی او چہول  
لیک در ہر دو تفاد و تہا کثیر  
تا بکعبہ چوں ہدی گردی شمار  
بے قلائد را بگیسر و نا سز و

ناکینا حکم بحیرہ وار ب نہ سائبہ و اکائی  
کن پائے نفس بحیرہ ستے جہت محالفتائے  
وصیلہ نقل میال رسیاں حبیلہ لیاں آئیاں  
حام نفس جوط عیانہ ہو یا رجوع کد ایش  
پھر شیطوں پاو سواں کہن توں کینتادہ کافی  
ہن خوش کفلس لے نوں توں منزل توڑ چڑھائی  
یا حیدری آتقدیری لے ہین بحیرہ سارے  
تے پھورن شریعت والے جیہری سفت چالے  
وصیلہ اودہ جو اپنیان فن چھہد غیر انال لیندے  
جام نفس و رخدا سنگ کرو گمان گد افوں  
جال نہ ہنال کجیو او طون احکام خدا اتعالے  
اسان کا فی ادہو جو اسان وڈکے کم کر نیدی موئے  
سُن چہ کیر جان ایت پھیلی نازل ہوئی آہوں

تا حام وصیلہ حکم و تار شیطوں خلق چھائی  
سائبہ مطلق نفس جہت شہوت باغوں کھلے کھانے  
کد و جوسنگے اوہناں استعداداں شہ و نجایاں  
تے ورا زہ وصل او سکارن ہرگز کھانا ہیں  
باجھ انہاں اعمالاں کی ہور مل نہ آیا صافی  
تاں بجا رجاء پائی سوں کچو اپنا نفس مہائی  
جو کناں وچہ کر چھیک لے ہدی سندر سی پاو نہاے  
سائبہ پھرن جو کھلو دھرتی چور شمع منہ کالے  
سنگ نجا و محبت صلہ رحم چھہد بنے بہندے  
جو پا تم چھیک مکان حقیقت ضرر نہ رسیا خلا فوں  
تے طرف اطاعت ختم رسالت تا ایہ کرن مقالہ  
کہہ اودہ بھادیں شرع نہ جانن طرف طریق نہ ڈھک  
تعالو الی ما نزل اللہ و الرسول جو آخر تک اصلاحوں

لہ مکرنا و مکرش این مزم اور داؤد ظاہری و غیبی کے سوا ایسے کوئی نہ کیا اعتبار ہو جو نبی بڑی و محدث کئی کئی ہیں ہر اور بجز تقلید شیعہ کی انہوں نے  
چارہ نہ دیکھا ہو ۱۲ علوی سلطنت تھوڑا اجارہ دیا ہم دن اندر یعنی پیکار نہ ہوئی عالم اور دیشول کو رب بجز خدا تعالیٰ کے ۱۲ سلطنت یعنی سنی  
استعداد و اختراع کو لایا اور اس تو بہ کے نزدیک روح المعانی سلطنت یعنی اب بجز شریعت کی مخالفت کچھ بھی ضرر نہیں کرتی ۱۲ سلطنت یعنی سالکان  
شریعت کی استعداد ۱۲ سلطنت جو وقت مومن کو مل نورانی ہوئے تو کفار کو نہایت ہی اکھن اور بڑی معلوم ہو چو پھر مومن کو ارشاد ہوا تم اپنا کام کرتے جاؤ  
ظاہر نہ رہا نہ میں ہو کہ یہ آیت نازل ہوئی اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کے یعنی تم لازم لکھو اپنا نفس کو نہ ضرر ہو گا مگر وہ اہل کتاب تو تم اپنے خیر پر  
کھڑے رہو اور انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ یہ آیت نازل ہوئی اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کے یعنی تم لازم لکھو اپنا نفس کو نہ ضرر ہو گا مگر وہ اہل کتاب تو تم اپنے خیر پر



تاکہ کیا کفایتیں سال و مکیاں ہرگز چھوٹے نہیں

تاں اگلی آیت نازل ہوئی کافرین سرائیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَىٰ يَتَّبِعْ

إِلَى اللَّهِ مَوْجِبُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو محافظت کرو اوپر اپنی جانوں کے قایم رہو یعنی احکام الہی پر ضرر کر کے گا  
تکو جو کوئی گمراہ ہو جاوے جب راہ پاوے تم طرف خدا کی ہے پھر جانا تمہارا سب کا پس خبر دے گا تم کو ساتھ  
اوسکے کہ تھے تم کرتے۔

اور مومنوں میں لازم ہو کہ وہ جانناں اپنیات میں  
ہر طرف السدی مژن تسان سب اسول مرسو آخر  
ہو خازن وچہ جو کہن حضرت ابو بکر فرماتے  
میں میں حضرت تھیں ووجیاں وچہ گناہاں  
تے بیل و ماتحت کر تسان وچہ سخت سرائیں  
تے اہل اسلام وچہ بُرائی کرنے عیب آئے  
نہیں تے دل تھیں برا جانن ایلا وچہ درجہ پایا  
جے روانگار کرن ناچپے اپنا آپ بچائیں  
جو امر بھلائیوں منع برائیوں کرن بھی خواہے

نہ ضرر ہوے تسان گناہی کسی جاں تین مصلح  
پھر خبر دیتی تان جو تیں آہو کرے عمل سراسر  
ایہ آیت کوک پڑھن تے اُسے مئے ہیں ہولانے  
تے ماروکر تان سب تھان کرے عذاب تداہاں  
پہر کن عاتساں اچھو تے اوہ کرے قبول سائیں  
نال بان یا سنگ نہاندی روک جے قدرت پائی  
کہیا ابن عباس کہ کوک تان واجب کہنا آئیا  
قرین مرویہ عاوجل تھیں کرے روایت پائیں  
جان وچہ بخل اطاعت تھیں دینا پوجی جاوے

لہذا اسکا معنی یہ ہے جو نگاہ کو کہو تم اپنی جانوں کو گناہوں کے چمٹ جانے سے اور گناہوں پر اُترنے سے یعنی ان چیزوں کو  
لازم پکڑو اپنے آپ کو ۱۲ سہ یعنی نیکیوں کے ساتھ امر کرنا اور برائیوں سے روکنا واجب ہے اور بیچ و فروش  
کے ابن ابی شیبہ اور اسود اور عبد بن حمید اور عیسیٰ اور ابن مبارک اور حمید لائے ہیں اپنی صحیحین میں اور ابو داؤد اور  
ترمذی اور صحیح کیا اسکو ترمذی نے اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابو یعلیٰ اور طبری نے بیچ و فروش کے اور ابن جریر اور ابن حنبل اور  
ابن ابی حاتم اور ابن جبران اور قسطنطینی نے اپنی ازاد میں اور ابن شیح اور ابن مردیہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور ضیائی  
نے مختار میں اور قیس نے کہا تھیں جو کھڑے ہوئے تھے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حدیث کہ آپ نے اللہ تبارک و تعالیٰ  
کی پھر تبارک و تعالیٰ اور فرمایا اے لوگو تم پڑھتے ہو اس آیت کو یعنی یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم ولا یضربکم اللہ من ضلّ اہل اللہ  
اور تحقیق رکھتے ہو تم اوسکو بغیر گناہ کے اس کے اور تحقیق سنا ہے میں نے حضرت علیہ السلام سے جو فرمایا تھو کہ  
جب گناہ دیکھیں آدمی امتنا تغیر دس ان کو تا نزدیک ہو جو عام کرے اللہ تبارک و تعالیٰ اور پرائے عذاب کا  
۲۳۹ و مفسر ۱۲ یعنی جب معلوم ہو کہ بخل کی تابعداری کی جاتی ہے اور دنیا کو دین پر مقدم کریں امر ہر ایک شخص  
اپنی رائے فاسد پر مغرور ہو تو اسوقت جائز ہے کہ اپنا آپ علیہ السلام کی جاوی نہیں تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر  
مردمی ہے ۱۲



جان آتش نفسانی دی پیروی لوکی کرن چاہوں  
 تارو نساں جان سہناں اپنی ضرر نہ کری تساں  
 تاویں سہناں لکھن جیوں مٹھو وچہ پھرن آگیاہ  
 پس انگوں عمل کن کسوں نساں لیج دل ناہیں  
 کسوں اس آیت تھیں بچھیا پاسوں بن مسعود پیارے  
 پر ہے نزدیک البتہ اوہ آدمی وقت شتا باں  
 پس اس وقت تسانوں اپنے آپ سہناں آئے  
 ای سو منور پاک کو تیسری جانال ہنیاں تائیں  
 جو منکر ہو یا نساں اچھے پا کے نفس ہدایت  
 بغض عدوت حسد نہ آہی اندر اگلیاں لوکاں  
 ہن پیا اندھیر چو فیض جے کوئی کسے سناوے  
 بن کر گیا ایہ آیت اونہاں لوکاں کارن آئی  
 کیا ائی بن کعب قریب قیامت وچہ اخیر زمانے  
 جد تک دل تسان ہک مثال لگ حکم کرو بھلیاٹی  
 کیا بصری حسن اک مومن پاس منافق رہندا  
 تنہیم داری اتو عدی ہو ریدیل چلے دل شامی  
 ہو یا بیل بیارے وچہ کاغذ اوس مگایا  
 جاں سخت بیا ہو یا نکرے ویشہ ساتھیان تائیں  
 انہاں پھول اسباکے جام چاندی و انقش سنہری الا  
 جاں گئے ریخو مال باقی دا گھر اوسدی پہونچایا  
 بھی اوہ پیار لکھیا سوچتے اوہ لدنا تائیں  
 کچھ مال فروخت کیتا سی ہن دھان لکھیا ناہیں

تو کری پس ہر خود رائے رائے خود جواں جواں  
 غیر اندی گراہی وقت صبر اہو وے تداہاں  
 جواں نہ ملے عمل کری تہنا لہوچوں ہوا فکرا  
 آہی عمل بچاؤ نساں دیاں اجاں ہوں عطائیں  
 تا فرمایا ای لوگو نہیں ایہ اوہ زمان اظہارے  
 تیسریں حکم لکھیاں تاہ اوہ کرن قبول ثواباں  
 نہ ضرر دیوے نساں کی گراہ جان مثال لہ پاوی  
 جو پاک نفس تسانوں کھلا پکڑ نہ اوس تہاں  
 ہے اوسدا ضرر اوسیکر تے جرسی دکھ نہایت  
 اوہ امر بنی تھیں ہر ویل وچہ جگان نیدی ہوکاں  
 اوہ نفسانی شیطانی اٹھاوٹ متھے تہا وے  
 جو واعظ دی پنڈ نصیحت کرن قبول نکاتی  
 وقت آدمی ایہ صادق اینویں بن مسعود ہونے  
 جاں مختلف ہوں قلوباں غر و نفس بچاؤ بھائی  
 جو عمل مومن دیکھ جائے وچہ مواہب کہندا  
 بیل مہاجر مومن آہ اوہ دونویں دل خامی  
 ہک فہرت اسباب دی دی کاغذ خرچی پایا  
 جو مال میرا گھر کیر دینا پس اوہ مویا تھائیں  
 گدھ لیا جسے ترے سوسی مشال کمالا  
 اونہاں کھول اسباب فہرت تھی وچہ سب کو لکھیا پایا  
 تا پاس تنہیم عدی و آکے کہن بدیل کتھائیں  
 پھر کہند گیا بہت ونا دنا رہیا سمیا کتھائیں

۱۷۱ کہہ مافانے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانے کے پچاس آدمی کا فرمایا بلکہ حضور کے زمانے کے پچاس  
 آدمی کا جو کہ ہو آپ یعنی آپ سے ۱۲ سالہ جیسا کہ اس وقت کے جاہل اور نادان لوگ جو نصیحت منکر آگے سے  
 نامح کو مٹھتے اور محول میں اُڑاتے ہیں اور کلمات کہہ جیتے ہیں لغو ذبا لہن ذالک مگر جب لکھ جائے کہ میری نصیحت  
 کسی پر کارگر نہ ہوگی تو نصیحت کو ناچھوڑ دی اور اگر کچھ امید ہو تو کرے ۱۲ مواہب الرحمان -



تو مال پناہ لایا یوسف پر کھن ایہ بات نہ آئی  
تے کاغذ دھبہ لکھیا ہویا بولے خبر نہ کافی

وت کہیا اوہناں ظن چاندنی اکساں تے بھائی  
جہاں پیش حضور مقدمہ لیا تو آیت اگلی آئی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ إِذَا أَحْضَر أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ حِينَ

الْوَصِيَّةِ أَنْ تَدْعُوا عَدْلًا مِنْكُمْ أَوْ آخَرَ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ

فِي الْأَرْضِ فَاصْبِرْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْسِبُونَهَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ

فَيُقْسِمُونَ بِاللَّهِ إِنْ ارْتَبْتُمْ لَا نُشِيرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ

وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَوْنُ الْإِثْمِينَ

او گواہیاں لایا گواہی دینا ہے جب حاضر ہو ایک کسی تم میں سے تو وقت وصیت کے دو شخص میں صاحب اختیار تم میں سے  
اور دو سوگند نہا کر تم پہلے پہنچے ہیں کہ وصیت تنہا کی بند کر رکھو تو کوئی چھپے نماز عصر کے پیش تم کھائیں دو نو  
ساتھ اس کے اگر شک میں ہو تم نے مول بیو گیم پر اس تم کے کچھ مول اگرچہ ہو صاحب بت اور نہ چھپاؤ بیگے  
ہم گواہی اس کی۔ تحقیق ہم اس وقت ہم گناہگاروں سے ہیں

ایسے مومنوں کے تسلیوں میں موت کی ہمارے  
یا تو غیر ملکی قوموں موت ہے وہ سفر سے  
یا بعد نماز و شتم اندی ہوئی اور نہادی پاسوں  
جو قسم اللہ دی عوض اسل کچھ بدلہ مال پھر ناں  
اوہ بجا وین غیث فی سہو ناں بھی مل نہ یسے  
پھر حضرت بعد عصر کا اوہناں و دہاں شتم چوٹی  
پھر کچھ دن بعد چینی واد ہو سپا لہ قابو آئے  
تا کہ یا اوہناں اسل کنوں بل ایہ جام خرید یا آئے

تا وقت وصیت کرنا انسان شہداء اپنا آئے  
آجائے تا بند کھو دو ہاں بعد نماز عصر سے  
جو تسلی شہداء مگر جاوے بھی اس قسم حراسوں  
یعنی لے ویسے کچھ الگ قسم دے تاہ کچھ کرنا  
تا شہداء ہی رہی ہیں چھپا پشمت ہیں عامی ہوئے  
تیم عدی کھاتم و دیوں گئے گھر اپنے نول بھائی  
نہیں میرس و تشرع مقدمہ وہ حضور سداے  
مگر اس وقت نہ پاس اسل کوئی حضرت شاہد سداے

۱۷ یعنی تم میں سے یعنی مسلمان منشیع معتبر ۱۲ یعنی جب ایک کسی تمہارے کو سفر میں موت حاضر ہو تو دو مسلمان گواہ بناؤ  
اور وصیت کے ۱۲ بعد عصر کے بعد قبولیت کا وقت ہو واسطے دعا کے خواہ وہ تنیک ہو یا بد اور وہ وقت برکت والا  
ہوتا ہے ۱۲ تفسیر رو فی ۱۷ یعنی کہیں نہ نہ مول لیکے ہم کچھ اس تم کے بدلہ میں یعنی ملے دنیاوی کے لئے جھوٹی قسم نہ کھائیے اگرچہ وہ  
ہا تو قریبی ہو ۱۲ تفسیر رو فی ۱۷ یعنی اگر ایسا ہم کریں تو اس وقت ہم گناہگار ہیں ۱۲



جو ایسے مقرر ہو چکے ہیں کہ وہ طلبہ گاہیں  
اسٹال مسکارن انگا کیتا تہ جو اسان خبر نکاتی

شاہدوں ہو گئے تا اس میں دینی جام انہاں  
آنا اگلی بہت دیو چہ کیستنا نازل حکم الہی

فَإِنْ عَثَرَ عَلَىٰ أَهْمًا اسْتَحَقَّا ثُمَّ فَأَخْرَجَ يَقُومُونَ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ

اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأُولَآئِينَ فَيَقْسِمُ مِنَ اللَّهِ لَشَأَدَتُنَا أَحْسُ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

وَمَا اعْتَدَيْنَا إِذَا دَلَّ الظَّالِمِينَ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ

وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانُ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

۱۲  
ع

پہلے یہ جو گواہیوں پر سب کے گرد ہونے سے ثابت کیا ہو گئے ہیں وہ شخص کھڑے ہو جائیں کہ ان لوگوں سے  
کہ حق ثابت کیا تھا اور پھر ان کے جو نزدیک کے تھے پس قسم کھائیں ساتھ ان کے کہ البتہ گواہی ہماری بہت سچ ہے  
گواہی ان دونوں سے اور نہیں ملے کل گئے ہم تحقیق ہم اس وقت ظالموں ہیں یعنی مرتے وقت یہ بہت  
نزدیک ہوا اس کے گواہیوں پر طرح اسی کے یا دوسری یہ کہ پھیری جاوے گی قسمیں پیچھے قسموں انکی کے۔ اور  
وہ روایت سے اور سنو اور امد نہیں ہدایت کرنا قوم فاسقوں کو۔

پھر جے معلوم نہیں اسہاں کیتا ثابت حق گناہوں

آگاہی ہوں دو وجہ شاہد جاہل نہاں گواہوں

سہ جو کوئی نیک علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کہے کہ اگر آپ کو غیب کا علم ہوتا تو حال انکا ظاہر نہاں جواب یہ ہے کہ وہ  
مقدمہ واسطہ فیصلہ شرعی پیش ہوا تھا پس جو شرعی گواہوں کے متعلق ہے۔ تو علم باطن کے پس سنت جاری ہو گئی جو شرعی  
فیصلہ ساتھ کشف اور کرامت کے نہیں ہو سکتے نہیں تو وہی طریقہ دلیل شرعی بن جاتا۔ اسلئے وہی اہم امت کے  
شرعی معاملات میں باطن کا دخل نہیں فرمایا ۱۲ فقیر حلوئی عفی اللہ عنہ۔ لہ اور روئی میں ہے آپ نے قسم اور عدی کو عصم  
کی ناز کے بعد ہمبر کے پاس کھڑے کر کے قسم کھلائی تو قسم کھائے کہ جے بدیل کامل نہیں لیا ہم یہ سچی قسم کھاتے ہیں آپ نے چھوڑ  
پھر بدیل کے وارنوں نے کچھ مدت کے بعد وہ کھڑا ایک درگاہ کی روکان پر دیکھا اور پوچھا تھے کہاں سے لیا ہے کہاں سے قسم لیا  
سے مول لیا ہے پھر وارنوں نے اس کے ساتھ جھگڑا کیا انہوں نے کہا جے بدیل سے فرما کیا تھا اور سہ گواہ نہیں پھر آپ  
پس فیصلہ آیا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی ازیوم فان عشترا الایہ لہ یعنی اگر معلوم ہو کہ ان گواہوں نے گواہی  
میں خیانت کی ہے تا ان کی تو دوسرے گواہ کھڑے ہوں واسطے ادا کرنے شہادت کے ان لوگوں سے  
جیسا حق مارا گیا اور پھر ان کے ہور یا وہ جھگڑا اور قریب ہیں گواہی دینے میں ان دونوں بیگانوں سے کینہ  
اپنے نزدیک نہیں ۱۲ روئی



اونہاں تھیں جو حق نہایت ثابت ہو یا جھاو  
تاقیم اللہ کی کھا آکھن اسان سخن شہادت کے  
تو عدول سین ٹنگھو تا پھر ظالماں تھیں اسیں ہیں  
تو درن جو کوڑا گویوں سو اہون شل تناءں

جو حقوالہ بہت قریبی یا اولی الحق داو  
اونہاں گواہ تھیں جنان تی کوڑا گواہی اگے  
ہو امید اس طور دل و شہادت کرن اصلاحیں  
تو درن اللہ تھیں سنو نہ اللہ راہ سے بدراہاں

يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا

إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

جس دن کہ اکٹھا کریگا اللہ پیغمبروں کو پس کہو گا کیا جواب دیو گئے تھے تم کہیں گے نہیں علم ہو  
تحقیق تو یہی ہے مگر مقدم کا جاننے والا

جمع کر دے جس بن میناں پھیرا وہاں فرماے  
ٹھیکہ ہیں ہیں جان ہر انجیاں ساریاں تائیں  
ہو و اتقوا اللہ نال تعلق اس آیت منقولان  
وچہ حشر مبدان سولان جان رب کر کے جمع الائے  
جاں بنی معلوم کرن جو رب بن سب علم ایہاٹی  
بھی عالم تھے ہر ظلم کر سیتی اتے حلیم سداوے  
پس ایہی وچہ چپ بن دیو پیش علامہ غوی بی  
تا کہن سناوے علم توں جانہا غیب الہی  
یا علم نہیں اسان تہہ حکمت ایس سواوے آئی  
جو لکھوئی کنوں سالہ سچا نقل حدیث لیا  
میں اوہاں بچپاناں وادہ غائب کہاں راہ بیکر  
ابن عباس کہیا جو ہول قیامت ہوش لیجاسی

جو کی قساں حکم قبولیا لوکاں کہن اسان علم نہ ہے  
ہر غیب نسبت خلقت نہیں تنغیبت کجہ رسائیں  
یعنی در اسدن تھیں جمع کر دے رب سولان  
تساوے توحید جان قوم اللہ کی کیا اوجہ ایسا  
جو خوفم جوابتے اسان جہل نہ او سنوں کافی  
تا جانن اتھہ بولیاں ناہ کچہ چہرہ شہر مٹاوے  
تی سو نہیں علم بھی دل اسکا ایسے وچہ ہے غوی  
یعنی جو اسان علم تیرے تھیں نہیں پوشیدہ کافی  
یا جو توں جانے علم نہ سناوے اسدا کجہ کیا تی  
جو بنی کہیا کجہ کرگ مت تھیں حوض میرے آدے  
کہن نہ تینوں خبر جو اوہاں کیسا کچہ تیرے  
اوس سولوں کجہ جوابتے دین ہوش تھاں پھر اسی

۱۔ اور کہہ نہیں کہ جو ہم تحقیق جو ایسا کام کر دے اسوقت ہم البتہ ہر جائیکہ ظالموں جو جھوٹ دعویٰ کی کہیں پھر فرمایا ہے اے عورتیں العاص  
اور مطلب بن ہوا و خود دونوں نے قسم کھالی خدا تعالیٰ کی ہمدانہ سے کہ یہ کٹورا میں کا تھا اور انہوں نے خیانت کی ہے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بریل کے وارثین کو لا دیا ۱۲ روٹی سکہ جن میں اقوام نے اوپر اپنے پیغمبر کا طریق پرنا تھا وہ انہیں معلوم ہی تھا جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف  
میں مذکور ہے اور یہ سوال اقوام کی سوائے کے ہے ہوا ۱۲ روپیہ الرحمن سکہ اور نہ حلیم ہے نہ سفیہ ۱۲ سکہ مع البیان ۱۲ سکہ یعنی جس طرح  
کئی کہو بھلا نہ ہوتا جانتا ہے جانتا ہے ۱۲ سکہ یعنی محشر میں اللہ تعالیٰ کا ہول دیکھ کر سب کچھ بھول جائیگا۔ اس بھی معلوم ہوا کہ ان اقوام  
کو جو حوض پر جائیگی پس اللہ تعالیٰ ہل قیامت کی انکا ظلم شاہد نہ رہے جیسا کہ لکھوئی ابن عباس کی روایت سے ثابت کیا ہے جو لکھوئے حضور کے علم سے

۲۔ سے علم کیا اور اس میں حوض میں ہوا کہ وہاں کی قوم کو کہہ دیا کہ جو قیامت کرتا ہے کہ حوض کے پاس آئی جیسا کہ غیب کی خبر میں فرمائی ہے اور غیبت میں علم نہیں ہو سکتا



پھر کو اپنی اُمت کارن ولین بنی گواہی  
تے وجہ حاشے لکھوی لکھیا تھیں ثابت ہوئیا  
جس تھیں ثابت ہوو بنیاں اکثر علم غیوہی  
ایہ لکھوی کنول معالم لیایا نفی علم دی ناہی  
جو سارا غیبی علم نہ بیاں صفحہ شتر و صفحہ  
جو کل نہ من اکثر متن تا بھی ہے ایہ خوبی

اِذْ قَالَ اللَّهُ يُعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اِذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ اِذْ  
اَتَيْنَاكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْنَاكَ  
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَالْاِنْجِيلَ وَاِذْ خَلَقْنَا مِنَ الطِّينِ كَهْيَئَةِ  
الطَّيْرِ يٰذُنِي فَتَنَفَخْ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا يَّاذُنِي وَتَبْرِى الْاَكْمَةَ  
وَالْاَبْرَصَ يٰذُنِي وَاِذْ نَخْرِجُ الْمُوْنٰى يٰذُنِي وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِي  
اِسْرٰٓئِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ  
اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ

جس وقت کہو گا اے عیسیٰ میرے کہ یاد کر نعمت میری اوپر اپنی اولاد پر مال اپنی کے جس وقت کہ قوت دی میں تجھ کو  
ساتھ جان پاک باتیں کرتا تھا لوگوں میں جھولی کے اور اوجھڑ اور جس وقت کہ کھایا میں تجھ کو کتاب حکمت  
اور قوت اور ذیل اور جس وقت کہ بنا تھا تو مٹی سے جیسے صورت ہا نور کی ساتھ حکم میرے کے پس پھونکتا  
تھانچ اسکے پس ہوتا تھا پرندہ ساتھ حکم میرے کے اور چپکا کرتا تھا اور زاد اندھونکو اور کوہڑی کو ساتھ  
حکم میرے کے اور جس وقت نکالتا تھا تو مردونکو ساتھ حکم میرے کے اور جس وقت بند کیا میں بنی اسرائیل کو  
تجھ سے جیسے تو اسکے پاس لیلیں پس ان لوگوں نے جو کافر ہوئے انہیں سے نہیں یہہ مگر جادو ہے ظاہر

جس من رہا عیسیٰ مریم بیٹے تائیں  
جان روح پاک انجیل یا حیرتوں دتم تہہ یاری  
تے جہاں تہہ سکھائے لکھنا علم نبوت نلے  
کر یاد انعام جو میرے میں پر بھی تہہ جان عطائیں  
بھنگوڑی وچ بھی حال دمو لے سخن کریں آشکاری  
بھی تورات انجیل سکھائی ہوو فضل کمالے

سہ جان انسان حکم لکھوی صاحبی اکثر علم غیب کا ناہی واسطے اپنا علیہم السلام کے اور حقیقت میں اس میں اکثر علم  
کاتھا ساتھ تعلیم اسد مل شانہ سکے نہ مستقل نہ از روئے احاطہ یہ کے اور تفصیل اس مسئلہ کی جلد دوسری منزل اول میں موجود ہے  
اور یہ ایک مستقل رسالہ سی بہ شمول الوہابیہ فی سداک انجیل کے بھی لکھی گئی ہے ۱۲



بھی ثبوت بخشی ایڈ جادو شکل اوپا کے خاکوں  
تے اپنے کوڑھے مازدا وال جان مندست بناویں  
تے جاں میں اسرائیلیاں سوں تینوں رو کیا آ؟  
تا اونہاں کفراں کھیا نہیں ایہیہ مگراں جادو ظاہر  
کہیا ابن عباس جان تیرہ لاندی عمریسی دی ہی  
پھر طرف آسمان اٹھایا اللہ خازن معالم لیا تو

پھر اسیج پھوکیں پس زندہ ہووی حکم خلاقوں  
وگوارا نوچوں مردیاں اذن کیر تھیں جن جہادیں  
جاں عجزی اوہناں پاس لہاویں نشان تداہل  
تاچا ہر لیا تہ اسمائے کر مکف سا روں باہر  
تالی نبوت دہائی سال رہے وجہ قوم کہیا فی  
وجہ آل عمران شہر دی اسدی ہر تفسیر سوائے

وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ امْنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا أَأَمْنَا

وَأَشْهَدُ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يُعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنْزِلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ

قَالَ تَقُولُوا اللَّهُمَّ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

اور جو وقت وحی بھیجی تھی طرف حواریوں کی یہ کہ ایمان لاؤ ساتھ میرے اور ساتھ پیغمبروں میرے کے  
کہا انہوں نے ایمان لائے ہم اور شاہد رہے تو ساتھ اس کے کہ ہم مسلمان ہیں جو وقت کہا حواریوں نے  
اے عیسیٰ بیٹے مریم کے آیا کر سکتا ہے پروردگار تیرا یہ کہ اوتا سے اوپر ہر خان آسمان سے کہا  
دُرو اللہ سے اگر ہو تم ایمان والو

اتے حواریاں بیدل جاں اسال پایا مسوں سلے  
ایمان آندا اسال تیرے شاہد مسلم ہاں میں پچے  
جو مائدہ آسمان تھیں بھیجے ساؤ بیکار ان کھانے  
انہاں حالت شروع ایمان آہی اچو کال ہوئی ناہ  
جو درو اللہ تھیں اٹھے ادنی کرو نہ ذات الہی

مینوں تے رسول پیر نول سن ایہ سخن پوکاری  
جاں کہیا حواریاں اے عیسیٰ بھلا تیرے کر سکتے  
کہیا عیسیٰ تیں دُرو خدا تھیں ہے ہو مومن مانے  
جو قدرت وجہ شک کیا عیسیٰ تیری اللہ ساہ  
کہیا ابن کثیر فقیر ہے جہناں مائدہ ملکتیا ہی

سلہ منزل اول جلد دوسری ص ۶۶ سے ۶۷ آسمان پر اٹھانے کا ثبوت سورت تہا منزل اول جلد دوم کے ص ۶۶  
سے ۶۷ تک موجود ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر چڑھنے کا بھی دوسری جلد ص ۶۷ سے ۶۸ تک ثبوت  
موجود ہے اور مرزا قادیانی کا رد اختصار کے ساتھ درج ہے ۱۲  
سلہ یعنی گواہ ہو تو اے عیسیٰ علیہ السلام ۱۲ سلہ ایک قرأت میں آیا ہے کہ تے طبع دیکھ دینی تب کی زبردستی  
یعنی دلا سکتا ہے تو اپنے رب سے ہر ایک قسم اس قسم میں ہے ادنیٰ قبی اسی اسطے عیسیٰ نے فرمایا کہ دُرو اللہ تبارک و تعالیٰ سے  
اور اتنی جرأت نہ کرو خواہہ اور شہور قرأت متین والی ہے ساتھ ضمیمہ ص ۱۳ کے



سوال کیا اہل جہت جو باہم شقت پا کے کھالے  
کراں و عاتساں جہت مگر ہے ڈرنا بہتر آیا  
ومن یتق اللہ یجعل لہ رزقاً جہت جو اتھیں ڈرنا

کرم غفل کرن عبادت کہیا رسولؐ فرمایا  
جو ایسے سوال نہ کر ہو شاید پچھو ہو سے فرمایا  
راہ خلاصی کیڈھے رزق ملس جہت ظن نہ دھڑکا

قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمِئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ

صَدَقْنَا وَنَكُونُ عَلَيْهِمَا مِنَ الشَّاهِدِينَ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عَيْدًا لِأَوَّلِهَا

وَإِخْرَاجَنَا وَأَيَّةٌ مِّنكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

کہا انہوں نے ارادہ کرتے ہیں ہم یہ کہ کھا دیں سب سے اور آرام پکڑیں دل بہا کر اور جانیں ہم یہ کہ تحقیق سچ  
کہانے جسے اور بھویں ہم ادھر اوسکے گواہوں۔ کہا عیسیٰ بیٹے مریم کہنے یا اللہ پروردگار ہمارا اتار اوپر  
ہمارے خزان آسمان سے ہووے واسطے ہمارے عید اول ہنگ کو اور آخر ہمارے کو اور نشانی تیری طرف سے  
اور رزق دے کہو اور تو بہتر رزق دینے والا ہے

اونہاں اکھیاں خوش اسان کھانا اس مٹھہ تھیں کھائیے  
 تھیں اس مٹھہ نعمت اوپر ہو سکو کنوں گراں  
 تاجید ہو اسان پہلیاں پچھلیاں کل اس طعموں  
 تے قول سب رزاقاں تھیں ستر روزی دیون والا  
 نافر نیا تر تہ روزے رکھو روزے رکھا لائے  
 نون مڈر تھیں سنگت عیسیٰ کل اور صواعے

قول اس کرنا آرام تو جانو پیچ تیرا آزمائے  
 تا عیسیٰ آکھیا ربانفلکوں مائندہ گھل سہاں  
 تے تیری طرفوں ہونشانی دویہ اسان قی العالم  
 ابن عباس کہیا جاں کیتا قوم سوال نرالا  
 جس خاطر اسان رونے رکھے ادھ کہہ رزق کھوانی  
 دعا کہیستی اسان ربامائندہ کرانعام سجالے

قَالَ اللَّهُ إِنِّي مَرْسِلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مَنِّكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ

عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ

<p>رب کہیا میں نازل کر ساں مائدہ پر تیار ہیں اجیبا سخت عذاب نہ کسی کر ساں اہل جہان</p>	<p>جو اس کچھے کفر کرو تبتیں دلیساں سخت نرا ہیں یعنی سب جہانوں وچوں سخت عذاب اُس نے</p>
--	--

۱۲۔ یہ روایت حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ۱۲

نوحیہ کہا اللہ نے تحقیق میں انہیں والا ہوں اُسکو اور پڑھنا ہی جس جو کوئی کفر کرے یا اسکے تم میں سے وہیں تحقیق میں عذاب کروں گا



پس نازلہ والاخوان فرشتے فلکوں لیکے آئے  
 کہ پیچہ بل کہان پر تھا کہیا عیسیٰ رؤسا تائیں  
 اچھی نعمت اسرائیاں کنی اگے نظر نہ آئی  
 عیسیٰ کہیا جو نیک زیادے اوہ کھوڑا ستائیں  
 تا وہ نماز کہلا کر وضو عیسیٰ عجز نیازوں  
 اوچھی برائے نظری آئی روغن سرخیں جاری  
 تے گردا گرد اسد ترکاری رکھی ہر انواعوں  
 دوجی اوپر شہید تھی تے گوشت بریاں پائیا  
 تا عرض کیتی شمعوں او سو پیش عیسیٰ متوالے  
 نہ دنیا الاطعام نہ حقے بلکہ پاک اکہی  
 لوکاں کہیا عیسیٰ نول پہل شروع کرو تسین کھانا  
 اوہ تیر سو بندہ رنج کھاوا چھی اونوس آہی  
 ہوؤ فقیر غنی کستھیں چالی روزاں تائیں  
 جو کھا کے دوسرے چڑھو آسانی نظروں غائب ہوندا  
 بعضیاں چوری کیتی اسوچہ آیا قہر قہاری  
 پس چاہتو مومن سمجھ کر امت حاجت چاہی نہیں

خواجہ سنج دو بدلیا نوح لہند (نظر پائے)  
 ایہہ حمت کراتے شاگرد نیوں فتنے وچہ نہ پائیں  
 خوشبو خوب عجائب جیہڑی کسے دماغ نہ پائی  
 تا عرض کیتی شمعوں تسین متھیں بہتر کون اتھائیں  
 بو نہہ روشی پڑھ اسم خدا سر پوش اٹھایا رازوں  
 سر نے نکلتے سر کردہم دل ناہ چھلکا کنڈیاری  
 تے روٹیاں پنج آیاں کہ اوپری ہتھوں عطاؤں  
 چوٹھی اوپر مکھن پنجویں اوپر پنیر شکایا  
 ایہ دنیا طعام یا عقبی کہیا جواب مسیح کمالے  
 قدرت اپنی نال ایہ کھانا پیدا کیتا بھائی  
 عیسیٰ ناہ کیتی سب بھکھیاں کھاوٹی مردوانا  
 جس بیمار کھاوا اوں صحت بخشی ترت اکہی  
 اوہ ہکدن لہندا ہکدن ناغہ وچہ خلاصو پائیں  
 پھر لوکاں شک کیتا کسے شمساً نظر بندی کوئی نہ  
 سوربے ہکدن پنج تن سوتن دن وچہ کل ماری  
 جو شک گزاری اوسدی مشکل وچہ رؤوفی پائیں

باز چوں عیسیٰ شفاعت کو حق  
 مائہ از آسمان شد آمدہ  
 باز گستاخال او بگذاشتند  
 بدگمانی کردن و حصر آوری  
 ہر گستاخی کنند طریق  
 آل گردویان نہ ویدہ ز آرز  
 من و سلوی ز آسمان شد منقطع

منہی نہ کیا

اور یہاں کہ لکھا ہے ۱۱ روئی ۱۱

آں فرستادہ عنایت پر طبق  
 چوں گفت آنزل علیہا مائدہ  
 چوں گدایاں ز لہا بروا شدند  
 کفر باشد پیش خوان مہتری  
 گرد اندر وادے حسرت غریق  
 آں و نعمت برایشاں شد فراز  
 بعد از آن رخ ان شد کس منتفع

۱۔ بعض نے کہا کہ یہ جھلی تھی اور بعض نے کہا کہ وہ بہشت کے بیٹے تھے ۲۔ ۱۵ روئی میں ہے کہ کہا شمعوں نے اسے مع اسد  
 اگر اس پر اور چوہ بھی دکھاؤ تو سارا ایمان اس پر اور زیادہ بڑھ جائے تو حضرت نے اس جھلی بریاں شدہ کو زیادہ نہ ہوجاؤ تو فوراً وہ جھلی  
 حرکت کرنے لگی پھر فرمایا دیکھو عیسیٰ یہ جاتا ہے چھٹی پہلی ہوگئی۔ پس جاری ڈر گئے اور انہوں نے اسکو نہ لہایا تو اپنے درویشوں ۳



ہر کہ بے ادبی کند در را دوست	راہزن مزاں شد نامرد دوست
از ادب پر تو گشت است این فلک	وز ادب معصوم پاک آمد فلک
بدرگستاخی کسوف آفتاب	شد عزایل ز حیرات رو باب
از خدا خواہیم تو ضیق ادب	بے ادب محروم ماند از لطف رب
بے ادب تنہانہ خود را داشت بد	ملکہ آتش در سہم آفاق زد
ہر چہ بر تو آید از ظلمات و غم	آں رب بآئی و گستاخیت ہم

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يُعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَآلِيَّ  
 الْهَيْمَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالِ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي اَنْ اَقُولَ مَا لَيْسَ  
 لِي بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَكَأَنتَ  
 عَلِيمٌ بِمَا كُنْتُ تَفْسِكُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَا  
 اُمِرْتُ بِهِ اِنْ اَعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا  
 مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ اَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ  
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ  
 فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اور جب کہیںکا اللہ نے عیسیٰ بن مریم کے کیا تو نے کہا تھا لوگوں کو کہ پکڑو مجھ کو اور ماں میری کو دو  
 معبود و دوسرے اللہ سے کہو گا پاکی ہو تجھ کو نہیں ہے واسطے میرے یہ کہ کہو نہیں وہ چیز کہ نہیں واسطے میرے  
 حق اگر میں کہتا ہوں گا یہ اونکو پس تحقیق جاننا ہو گا تو اوسکو جانتا ہے تو جو کچھ بیچ جی میرے کے ہے۔ اور  
 نہیں جانتا میں جو کچھ بیچ جی تیرے کے ہے تحقیق تو کہے جانے والا غیبیوں کا نہیں کہا میں واسطے  
 اونکے کہ جو کچھ کہ حکم کیا تھا تو نے ساتھ اس کے یہ کہ عبادت کرو اللہ پروردگار میرے کو اور پروردگار  
 اپنے کو اور تمہاریں اوپر اون کے گواہ جب تلک رہا میں بیچ اون کے پس جب قبض کیا تو نے  
 مجھ کو تھا تو ہی کہہ بان اوپر اونکے اور تو اوپر ہر چیز کے گواہ ہی۔ اگر عذاب کر گیا تو اونکو پس تحقیق وہ



بندے تیرے میں۔ اور اگر بخش دے تو اون کو پس تحقیق تو غالب ہے حکمت والا

جہ کہ اسدای عینی کیا تو اکھیا لوکاں تائیں  
عینی فرما سی تہہ پاکی میں کہ لائق عقیبا  
تال ٹھیک ہو تھی علم توں جا جو میں نفس چھپایا  
ناہ میں اکھیا اونہاں مگر جو توں کہنا فرمایا  
میں تہہ پریا اونہاں تو آجہ لگہ چہ تہہ اندے  
تے توں میں اوپر ہر شے حافظ کریں اب جو انہاں  
پس ٹھیک تال غالب پر دین عذاب تو اباں  
سن عبدالمبین عمروں وچہ عالم خازن لیلے  
امت میری امت میری رب رحمان اکھا  
تہہ رہی ہوش کیتا جبریل تائیں فرمایا  
تے رب تیرا ہونہ جانے جبرائیل آفاق چھایا  
تال رب کہیا جبرائیل کہہ محبوب میرے تائیں  
ف۔ ولسو عطلک عطلک وروخی وچہ منی سوختے آئیا  
اتھ بنی کہیا جو بندہ کبھی امت کنوں ہماری  
ہے بڑی بنی وی خاطر داری مالے اہل ایماناں  
ہو ووی امید شفاعت عاصیاں تائیں خسرو وٹری  
ہو فلک تو فتنہ تھی وچہ تال دیا بنی شور مچایا

جو میں تال میری بن خالق پوجو دوہاں تائیں  
کہنا سخن جو حق نہ میرا ہے میں ہوندا کہیا  
نہ مینوں خبر جو جی تیرو چہ علم عیناں تہہ آہیا  
جو پوجا کرو اسدوی جو رب میرا بھی تسال آیا  
جاں مینوں صاعٹا یا آہوں حافظ اوپر اونہاں تو  
پس ٹھیک اہیں بندے تیرے تو جو بخشیں تہاں  
بھی حکمت والا ہیں وچہ کرے عفو عاقباں  
جو پڑھایا آیت رو کے حضرت دونوں تھ اوٹھا کر  
جے چاہیں کریں اب اونہاں نہیں ایسہ کہہ سکدانا  
جو جا کے چچہ چچہ تھیں کیوں رو رو نیرو دیا  
فرمایا ہے مینوں غم امت عاصی دا آئیا  
میں خوش کر سالت صاعٹ و لوں یاہ غم کھائیں  
رب جلدی کر خوش تینوں راضی ہو سیں فرمایا  
دو رخ طرٹ گیا میں تال بھی ناں خوش تھیلوں بھاری  
جو دیم کا پھر علی اللہ الشہی والذین اصرا جو شجرہ کی کھاناں  
جو کرے انکار شفاعت اوہ گمراہ وڈا جھکے مارے  
جواب اسد اوچہ جلد و جی دی واضح گزر سدا یا

تہہ جبرائیل نے اسدای عینی کو روک دیا کہ تیرے کو بخش دے تو تیرے کو پس تحقیق تو غالب ہے حکمت والا

لے یعنی جو میرے جی میں چھپا ہے تو وہ سب کچھ جانتا ہے اور جو تیری ذرت نے چھپا یا ہے میں وہ نہیں جانتا۔ تحقیق تو ہی  
جاننے والا تمام غیبوں کا ۱۲ یعنی میں اپنے آپ کو مخلوق اور محبوب کہا تھا نہ رب اور خالق ف۔ یہ مراد ہی حقیقی  
رب کہلانے سے اور یہ میرے شرکت ہو اور مجازاً اطلاق رب کا غیر پر جائز ہے۔ جیسا کہ حضرت نبیوسفؑ عز وصر کو رب  
کہا تھا چنانچہ نبیوسفؑ میں حکایتا فرمایا یا اسد تبارک و تعالیٰ کے انادبی احسن مٹوا می یعنی تحقیق میرا رب بہت  
اکھا تو اچھا کیا کر لگا نہ۔ پس تحقیق اور مجاز کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ۱۲ حلوئی عفی عنہ ۱۳ یعنی اگر اُنکے انکار اور کفر کے  
سبب مذاب کریں یا بغیرت کریں تو سبب اُنکے توبہ کرنے اور ایمان لانے کے کی جاوے گی ۱۲ روٹی ۱۳ ایک یہ آیت اور دوسری  
وہ جو سورہ ابراہیم میں ہے جو حقہ قبل علیہ السلام کے متعلق ہے یعنی ربی انتہا اصناف کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی ۱۴  
خاندن ۱۵ یعنی ایسے کے کہ کھتے کا میں دل رکھ نہیں رکھتا ۱۶ خلاصہ ۱۷ منزل پہلی جلد دوسری مذک سے ۱۸ مذک  
مرزا یونگی ترمید خوب واضح طور پر ہوئی ہے یعنی وہ کہتے ہیں کہ تین کھتے یا سات کھتے فوت رہے تھے پھر زندہ ہو کر  
آسمان کی طرف پڑھ گئے تھے تفسیر روح معانی جلد اول پس معلوم ہوا کہ مرزا یونگا عقیدہ کفار سے بھی بدتر ہے ۱۲



کل المہنت تھیں پیا اوہ سخت اندر گمراہی  
تے نال قرآن حدیث اجماع و کتابت اوس حیاتی  
بڑا عقیدہ عیسایاں تھیں مرزا ثیاں دا آیا  
جواب سوال آیت وچہ اوہ ہوسن روز حشر دی  
موجود مسیح آئندہ ہی ہے اوہ قادیان وچہ سدا ندا

تو قیبتی تھیں عیسیٰ علیہ السلام سمجھ اُس پانی  
نصرانی بھی کہن آسمانی پڑھیا بعد ممانی  
جواوہ بھی زندہ سمجھن تے انہاں لکھ ہولایا  
پھر ثابت کیوں کری جو عیسیٰ فوت چکا ہو فردی  
ہن دعویٰ کھلا کرے نبوت رب تھیں نہ کھانا

قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ لِلَّهِ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ع

کو اوس دین کہ فائدہ دینکا پھول کی سیج انکا واسطے انکے ہیشت میں ملتی ہیں انکے نیچے سے نہریں بہیں رہیں گی  
سیج انکے ہیشتہ رضی اللہ عنہم اور رضی اللہ عنہم یہ ہے مراد پانچواں واسطے انکے سرور بادشاہی آسمانوں کی  
اور زمین کی اور جو کچھ پنج اون کے ہے۔ اور وہ اوپر ہر ایک چیز کے قادر ہے

کہو اللہ اے عیسیٰ آج اوہ دن جو سیج پھیراں  
اوہ نت بہن وچہ اسکر رضی ہو ورت انہاں تھیں  
ہو نکھڑا دیزن ان فلک تے جو وچہ اوہا ندے  
قائدہ کہو خوش خوش پڑھنے خطبہ روز حشر دی  
وہ جانشیناں ویری رہا سچا دس روز الاوے

نفع کری اوہناں کارن باغ چلن تھیں انہاں  
تے اوہ رب تھیں رضی ہوں ایہ وڈی مراد تھیں  
تے ہر شے تے رب قادر ہے وچہ منع عطا بنیادے  
کہ حضرت عیسیٰ فرمادے وچہ آیتاں پھیلیاں پڑھ  
اوہ جھوٹا ہی سیج اوسدا اوسدا تے تس نفع پڑا

ملہ یعنی اگر یہ واقعہ دنیا کے متعلق ہوتا تو وفات آپ کی بیچ زبانہ ماضی کے صادق آتی ہے تو پھر جب یہ واقعہ متعلق  
قیامت کے ہے پھر بعد نازل ہونے کے آسمان سے کلمہ قیبتی کا صادق آنا ہے۔ اور یہ قول ہے سدی کا  
اور جمہور مفسرین اسی پر ہیں کہ یہ واقعہ قیامت کا ہے نہ دنیا کا۔ جیسا کہ سیاق کلام ماقبل اور مابعد سے  
پایا جاتا ہے اور صرف اذ اس جگہ ساتھ معنی اذاکے ہے واسطے زمانہ آئندہ کے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ  
نے ولوتری اذ فرعون ابیہی اگر دیکھتے تو جنت و ذکر لوگ گمراہیں گے بیچ دن قیامت کے اور ساتھ دلیل آیات اگلی اور  
بجھلی کے بطور ثبوت ہے کہ یہ جواب اور سوال قیامت کو ہوئے اور کہ ماضی کی محسوسات خدا تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر پہنچایا  
جس وقت کا واقعہ ہے ۱۲ عالم لے یعنی خلافت کی خوشنودی جب حاصل ہوا اور خدا تعالیٰ بقول ہی رضی اللہ عنہ تو ہم  
بڑی مراد اور کامیابی کے اور سب سے بڑی طرفت مومنوں کے لئے ہے اور حقیقت یہ تمام مرادوں بڑی مراد ہی خوش ہونا ماضی  
کا ۱۲ مراد صادقین کو پیغمبر ہیں بقول بعض عالم ۱۲ کہہ وقال الشیطان لما قضی الامر تمام  
آیت تاک۔



میخ وچہ دنیا سچا آکس وچہ روز جزا دے  
ہو موافق قول سدی سوتے جمہور الاون  
جو کفار انہوں سچ کہن تھیں نفع نہ اسد کانی  
انہم جنت تخری تائیں کارن اہل ایماناں

نفع دیکو سچ اوسدا اوسنوں خا زن وچہ فادے  
صادقین تہی اتے مومن اہل توحید جو آون  
اونہاں دنیا وچہ کچھ نفع دیکو ہے اللہ چاہی بھائی  
ہو اگے ارشاد خدا جو س دیکھ موصد شاناں

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - شروع تھا نام سدا کے جو بخشش کرنا لامہربان ہے۔

سورہ مائدہ ختم ہوئی اتے شروع انعام ایہاٹی  
پرچھائی ایں نی کہ سو بیچہ آیتاں ب آیتاں  
تے جاں ایہ سورہ اتری شتر ہزار ملک سنگ نازل  
تے شاہ رسل نیجاں پڑھیاں سرحدیوچہ پایا  
نہ کی سورہ و آیتاں جمع ہوئے شیطان ایچے  
جو پڑھے انعام او شتر ہزار ملک تس پڑھیں موعوال  
ہو وچہ تورت اس ناومر ضیہ حضرت علی کہیاٹی  
کہے ویلی بن مسعودن حضرت شاہ رسل فرمایا  
پھر اول انعاموں تن آشاں کری تلاوت بھائی  
تے بخشش منکر قاری دی حق روز قیامت تائیں  
تے ربط اسد سنگ مائدہ پنج جو آخر مائدہ آیا  
یعنی جو پڑھیں آسماناں ہی مخلوق تمامی  
ایہ جبل فرمایا وچہ مائدہ تے تفصیل اونہا ندی  
پہلویں آسمان پیدائش وچہ انعام لیا تے

کہے بیہقی ابن عباسوں کہ رات کی وچہ آتی  
ایہ کوئی کہن تو بصری ضامیاں تے چھٹا بتایاں  
کنا سو ملک ہو اونہاں کہے نیجاں وچہ شاعل  
بنی کہیا ایں جھنہ وحی کو لے سوتا اکھٹی لیا یا  
جو اس سورہ و آیتاں جمع ہو جتن ر صرکے  
وچہ اسدن رات عالم اندر وچھ نفل جو فتنواں  
وچہ زہدی کا تب سدنئی ایہ سورہ سی اکھوائی  
بے سنگ جماعت پڑھکے فجر مصے توحیت لایا  
رب شتر ملک مقرر کری پڑھن تسبیح الہی  
وچہ ہک روایت چل ملک ضعفوں خالی ہیں  
لہ ملک السموات والارض وما فیہن ہی کالوں پایا  
اوہ رب دی سب مخلوق تو اسکو کہہ چہرے نامی  
وچہ انعام ہوئی مائدہ دہی تائیں بعد سوا ندی  
پھر نوراندیکہ ضم کیتے رب وچہ انعام جو پاندی

سہ قول سدی کے موافق اس واسطے ہی جو یہ گفتگو متعلق دنیا کے ہے یعنی صدق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کے دن  
نفع دیکنا مع علیہ السلام کو مگر یہ روایت خلاف جمہور مفسرین کے ہے ۱۲ احادیثی عنی الصدقہ علیہ السلام اور ابی بن کعب سے  
مضع روایت بھی آتی ہے ۱۲ روح المعانی ۱۱۵ وما قد صدقہ اللہ حق قد قدم سے تین آسمان اور تین زمینیں و قتل لعلوا  
اقل سے لیکر ۱۲ روح المعانی ۱۱۵ اور حجازہ اولی کے نزدیک ایک سو ستائیس میں ۱۲ روح المعانی ۱۱۵ انہوں نے آسمان کے دو تو  
کری بھرے تھے اور سبحان اللہ واللہم زد کی آوازیں بلند ہوئیں ۱۱۵ اگر جو کچھ کہنا ہو اسیں اندازہ نہ کریں مگر حق تبارک و تعالیٰ  
نے ہمارے جبریل کے پیچھے یا پچھ ہزار فرشتے بھیجے تاکہ اس سورہ مبارک کو حفاظت کے ساتھ لائے یہاں تک کہ تیرے پیچھے میں جمع  
کردی اور بیشک اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تمکو ایسی برکت کے ساتھ عزت بخشی ہے کہ جس کے بعد پھر نہایت نہ ہو گی ۱۲ تفسیر کبیر



ہو ای ظلمات تو نو فکر متضمن مافیہن دے  
پھر محل لمن مافی السموات ہے آخر تک گرامی  
ولہ من سکن فی اللیل النہار بعد اسدو فرمایا  
پھر حیوان چرند پرند اتے نیندر موت تمامی  
خلق الاصباح تو خلق الحب والنوی نو فکر سنایا  
ایہ سب چیزیں تفصیل مافیہن ویاں ہیں پیارے

پھر نو خلق انسان اتے نو کرمانیاں سند اکہندے  
اوس ملک بھی منظور قال طرف مکان جو ہیں تمامی  
مظروفات جو ظرف زمان ملک اسد اسد  
پھر سوچ چن ستاریاں کر اثنا سورت وچ تمامی  
پھر مانی پھن فم انگوریاں کٹن نو کر بتایا  
بھی پھر وجہ وچ روح المعانی لکھی جہت نندو

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ

ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور پیدا کیا اندھیرا اور  
اوجالا۔ پھر وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنی کے برابر کرتے ہیں

سب تعریف اللہ نوں خبیر زمین آسمان اوپائے  
انہاں لیلان سہیلیاں سنیاں پھر بھی اہل کفر دے  
ہو اسوچ رو محوس جو اکھن چانن رب او پایا  
جو دوہاں نوں رب خلقیا اُس بن خالق پھر نکائی  
ظلمات جمع اچیت جو ہتو ایہن راہ گمراہی  
ظلماتوں رات مراد نے نوروں من روشن فرمایا  
یا کفر اندھیر تے چانن ایماں یا ظلمات معاصی  
یا دوزخ ہے ظلمات اندھیر جہت نور اوجالا  
تے نوروں پہل اندھیر جہت ناروں چل بٹایا

اتے اندھیرے چانن خالق قدرت نال بنائے  
رب بخود نال برابر دستاں کرن اندھیرے  
تے شیطان اندھیرے خلقی تا ہیں رب فرمایا  
تے مشرک بُت برابر دے آہے نال الہی  
تے چانن نور کو جو راہ توحید اسلام اک بھائی  
یا چانن علم تے چل اندھیر خازن وچہ لیا یا  
تے چانن ہے فراہ برداری ویکھ رؤفی خاصی  
تے پہلے ز میاں تھیں آسمان بنائے رب تعالیٰ  
ایہ قول قتادہ واوچہ خازن محی السُّدَّت لیا یا

سورہ میووں کے اقسام اور نشہتوں کا پیدا کرنا معروشات اور غیر معروشات اور اسی طرح کئی چیزیں جو  
تفصیل میں دیکھیں گی ۱۲ الفی شرح المعانی سورہ خازن میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ ہے واسطے بندوں کے۔ یعنی  
کسی طرح تعریف کریں بندے حق جل شانہ کی تو فرمایا کہ سب تعریف واسطے اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہے ۱۳ سورہ  
الحکم اللہ کا لفظ غیر ہے اور معنی اوسکا امر ہے یعنی حد کرو اللہ تعالیٰ کی۔ خازن۔ جس نے پیدا کیا آسمانوں کو  
اور زمینوں کو اور خاص کیا انکو اچکے تیج ذکر کے جو بہت بڑے ہیں مخلوقات سے جو دیکھتے ہیں بندے کھڑا ہوا ہوا  
جو رستوں نول کے اور تیج اسٹے عبرت ہوا اور تفصیل میں اور زمین بچھائی ہوئی ہے اور پیدا کی بعد اوسکے اور تیج اسکے  
عبرت اور فائدہ سے ہیں ۱۴ خازن۔



تے وجہ حدیث اندر ہیچ خود خلقت اب پائی  
اوس راہ پر بہت پائی جس جانن اوہ گویا  
تعیل برابر کرن کسو شے نوں سنگ کے پیارے  
جو تھوڑے پوچھ جان کر بسن اللہ سائیں  
جو رہی سمجھ برابر غیر ال کرن سجد و عبادت  
پخالق سنگ خلقت اہل اسلام نہ کرن برابر  
تے نال قتل نہیاں لیل کرن دعا حاجاں  
وچہ منزل اول جلد بھی دے ہو تفصیل اس پوری  
وچہ بحر حقیقت رک جان اوپا یا ہے دل تائیں  
تے چانن و لیل لایا خالق سنگ ملک و صفاں  
جہاں صفات ملکی تے روحانی غالب آون  
من ربّ دل تے زبور پین خاص شرع دے  
تے اوچہ جہاں بشریت دی غالب ہون اندھیرے  
ہو دی جہاں شیطاں لکھو اوہاں باہر زوروں جانی  
افزیت من المتخذ الہ ہوا ہے خالق خود فرمایا  
جو نفس و انوار پچھن اوہاں و جارب کھڑا

اور اس سورہ کے اندر کے ساتھ ختم ہوئی ہے ۱۲ غار

پھر اپنا نور خلق تے ڈالیا جس پائی شینا ٹی  
سوہو یا گمراہ خود سعد دل بغوی نقل لیا یا  
جو کا فر نال خدا دے بت برابر کرن تیارے  
خالق دھرت آسمان احمق سمجھ کر بندہ ناہیں  
ایہ بیشکے کر تے سجد عظمت جان حرام تفاوت  
وچہ صفت کیسا استقلال باہر کفار سراسر  
ایہ نبیاں ولیاں ائم آہ ویکھ عزیزی باتاں  
جو برکت شکر لالہ و نچدی گل اوہاں یہ کوڑی  
زمین نفس تے صفات نفس این ظلمات بنائیں  
روحانی اخلاق او صافوں مل پرنور الطافاں  
اوہ طرف عبادت حق دی جھک دی نبیاں حکم مناوے  
رب نفسانی او صافوں گدھتہ نازی راہ فلاح دے  
اوہ تابع ہوئی شیطاں ہوا دی کچھ شہوانہ گھیرے  
جو روحانی او صافوں طرف ظلمات صفا جیانی  
توں ڈکھا نہیں جس نفس نفسانی نوں رہی بایا  
المنال برابر ایہو شرک و ڈا ہے آیا

۱۲ یعنی شوق خدا تعالیٰ کے خود بخود وہ صفت اپنی پیدائی ہوئی جلتے مثل الہی ابدی خدا تعالیٰ کے ۱۲ صفات بہیمہ حیوانی اور  
اخلاق سبعیہ شیطانی ۱۲ تفسیر ثانی سے یعنی نفس برے صفات دور کر کے اوسکو صفات ملکی اور روحانی کے ساتھ متصف کرنا ہے  
جیسا کہ فرمایا اللہ ولی الدین امتوا شیخ جہم من الظلمات الی النور یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں کا دوست ہو نکالنا ہو اذکو اندھیروں سے  
نور کی طرف ۱۲ سکے اور شہادت دینا کی ایسی لذات چھو ۱۲ سکے جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے والذین کفروا اولیائکم  
الطاعون یعنی جو کس من النور الی الظلمات پس بیٹھے تھے الذین کفروا بوبہم یعدون کا جو بعد پیدائش آدم ؑ سے  
جول ہو اور زمین کے جو نفس ہے اور بنائے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے نفسایتے اندھیرے دلوں میں اور روحانی نور سے پس  
جھک گئے کافروں کے ساتھ غالب ہونے اپنی نفسانی صفتوں کے طرف طاعون نفسانی خواہش کے پس عبادت  
کی انہوں نے نفسانی خواہش کی اور کیا انہوں نے اس سے نفسانی کو برابر ساتھ حق تبارک تعالیٰ اپنے کے مدح البیان ص ۶۱  
طیلاول حکماقت ہے کہ ایک جماعت فقہاء کی آئی طرف شیخ غارت باللہ ابی العیث قدس سرہ العزیز کے تاکہ آنا نہیں  
ایک کسی چیز میں جب آپ کے نزدیک آئے تو آپ نے انکو فرمایا مریجا بعد عبدی یعنی مریجا میرے بندے کے بندگان کو پس  
بڑا جانو اس بات کو پس پھر ملاقات کی انہوں نے شیخ بھیل بن محمد خضریٰ قدس سرہ العزیز کی تائیدی انہوں نے شیخ مذکور کی انکو پس آپ  
ہے اور فرمایا شیخ ابو العیث نے سچ فرمایا جو تم بندے ہو نفسانی کے اور ہو نفسانی بندہ اوسکا ہو یعنی غلام قدح غلام مریجا تم  
کو پہنچ کر کہو نہ ہو چکے تھو رنگ لطف پر بزداز دوست مدح البیان اور کہا کعب اجار نے ساتھ اسی آیت کے نور من شروع ہوئی ہے



هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلَكُمْ وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهُ

ثُمَّ أَنْتُمْ تُكْفَرُونَ

ہوایا جس نے پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر مقرر کی اجل اور اجل مقرر کی گئی پھر نزدیک کو یعنی قیامت پھر تم شک کرتے ہو  
تے مدت مقرر ہو نزدیک اس پھر تسلسل شک ہو پائی  
جے موتوں کچھ حشر تائیں تس علم اندہ حالت  
ہکست اجل کہ حشر نزدیک وچہ خاندن کرن کتابت  
جو قاطع رحم ہو کہ بد اوس دی و نیا عمر گھٹانندی  
خطاب جمع اولاد جو آدم خاکوں اصل بنائیں  
ہو اوس کہ پاس نہ و دھو گھٹے ہر عمر مل کچہ پسندے  
ایہ قول ضعیف خاندن چہ لیا یافیل نال تباون  
ایہ وچہ مدارک عمر انہی سو ہنا قول لیا یا

ہو آدم جس خاکوں تان او یا مہلت پھیر پھرائی  
پہلی مہلت تو بندو لگ دوجی برنج مہلت  
ابن عباس کہ ہر بندے دو دو اجلاں ثابت  
جو نیک پوندو رحم کر تس دنیا عمر دو اندی  
خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ خَاكُونَ خَلْقًا اَوْمًا تَائِيں  
ہو نام اجل ہکست وقت مقدس اجل بندے  
تے دوجی اجل قیامت اوسد اھی سب علم خاندن  
یا اجل پہلی بے نیند دوجی اجل مرن نہر مایا

وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمُوتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَهَجْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ۝ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا

سَاءَ حَظُّهُمْ دُنْيَاوَالِي عَمَلُكُمْ لَئِي تَوَجَّهَ عَمَّا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝

سہ جنوت دنیا والی عمر گھٹائی گئی تو پھر عمر اوسکی برنج والی زیادہ ہوتی ہے (خاندن) اور روح البیان میں ہے کہ یہ آئیں اللہ تبارک  
تعالیٰ نے خلقت کے لئے پھر اپنی ہوتی ہیں ۱۲ سہ جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے وما یحرم من معتمد لینی قص من عمرہ  
الافی کتاب یعنی عمر میں دے جائے میں عمر سے اور نہیں کہ کیا جاتا او سکی عمر سے مگر جو ہے کتاب میں مگر کہا مجاہد اور سعید ابن  
جبیر نے پہلی اجل دنیا دی ہے اور دوسری اجل آخرت کی اور لکھا ہے روح المعانی نے پہلی مدت معلوم کرادی ملائکہ کے لئے  
تاکہ جان لیں اور لکھ لیں جیسا کہ ہر دو صحیحوں میں روایت ہو جیسا کہ ہر دو صحیحوں میں روایت ہو جیسا کہ ہر دو صحیحوں میں روایت ہو  
اور ۴۴ ووضعتھما فی طرفی طوف فرشتہ بھیجا جاتا ہے پس پھونکتا ہے اوسیں روح اور حکم کیا جاتا ہے چار چیزوں کے گھسنے کا یعنی  
منق اسکا اور عمر اوعل اسکے اور اسکا نیک یا بد ہونا اور تفسیر روح البیان میں لکھا ہے سیدی سے کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو زمین کی طرف  
تاکہ اس سے مٹی لے آوے پس کہا میں نے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ پکرتی ہوں تجھ سے یہ کہ کم کرے تو تجھ سے پس واپس ہو گیا  
جبریل ہاور نہ لے اوس مٹی اور کہا اوسنے کہ با الہی پناہ پکرتی ہے زمین تیرے نام کے ساتھ پھر بھیجا اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیل  
کو پھر اسی طرح پناہ پکرتی زمین نے اور واپس ہو گیا۔ پھر بھیجا حق تبارک و تعالیٰ نے ملک الموت کو پس پناہ پکرتی زمین نے۔  
اسی طرح کہا فرشتے نے میں بھی پناہ پکرتا ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ کے یہہ جو مخالفت کر دوں میں اسکے حکم کی پس اٹھائی او سنے  
نہی زمین کی پس ملائی اور سرخ مٹی اور سفید مٹی اور سیاہ مٹی سب کے مختلف رنگ میں او میں کو پھر گوندھا اُسے اُس مٹی کو ساتھ  
اپنی مٹی اور حکیمان اور تلخ کے اسی طرح مختلف ہوتی خلقت آدمی کو پس کہا اللہ تبارک تعالیٰ نے ملک الموت کو جو حکم کیا تھا  
جبریل اور میکائیل علیہما السلام او پر زمین کے اور نو نے رحم نہیں کیا میں فرزند نکالو لنگا اپنی خلقت کے ارماع تیرے ماتھے کے ساتھ ف







جاں بنیاں لیاں نال کفار اُن سے ٹھٹھے لائے  
 امام الحرمین آہو وجہ مسجد کو دے درس اصحابوں  
 کسے دعوت سی اوہناں کیتی دل وچہ خیال امام دوڑایا  
 دعوت تھیں جن فلح ہو کے مڑے فقیر تسمی  
 ہے حکم کیا اوسدے حق جو بن پڑھی نماز صباہوں  
 بھی مسجد وچہ لوکاندی اوہ ظاہر غیبت کردا  
 جو شیعہ برادہ اول انیوں نیک اعتقاد بناوے  
 پھر پہنچے اوہناں مقامانول اوہ طے منازل کر کے  
 ہو اوہ رب جسدی شل نہیں کئی وچہ تمام صفاتاں  
 تے تم قضی اجلا پھر اوس تے وقت مقرر کیتا  
 تے وچہ خدا دے فانی ہووے کاک مرد آہی  
 پھر وچہ تصرف رب بعد علم تئیں شکیں پیدے  
 وچہ عالم علوی سفلی اوس الوہیت ہک جہی  
 حرکات اتے سخات علوم تہاں سجدہ آئد جانے  
 اوہ بگراں اوہناں پاسوں ہر کر دے روگردانی

تہناں تہاں ورار لپ کرے ناحق داراہ ویکھائے  
 کھدن بعد صبح کچھ صوفیاں گز رہو یا اُس مہوں  
 ہو انہاں فقران کم سخن پُنت کھا دن آریا  
 تا اوہناں دے شیخ فقیہ نوں کہیا سخن گرجی  
 حالت جنب اب روح مسجد کردا درس بناؤں  
 کہیا اما اوہ غسل کرے اتے نیک اعتقاد فقر دا  
 پھر تالبداری مرشدندی لازم اوسنوں آوے  
 اب روح البیباؤں گے روح معانیوں ویکھن مڑ کے  
 تا اوہ جہن تہاں لوں طاقا قدرت نال اثباتاں  
 جو پ تھیں ہنوں وچہ وقت مقرر ہو پونچے میتا  
 واجل تسمی عندہ باقی ہوں بعد فنا ہی  
 اوہ وچہ تہاں جیو پونچے ہو کر تصرف ہر ہر بندے  
 عالم غیب شہادت ہووے سرف علم بدیہی  
 جو انفس اتے آفاق نشانیاں ہوں اوہناں اُپر عیاں  
 کنول نوار مشاہدہ پیدوں اتے ہوتے زبانی

اَلَمْ يَرَوْا اَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَنَتْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ

يُمْكِنَ لَكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْاَنْهَارَ نَجْوٰى

۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ نیک بندہ کوساٹھ نہیں اور مشور کرنے والو کو امد تبارک تعالیٰ سیدھا راستہ نہیں دکھاتا بلکہ اُن کے  
 مقصد ہونے سے طریقہ اُنکا حاصل ہوتا ہے پس جو قدر بد رفتے پیدا ہوئے ہیں یہ سب ہی بزرگوں پر بد ظنی اور بری ہے اہل کفر  
 سے نکلتے ہیں ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ۱۲ کہا امام الحرمین نے شائد غسل کرنا اوسکو اسدن بھول گیا ہوا امد تبارک تعالیٰ  
 نے یہ سب بنا دیا ہو فقر کے حق میں نیک اعتقاد رکھنے کا پس منکر لوگ جو نکلتے ہیں اس زمانہ میں اُنکے انکار کی کچھ وجہ  
 نہیں ہے صوفیائے کرام کے حق میں پس اُن کراموں سے بجز کارہ کشی کے اور کوئی بھی علاج نہیں ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ۱۲  
 کیا کیا بظہیر غیبی قدس سرہ العزیز کے کسی شخص نے نہیں نامہ اٹھایا ہے ان عالموں کا فرمایا بیٹھے سے پاس اللہ تبارک  
 و تعالیٰ کے تیس سال نیچے اس درجے کے اور اشارہ کیا اُسے اس درجے کی طرف یعنی جو پونچے گھر اس طریقے کے کہ نہیں کھلے  
 اسرار اُنکے اور نہیں چیتے ذرا اوسکے گھر پہنچے جہد کرنے کا ل اور زبردست سلوک کے ۱۲ روح البیان صفحہ ۱۹ جلد  
 اول ۱۲ وہ مادہ بیولانی ہے تفسیر روح البیان ص ۲۱ مطبوعہ عثمانیہ ۱۲



مِنْ تَحِيْمٍ فَاهْلَكْنَاهُمْ يَوْمَ يُرْمَوْنَ اَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ

کیا دیکھا انہوں نے کتنے ہلاک کنویں ہم نے پہلے ان سے قرونوں سے مقدور دیا تھا پہلے ان کو بیچ زمین کے جو کچھ کہہ مقدور دیا انکو اور بھی جاننا تھا پہلے آسمان سے اوپر اُنکے برسنے والا اور کیں نہی نہیں چلتی ہیں نیچے اُنکے سے پس ہلاک کیا پہلے اول کو مٹا گناہوں اُنکو کے اور پیدا کر دینے نیچے اُنکے قرون اور

کیا دیکھا انہیں وہاں پہل سال کی ہی گزرتی تھی  
تے آسمانوں اسان پر تنہا نہی فضلوں میں نہی سا  
محلاں کھاتے تنہا سال نہی کیا جیاری  
نہ فائدہ دتا وہاں لوں کچھ قوت مال تنہا نہی  
پہلے قرن پہل نام زمانے داجو سویا اسی سالوں  
مجاز آجان اود قوم مرلہ جو ہوں ایک زمانے  
تکلیف پہنچی جاہک دیوں قابو قدرت نالے  
اگلے قرن مراد شل شداد ہو رعا دجو آپے  
ہلاکت کنوں مراد عذاب زکارتنگ او تنہا پہلے  
ہن بند ہو کر میںہ جلجتی ہو دسی ناہ رجاواں  
قحط وبال طاعون عذاب بیاریاں ہو رکمالاں  
صاحب مال کوۃ دیوں جیوں اس حق ادائی  
زناہ لواطت پھیلے جگوچہ ہو رگناہ ہزاراں

مثنوی ابرناہ از پئے منع زکوۃ

وزنا افتد وبا اندر جہات  
جو ہر ہر بدی عوض بپڑی ہوں عذاب گھنیرے  
نہیتے مصر فی تھیں سب اللہ اہل گناہ و خبیثا  
تائب ہو کہ مولیٰ لگدی جانب راہ صواباں  
کھوئے نہی گھٹ پانی نالے برکت رزق کیوٹی

۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰



إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غُرُافًا فَيَكُونُ لَكُمْ بِهِ عَذَابٌ أَلِيمٌ  
 جسے سہی لوگ ہو تو ان رب نوں نفع نہ کیجے عذابوں  
 رب بخش ایت ساریاں اہل ایماناں تائیں  
 وَأَنْتُمْ كَاذِبِينَ قُلْ الْآخِرِينَ وَأَوَّلَهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ  
 ہوا یوں عادت بدی جاسی اُنھیں قبول آوی  
 تے لوکی نیک بن جائے نہت ہر عصر زمانے  
 کہ نیک اللہ ہی بدیوں جہان اقبال الادون  
 ہوا ہر اہل حد سلامت بھی منگت مسلمانانہ  
 اہل چالی مرد بھی مل تنہاں مثل خلیل سوائے

جی بانی خشک ہوں تسان کہ ہر پھر تسان آب لیا و  
 جو کچھ کرن اوسدا پھل پائے بین ناہ اہل صوابوں  
 ہر یک بد فرتے تھیں کہ سنا مال عطائیں  
 ہو قدرت علیہ ربذا ظاہر اس آیت تھیں آیتا  
 رب بعد ملکات نافرماناں عا دل لوک اوپا و  
 جویں ابی الدرقا تھیں ہو فرمایا بنی یگانے  
 اوی نہت نیک اوی صدق مع سنگ گس ورج نوں  
 رنجے علم اپنی سنگ پنا خاص کیتا فی شانان  
 جاں کوئی مری ادھان تھیں عا تھیں رب کھلیا و

مثنوی شکر نعمت نعمت افزوں کند

کفر نعمت از نعمت بیروں کند

درین آدمی زانو بر محل

کہ باشد چو انعام بل ہم اضل

نہ گاہاں بن نہ لعنت کرن نہ مومنان کہ پوچھا کہ  
 ہاں نص حارث دیو بیو نقل ابن خیر بلد نالے  
 نہ تینوں نیٹے جدا گت تھیں ناہ کتاب لیاویں  
 اوی کہن کتاب خدا دی ایہ توں گھلیا اوسدا

نہ نیویاں کرن حقارت بھی ناہ اچیاں حسد کمانے  
 تے ابن امتیل سب کہتہ آن رسول کمانے  
 جہت اسال تو چار ملک اوسل پر گواہ بناوین  
 جواب اسدا تن طور اگو تدریب بنی نوں وسدا

وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَيْكَ كِتَابًا فَرِطًا لَّاسْتَرْفَضْتَهُ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

كُفِّرُوا بَارِئًا هَذَا كِتَابٌ مُبِينٌ

اگر اوتار تے ہم اوپر تیرے کتاب یعنی لکھا ہوا بیچ کا فضل کے پس ٹھوٹے اوسکو ساتھ اقصوں اپنے کے البتہ  
 سمجھتے وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں نہیں یہہ مگر جادو ظاہر

تے آسین تیں پر کھل کر کے وجہ کا غر تحریاں

ما تھانناں اوس کھولن کافر جادو کہن نظیراں

اے اہل الہیاد و سمحت کو نا بود کرتا ہے اور اہل صدق اور اہل اخلاص کو نا ہوت رکھتا ہے ۱۲ روح البیان ۱۲ جو ملائیک ہیں  
 عالم غیب اور داخل ہیں تو مومنون بالغیب میں اگر اقصوں دکھائی دیتے تو مومن ایمان بالغیب کا نہ رہتا تو پھر دنیا نہ رہتی  
 کیتا قیامت پر پوجانی اسلے کہ مراد قضی الکافر سے قیامت ہو خلاصہ یہ حدیث تفسیر روح البیان ۱۲ میں موجود ہے  
 اور مشکوٰۃ شریف میں بھی ہے اور بخیر یوں کہ پیرو مشد مولوی اسماعیل نے اپنے رسالہ ۱۱ امت خلافت میں بھی لکھی ہے ۱۲  
 یعنی اگر ہم آپ پر کاغذ میں لکھی ہوئی کتاب بھی نازل کرتے تو پھر بھی اقصوں ساتھ کھول کر کہتے کہ یہ تو جادو ظاہر  
 ۱۱ نظر بند ہی ہے ۱۲



یہ جنہاں نصیبِ ایت اونہاں شبھے نہ جان کریش  
سخت حماقت کفاراں تصدیق اسد وچہ آئی  
ناکھیل اونہاں حق بیان نہ مندی حق تائیں  
ابن ابی شیبہ بن منذر ابن جریر گرامی  
جو مس کرن تیں کچھ کسول تا بھی نہ سجاون  
جان قوم اپنی نول طرف توجید بولایا ختم رسالت  
جو ملک ہو دی سنگ نیری دیکھئے دیوے تہہ گواہی

اودھ اکھیں نے تبصیر پھر جان کفری راہیں  
جو معجزے طلب بھی اونہاں جیلگری وسائی  
نہ عقل اونہاں سمجھن اتے ڈوری ہیں بلائیں  
فلسو باید یہم وچہ کنوں مجاہد کہن تمامی  
وچہ درفشور جلال سیوطی نقل حدیث لیاون  
تاں زمر بن اسود مور نظر ایہ کہن لگاؤ اس حالت  
تاں اسیں پندے دواونہاں وچہ اگلی آیت آئی

وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا مَكِّكٌ لَّفَقِضُوا لَكُم مَّا لَكُمْ لَا يَنْظُرُونَ

اوپر اہوں کہوں تاں آگیا اوپر اسے فرشتہ اور اگر اتار تے ہم فرشتہ النبیہ فیصل کیا تا کام پھر نہیں فیصل ہو جاتے۔  
تے کہیں اسپر کیوں ملک آوی جیہڑا اوس سچا ہے  
فرشتہ جے ایس گھلے پورا ہوندا کم تہہ ایہیں  
اپوین عادت جاری ہی مذہب دیہوں آئی  
موجادہشت کنول شتیاں مرد ویکھ نہ سکے  
جو ویکھن بعض فرشتیاں تبت مثل ہار ماروتے  
ابن حمید اتے ابن جریر اتے بن منذر سارے  
وچہ صورت انسان کہیا رہے ایس ملک اتاراں

تے دلاں ساڈیاں تھیں شک وچو کئی تال نقین جلاے  
تال انکار عذاب ہندا مجب مہلت ملی ٹاہیں  
جو معجزہ دوا ویکھ نہ سکے پانڈے جلد تباہی  
ہی سنگ نیریں شرمندا ویکھ اکھیں لکھدے  
سواصلی شکل اوپر ناہ دے اکثر ایس ثبوتے  
کرن روایت کہیا کفار نہ کیوں ملک اتارے  
تال کم ہووے قیامت اندر درفشور اظہار اں

وَلَوْ جَعَلْنَاهُمْ مَلَكَ لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَكِنَّا عَلِيمٌ مَا يَلْبَسُونَ

اور اگر تو ہم کو فرشتہ البتہ کرتے ہم اوسکو بصورت مرد کے اور البتہ تہہ التی ہم اوپر نہی جو شبہ کرتے ہیں  
جو ایس کردی کہہ کوئی ملک پیغمبر گھلائے  
تے جس کم وچہ انہاں شبہ نہ ہو دی اسوقت پیا ہے

اودھ تاں بھی مرد کی صورت ہوندا تال فضل دی  
تاہی شبہ کریدو کہندی نہیں ایہ ملک جبارے

لے جو ملک ہی عالم عیسے میں اور بو منون بالین میں نقل میں جیہ لکھوں سے دیکھ لیتے تو ایمان بالغیب کا موقع نہ رہتا اور نہ  
نیہر متی تک قیامت تاہی ہو جانی جو راوقضی الکفر سے قیامت ہو ۱۶ خلاصہ  
سے جیسا کہ طرف ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہاں حضرت جبریل آنسان کی شکل میں متثل ہوکر جانا ثابت ہو سورہ میم میں اور طرف  
حضرت صلحہ کی وجہ بطی کی شکل میں آنا جبریل علیہ السلام کا اور دیکھنا چکا دسواصلی شکل میں سورہ ضاحکہ تھا آپ کا ۱۳  
حدیثی۔ ۱۷ تہہ پھر اگلی آیت نازل فرمائی حق تبارک و تعالیٰ نے ۱۲



جاں فعل عجیب و مستند ہے جو میں سونا پینا کھانا  
ولید و میتہ تھے بوجہل جاں شاہ رسل و مومنین

ناں کہندو ہے ایہ جادو پوند سخت عذاب نانا  
ہاں کرن لگے تا اگلی آیت بھیجی سائیں

وَلَقَدْ آتَيْنَا هَازِي بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَخَافَ بِالذِّينِ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا

يَهْتَبُونَ قُل سِيرُوا فِي الْأَرْضِ تَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكْدِبِينَ

اور اللہ تعالیٰ تحقیق کھٹھا کیا گیا ساتھ پیغمبروں کے پہلے تجھ سے پس کھیر لیا ان لوگوں کو کہ کھٹھے کرے  
تھے ان میں سے اور پھر نے کہ تھے ساتھ اس کے کھٹھے کرتے کہہ سیر کرو بیچ زمین کے پھر دیکھو کیونکر  
ہوا آخر کام کھٹھلانے والوں کا

یہی کافر تال تنہا نہی کھٹھے سے کر دی زبانی  
تھے ہوئی ہلاک غدا بوں نیکان ہسن بدلہ پایا  
کو میں ہوئی انچھو ناوان الیاں اہدی قبر تارے  
فرعون لے غر و مشاد ہوئی کو میں اہل زبانیوں  
یہود اندی الزام عیسیٰ حق پاک کے جو میں چتارو  
باند رسور ہوئے کو میں ربہدی نافرمانی کر کے  
اوہ تلے دیوار آیا تھے مویا و چہ بقیع وقت لیا  
تے اس قصوں و فو اکا بر نقل کر بیہدی سیانے  
افضیا کرد و تھے کمی جلد و دجی تھیں ملدے  
ہو ثابت نال حدیث بنی دوی در غفور بناؤں  
لو طیا پنج رب نقل کرے تنہاں او حصن سنگ تنہاں دی  
تو میں مندی جاؤں نیکان کدہ کہری بزرگ مقامی

تھے بیشک سببیں سل جو گزری ہیں رسول حقانی  
پراور کہ نہاں کھٹھا کرناں پیش تنہاں سے آتیا  
کہہ راگھر تھیں کل پھر ناک چہ کرن تھارے  
جہاں نبی رسول جھٹایا کیونکر ہو غرق طوفانوں  
ہو ر صالح اتے شعیب پیغمبر قباں حال تبارو  
دن غرق ہو جی جہاں کھٹھیلیاں کھا دیاں پھر کے  
بن ہیلان یک شیعہ بہت اصحاباں کم تس آتیا  
ایہ بہتیاں لوکاں واقع و کھٹھا مشہور چہ دیا تے  
کھٹھے سے طعن کرن دی بد لے اینویں ملدے  
نقل کیچوں اہل فسق و ابرکت والی جاؤں  
بنی کہیا جو امت میریوں لو طیاں عمل کماندو  
خبیث اشرار جو میں پاکوں کدہ ہے جہاں تمامی

لے حاصل کلام کا یہ ہے کہ اگر فرشتہ پیغمبر بنایا جاتا تو وہ حال سے خالی نہ ہوتا تو پھر تم لوگ کو دیکھ نہ سکتے  
جو فرشتہ عالم ملکوت اور عالم غیب سے ہے اور ہمارا دیکھتا عالم ناسوت اور شہود سے ہے اگر وہ سرور کی  
فعل ہوتا تو پھر آدمی کی صورت ہوتی یا کسی چہوان کی پس حیوان کی صورت رسالت کے لائق نہیں ہے اور نہ قابل اعتبار  
اور صورت آدمی کی پنج حصوں کے پانی ہے جو اصلی واقعہ کس طرح ہے پس حجاب اٹھتا اور اس میں اشارہ ہے کہ وہ توں  
سے زیادہ حسن و عابدین اور یکساں نہ ہو جو حسن حضرت یوسف علیہ السلام کا معجزہ اور خاصہ ہے ہمارے حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صورت پیغمبر نہیں ہوتی نہیں تھا اس حجاب خصوصیت مرد کی نہ ہوتی ۱۲



مثنوی	نے ترا حفظ رہاں اذرا ز کس پیش چو بود یا و مرگ نفع خویش	نے نظر کردن بعبرت پیش و پس پس چه باشد مردن یا زان پیش
ہن وچہ ایسے تھے چنگے لوگ دسا دن مرو گئے اٹھ رو گئے خفتی مرواں ویس کیتا نے	جو ظاہر باطن متوجہ دل قبلے نظری آدن رہلے بٹھے روح مرواں اوہ یا جوج ما جوج ہو یا نے	
قُلْ لِّمَن مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلْ لِلّٰهِ كُتِبَ عَلٰی نَفْسِیْ الرَّحْمَۃُ لِيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِیْہِ الَّذِیْنَ		
خَسِرُوْا اَنْفُسَہُمْ فَہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ		

کہہ واسطے کس ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے کہہ واسطے اکتے ہے گہی ہے اوسنے اوپر ذات  
اپنی کے مہربانی البتہ اکٹھا کر بیکجا تم کو طرف دن قیامت کی نہیں شک بیچ اوسکے جنہوں نے ٹوٹا  
دیا جانوں اپنی کو پس وہ نہیں ایمان لاتے

تھکے اونہاں محبوبا جو تھے دھیر زمین آسمانوں جس نے لکھی ذات اپنی تے رحمت جہت لوکاں نہ شک ہے کہ ہرگز ہیکا اندر جس سے آدن ہے اس آیت وچہ رغبت کارن ہو گوداں بھاری	اوہ کسدا ملک لایہی کہہ ملک اوہ کارن رجبہاں تے بیشکساں اکٹھا کرسی اندر روز حسرتی جہاں گھاڑی دھیر خود جاناں لایہی ایمان نہ لیا دن جو رب لے جوج کرن ہو دھوی رحمت اُسدی عاری
--	---

۱۔ یہ آیت کتم خبر اتمہ پارہ چوتھا سورہ نساء کے دیکھو نشان ہے جو اوپر ایک قدم کے ناپچہ میں  
منتخب عادی قوم سے جنہوں نے نافرمانی کی تھی اپنے رسول کی پس مسخ کوئی اللہ تبارک و تعالیٰ صورت اونکی ساتھ  
نستاس اور ایک ہاتھ ہے اور ایک پاؤں ہے اور آدمی کی طرح اونکی بیچ ہے جاوہر دل کی طرح چلتے ہیں ۱۲ روح البیان -  
۲۔ جب جواب نہ دیں تو آپ بھی فرمایاں کہ وہ ملک حق تبارک و تعالیٰ کا ہے ۱۲ خلاصہ ۳۔ جب اللہ تعالیٰ اسکا مالک  
ہے رحیم ہے تو اسکے ساتھ ایمان نہ لاتا بیشک سخت نقصان ہے یہ سوال سکھا دیا اچھا واسطے بدستورین کو الزام  
دیا جاتا ہے اور ذلیل ہوں اور زمین اور آسمان میں اس جگہ مہم پڑتا تھا کتب علی فضلہ الرحمتہ کے جو کتب واسطے وجوب  
کے ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ پر کوئی شے واجب نہیں ال سنت کے اجماع کے ساتھ جواب واجب دو قسم پر ہے ایک انظار لاری  
ہے جس میں دوسرا بعض عقدا ثابت ہو اور ساتھ اس کے آپ یا کسی دوسرے فریق کے اسکو مجبور کرتے ہیں یہ عمل کرنے اوس  
کے نہ کسی حق ثابت ہو نہ کوئی سختی کرے پس جو سائل واسطے ذات باری کے منع ہے اور دوسری صورت میں بھی اسطرح  
ہے کہ اگر خلاف اسکے کیا جاتا تو بھی اوس پر الزام نہ پڑتا بلکہ اس کے انکار کو اس کے علم قدیم میں اسکا کراؤ قرار پایا ہو اور اسنے  
سکھ جو کر کیا ہو ہم ایمان نہ کر سیکے خلاصہ اور روح البیان میں ہے حق تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے رحمت  
کر فی واجب کی ہے ۱۲



رحم ایسی جو خود بندیاں جلدی پھڑو غذا بول  
جو توبہ کرے آریوں مڑا دے دل ایسے جنا بے  
ابو ہریرہؓ وچہ بخاری مسلم بنی کہیا فی  
اوہ عرشوں اوپر پاس اللہ کی یہ کہ اسوچ آئیا  
ان جتنی سبقت غضبی ہے وچہ دوم روایت  
وچہ دوہاں صحیحان ابو ہریرہؓ شاہ رسل فرمایا  
جو ہک گھٹ سوختہ رحمت اوہ کیتا بندہ اکتی  
جے کافر جانن پاس خدا سبھ کرن امید جاناں  
ہی ابو ہریرہؓ سلم دیوچہ حضرت نے فرمایا  
جن انسان حیوان طیو پکے کیرے سارے  
اُس کو رحمت نال کرن ایہ الفت پیار تمامی  
مسلمانوں وچہ سلم انیوں ہو روایت آئی  
جو پاس ہی ہک عورت قیدی آئی تے گھبرائی  
لڑنے نوں جھٹ ڈٹھوس پھر گنگھاتی اوسنوں لایا  
جو دستوایہ زن چاہو آگوچہ ڈالیا پکے تائیں  
تائیں کہیا رب رحمت بنیاں استخیں وافر آئی  
رب رحمت اس امت ذات اپنی تو وہب کیتی رحمت  
جل پللیاں امتاں سب مل جو شامو مو غذا بول  
اطلاق نفس افوات خدا تے ثابت ہو یا انتھائیں  
ایہ رحمت مطلق ذاتی ہے جو ہر شے نے پائی

دیکھ گناہ کرے نت ٹالا دیو واصل مقابول  
اوس تو بکرے قبول فضل تحصیل رحمت ایہ وہ بے  
جاں خالق خلق او پائی وت ہک لکھی کتاب الہی  
جو غضب میریک اوپر میری رحمت غلبہ پایا  
جو رحمت میری غضب تے غالب بدھ نہایت  
جو سو حصے رب رحمت کیتی ونیا ہکو آ یا  
کہ رحمت کل خلقت دنیا وچہ ورتا ہی  
تے مومن کنور عذاب سدناہ ہوں بخیر عیال  
جو اللہ دی سو رحمت او تمھیں ہک حصہ یہ آ یا  
پیار محبت الفت کرن جو سب آپسو چہ پیارے  
تے ہک گھٹ رحمت بکھو کارن روز گرامی  
تے وچہ بخاری مسلم عمروں شاہ رسل فرمائی  
شیروں وچہ نہ کھن لکھتے وڈی واپس اوہی  
تے نال محبت شیر لایوس دیکھہ بیٹی فرمایا  
یا ارض کیتی وس لگدے کہ نہ ڈالو بجائیں  
ایہ خازن وچہ حدیثاں سبھ لکھیاں مرد و صفائی  
جو اگلیاں انگوں اوہاں گناہوں عذاب نہ رحمت  
تے اس امت روز شتر تک مہلت ملی وہ بول  
جو ناجائز کھے اوسدا ہے ایہ رو سنا ئیں  
جو بن مگے بن حاجت باجھوں استحقاق ایہائی

۱۷ لکھوی صاحب نے اس جگہ اپنے اصول کے موافق معنی کیا ہے نہ اہل سنت کے مذہب کے موافق ۱۲ حلاوتی  
۱۷ حتی ترفع الدایت خاصوھا عن قتلہا خشیۃ ان یصیبہ ۱۷ سے یعنی ذیابقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی  
رحمت پہلے پیدا کرنے آسمانوں اور زمینوں سے پس کی وہ رحمت زمین میں۔ پس اسی رحمت کے ساتھ پیار کرکرتی ہے  
مال اپنے بچے کو اور حیوان اور طیور آپس میں قیامت کے دن حق تبارک و تعالیٰ بہت کامل کرکے اس رحمت کو  
خازن ۱۲

۱۷ یعنی لیبر اسکے حق دہر ہونے کے عاقبت کی ہے اسی طرح سولانا رحمت اللہ علیہ نے فتنوی شریف میں فرمایا  
دیکھو متن میں ۱۲ حلاوتی غفۃ اللہ عنہ ۱۷



مثنوی	در عدم مستحقان کے بدیم مانودیم و تقاضا مانود	کہ ہر جان پرین دانش زویم لطف تو ناگفتہ ماسے شنود
جاں ہک رحمت دنیا والی ایڈ فراخ و ساوے		جو ظاہر باطن والی نعمت اس کو تھیں آے
مثنوی	آتش از قہر خدا خود ذرہ الیت باچنین قہر کہ زفت و فاقہ پیریت	بہر تہدیر لیباں ذرہ الیت بروی لطفش میں بروی ساقبت زائید اندر وہم ازوے جز اثر
کہیا فریش بنی انوں جوندہ حرص ایہی اموالاں تا دولت مند ہو میں توں بھارا اندر قوم ہماری تاہیت اگلی وہ خدا نے رد او نہاں فرمایا		ماکنول قریش تنیوں کر کٹھا دیئے مال بجالاں پر شرط ایہی اس انیوں رل نال اسان اظہاری ہو ملک سداسٹ کجرات و نانیج سکن آیا

وَلَكَمْ مَّا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالتَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قُلْ اَعِدَّ اللَّهُ

اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُهُ وَلَا يَطْعَمُ قُلْ

اِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

اور واسطے اسکے ہے جو کچھ بتا ہے پنج رات کا اور دن کا اور وہ ہے سنے والا جاننے والا کہہ کیا سو کہ خدا نعم  
کے پکڑ نگاہیں دست وہ جو پیدا کر نیو الآسمانوں اور زمین کا ہے اور وہ ہی کہتا تاہی اور نہ کھلایا جاتا کہہ  
تحقیق میں حکم کیا گیا ہوں یہ کہ یہ نہیں اول وہ شخص جو مسلمان ہو اہی اور مت ہو تم شریک لائیوں سے

ہے ملک سے اور جو کچھ پھر اندر رات دینا دے  
کہہ پھر ان خدا بن یار تو جس زمین آسمان بنائے  
کہہ میںوں حکم ایہ جو ہو وہاں مہری مسلماناں  
ولی معنی رب انو معبود ہو ر یار تے ناصر  
جاں کہیا کفار اس میں دولت و اول میں اسٹے

تے اور سنے جو کہیں جانتا نہا رتیاں دلا دے  
اور روزی خلق کھواٹو ناہ آپ کھوایا جائے  
تے اہل شرک تحقیق میں ان میں دیکھ مارک شانان  
وچہ عالم خازن لکھ کر کے خوب اجا کر  
تا اگلی آیت رب گھائی کہہ میںوں خوف خدا دے

۱۵ ہم اشران قبایل سے مال جمع کرتے ہیں ۱۶  
۱۷ اور تفسیر عباسی میں ہے جو ہم آپ کی طرح کر عزت کریں اور عتیں بھی نکاح میں کریں اور فاسکرا پکو اپنا بادشاہ  
بنالیں گے ۱۸ حلوئی عفی اللہ عنہ ۱۹ پس معلوم ہوا کہ اند تبارک و تعالیٰ نے اولیاء اسد میں اسرار دینے کی طاقت  
دے رکھی ہوئی ہے اور عبادت تو خاصہ اللہ جل جلالہ کا ہی ہے ۲۰



قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ  
يُصْرَفُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْنَاكَ الْفَوْزَ الْمُبِينُ

کہہ تحقیق میں ہوں اگر نافرمانی کروں پروردگار اپنے کی عذاب بن کہے جو شخص کہ پھیرا جاوے اوس سے (عذاب) اُسدن دور کر دیا جاوے گا پس تحقیق مہربانی کی اویس اور یہ ہے مراد پانا ظاہر.....

کہیں دُراں کراں جبکہ کجہ ربدی نافرمانی  
جس تھیں سدن در عذاب اُس جمت ربدی بانی  
مت اوسدن جو سب تھیں اے عذاب بانی  
تے ایہ نہ تھیں عذابوں اوسدن کا سیلابی ہونہ اسی

وَأَنْ يَّمْسَسَكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَأَنْ يَّمْسَسَكَ

بِضُرٍّ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ

اور اگر لگا دیوے تجھ کو اللہ ضرر پس نہیں کھولنے والا اوس کو مگر وہی اور اگر لگا دیوے تجھ کو بھلائی پس وہ اوپر  
پہنیر کے قادر ہے اور وہ ہے غالب اوپر بندوں اپنے کے اور جو حکمت والا خبردار

تے جو تینوں ضرر کوئی کوئی اُس بن کھوے ناہیں  
تے ہوا وہ غالب خود بندیاں تو کرے جو اُس بھاناں  
ہو فوق معنی غلبہ قدرت رب دا اوپر عباداں  
سن ابن عباسؓ وچہ سراج منیر حدیث لیا یا  
پس بنی سوار ہو اُس اوپر تے تینوں مگر بہانہ  
میں کلمے کہے سکھاواں تینوں یاد رکھیں ب تائیں  
جاں منگین استغیث جاں نصرت خاص ہوں  
نفع دیوان کہ تینوں پر جو لیکھ تیری رب کیتا  
نہ کہ دیوان کہ تینوں پر جو لکھیا ہوں خدا نے  
اپنے تندی وچہ حدیث اتو کہ لفظ زمین وہائے  
کر عمل یقین خداؤں جو تہ قوت ہو و پیارے  
تے جو اوہ بھلا کرے پس قدرت ہر شے تے رب سائیں  
تے اوہ جو حکمت الاسب اُس جو نفع نقصاناں  
جو نفع قعرش جو عرشوں قعرشی حمان ایشادال  
جوشاہ فاسد و شجر ہدیہ پیش بنی پہونچا یا  
جاں کوہ واقدر تیری تاکر التفات تینوں فرماندے  
اوہ یاد رکھ تہ اگے اپنے پاوینگار سبائیں  
جگسا راج کھ کرے وچہ نفع تیری اصلاحوں  
جو کھ کرے کل امت جو تہ ضرر دیوے کچہ میتا  
ہن متعلم ادھائی گئی تہ ضرر لکھے لیکھ قضاے  
توں نرمی وچہ بچان خدا وہ سختی وچہ بچائے  
جے عمل طاقت صبر کریں جو بہتر صبر سہارے

۱۔ منزل اول جلد ثانی میں یہ بحث موجود ہے ۱۱۔ لے یعنی فرمایا جو کو ای شے کہا بینک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمایا آپ  
صیبہ کہ بیچ من کے ہے ۱۲۔ لے یعنی جو تیرے تقدوس میں ہے وہی نہجو دیکھا ۱۳۔ سراج ۱۴۔ لے اٹھائی گئیں تھیں اور غفلت نہ کر  
صفحہ ۱۵۔ سراج ۱۶۔ مکونات پر جو بیچ اوس کے بہت ہی بہتری ہے ۱۷۔



جو اسی ٹھیکے سنگے سنگ سختی خوشی پہاٹی جان کھکھ دیوں باہجہ خدا کچہ ہمیں دس تباہیے	جو انج مع العشر ہیشرا وچہ قرآن ارشاد الہی تاں رہے چھوڑ کدوں بت پکراں بھی مجھونہ بجا نہ
وچہ ظاہر خطاب بنی نول گراں عام مراد اہی ہاٹی غیر خدا نول پوجہ نالائق جانن کفر وڈیرا	وچہ سراج انور المعانی نقل کر نیدے بھاٹی بھی استقلالوں ناصر مدوگار خدا بن کیہ ہرا
تے نال نول نیٹیاں ولیاں استجاب دعائیں جو جانے رب حقیقی ناصر ولی محب از آئے	جے دلچ خالق ظاہر مدولین روا صلحا نہیں دلائل اوسد لکھان چھا ہاں طالب نظر وڈرائی
حقیقی نصرت باہجہ خدا دی کوئی کر سکدا ناہیں نہیج وجود مؤثر کوئی باجھ خدا دے آیا	جو بنیاں لیاں نصرت ثابت اوہ توسل پائیں ایہ اہل توحید عقیدہ چاہئے بھایاں عمل کیا یا
حافظ اگر رنج پریش آند وگراحت ای حکیم جان کہیا کفار بنی نول ایسا شخص ملد اسانوں	نسبت کمن بغیر کہ انہما خدا کنہا
اساں پوچھیا کنول ہم و نصرت سہناں کھ سنایا توں کی شاہد کیا جو اسان دیکھنا گواہی	رسالت تیری می جو آن کرے تصدیق عیانوں جو ذکر کلام نہ پاس اہدی کچہ باہجہ دلیلوں آیا
	تا اگلی آیت رقتاری دیکھ روئی بھائی

ملہ اگر یہ اوکھت سوکھت میں غالب ہو خازن ۱۲ سلہ یہاں کوئی لاندہیب یہ نہ سمجھے کہ مدنیوں اور دیوں کی نہیں  
ہوتی بلکہ مدد اکی عین خدا تعالیٰ کی مدد ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے وہ ماہیت اذہیت و لکن  
اللہ دہی یعنی اپنے سنگرزوں کی معنی جس وقت چلائی و لیکن وہ نمے نہیں تھی چلائی ملکہ وہ تو خدا تعالیٰ نے چلائی تھی سورہ  
نوبیں جو بنی ولی سے مدد ہوتا ہے اور ولی غیر خدا مندی خدا تعالیٰ کے کوئی کام نہیں  
کرتے تو فی انی اللہ ہوئے ہوئے ہوتے ہیں ۱۲ سلہ جو گواہی دے تیری رسالت اور قرآن حق ہونے کی سبب  
حکایت کرتے ہیں شیخ عبدالواحد بن عبد العزیز سے فرمایا اوس بزرگ نے میں سوار تھا میں ڈالیا مجھ کو سخت ہوا  
میں درمیان کسی جزیرے کے میں نے وہاں ایک شخص کو دیکھا جو ایک بت کی پرستش کرتا تھا میں نے پوچھا  
اسے کو تم کس کو پوجتے ہو تو اس نے اس بت کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے اوس کو کہا کہ یہ تیرا خدا ہے کہ جو تو نے  
خدا اپنے انھوں بنا یا۔ اور پکار نزدیک وہ خدا ہے جو پیدا کرتا ہے فل انکی نہیں یہ رب جو عبادت کی جاوے  
اسکی تو کہا اسنے تم کس کی عبادت کرتے ہو فرمایا ہم اس ذات پاک کو پوجتے ہیں جس کا غلبہ ہے آسمانوں میں  
اور پکار اوسکی ہے زمین میں اور قضا اوسکی ہے زلزل اور مردوں کے درمیان اور اوسکے سبب ہم میں اوسکی بزرگی  
اور کبرائی عظمت والی ہے کہا اسنے یہ تمہیں کس نے سکھایا ہے کہ اپنے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف  
ایکدن تشریف لائے پس ہمیں آپ نے اس خدا لاشریک خدا کی خبر دی کہا اوس کو کیا کیا جانتا ہے وہ رسول علیہ السلام بھیج  
تمہارے میں نے کہا جب رسالت پہونچا دیتا ہے تو قبض کرتا ہے اوسکو خدا تبارک و تعالیٰ اور پسند کرتا ہے اور اسکو  
جو نزدیک اوسکے ہے اسنے کہا کیا وہ کوئی شاہ چھوڑ گیا ہے تم میں کہا ہاں چھوڑ گیا ہے پھر ہمارے کتاب بادشاہ  
کی کہا اسنے دیکھا مجھ کو وہ کتاب بادشاہ جل جلالہ کی اور لائق ہے کہ بادشاہ ہونگی کتاب میں خوبصورت ہوتی ہیں پس ہم نے  
اوسکو قرآن مجید دیا کہا اسنے میں اسکو نہیں پہچانتا تو پھر بھیجئے اور اوسکے قرآن مجید کی سبب جب تک ختم نہ ہوتی وہ  
لار زارہ و قضا اور کہیا اسنے لائق نہیں کہ تاخرانی کی جائے اسکی کہ جس کی یہ کلام پاک ہے پھر وہ اسلام لے آیا اور اسلام

۲۱ مع الایات قلنا  
۲۲ اللہ علی اللہ مدد علی الملک  
۲۳ اللہ علی اللہ مدد علی الملک  
۲۴ اللہ علی اللہ مدد علی الملک  
۲۵ اللہ علی اللہ مدد علی الملک  
۲۶ اللہ علی اللہ مدد علی الملک  
۲۷ اللہ علی اللہ مدد علی الملک  
۲۸ اللہ علی اللہ مدد علی الملک  
۲۹ اللہ علی اللہ مدد علی الملک  
۳۰ اللہ علی اللہ مدد علی الملک







ابن زبیر کے سنیاں خود سرور فرماندے  
پھر مذکورہ سنیاں انکار پر چائی غیال اپنیاں تائیں  
نے کرن بیان حدیث اگر جس صحیح رکھو وہ بھاری  
ایس حدیث ثابت ہو یا فقط محدث جہڑے  
الحديث مضلہ الا الفقہاء خود کہو استاد بخاری  
چار نام جو مجتہد ناہ کوئی ہو یا مثل انہامدے  
جو شخصی تقلیدوں نکلیا چڑ گیا ہو سوئی  
ہک لائے مباح تھیں بنائیں فرقہ اہل قرآن کہانے  
آکھن باجہ قرآن نہ ثابت کوئی حدیث رسولوں  
اوہناں کھری نویں نماز بنائی چھوڑ نماز پرانی  
اوہ عبد اللہ چکرالی ہے جلالت کفر کھنڈائی  
فقہ حدیث اتنے تفسیر ال پر جو عمل کیا وہ  
اہل قرآن و معنی بن قرآن نہ کچھ سنانا  
ترجمو اگلے غلط کہو سب ایہ فرقہ شیطانی  
ہی شامت اعلیٰ انکھن لوگ جو جیو گندہ  
مرزایاں و کفر کھنڈائی گرجی وچہ بہندے  
رات دنے شیطاں نہاں متے جیلے مکر کھاوے  
ایہ لائے ہی تھیں کل ہائیں نکلیاں میت زمانے

رتبہ ہو خوش و شخص کسی جس سنی حدیث اسامے  
کوئی حدیث بیان کرن اتنی سمجھ نہ ہو دی تنہائیں  
اس حدیثوں مسئلے کوئی کٹھو اوہ اظہاری  
فقہا واک دے اکثر اوہناں کنوں آپسے  
جو باجہ فقہ فقط حدیثاں عمل کری خود جاری  
ہیں پڑھ ارد و ترجمہ حدیثاں مجتہد آپ کہاں  
کوئی بخیری مرزائی بخدی تے لائے ہب کوئی  
اوہ عقل موافق معنی اگر تفسیر حدیث جھوٹانے  
تفسیر سب کوڑو کا نہ ایڈ ہوئے جھوٹوں  
کل جدید لائیڈ تلخ ہو خوش و شیطانی  
باچھوں چند مریدان اپنیاں مشرک سمجھ بنائے  
نال تنہائے ویرا نہاں امور من جا آزمون  
سواوہ بھی اپنی عقل موافق معنی اکٹ بنانا  
اس چوہویں صدی اندر خود اوں ترجمہ کتیا جانی  
جو سلف خلف نو کفر کہن خود بن موحد بندہ  
وچہ میدان تہوں مقابل ہوئے مشابہ زن  
چکرالی مرزائی بخدی چیلے سب اوس آئے  
لکھوی بھی وچہ روخپوری لکھیا ویکھ عیانے

الَّذِينَ اتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمُ الَّذِينَ

خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى

اللَّهِ كِبْرًا وَكَذَبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْقِرُ الظَّالِمُونَ وَيَوْمَ نُخْشِرُهُمْ

جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا لَبِئْسَ مَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ

لہ یعنی وہ بیدل سے یہ بخیری وغیرہ فرماتے ہوئے ہیں اور اس آیت کے نیچے میں اور حاشیہ میں لکھوی نے بھی یہ  
حدیث نقل کی ہے جس میں فقہا کی فضیلت ہے ۱۲



تَزْعُمُونَ ۝ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبُّنَا

مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ

وہ لوگ جو دوی ہے مہنے اُنکو کتاب پہچانتے ہیں اُسکو جیسا کہ پہچانتے ہیں بیٹوں اپنیوں کو۔ جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو۔ پس وہ نہیں ایمان لاتے۔ اور کون ہے بہت ظالم اُس شخص کو کہ باندھ لے اور پراگندہ کرے جھوٹے یا جھٹلائے نشانوں اوسکی کو تحقیق نہیں چھٹکارا پاتے ظالم اور جس دن کہ اکٹھا کر نیچے ہم اوسکو سب کو پھر کہیں گے ہم واسطے اُن لوگوں کے جو شریک لاتے تھے کہاں ہیں شریک تمہاری جنکو تھے تم دعوی کرتے پہ نہیں ہو گا بہانہ اُنکا مگر یہ کہ کہیں گے قسم ہے اللہ پروردگار ہمارے کی نہ تھے ہم شریک انہوں

بیٹیاں پنیادی جو پرزادہ خوب بچاں کھیندے  
ادہ شاہ رسل و نال میان نہ لیا و چون خراب  
بھی قرآن جھوٹا و ن ربا جادو شربت و ن  
تے جسدن کشم کر مشبے ک اکھو اسیں نہائیں  
پھر کچھ نہوسی عذر او نہاندا مگر کہیں سب فردی  
عبداللہ ابن سلاموں پوچھیا حضرت عمر سوچے  
تا کہ یہاں رسالت پر علی اسان بیت یقین صفائی  
جو خبر نہیں کیا زناں کمایا تے ایہ ہی الہی  
کو چہ منع ہو چہ حبثت خازن و چہ شمارن  
تے مومنانے مگر ملن کفاراں جو و چہ دفعہ ڈالے  
تے فتنے گنفل ماد عذر یا حببتاں شیطاناں  
تا بعد از او نہاندا ہوں ایہ بھی نامقبولوں  
او نہاں محبت حب الہی لازم ہے نہ کھائے  
تے یہ حقائق ولی خلاصی لکھوی ناہ سر پایا

اہل کتاب رسول ساؤیدی انج پہچان کر نیدو  
جہناں گھلٹوچ خود جاناں پاں مشرک اہل کتاباں  
جو کہن فرستے بیٹیاں ربا یاں شلفیت الاون  
تے ہے ایہہ کافر کسی خلاصی پاوی ناہیں  
اج کھرت شریک تال جہناں شفاعت دھرو  
پتیری قسم خدا ناہ ہیں آپے شرک کنندے  
جو بیٹیاں پہچان بنی دی ہوتساں کیونکر آئی  
صحت اولادوں جو اسوچہ ہی شک بہائی  
خیر النفسام جو دگر ہر ہندے کارن  
جو کافر اندی گھر حبثت اندر پاوں ایمان والے  
خیر و الفسہم ایہ گھائیاں تہانیاں جاناں  
تے غیر شریع جو پیر نکارے ٹھو چال رسولوں  
جو اہل طریقت پیشرے تے ثابت قدم کاندے  
ولیا تال عداوت رکھن بغض خدا سنگ آیا

لہ فتنے سمراد عذر ہے یا بتول کی محبت کرنی کہ جس وقت مشرک اس جھوٹے کے ذریعہ اپنی خلاصی کا ارادہ  
کرینگے ہی تو سب سے کہ اوسکو فتنہ فرمایا اور بنو کی انتہا یہ ہوگی جو انکے مخالف ہو کر قسین کھائیں گے کفر قیامت کے دن خلاصہ  
خلاصی صفی اللہ عنہ ۳۲



جو مطلق پیر تیری اوسنے بتاں شک لائے <sup>خبر</sup> رحمانی شیطانی پیراں وچہ نہ فرق بتائے

النَّظْرُ كَيْفَ كُنْ بَوَّاعًا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَصَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ

دیکھ کیوں کر جھوٹ بولا انہوں نے اوپر جانوں اپنی کے اور کھویا گیا اون سے جو تھے باندھ لیتے

<p>دیکھ اوہناں کیوں جھوٹ بولا اپر اپنیاں جاناں جھوٹو آکھینو اساں شرک نہ کیتا قسم آہی بوہنیاں بوچھل ولید نظر اے عتبہ سائے پچھن نظر کی کجی محمد کی شے سنی اساں پرین جو کہانیاں اگلیاں لوکاں تساں سناواں میں جانا کجہ کجی سچیاں گلاں سن بوچھل الایا نا اگلی آیت رقتاری دیکھیں دُر مثنو روں</p>	<p>تے پریم اوتہناں تھیں سی جو بدعہ جھوٹ شیطانی تے ہوں گم اوہناں تھیں جو رہی پوہ مبدی وہی خدمت وچہ بنی دی اہ کجہ سنن قرآن سدا رہی اوس تک کہیا نہ سمجھ آئی کجہ ہلدے ہونٹھ نداءں اوہیں ایہ کہانیاں کجہ دت بوہنیاں اوتھا وال اسد من تھیں جاون سانون بھلا دسایا جو بعض سنن کن دیکھ پر تہناں پر دلیں غوروں</p>
---	--

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ

وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَلَا يَذْكُرُونَ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّ آيَاتِنَا تَحْتَلِي

يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ لَفَزُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

اور بعض اُن سے وہ یہ کہ کان دہتے ہیں طرف تیری اور کہتے ہیں بنے اوپر دلوں اُنکے کے پر دے اس سے کہ نہ سمجھیں  
اوسکو اور نہ پہنچ کا نوں اُنکے کے بوجھ ہے اور دیکھیں نشانیاں ایمان لاویں ساتھ اُن کہیاں تلک کہ  
جب آویں تیرے پاس جھگڑتے تجھ سے کہتے ہیں لوگ کافر ہوئے نہایت مگر کہانیاں پہلوں کی

<p>تے بعض اوہناں تھ کن صرناں پر دلیں لگائے جو سب نشانیاں دیکھن تہی ناہ ایمان لیا طن تے کھن کر لو کی یعنی نظر کہے اشہاری سی بوہنیاں ایمان لیا یافق مکہ جد ہو یا</p>	<p>جو تیرا کہیا نہ سمجھن بھی تہناں کہیں بوجھ سکائے تا وچہ حضور تیرے جدا ون جھگڑا بحث لگا طن جو ہو قرآن کہانیاں اگلیاں لوکاں وال اظہاری جو غنائ بعض بنی باتائیں آہ اوس سچایا</p>
--	---

سلہ شاید اوسکا وہ آواز جڑا نے کیا تھا بعد اپنے کلمات کے سجانے کے پس یہ اوسکا سچ جانا نہایت کا مقدمہ ہوا اور اس سے یہ بھی  
نات ہو اہی کہ جب کھارنے قرآن کو نہ کر بھی دھانا دیھی نہ سننے کی خل جو اتو پھر اسی واسطے کافر کو ایمان نہ لانے کے سبب اللہ  
تبارک و تعالیٰ نے مردوں کے ساتھ قیام دی ہے کہ کفار مردوں کی طرح نہیں سننے پس کفار نہ نہ سننا ہی ہے کہ کہنے نہ سنا نہ



تے نصر حارث واقصہ کہانیاں اکثر اگلیاں لوگاں  
تاسن قرآن الایوں ایہ بھی قصے کہانیاں آیاں  
جو دشمن بنی انیامیں چاہندے ابوطالب ہاتھ سے  
بھی باؤ شاہان پہلو تھان سنیاں یاد رکھیندے ہوکاں  
وجہ معاملہ خازن ایسب سب گواہیاں پایاں  
تے آپوں خالی رہی ایمانوں آیت رب اوتارے

وہم بنیون عنہ وبنیون عنہ وان یھلکون الا انفسہم وما لیشعرون

اور وہ منع بھی کرتے ہیں اوس اور وہ بھی رہتی ہیں اس اور نہیں ہلاک کرتے مگر جانوں اپنی کو اور نہیں سمجھتے  
تے استھیں منع کرن ایہ لوگاں آپوں ہن دوراڈے  
سدی ضحاک کہن حق اہل شکر ایہ آیت آئی  
جویں پہلی آیت دی وجہ انہاں قصہ گذر سدایا  
تے اس عبارت نقل آکھن ابوطالب حق آئی  
مویاں بعد ابوطالب اسے خوابوں حال پوچھایا  
بھی کیوں اس اہل نکل نوں چوپیاں آدمی ٹھنڈا پانی  
بحان اللہ حب بنیویں کا فرلوے رکائی  
وجہ ترجمہ القلوب رسالہ ذکر ولادت سارا  
نکرن ہلاک مگر خود جانان سمجھن نہیں افادے  
جویں ابو جہل تو ساقی اوسکے دیکھ معاملہ بھائی  
یا کنوں قرآن محمد شکر کن قول قتادہ آیا  
جو شکر قمار ہٹا دانیوں آپوں سنئے تارہی  
دیسوس سپردہ ٹیسیں کچھ امن غداہوں آیا  
مال اشارت جس تر لو ٹیسی کرے آزاد چھائی  
پھر مومن کو بن خوشی ولادت پادوں لوحی صفائی  
بھی ابی طالب حال اتھ عاجز کیتا ہوا غمگارا

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ ذُقُوا عَلٰی الشَّارِقَاقِ اٰیٰتِنَا نَزَدًا لَّكَذٰبٍ بَآیٰتٍ

رَبِّنَا وَنَكُوْنُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَلْ اَلْهَمَّ مَا كَانُوْا يَحْقُوْنُ مِنْ قَبْلُ

وَلَوْ رَدُّوْا لِّلْعَادُوْا لَمَّا كُنُوْا عَنَّا وَآلَهُمْ لَكٰذِبُوْنَ

اور کاشکے دیکھو تو جو بوقت کہ کھڑے کئے جاویں اوپر اگے پس کہیں گے ای کا ہم پھیرے جاویں اور نہ جھٹلاویں نشانیر  
رب اپنی اور ہوویں ہم ایمان والوں سے بلکہ ظاہر ہو گیا واسطے اونکے جو کچھ کہتے تھے چھپاتے پہلو اس  
اور اگر پھیرے جاویں التبت پھر جاویں طرف اوچھینکے کہ منع کئے گئے ہیں اوس اور تحقیق وہ التبت جھوٹے ہیں  
جان دیکھن جدول ٹھہرا جو حاسن کا فرنا رکنا رے  
تے اوہ آیتاں ریل پنویاں کدی جھٹلئے ناہیں  
نال کہن کدی مڑ دیا جاتو بنئے مومن سارے  
تے اہل ایمان تھیں جو جاتی من کتب رب سائیں

۱۷ اور لوگوں کو سنا تھا ۱۸ یعنی اس ہلاکت کی اول کو جب نہیں ہے ۱۹ یا پھر آپچی پیروی سے جو  
ابو جہل لوگوں کو روکتا تھا اور آپ تصدیق کرنے سے دور رہتا تھا ۲۰



بلکہ ہو یا دنیا یا آخرت ہر کچھ آپ پہل چھپانے  
تے اوہو کافروں البتہ کرن بکارسے کوروں  
جو گورں وچوں کے کہیں اٹھان واری ثانی

جو موری جابن تا کرن اوہو کم نہیں کے جانے  
جاں ایہ آیتان نازل کافروں کعبت فثوروں  
تا اگلی آیت رب اقرار ہی پھر رونی جانی

وَقَالُوا إِن هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ۝ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ

وَفُتُّوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ قَالَ أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا

الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ۝

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا الْيَسْرَ تَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا

وَهُمْ يَكْمِلُونَ ۝ أَوْ ذَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ إِلَّا سَاءَ مَا يَسِرُّونَ

اور کہا انہوں نے نہیں مگر زندگانی دنیا کی اور نہیں ہم اٹھائے جانے والے اور کاشکے دیکھو توبہ کی کھڑے  
کے جاوینگے اوپر پروردگار اپنے کے کہیں کیا نہیں یہ حق کہیں البتہ ہر قسم ہر پروردگار ہر کی کہیں گیس  
پھر عذاب بدلے اس کے جو تھے تم کفر کرتے تحقیق ٹوٹا یا یا ان لوگوں نے کہ جھٹلایا ملاقات اس کی کو  
یہاں تلک جب تک اُنکے پاس قیامت ناگہان کہیں گے اے افسوس ہو اوپر اس کے کہ تقصیر کیا  
ہے بیچ اس کے اور وہ اٹھاویں گے بوجھ اپنا اوپر نہیں اپنی کے خوار ہو رہا ہو کچھ بوجھ اوٹھاتے ہیں

تے نہیں پھر اٹھاؤ جادو والے واری ثانی  
جاں ایہ منکر پیش کچوں رب کے رب سائیں  
تا منکر ان کے کہیں کیا ہے جانو روز حشر نوں  
رب کو عذاب پھون پاروں کرے کفر کماٹی  
تا جد وقت قیامت آجین جیت اوہا نول آیا

تم کہیں نہیں پھر جیون مگر ایہ دنیاوی زندگانی  
ہن اے جو جو کبھی جو دیکھیں اس تماشے تائیں  
تے بہت حسرت ہے شے روکن اہل کفر نوں  
کہیں اسانوں تم سدی ایہ ناں حق ایہا ہی  
ٹھیک نہال بہت دیان ہو یا جہان المرحم جیو یا

۱۷ روح البیان میں لکھا ہے کہ قیامت کے دن ملعون صوفیوں میں ظاہر ہوئی اگرچہ ہر نفس اس کا روگ وافی کرین والا اور جاننا چاہی  
کہ بوجھ کئی قسم کے ہیں لیکن دل کا گناہ سب پر فوقیت رکھتا ہے اس لئے کہ وہ بہت بلند ہے سب گناہوں سے وہ ایسا  
بوجھ ہے کہ روک دیتا ہے سالک کو سلوک کی منازل سے پس سالک کو لازم ہو کہ کل گناہوں سے توبہ کرے اور غافل ہونے کے طریقے  
میں پور غافل ہونا۔ فرمایا حافظ علیہ الرحمۃ تھے۔ فکر خود وراثے و دعا لم رندی نیست۔ کفر نہت و دین مذہب خود بینی خود لائی  
نیست ۱۲۔ صلیہ کہ فرمایا اسد بن سارک و خانی نے یوم حشر الحشرین الی الرحمن و قد آیا یعنی جس دن اٹھائیں گے  
ہم ہرگز نہ گراؤں کو طرف رحمان کی اسوار کرے گا ۱۲



آکھن ای افسوس کی ساں کیتی وچہ اطاعت  
 خبردار ہی چیز ہے جو کافر بھار اٹھاندے  
 جاں مومن گورول نکلون اگوں پر شکل نورانی  
 ای شخصاتوں جانے مینوں مومن آکھے ناپیں  
 میں تیرے اوپر دنیا اندر کیتی بہت سواری  
 نے کافر کے شکل بُری کہ بد بودار ڈرائی  
 آکھو میں بُریائی تیری تول وچہ نت دنیا دے  
 ایہم بھلون اوزار ہم دا معنے خازن لبیا یا  
 گناہ ہوں نفسوں جیوں خالق فرماوے

تے خود کڈرائے چاون اپنی مندی عمل بصاعت  
 پھر وچہ عالم خازن بھار چکن داؤ کرنا دے  
 خوشبو تک فرما کر آتس کہے زبانی  
 کہو میں تیرا نیک عمل ہاں چڑھ میں اپرا پھائیں  
 تے آیت آخر سورت مریم اتھ گواہ گذاری  
 آن لے کہو جانو نے مینوں کافر کہے نہ جانی  
 کردار ہیوں سواری میں پراج دن وقت دے  
 سدی کنوں اتے ایویں وچہ خلاصے ظاہر پایا  
 إِنَّ النَّفْسَ لَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ فَغَضَّ عَنْهَا لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ غَلِيظٌ

### اشارات

تے اہل نفس و نفسوں کی نکلایا جاوی بھائی  
 سن شیخ محمد ابو عبد اللہ ترمذی نے فرمایا  
 جاں دل ذکر وں خالی اوسچ نفس ارت آوی  
 بھی کنوں اطاعت ربی روکن جاں کچہ بدو دے  
 بھی سکے رکھ داہن بالن دے ہو علاج نہ کائی  
 ایہہ رکھ وجود تیرا جو بھائی تھوڑا جیہا باقی  
 پس فکر خدا و حید اطاعت اصل اصول تراے  
 جاں اہل النار نعیم جنت دی دیکھیں تے کھاوے

پر نکلن نفسوں نال اسدی ممکن ہوو بھائی  
 جو ذکر آہوں قلب ہووے ترنا لے نرم الایا  
 تے اگ شہوت دی بھر کر گسوت غفلت جاں اپی و  
 پھر دگر موندہ جیوں کھ سکا اکھڑے ہاں تھیں آوی  
 نہ پانی دتیاں سبز ہووے جد خیراں گیاں سبھائی  
 آب نہایت توبہ دیویں مت بن بیٹھیں عاتی  
 تے علی بن موفق کنوں حکایت عاشق وچ دساو  
 جوں گلی آیت وچ ادبنا دی حالوں تپو دساوے

وَمَا الْحَيَوةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ

لے کہا علی نے کہ ایک سال حج کیا مینے محل میں بیٹھ کر سجالت سواری پس دیکھے مینے کئی آدمی چلتے پایادہ تو مینو بھی  
 پایادہ چلنے کر پند کیا اُنکے ساتھ پس میں محل سے اُتر کھڑا ہوا اور دوسرے ساتھی کو سوار کر دیا پھر میں اُنکے ساتھ چلنے  
 لگا تاکہ پہنچے ہم ایک جنگل میں اور تھک کر چلنے سے رہ گئے پس ہم تنہاں کے کار سو گئے تاکہ وہاں مجھے خواب میں دکھائی  
 دیا کہ میرے ہمسائوں کے پاس سونے کے خمال اور چاندی کے آنچور ہیں اور دھوتے ہیں پاؤں چلنے والوں کے اور  
 باقی میں ہی رہ گیا تا ان میں سے ایک نے کہا اچھے دوستوں کو کیا بیشخص اُن میں کانہیں انہوں نے جواب دیا کہ یہ محل والا  
 یعنی سوار ہے اُس نے کہا نہیں بلکہ یہ پایادہ چلنے والا نہیں ہے اس واسطے کہ یہ پایادہ چلنے کو دوست رکھتا ہے ساتھ اولیاء  
 پس انہوں نے میرے پاؤں بھی دھو دیے اور مجھے و تنقیف سفر کی سب درہر گئی پس جس شخص کا یہ حال ہو کر کچھ مدت صحبت  
 اولیا میں چلا ہو تو پھر اس شخص کا کیا حال ہو سکتا ہے جو مع اعتقاد کو ساتھ ہی علیہ السلام کے قدم مقدم چلے تا ارج البیان



# يَتَقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

اور ہمیں زندگانی دنیا کی مگر کھیل اور مشغولہ اور البتہ گھر آخرت کا بہتر و واسطے اُن لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں پس کیا نہیں سمجھتے ہو تم

<p>تہ نہیں دینا زندگانی جس تے کافر ہیں ہنکاے تے گھر آخرت و بہتر کارن متقیان وے آئیا ہو دنیا کنوں دنو جو آخرت تھیں فریک ایہا ٹی اخصس لیا ابو جہل نوں کہو کوئی سندا ناہیں ابو جہل کہیا میں ستم اسدوی سچ محمد نامی جائ ہر شے دی سوار ملی تے شرف اُسنو بجائے حقیقت سچ ہو دنیا اوہ جو رہے تھیں مک ہٹاے حکم الہی کہول کہول شغل کوئی نفسانی</p>	<p>مگر اں الکیاں کھیلدے دیوانیاں شغل سپاے جو اوہ نت ہمیش تے دنیا اندک واسا پایا تے آخرت نام بہت جو چچہ پیار ب فرما ٹی محمد سچا ہے یا جھوٹا دیشیں ٹھیک اسپاٹیں بھی کدی کوڑ نہ بولیا اُس نے پر ایہہ گل گامی تا ہو قریشیاں ک رن باقی شرف کیا رہ جائے محبت اسدی بحب الہول دلوح و دھما وری جو چھو نفس و ل رہی جھکیلا رہیہ خاص حقانی</p>
--	--

<p>چسیت دینا از خدا غافل بدن اہل دنیا چہ کہیں چہ ہمیں</p>	<p>نے قماش و لقرۃ و فرزند وزن لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّتَهُ عَلٰیہِمْ اَجْمَعِیْنَ</p>
<p>دنیا بڑی زن مکاراں بن خوش فربے ساوے جو اصل حقیقت دنیا والی نظر آوی تہہ پیارے جی کہیا تیس کہو کھکیاں نفساں اپنا تائیں الدنیا جہنم المومنین جو ایسی و سیا ختم رسالت</p>	<p>تس تن طلاق دتی اولیا واں ہر یک ٹوس کاوے تا دنیا تے کل دنیا والے جانیں سخت نکاے فرووس مہیت ویسے کارن ملی جو رزق اتھائیں دنیا قیدی خانہ مومن عیش کفار اس حالت</p>

لہذا و فیہ بل جلالانے حضرت کو غائب فرمایا ہو انھوں نے کہ اگر نظر آتی تو قیامت کا کوئی انکار نہ کرتا اور رب بکامیاف اُنکے جانتیں اور دنیا پر کوئی بھی سختی نہ رہتی جو کہ یہ دنیا میں ہے وہ صرف آزمائش کے واسطے کیا ہے ۱۲ اسلے جس طرح مدنی کو کبکے اور پیرا دار زندہ کی اور نبوت بھی اُنکو واسطے ہے ہمارے کہ کیا رہیگا باقی اور محمد ابنو قصی جو قصی جس طرح پشت باپ تھا عبد المناف کا اور پانی پلانا سماج کو جو بنے مانا تو سرطاری اور شرافت اُنکی ہاتھ میں ہوگی اور اخصس منافق تھا یہود میں کا بہت شریف ۱۲ حادون ۱۳ الدنیا نام کسی میردی نے ایک مثل بغدادی ہی اس حدیث کا مطلب پوچھا کہ میں بہت محتاج ہوں دنیا میں اور تم بڑی دولت اور غنیمت والی حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے والدین یا جہنم المومنین لہذا یعنی دنیا قید خانہ ہے واسطے مومنوں کے اور راحت ہے واسطے کافروں کے پس جب میں محتاج ہوں اور غنی تو پھر حدیث مذکور کے برعکس ملے ہو پس یہ بات سنکر اُس زندگ عالم فی جواب دیکھ کر کہنے نہیں دیکھا ہے کہ زینت اہل دنیا کمال اسباب میرے واسطے مفید ہے بہ نسبت جنت کی نعمتوں کے چکا مددہ کیا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ساتھ میرے بہشت میں اور یہ کل تکلیف محتاجی کی تیرے واسطے جنت ہے میری دنیا کے بہشت اُن غلاموں کی جو مددہ ہو ساتھ تیرے انکار میں نہیں مثال اسکی دو عورتوں والے کی ہے کہ اگر ایک راضی ہوگی تو دوسری غصے ہوگی اور کہ ایک عابد نے کومت انھوں نے کہ اوپر گھر آخرت کے اور گناہوں کے ملکہ غم کھا اور اس رات کے جو غمے سوتے گذاردی اللہ صلے

یہ سب محض لفظ نہ نہ لکھا ہے اور ہم کھانا پائیں گھری کے جو گزندہ می سحر ادا اور اسلے جلالانے قصہ نہ نہ محض لفظ نہ نہ لکھا ہے اور ہم کھانا پائیں گھری کے جو گزندہ می سحر ادا اور اسلے جلالانے



نہ دنیا باقی رہی عقبی باقی رہے چنگیری  
 کہ چون دینار مالک تنگ ہو یا بصرے گذر اس او  
 حکم کرے مزدور ان کو تیار محل شتا  
 تر مالک کہیا دینوں گھر تے کتنا مال لگانا  
 فرمایا ایہ مال جو مینوں دیویں کل جو ان  
 تے میں دیاں ضمانت تینوں آپر خداوے مرد  
 لڑکے خادم جن جو چہ تے نت رہنے والا  
 گھارہ زعفران گھٹا کتنوئی کہے تھ لگائے  
 مالک سی ایہ سپند جوان سی لول لول وچہ سمانی  
 نے کاغذ قلم ووات مٹکا ورت لکھیا نامہ جانے  
 میں تیریکارن ضمانت ہو یا اوپر ذات الہی  
 جس گھڑی میں صفت سنانی رتے وعدہ آیا  
 جو کھلا سبت اس گھر تیرے تھیں اندر ظل ظلیلے  
 پر کھ ضمانت بند کہ کاغذ ذاتا ہتھ جو انے  
 پھر سوہرے چالی رتاں کنوں شو جوانے آئی  
 رات وفات مالک نوں لکھیا کاغذ کہت دسایا  
 جاں کہو لیا اسنوں لکھیا سی چہ باجوہ سیاب غلی ہے  
 جس گھر جہت ضمانت مالک مٹی اوس جو انے

ہو جعفر ابن سلیمان کنوں حکایت نقل چلیری  
 اسان پھر دیاں ٹھاکہ جت ان محل بنواؤ ڈاٹھا  
 سلام کہیا اسان ونا پرت جواب جو ان صوبانی  
 کہندا ورم ہزار ایسی اس گھر تے خرچ کراناں  
 ناحق اوس مال کھنڈی جاہگ کھان وچہ ٹکاناں  
 جو جہت وچہ تھ بہتر آتھیں لے محل مہر دا  
 سنخ یا قوتوں قوت بنو جڑے جو اہرا علی  
 تو رب کو کن کہن تھیں گھر سپد اچھپے جائے  
 تے رکھ اوہ مال طبق وچہ حاضر خدمت کیتی بھاٹی  
 پھر لکھیا مالک بن دینار ہے ضمانت شخص فلانے  
 جو بدلے اس گھر جہت وچہ تھ لے عجب گھر بھاٹی  
 خریدیا میں اس مال قصہ جہت تھ بہت الایا  
 اوہ گھر عالی جہت دا وچہ عزت قرب خلیلے  
 تے مال جو استھیں لیتا ذاتا وند فقیراں وانے  
 تے کہیوں کفن بیکر وچہ رکھنا اس کاغذ نوں بھاٹی  
 وچہ محراب پندوی جلدی مالک اوس اٹھایا  
 عزیز جیم اللہ تھیں ملی جو ان خلاصی پیارے  
 اوہ اسان پوری کیتی ستر حقے وودہ دنانے

برکہ پایاں بیش تر مسعود تر  
 زانکہ دانہ زریں جہان کاشتن  
 آخرت قطار استنرا ہلک  
 پشتم بگزین شتر نہو دھرترا

بیت

بدتر اوکارے کہ افروز دید و بر  
 مہت بہر محشر برواشتن  
 در تیج و تیش بچوں پشتم پشتک  
 ور بود استنرا شتر چہ قیمت پشتم را

عقبی سمجھتہ قطار اوٹھاندی دنیا پشتم تے لیڈے  
 اٹھ عقبی اجڑاں نہ قدر اس دنیا لیڈیاں کافی  
 ایویں سن وچہ ہو سی جاہگ مولوی روم الایا

جدا و تھاں جوڑ لوں جت ٹیک کون جاہل نہیں جیو  
 صوف تہمت تائیں کیا کرسی جلاوے دولت پانی  
 ایہ واہ واہ باغ تھو جس چہ گل ہر قسم وسایا



## مثنوی شریف مولوی معنوی

باز گوئے اے اسیرانِ جہاں  
ای تو بندی این جہاں محبوس جاں  
تختہ بند است آنکہ تختش خواندہ  
پادشاهے نیست بر ریش خود  
بے مراد تو شود ریشیت سفید  
افتخار از رنگ و بو و از مکان  
ای ز خوئی بہار آں لب گزاں  
روز دیدی طلعت خورشید خوب  
بہد دیدی بر این رخسار طاق  
کوہ کے از رخسار شد مولا و خلق  
ای بدیدہ لوہائے چرب چہیز  
مرخبت را گو کہ آں خوبیت کو  
پس انال رشک استادان شدہ  
نرگس چشم خمار ہچو جاں  
حیدر کا مدرصفت شیراں رود  
زلافت وجہ مشکبار عقل بر

منازل اور چوئی نرگس را کہ بسیار شکستہ و زخمی است

از خود گردید اسیرانِ جہاں  
چند گوئی خویشاں خواہد جہاں  
صدر پنداری و ہر در ماندہ  
پادشاهی چوں کنی بر نیک و بد  
شرم دار از ریش خواری کز امید  
ہست شادی و فریب کو دکال  
بنگر آں سروی و دروی اختراں  
مرگ اور یا دکن وقت مغروب  
حسرتش را ہم بہیں توئی محاق  
بعد فو اشد خرف رسوائے خلق  
فضلیہ آں را بہیں در آہیز  
بر طبق آں نوق و آں مغزی و بو  
مصنعت عاقبت لرزاں شدہ  
آخر اغمش بین و آب از وی چکاں  
آخر او مغلوب موٹے میشود  
آخر تراں شد چو دنب زشت تر

منازل اور چوئی نرگس را کہ بسیار شکستہ و زخمی است

بھی ابو جہل نے ملکہ آنکھیا حضرت نون کو مکاری

اسان جھوٹے نہیں کسی سنیاتیں ہیں بیچ تیرنگ ساری

لے ترجمہ یعنی ای اسیران دنیا اور ای اسیران جہاں اور اگر بدیدہ شد اپنی جان کی کیا تو نے ..... اپنی جان کو اس جہاں فانی میں قید کیا ہو تو کب تک خود پرستی کرے گا ای فانی جہاں کے خواجہ وہ تختہ بند ہو تو جبکہ کہتا ہوں اور ایک میچے گرے ہوئے کو بلند بیٹھنے والا تو جانتا ہے جب بچے اور بزرگ یعنی بیچ اپنے کے بادشاہی سے اوپر اچھے اور بُرے کے کس طرح حکم چلا سکتا ہے تو تیری ڈاہری سفید ہو گئی سو مقصود اور مراد اپنے کے کچھ شرم کر ساتھ امید کے زخم کھانے سے بڑا ہی گرنی تیری ہے ساتھ صکانوں اور آلتوں اور خوشبو وغیرہ کے مگر یہ سب کھیل ہے لگوئی کہ وہ لب مائے رخ ساتھ زینت اور خوبی کے آخر الامر یہ زرد اور سیاہ ہو جاتی ہیں آفتاب کا منہ تو دیکھتا ہے نہایت عمدہ لیکن اسکی صورت غروب کے وقت تو دیکھو۔ چاند چہارہ ہم کو تو دیکھتا ہے کہ کس کمال کو وہ پہونچا پھر وقت گزرنے کے دیکھ اسکی عاجزی اور کمی اسکا ساتھ چرک دیکھ کہ وہ کس طرح مولا و خلق ہو گیا پھر کہ اسکی شکل بڑی ٹھیکری کی طرح کیا ہو گئی۔ دیکھ کبھی عمدہ غذا کیسے چرب اور خوش رنگ ہوتی ہے آخر کار جس کا فضل بہت ہی بد بودار اور گندہ ہوا تاہی پھر اس پلیدی رنگ نہما کو کہ وہ تیری خوبصورتی کہاں جواب بیان تو کر گس استاد صنعت دکی انگلیا نزلے آخر کار وہ کانپنے والی ہوئیں سہ کھ ترگس مثل جان کی خار وال تو ہے مگر آخر کار اسے کھنڈ کو دیکھ جس میں پانی ٹپکتا ہے بڑے بڑے پہلوان پریش اور لاشی خیروں میں بہاؤ بھی صفتین جاتے ہیں مگر وہ بھی آخر کار ایک چرے جیسے سے مغلوب ہوجاتے ہیں



پروچہ نبوت محمدیؐ ہاں تہہ جھوٹا اس میں نیدی

تا اگلی آیت رب اوتاری خبر مفسر دیدے

تا اگلی آیت رب اوتاری خبر مفسر دیندے

قَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يَكِدُونَ بِنُفْسِكَ وَلَكِنْ

الظالمين بآيت الله المحذرون. ولقد كذبت رسل من قبلك

فَصَبْرٌ عَلَى مَا لَيْسَ بِأَوْدٍ وَحَتَّىٰ أَتَهُمُ نَصْرًا وَلَا مَبْدَلَ لِكَلِمَةٍ

اللَّهُ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِنْ نَبَايَ الْمُرْسَلِينَ

حقیق جانے پر یہی وہ القبتہ تھیں کہ جو سمجھ کر جو سمجھ کر کہ یہ ہیں پس حقیق وہ القبتہ تھیں جسٹلائے جلو  
و لیکن ظالم نشانوں اللہ کے انکار کرتے ہیں اور القبتہ تحقیق جسٹلائے گئے پیغمبر پہلے تجھ سے پس صبر کیا  
انہوں نے اور پراو کے کہ جسٹلائے گئے اور ایذا دے گئے یہاں تلک کہ آئی اُن کے پاس مدد ہماری

اور نہیں کوئی بدلنے والا باتوں اللہ کی کہ اور تحقیق آئی ہیں میرے پاس بعضی خبریں پیغمبروں کی۔

اس میں بیشک جانو تم لوگوں کے کفاروں میں تلو  
بیشک تم کیاں رہیاں سنگ انکار کماندے  
پس صبر کیا اوہناں جھٹلانے کے دیکھو تو نے مانے  
نہ نہیں کوئی بدلہ والا وعدے نے احکام خداوی  
پس قساوی پیغمبریاں وہاں خبراں کئی آیاں  
انہ لکھو کہ یہاں ہی اختیار نبیاں تھے و صلحا میں  
صدفوں لکھوئی وقف ہو یا ہے قرآنوں  
قال الذی عنہ علم من الکتاب انا اتیک بہ پڑھ پیا سے  
انا اتیک بہ خود دعویوں ولی کہیا پیغمبر تائیں

۱۱ یعنی یہ جھٹلانا کافروں کا فقط آپ کی ذات بابرکات کے واسطے ہی مختص نہیں بلکہ آپ پہلے بہت رسول جھٹلائے گئے ۱۲ احادیثی ۱۳ یعنی مومنوں کی قوت اور زور یا عذاب آسمانی نے اُن منکروں کو نصیبت اور نابود کر دیا۔ اور اہل اللہ تعجیب ہوئے ۱۴ پس جس طرح وہ منصور ہوئے اور دشمن معذوب ہوئے۔ اسی طرح آپ بھی مظفر اور فتح مند ہو گئے اور دشمن مقہور ہو فرمایا انا لنصرہ دسلنا یعنی تحقیق سچے البتہ مدد کی رسولوں کی۔ جیسا کہ فرمایا کتب اللہ لا غلبن انا ورسلی یعنی لازم کیا اسد تعالیٰ نے کہ البتہ غالب ہوں گائیں اور میرے رسول آخر سورہ مجادلہ ۱۱ خازن



پس ایسی موصاف تھیں جسے خطے تخت لیا یا  
ایہ نال اختیار کر امت ہو یا بن اختیار ایہائی  
رسول اللہ جو کھر پراناک جاں بخشے جاں جیاتی  
شاہ رسل نون خیال ڈاہہ ہر ویلے ساعت  
تا چھٹ عذاب بلاؤں پاؤں عالی و جیاتی تائیں  
جو اینویں ظاہر ہو کہ امت ایہ قول بیان لیا وے  
جیہ اپنے وی دل مضطربوں ووجے طور ٹھہرایا  
ہوئے اختیار میری سرکار نہ کچھ پرواہ ہدایت  
بجایں لکھ کر وٹاں لو کی پین جنہم راہیں  
ہاں جے آپ اپنا ناماد مغ و بیج نہ جیٹا چاہو  
تاں وچہ زمین کوئی سرنگنگ یا پھر ہری رکھ آسانی  
حضرت وی بوخلمہ پیش ہی جو مومن ہوں سارے

پس ایسی موصاف تھیں جسے خطے تخت لیا یا

جاں چھکی اکھ سیمہ تخت اسدا خود اگے پایا  
لکھوی لے کر جیلے خلقت وچہ گمراہی پائی  
تا آپس ہوا کس دے پاؤں لاندہا جھانی  
جو کسے سببوں یہ قیمت کا فر کرن ساعت  
اوہ جاں کوئی معجزہ طلب کے بندہ چاہندہ عطا ئیر  
ترب نال کمال محبت حضرت نون سمجھا وے  
جو ایہ اپنی محبت جہت ہدایت خلق جیہیں سوڈیا  
بجایں شیطوں پوجیا چاکو منکر ہوں نہایت  
بجایں کمی کر وٹاں جنت ہو کہ مفت عطا ئیر  
پوچھا غیرے جھوٹے ساڈوی تے دیکھا انہاں گھبراہو  
اکھیں کھول کھین ایہ سیاہ دل وچہ خلاصی آئی  
تا اگلی آیت رب تبارکی ویکھ رٹنی پیارے

لے اہا یہ صریح کے لکھا ہو کہ فرما پتے تھے کہ کچھ ساتھ کوئی ایسا معجزہ ہو جو لوگ دیکھیں اور خود بخود یقین کریں اور انکو برحق بنی  
مان لیں پھر شاید حضور کے دل میں بھی یہ خیال آگیا ہو تو پھر اسی صریح حق تبارک و تعالیٰ اس آیت میں اس خیال سے روک دیا ہوا  
اور قرآن مجید کو غصے سے اور سزا اور کہانیاں اور انکار کیا پس باوجود کھارائیں انکار کے حضور میں کہنے کے جس شدید غمے کہ شاید کفار ایمان  
لے تیں اور چاہتے تھے کہ جس تکایہ معجزہ طلب کریں ویسا ہی دکھا دیا جاوے۔ پس حق تبارک و تعالیٰ حل جلالہ نے اس  
خیال سے روک دیا کہ جب یہ کفار قرآن مجید جیسے عالی معجزے کو جادو کہتے ہیں پھر وہ اس بڑے بڑے چڑھ کر کون معجزہ ہے  
جسکو دیکھ کر ایمان لائینگے۔ جیسا کہ فرمایا حق تبارک و تعالیٰ نے فبائی حدیث لعلہ یؤمنون اور سورہ  
شعر میں فرمایا لعلک باخ نفسک آلا یکنوا مؤمنین پھر کیا تو اپنے نفس کو ہلاک کر دے گا  
اور جان کھو دیکھا اس واسطے کہ کی لوگ قرآن مجید کو نہیں جانتے۔ یعنی جس علیہ حق تبارک و تعالیٰ نے آپ کی اتب  
کفار کے ایمان سے ہٹائی یعنی کہ آپ ان انبی مرادوں کو کیا کیا دکھائیں گے کیا ان کو زبردستی مومن بنانا چاہتے  
ہیں تو پھر زمین میں سرنگنگ لگا کر یا آسمان پر زبرہ لگا کر جو کچھ معجزہ یہ طلب کریں دکھا دو بشرطیکہ اس کام کی آپ قدرت  
اور طاقت رکھ سکتے ہیں کذا فی التفاسیر اور فرمایا ولوانا نزلنا الینہ ۱۲ عہ لا علیہ اننا ورسلی سے صاف معلوم  
ہو کہ رسولوں کے واسطے بڑی قدرت اور اختیار ہو تا ہے بلکہ انکے گھوڑے کے پاؤں کی خاک بھی حیاتی بخشی ہے جیسا کہ  
سامری نے حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم سے خاک اٹھا کر اپنے ہاتھوں بناٹے ہوئے پچھڑے کے پیٹ میں  
ڈالی جس سے وہ براتا تھا اور جس عکبہ گھوڑا قدم رکھتا تھا وہاں سبزہ نمودار ہوتا تھا جیسا کہ اوسکی شہادت قرآن شریف میں  
موجود ہے فقبضۃ قبضۃ من انزل الوسل۔ پس جب فرشتے کی سامری کے پاؤں کی خاک کو یہ قوت ہی تو پھر رسولوں کے  
سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا شان سمجھی جاوے کہ لاندہا لوگ دھوکا دیتے ہیں کہ وہ قتل ماری جا کر تھے  
پس یہ قرآن مجید ہی صاف ۱۲ حکایتی ہے اللہ اعلم اور اسی واسطے حق تبارک و تعالیٰ نے ایسے معجزات دکھانے سے انکو روک دیا  
جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور معجزے مطلوبہ دیکھ کر اگر کفار مومن ہوئی تو پھر یہ معافی رحمت کی آپکو معلوم ہوئی جو انکی قدر تھا ۱۲



وَإِنْ كَانَ كِبَرُ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَبْتَغِيَ نَفَقًا  
فِي الْأَرْضِ وَسُلْكَ فِي السَّمَاءِ فَتَاتِيهِمْ بِآيَةٍ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ

عَلَى الْهَدَىٰ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْخَالِينَ

اور اگر کمال ہوا ہے اوپر تیرے منہ پھیرنا اور نکالیں اگر کئے تو یہ کہ وہ صوفیوں کے سبز گیسو زمین کے  
یا سیڑھی پہنچ آسمان کے پہنچے انکے پاس کوئی نشانی اور اگر چاہتا اللہ اللہ اکھٹا کرنا اور نکلو اور پر ہدایت  
کے پس ہر گز مت ہو جاہلوں سے

تے جے بھادو سے تینوں منہ موڑن کفار اں یا پورھی وچہ زمین مہر میں وت معجزہ کوئی لیا میں تے ناہ ہو ہرگز کوننا وناں کہیا ہوا عتاب پیارا وچ روح البیان اہل بیت وچہ رب بنی سکھلایا تا جو وہ مخونہ شفقت اندر حضرت ختم رسالت دوا ہر عزم و احب کرم داشتافع اولہ ہارال مگر تقاضا حکمت ناہ ہر اک مومن تھیوے تا فرمایا ایمان قبولن اوہ لوک پیارے جو میں اگلی آیت وچہ رب کہیا اوہ مومن تھیں	جو ہو سکی تاج زمین لگا کوئی سُرنگ اظہار اں تے سدھے راہ تے حج کر دے سبے چاہیو رب سائیر جو محبوباں نول نال رمزے کر دے باز اشار ا جو میں بنی کہیا رب اوہ تائیں سوہنا اوچے آیا جو عقد ار نہ محبت کرے نہ رحم اوہناں کسے حالت چاہے رحمت عامہ تا منہ ہر اک طرف کھلا لال جو فوری ظلمانی دوشم ہوئی مخلوق دیوے فہم تدبیر والا سننا کجہاں نصیب ہے اے جو میں آیت پند قبولن روح البیان لکھیں
--	---

إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَبْعَثُونَ وَالْمَوْتَىٰ يُعْطِيهِمْ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ

سو اُنکو کہیں کہ تو ہیں وہ لوگ جو مٹتے ہیں اور مردی جلاوا اُنکو پھر طرف اوکی پھیر جاوینگے  
ٹھیک قبولن اوہ لوکی پیار یا سخن جو تیرے

لہ حق تبارک تعالیٰ نے حضرت صلعم کو رحمت کا جو دیدہ فرمایا اسی واسطے حضرت کے دل میں یہ چاہت لگی رہتی تھی کہ کسی طرح کوئی بھی کافریاں  
نہ رہے مگر حکمت الہی کا یہی تقاضا تھا کہ وہ نازل سے کہ فوق فی الخیۃ و فریق فی السعیر یعنی ایک فرقہ جنتی ہو گا اور ایک جہنمی ۱۲  
۱۲ وہ لا لک ہے جسکی طرف سننا اور فہم یعنی سمجھنے اور فکر کرنا سیکھ موتے کہے جو کفار میں جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے کہ لا تسع الموتی  
اور جنتی کافریں جیسا کہ روایت کیا اسکو حسن اور بہتر سے لوگوں روح المعانی - اور اسی طرح سراج الیزہ اور کبیر اور معالم اور حازن وغیرہم میں بھی  
آیا ہے اور جو حق پر اس قسم کی آیات میں اپنے کافری مردوں میں سمجھنے کے ساتھ تشبیہ و تناسل واسطے جو کہ مردے کے جواب نہیں دیا کرتے پس جو مستکر  
جواب نہ دیا اور کلام بھی نہ کر دیا اسکو بھی موت میں مردہ ہی کہتے ہیں کہ سننا نہیں حضرت عمر فاروق کو نہ دیا کہ کافروں سے تجھ سے اچھا سنتی  
ہیں یہ حدیث بخاری میں ہے اور مذکورہ اس مسئلہ کی تفصیل منزل اول جلد دوم زبور آیت ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله املحہ ۲



تے موتی یعنی کافرن زندگی جہانِ دل مُردے  
پھر سب کچھ تین جودہ سمجھ ایمان سماعت پاؤں  
مردی سنن کلاماں پر ہر دین جوابے آگوں  
جو یہ کافرن گمراہ ہیں ایمان قبول نہ ہیں  
تے باہجہ جواب لاؤں مرویاں سننا ثابت پیاری  
لاسمو اھذ القرآن نہیں کافر کھنڈی نہیں  
باہجہ سماع قبول جو سنیاں جاننا کفار ال  
تے ابوسفیان قصہ گزیا جس کچھ سن فر آؤں  
باہجہ سالت بھی ابوجل سچا یا نبی سوہارے  
جاں کفار ال سردار فرشتاں کہیا سرور تائیں

جاں کفار ال نوگوں راں تھیں کدھو روز حشر دے  
پر سنن من تنفع نہ کرسی رصاحب فراون  
اس کہن عرف وجہ سند انائیں دین سدا گلوں  
تاہ سننا اس ب فرمایا وجہ قرآن بنائیں  
جیویں سنگ مرویاں صالح اتو شعیب خطاب پکاری  
جو سنو قرآن نہ یارو اسوچہ گھٹو شور کہائیں  
تاوالغوا فہم تعلم تغلبون ہونا کیوں سخن ظہاراں  
جو دو جیاں راں تائیں کہنا سنیمو سچہ عیاں  
ومنہم من یتق علیک لے خود لکھوی کری تا سے  
جو کیوں اس کوئی نشان آوی تا کہیا ر سبائیں

وَقَالُوا لَوْلَا نِزْلُ عَلَيْهِ آيَةٍ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّا لَنُفِضُهَا عَلَىٰ مَن نَّشَاءُ

آيَةٌ وَلَٰكِن أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

لے یا جس طرح مُردوں کا قبروں سے قیامت سے پہلے رزق ہر حال پر اسی طرح ان کفار کا بھی دنیا میں ایمان لانا  
مکن نہیں ۱۲ خلاصہ ۱۲ قصہ صالح علیہ السلام کی قوم کے ہلاک ہونے کا اور آپ کا اُن مردوں کو انکے ہلاک ہونے کا پکارنے  
کا آٹھویں پارہ کے آخر میں صاف موجود ہے اور اسی شعیب علیہ السلام کی قوم کا انویں پارہ کے شروع میں اور  
فقیر نے ترجمہ کے رسالہ میں مفصل بیان کیا ہے ۱۲ حوالہ فی عفی عنہ ۱۲ تفسیر روح البیان میں لکھا ہے کہ آدمی چار قسم  
کے دنیا میں ہیں ایک سعید بنفسہ والوح یعنی نیک بخت ساتھ روح اور نفس کے نیک بختی کے لباس میں اور وہ بنی  
ہوتے ہیں اور صاحب عبادت کے اور دوسرے بد بخت ساتھ نفس کے بد بختی کے لباس میں اور وہ کافر ہیں اور اُسے رہنے  
والے کیے کرتا ہوں پر اور تیسرے بد بخت ہیں ساتھ نفس کے لباس سعادت میں شل بلع باغور اور بصیفہ اور ابلیس کی اور  
چوتھے نیک بخت ساتھ نفس کے بد بختی کے لباس میں شل بلال اور صہیب رومی اور سلمان فارسی اپنی پہلی حالت میں  
پھر یہ لایا گیا لباس نکاح ساتھ تقویٰ اور ہدایت کے اور کیا حکمت تھی نیکوں اور بد بختوں کے پیدا کر نہیں حالانکہ فرمایا  
الہ تبارک والہ تعالیٰ نے کہ اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو سب کو حج کر دیتا ہدایت پر اور امدہم ایت کرے تم سب کو کفر یا حضرت عبداللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ کو رزق ازل سے معلوم تھا کہ فلان آدمی میری خلقت میں گناہ کرے گا بسبب نہ سبقت پانے  
اُسکی ہتھوڑ کے اسی واسطے سعادت کے راستہ سے محروم رہے ہیں پس کو دیا اوسکو شقی یعنی بد بخت واسطے سبقت  
کرنے قصدا کے اور پراو کے اور یہی حال ہے سعادت کا جب بندہ فرمانبردار ہوتا ہے تو اوسکو سعید یعنی نیک بخت کر دیتا ہے  
اوسکی ہتھوڑ کے چاہنے کے لئے سعادت لاجالی کو اور قابلیت امانت رکھی گئی ہے انسان میں ساتھ قول السنن بیکم قالو  
بلکہ پس اُن کا یہ قبول کرنا دن و نیاق کے دلالت کرتا ہے اور استدلال کرنے والے کے روح البیان کھوئی سی  
عبارت جو عوام لوگوں کو مفید نہ تھی مگر وہ ہے ۱۲ حوالہ فی عفی عنہ ۱۲



اور کہا انہوں کیوں نہیں اتاری جاتی اور اوسکے نشانی رب اُسکے سے کہ تحقیق امد قادری اور پادسکے  
کہ اُتاری نشانی ولیکن اکثر اولکے نہیں جانتی

تے کافر کین تم کیوں سپر کوئی رب تمہیں لہو نشانی جو اسیں مجھ کو کہندی کیوں اُو اسکا پاس آوے یا جوین تاقے عصا ہور ماہدہ جیوں آسمانوں جوین چلن پہاڑ جو ڈالی اوسدی کہا کفایا میں جے مجھو اوسو چاوسی فر بن نہ اہل ایمانوں پچھلی آیت وچہ ذکر سی قدرت رب جبکے	کہہ آیت بھیجن تے رب در پر بہونہ کرن ناوانی جوکے زین فراخ ہوک وچہ ندیاں خوب چلاوے یا جو طوف ایمانوں مضطر کری عیانوں ناور بایا کہہ قادری ہے رب پر ایہ فتنہ سائیں تاثر ت ہلاک دن جوین اگلیاں مہلت دین جانوں تا کہہ نونہ قدرت اگلی آیت کرے تارے
---	--

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أَمْرٌ  
أَمَّا لَكُمْ مَا فَرَضْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ

اور نہیں کوئی چلنے والا بیچ زمین کے اور نہ کوئی پرندہ کہ اُڑے ساتھ دو بازوؤں اپنے کے۔ مگر اُمّتیں ہیں انہم تمہاری نہیں کہ کیا ہے بیچ کتاب کے کچھ چیز بھر طرف پروردگار اپنی کو اکٹھے کئے جاو نیگے مگر اُوہ بھی کہ اُمت ہو مثل تسان نہ بایا پھر ایہ جمع کچھوں سارو طرفے پاک الہی بن مخلوق آسمانی بعض مفسر نقل کریدے جو صف بند اُن جناور سر تے ملک وروج جانی یا وچہ تسبیح کرن دی ایمن اُوہ تسان مثل شمارے نہیں کوئی چیز مگر اُوہ پاکی بدی صلا الوے جو ابو ہریریل مسلم دیوچہ و سیا بنی سوہے جس گھوٹی بکری نوں سنگ الی بکری مارا آوے پر بعد حسانچہ ون اُوہ مٹی خازن وچہ بھریا	نہ کوئی چرند پرند جناور وچہ زمیں دے آیا لیج محفوظ اندر اسان لکھنوں بھو پری چیز نکائی وچہ دابہ اتو طیر آئے سب حیوان زمیندے اولیہ دیو الی الطیر فو قہ صفت قدرت رب نشانی مثل تسبیح جیون مرن یا وچہ پیدائش سارے وَأَنَّ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسْمِعُ بِحُجَّتِهِمْ قُرْآنٌ وَصَاوُ بھی اُوہ اتے تین حساب جہت سب کٹھو ہو سوری جو ہر حق نالاروز قیامت حق اپنا بھر پاوے تاسگو ایوں گھوٹی بکری بدلہ اپنا یوے
--	---

سہ مجموعہ کہ یہ سب جانور بھی مثل تمہاری ایک مخلوق ہے۔ پھر تم ہوا میں ایک سیکندہ بھی نہیں مٹھر کئے  
اور تم اُڑنے والے جانور دیکھتے ہو کہ کتنی دیر ہوا میں کھڑے رہتے ہیں اور جس جگہ چاہتے ہیں منازل طے کرتے ہیں  
آدمی کو اپنے نزدیک یہ ایک عجیب چیز ہے اور وہ جانتی جانور کس طرح شیرتے ہیں اور پانی میں رہائش کرتے ہیں۔ یہ بھی  
قدرت الہی کا نہایت ہی عجیب نشان ہے ۱۷



تے ملک الموت کدھو چند ہر دی جن انسان حیواناں  
 شافعی کہن بیٹھے آپ مسجد وچہ حرم دے  
 مگر جواب قرآنوں سن ہر اک دواہیاں رہتھائیں  
 فرمایا کچھ جوع نہ اُستے کہند دوست قرآنوں  
 پھر اسدی سند رسول اللہ تک توڑام چڑھائی  
 یعنی سنت میری پھرتے میراں راشدیاراں  
 پھر اسناد حدیث امام عترت تک توڑ چڑھائی  
 بن اہل قرآن ہک فرقہ نکلیا کوروی وکھو کر دے  
 تے کوئی حدیث رسول تھیں کھن ثابت ناہیں  
 ایہناں اپنی وکھن ساز بنائی چھوڑ نماز الہی  
 بانی اس فرقے دا کافر یک اجماعوں آیا  
 تے بخدی کہن ہیشہ رسولان سنگ مائل آئے  
 بھی انا لکھا کہ بنی کہیا میں تساں برادر آئیا  
 نہیں تے زن بھائی دی دواتے روانہ بنی نساہیں  
 لاندہ بانوں شرم نہ آوی بنے برادر جھوٹے  
 جے اس آیت تے عمل کرن کیوں موقعہ آہ بھولاندی  
 یومنون بعض الکتاب یکھون بعض الکتاب ایل شریراں  
 نشانیاں قدیمیاں میں ہر قسماں جانورال تھیں  
 روح البیان سوا انساناں سہ امتاں بھی آیاں  
 جو گتے جے ناہ امت ہندی تا انہاں قتل کر اندا  
 تے ایہ کالا کتا ٹھیک شیطان ہوند ابدراہی  
 بھی مالک نے دیونہ تھوڑا فائدہ سیاہ سگوں ہے آیا  
 بھی نفس تے ہو صفات نفس ستھے اتناں دسک

کتاب ہدیہ لوح محفوظ یا ہے قرآن عیاناں  
 کہیا جو چاہے کچھ میں تھیں مسئلے کسے کم ہے  
 کسے کیا سوال جوح حرم دے قتل زنجور آئیں  
 ما اتم الرسول فخذوا ہدایت شافعی پڑھو عیاناں  
 علیکم سنتی و سنتہ خلقا الراشدین من بعدی جہنائی  
 جو کچھ میرے اہل ہدایت اہل رشد اظہاراں  
 انتقال للحرم من قتل الزبور جروح البیان کہیاں  
 بلکہ مخالفین قرآن جو معنے اُستے کر دے  
 تفسیر اصول فقہ سب علماں جان کور بنائیں  
 کچھ احمق جاہل تابع اسدی کافر سوکروا ہی  
 پس جو کوئی اسد تابع ہو کواہ بھی کافر پایا  
 جو قول انانہ مشلم رب صاحب روح قرآن بناؤ  
 ایہ جہت تواضع محض بنی نے آہ سخن الایا  
 تے قول پاخانہ پاک تے نوری جسم نساہیں  
 جو کتیاں خضریاں تھیں سنگ ظاہر باطن کھوٹے  
 سوراں کتیاں سنگے کیوں ایہ اپنی مثل بناٹے  
 کچھ قرآن من ان کفر کرن سنگ بعض کثیراں  
 پر کیا جان اہے گونگے نازل حیوں حماں تھیں  
 جوین جہ حدیث شریف اس بات حضرت کنول گویاں  
 پس کر قتل انہاں تھیں کالا جو حیوان دساندا  
 اوہ دوا خبیث اذو الذاکا کتیاں کنول سیانی  
 جو بہت سیول تہیں نال اوس روا شکار نہ پایا  
 ایویں جو سنگ پراں شریعت ہو طریقت اذو

سلیہ ساتھ قول ابن عباس کے حازن میں لکھا ہے ۱۲

یعنی اگر عمل کرتے آیت قتل انانہ مشلم الایہ پر اور پھر چاہئے عمل کرنا اس پر بھی یعنی علانہ کہیں ہر مثل سول  
 اور بندوں اور کتوں اور بچھوں وغیرہ کے ہیں ۱۲ فقیر حلوانی عفی اللہ عنہ



ایشل تھائے اُمتان سب تھیں سو سی سچے افعالوں  
جو سمجھ بصر و ہر یک اینہاں کنوں کھین سیایا  
جو خلق ساری فیض قیامت کھیاں سب فراموش  
پس گھوٹی بکری سب کا نوالیوں بدل اپنا پاس  
جو داؤد الحوش حشر پر ہیا قرآن فی ہشال  
پس مٹی ہو جاسن مٹی جویں زمیں دی پاہو  
تا کر ناکند ہونے اسیں مٹی وچہ قرآن اوجاگر  
شعوی مریج جویں عارف رومی خیر اوتہا نہی لوری

جوین دل تے روح اتو صفات جو اینہاں کمالوں  
ہی کنوں سوال ہر یک میں جیوش خلق فرمایا  
تے عام اکھ ہو سی وسن جویں ابو ہریروں لیا تو  
پس کل بکھیر تے چو پاٹو ہر شے رب اٹھاوے  
کہیا ابن الملک دلیل اسد یوچہ اوپر حشر و حوشال  
پھر سو ہی حکم طیب و حوش بہا ثم خاک ہو جا ہر  
جاں مٹی ہو دیاں نورال نوں ویکھن کا فرخاسر  
مہر کیتی رب جہان دلال اوہ اصلی گونگے دوسے

ناطق آنکس شد کہ از مادر شود  
یک صیفے کرد بست آن جملہ را  
یا چو ماہی گنگ بد از اصل کر  
پیش وحی کبریا سمعش رہد

و اتم ہر گنگ اصلی کر بود  
چوں سیماں شو مرغان سبا  
جز مکر مرنے کہ بودے بال و پر  
نے غلط گفت کہ گر گر سر نہند

یہاں

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمُّوْا وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ مَن يَشِئِ اللّٰهُ يَضِلّْهُ  
وَمَن يَشِئِ اللّٰهُ يَجْعَلْهُ عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ قُلْ اَرَايْتُمْ اَنۡ اَنۡتُمْ  
عَذَابُ اللّٰهِ اَوۡ اَنۡتُمْ السَّاعَةُ غَيْرُ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنۡ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؕ بَلْ  
اَيّٰه تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شِئَا وَتَنۡسَوْنَ مَا تَشُرُّوْنَ ؕ

اور جنہوں نے جھٹلایا نشانوں ہماری کو بہری میں اور گونگے ہیں بیچ اندھیروں کے جس کو چاہتا ہے اللہ  
گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اسکو اوپر راہ سیدھے کے کہہ کیا دیکھا ہے تھے اپنی تہیں اگر  
آوی تہا ہی پاس عذاب اللہ کا یا آوی تمکو قیامت کیا غیر خدا کے کو پکارو گے اگر ہو تم سچے بلکہ اسی ہی کو

لے جبکہ سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ  
مسئولا یعنی تحقیق کان اور آنکھیں اور دل سب کے سب وہ پوچھے جائیگے اُس سے ۱۲ روح البیان لے کہ بدل انکا ایک سری  
از روئے مقابلہ کے ہو گا نہ از روئے تخلیف عذاب و ثواب کے ۱۲ روح البیان لے و بقول الکفار یا لیتنی کنت قرآنا  
اور کہے گا کافر افسوس ہو جاتا میں مٹی اللہ فرمایا اندھے یہ جانوروں کا مٹی ہونا لڑھ ہونے کے بعد ہو گا اسلئے کہ شراب و  
وقت ان کے واسطے کوئی درد اور تخلیف نہیں ۱۲ روح البیان لے خاص کر دوا گونگا بھی ہو۔ روح البیان ۱۲



پکارو گے پس کھول دی جو کچھ کہلاتے ہو طواف اوکی اگر چاہا اور بھول جاؤ گے جو کچھ شریک تفر کرتے ہو۔

تے جو جھٹلاؤں آیتاں بیدیاں میں اوہ کو کچھ دھڑکی	اور ان کیوں بیچ گواہی سنن نہیں جم کوڑے
جو وہ اندر جھڑیل جہل کفر اونہاں رہ کوہ سیاوی	جس چاہے رب گمراہ کرے جس چاہیہ ماہ و کھاوی
اونہاں آکھ پیار یا دوسو جوتساں جو کو عذاب اٹھائیں	مثل کفار ان گلیاں تسان قیامت ملن نہائیں
کیا باجوہ خدا پھر سر کے نہیں تال پناں تائیں	جیکو ہوتیں سچ کہو جو بت خدا اساں آہیں
بلکہ جناب الہوی وچہ سب کر سو عجز و عایش	پس دوزخ عذاب کر دی جو چاہے دنیا وچہ تسایش
یعنی جس تک کھولن کاملن سد و بت معبوداں	تے جاہو ٹھیل خدا اپنا جو کر ہو شرک خرو داں
جان کہ مصیبت کفار ان کوئی آوندی وچ دنیا سے	تاں چھو تباں سنگ بجز دعاؤں جھکدی طرف خدا
جال انہاں کھو دی سختی ویلے او طرف الہی	عیادتے اطاعت رب سچ سکھاں کر دی ناہی
ترب فرمایا خاص خداوی طاعت نہت سہیوے	جس تنگی وقت پکار ورمی وقت بھی نصیب
جال کفار ان تکلیفان دیاں حضرت نول سن ہاراں	تاجہت تسلی اگلی آیت رب کیتی اظہاراں

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَآخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ

لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَكِنْ قَسَتْ

أَلْفُؤُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْلَمُونَ

اور اللہ نے پہلے ہی انہوں کی پہلے ہی یعنی پہلے ہی پکارا ہے انکو ساتھ فقر کے اور مرض کے  
تو کہ وہ عاجزی کریں پس کوئی نہ کہ جس وقت آیا ان کے پاس عذاب ہمارا عاجزی کی ولیکن سخت ہو گئے  
دل اونکے اور زینت دی واسطے ان کے شیطان نے جو کچھ تھے کرتے

اساں ٹھیک رسول گھلے انسان سہیوے تیں تیں تیار	اوہ کافر سوہیوے لالاں نوں جھٹلا یا آخر کارے
پھر محتاجی پیاریاں سنگ ساں پکڑاؤنہاں تائیں	تا عاجز ہو چھڈ شرک کر بن خود خدا کو رب سائیں

یعنی جسکو چاہیہ اہل بیت کی توفیق نہ دی اور جسکو چاہے سیدھے راستے پر قائم رکھے ۱۲ حلوائی عفی عنہ۔  
لے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ اذ امتل الانسان الضراء عانا لجنبہ اوقاعا اوقا تھا الایہ یعنی جب آدمی  
کو سختی پہنچتی ہے تو پھر وہ پکارتا ہے ہمیں پہلو سہیل یا قعود یا قیام میں ۱۳  
لے یعنی پکارو تم خدا تعالیٰ کو واسطے کھولنے عذاب کے پس اگر چاہے اللہ تعالیٰ اہل جلالہ دور کر دی اُس عذاب کو دنیا میں اور دوسری منزل  
کے جیسا کہ سختی کے وقت میں تہاں ساتھ اسکی عادت ہو مگر اللہ تعالیٰ نے نہیں چاہا جو دور کر دی اُس عذاب کو قیامت کے دن  
اسواسطے کہ ہمیں بدلنا خدا کا قول اسکی نزدیک اگرچہ کر سکتا ہے جیسا کہ چاہے ۱۴ سلج المیز۔



بعض سیر کرن وچہنگل پیاس جان غالب آئی تعرض کیتی اونہاں بیشک ہیں تو قیامت و سالیان جو جنگلی لوگ سلط کر کچہ بار اسال کرواہیں	کھنڈی طون گنو کنڈیاں تک آب آیا چڑھ جانی پراسیں سول طاقت کھنڈی استدرج دودیاں اس پانی ترست پلو انقیصیں تہری اس تھانویں
نظم مرد متوجہ زابل دیں بود بے ریا از جهان دست یکی است	ہنوح خود بین خدا بین بود خوشیتن بین دبت پرستی کیست

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَى قُلُوبِكُمْ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يُنْصِتُ لَكُمْ إِنَّهُ أَنْظَرُ كَيْفَ نَصَرَفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْذِفُونَ

کہہ کیا دیکھو اگر لے لیوے اللہ سنیوائی تمہاری اور بینائی تمہاری اور ہرگز کے اوپر دلوں تمہارے کے کوٹنا معبود ہے سوائے خدا کے کہ لایلوے تمکو وہ دیکھ کر کون طرح طرح کے بیان کرتے ہیں ہم نشانیوں پر وہ پھر رہتے ہیں

مکے والیاں کہہ محبوبا خبر دیو میں تائیں  
تے نہ غصہ نہ ہی کرو دلین تسان ہی نہ سمجھ تسان میں  
جو دیو موڑ تسان ایہ پیہ ان کچھ حبیب اسامدی  
وعد کریں وعید کریں کدی خوف اُمید کدائیں  
کدی امر نہی احکام کدی رب کرے بیان مثالان  
یصدفون دامن یعنی یصدفون جو روگردانی  
جو انہیاں دیوان رب کرو تسان کھنڈی بصر مائیں  
پھر کس عصب قیامت قدرت ہے بن اللہ سائیں  
اسیخ آسکل اونہاں کیوں تسان ہی و پھر جانک  
ترغیب کی ہی ترہیب کدی کدی غصہ وال بنائیں  
کدین آیت بیان کری جو فہموں دودکلاں  
دیکھ دلائل کھنڈے کافر پھر بھی وچہ حیرانی

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلِكُ إِلَّا الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

کہہ کیا دیکھتے اگر آؤ تمکو عذاب اللہ کیارگی یا آشکارا نہیلک کوجانگو مگر قوم ظالموں کی -  
کہہ کی کفار عذاب جو برد تسان اچانک آؤی  
یا آؤی تسان عذاب آشکارا ظاہر ہوگو نشانی  
وچہ کبیرجے عام عذاب اندر بد نیک بھی شامل  
جو کل عذابوں کوئی کشانی ظاہر نہ و سیاوے  
تاہوں ہلاک کرادہو جو ظالم لوک ہویانی  
ایہ دنیاچ انہاں شرکت آؤی وچہ صیت کال

یعنی بجاؤ عقل تمہاری اور سمجھ تمہاری بیش بچاؤ تم کسی شے کو ۱۲ سراج منیر لہ یعنی بسبب ان کے فسق کے جو ہمیشہ اصرار کرتے تھے آپس تھ گھنے کے تسمیق سے ۱۲ حق البیان لہ یعنی خود و تجلیا سبقت کی سجدہ یعنی جس کی نشانیاں اول سے ہی ظاہر ہوں یا بغتہ وہ عذاب ہورات کے وقت آؤی ۱۲ رونق







جو میں رب کہیا جو موتیں ہو یا صلح عمل کمائے  
 جانے پر یا میں ملک کہنا نیاں پھر چڑھ کر آسمان  
 یعنی جگہ گناہوں کی جگہ نیکیاں لکھیاں ہو یا  
 توں جانن ہوا لکھیا وہ اسان جو اس عمل کمائے  
 فرمایا تیں بچے بیشک بندے پر اکسایا  
 گناہ اپنے نوں بچے ہو یا شرمندہ لوچہ بھارا  
 میں بخشیا اوس گناہ کرم تھیں اکرم کل کر یاں  
 نہ اس خوف نہ غم کھاسی روح البیان الائی  
 جاں لوح سنگ مقابل کرن اچھ نیکیاں لکھیاں پائے  
 تاں نہ پڑو گن بچھاؤں آکھن یا رب سیاں  
 تہ اس جائیجاں عوض پر یاں بھیت کیا تہ آٹھ  
 مگر میرا وہ بندہ کر بریا تہی بونہہ بچھنایا  
 تے آٹھ جاری کر کے کہیوس بخش گناہ غفارا  
 پس بعد گناہ نامت توبہ جو اصلاح جبریاں

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ  
 فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا يَأْتِيهِمْ  
 الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ

اور نہیں بھیجتے میں ہم پیغمبر نہ کو مگر ثبات دینو والو اور ڈرنا دینا الے پس جو کوئی ایمان لا دیا اور اصلاح  
 کرے پس نہیں ڈر او پڑا سکے اور نہ وہ غم کھادیں گے اور جن لوگوں نے جھٹلایا نستانوں ہماری کو  
 لگے گا ان کو عذاب بسبب اسکے کہ تھے فسق کرتے

تے گھلے میں رسول احبت جو کارن تابعداراں  
 پھر جو ایمان لیا یا الے کیتیاں نیکیاں کیا یاں  
 تے جہاں جھٹلایا نستانیاں ہو خدا تہانوں  
 قویں کفار بنی نوں سن جدا لے سوخن سنائے  
 جنت دی خوشخبری پر تو باغیانوں ڈر ناراں  
 نہ خوف انہاں کوئی ہو کہ تے ناہ علیک نہ کدیاں  
 نافرمانی جہنم تے ممکن طاعت رب رحمانوں  
 تا وہ جو اب نہاے اگلی آیت رب فرماوے

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبُ وَلَا أَقُولُ

کہ ایمان اور اسلام ممکن ہے کہ بسبب حجاز کے حقیقت میں ایک ہی ہوں پس جس میں دل کی تصدیق ہو اسکا نام ایمان ہو  
 اصل ہو وہ ہونے کے لئے جو ایمان ہے سوچ اسکے کمال یعنی روح البیان ۱۲ وہی کفار جہنم کو پہلے پہنچا ہے یعنی  
 ابو جہل اور اسکے یار جو کبھی نہ کہتے کہ سونے کے پیار نہ ہو جہنم کبھی کہتے کہ کہہ کی نہیں کشادہ ہو جاوے کبھی کہتے کیا ہی  
 ہو جائیں اور کبھی کہتے ہیں فراموش زیادہ کرو کبھی کہتے کہ سارا حق میں کہہ رہی ہوں بائیں جہنم وہ ہمارے بیان کر پس اُنکے  
 جواب میں فرمایا قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبُ وَلَا أَقُولُ  
 بعد میں گذر چکا ہے ۱۳



لَكُمْ اِنِّي مَلَكٌ اِنْ اَتَيْعُ الْاَمَايُوتِي اِلَى قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى

وَالْبَصِيْرُ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ

کہہ نہیں کہتا میں تمکو کہ نزدیک میرے خزانے خدا کے ہیں اور نہ میں جانتا ہوں غیب کو اور نہ کہتا ہوں  
تسے کہ میں فرشتہ ہوں نہیں پیروی کرتا میں گمراہ پھیر کی کو حی کیا گیا ہر طرف میری کہہ کیا برابر ہوتا ہی  
انصاف اور آنکھوں والایں کیا نہیں فکر کرتے

پاس سیر ہیں جوتیں سنگو دیواں کدہ عیائے  
جد لگ دی نہ ٹھیکو تگ ہووے نہیں تارا  
کھا دی پیو پھری نکاح کری پھیر کو بن بنا ہاں  
لگا دی آسمانی دی میں کراں اطاعت سائے  
کیا اٹھو لوگ کافر و حج گمراہی شرک سداوے  
کیا اتنی بھی سمجھ کر کھو ہیں ایہہ احمق کافر  
ابریلی نفی ہوئی وت بہنا علم ہی نوں منوں  
اس معنی بن تعلیم الہی علم نہ مینوں کافی  
باہجہ سکھائے کسے معلم ایہہ بھی رب صفاتوں  
جو شے علم تام غیباں تال بھی شرک گھیرے  
جو بن وجہ تفسیر خلاصے فتح محمد کرے بنا میں  
یہ علم اپنا رب کو جادو باہجہ رسول سوارے  
ذات بنی دیوں نفی کراؤ عینی علم انسراروں  
جو شیک بنی ہو رب جہانی نیشاپوری لیاوے  
پیش کد اکھیا جو میرے پاس خزانے ہیں الہی  
نہیں تے جبل سونے دابن اکھیا بجر عطائیں  
بنی جواب دیندو استائیں غور کریں انھہ تھوڑا

توں آگہ پیار میں کہاں جو برے کل خزانے  
بھی میں غیب جہاں جوتیں سمجھو ستاں سارا  
بھی جو دہم کو تیں ایہہ بغیر مثال سا ہاں  
کہہ میں کدی نہ کہیا جو میں ہاں میں ملک جبار  
پر پچھ پارعل الزام کفار ال او جنوب ہما سے  
اوہ اہل بصارت موندو سنگ دل کو بن برابر  
تے وہ پھر تفسیر حمل سے کدہ یا آیت سورت جنوں  
نفی علم ہی اتھہ جو حضرت کائن آگہ سنانی  
جو بن استقلال علم خدا نوں یعنی اپنی ذاتوں  
تے سنگ تعلیم الہی حضرت عقیلی علم بتیرے  
جو نال تعلیم الہی حاصل اسوچہ شرکت ناہیں  
ملا نظر علی عیالہ الامن لفقہ من رسول وچہ پیار  
یا جہت اقرار عبودیت اظہار تواضع پاروں  
تو شمل نصاریٰ نا کوئی ایہہ اعتقاد جماوے  
یا فرمایا میں باہجہ رسالت دعویٰ کرن نکافی  
ایہہ جہت تواضع بنی کہیا میں پاس خزانے ناہیں  
میں تجیں خرچ کرو جو بن چاہو گھٹا نہیں کچھ بھورا

لے اس واسطے کہ بندہ انہ نہیں بلکہ ساتھ اسد تبارک تعالیٰ کی تعلیم کے ہے مگر مطلق کہنا لازم ہے یعنی اسطرح کہے کہ آگہ غیب کا  
علم اکثر تعلیم کے ساتھ ہوا ہے نہ مستقل پس یہی عقیدہ اہل سنت کا ہے ۱۲ سٹہ یا میں تمکو سونے کے پہاڑ کردوں  
یا میناں اور چٹنے جاری کردوں ۱۲



کتاب المجتاز وچہ بخاری باب صلوة شہیدوں  
قسم خدا میں دیکھاں جو کجہ ہونا روز قیامت  
وَأَعْطَيْتُ مَقَاتِمَ خُذَّائِنِ الْأَرْضِ نَاسُهُ فَرَايَا  
تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ دَرَسُولَهُ وچہ قرآن پیاری  
وچہ روح البیان خدا فرمایا اچھ نی وے تائیں  
میں اپنا آپ شعیب جاناں جو حضرت بجر علم دے  
وچہ واقع شب موعج جو ہے تحقیق بنی فرمایا  
جو ہو چکا اتے جو کجہ ہوئی استقبال زمانے  
پس جو کوئی آکھے غیبے جانے وچہ محبوب خدا  
روح البیان عبارت دا ایہ ترجمہ لکھیا پیارے  
مطبع استنبول اندر تفسیر چھی ایہہ بھائی  
مقالات الغیبہ جو خیر الہیج خدا بن ہو رنجانے

عقبہ بن عامر نے کہیا حضرت بنی سعیدوں  
اور ہن میں حوض اپنی وچہ دیکھاں سو بھکر امت  
میں کھیاں طیاں میں خزانیاں عمل بخاری کیا  
گراں ایہ جو محی کیتا انہاں رب رسول ہو گری  
سخن کفار ال نال موافق سمجھ کفار الائیں  
تعلیم الہوں گلے پچھلے پتے ویندے ہر کم دے  
وچہ خلق میرے اک قطرہ چکیا جس تھیں کجہ پایا  
سب علم ہوا میں میں کہیا رسول ربانے  
اور وچہ گراہی سنگ راہوں لا پتے پایا دوراڈا  
چھ سو پینتی صفیوں جلا دل وچہ ہو تارے  
پاس فقیر ایہی موجود وچھے جس شک پیائی  
مراد اس بن تعلیم کوئی آپوں نہیں سچانے

۱۰ اور مری کہ فرمایا تم اللہ و رسولین فضلہ میں الہ معلوم کے دینے کو اپنا دینا فرمایا اس حاکم ہوا کہ کو انحال خدا تعالیٰ عل علالہ اپنی  
طرف نہ دینے میں کیا کہ سوہ تیج میں کجہ کہ تو کوا پنے کاتھ فرمایا اور دوسری جگہ آپ کے مٹھی کیکر کے چلانے کو اپنا چلانا فرمایا۔ اور آپ کی اطاعت  
کو اپنی اطاعت فرمایا اور حکم آپ کے نفی اسے کوئی ہوا کہ خدا تعالیٰ کے بخشے ہوئے علم حاصل میں نہ اپنے ذاتی یا کسی انسان یا فرشتے کی تعلیم سے پس  
آپے فرمایا بخیر اپنے سے کسی اور سے یا تو ہو تو خزانے میری پاس نہیں اور کسی غریب علم پر ہوا جو آجہ تو یہاں تو سب خدا کی تعلیم ہے جسکا  
وما تبحر الا انی فی رب العزیز ایس کرنا کہ آسانی دے گی کہی جو کجہ کہ تھو نفی امتداد کا ارشاد ہوتا ہو اور کسی کی تادیب کرتی ہو اور اللہ  
نے دوسری آیت کو مانیٹن عن الہی ان ہوا لا وھی تو محی بنی آپ نفسانی خواہش سے نہیں بولتے مگر جو کجہ کی جاکر یعنی اپنے آپ حصہ ۲  
کچھ نہیں کہتے پس جی کہ ارشاد ہوا ای طرح آپے کتا کہ جو اب دیا نہیں تو ساتھ قرآن اور حدیث کے ایک کتر علم غیب کا ہونا ثابت ہے  
اس مسئلے کی تفصیل فرما دل جلا دوسری قرآن آیت ۲۰۶ لکھتی ہے اور اسی طرح علماء عرب نے لکھی ہیں فقیر نے رسالہ خبریہ میں بہت  
واقعہ طور پر لکھا جو ماذ فقیر کے پاس موجود ہے اور احادیثی شہ اسم ابو ہریرہ مانتو یہی نے اپنی تفسیر فاربیات ابو منصور میں زیر آیت  
إِنَّ اللَّهَ عَلَّمَ الْقُرْآنَ لکھا ہوئی قیامت کا علم خدا کہہ پاس ہو بس حدیثوں میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے کہ یا بنی خیروں کو کوئی  
نہیں جانتا جو خدا تم کو پڑھا اور حدیثیں لکھا فرمایا اگر یہ حدیث ثابت ہیں تو مراد انکی یہ ہو کہ ان چیزوں کی حقیقت پر آپ کو کسی اطلاع نہیں دی  
جی کہ بنی بنیہ حساب معلوم کر لیتا ہو۔ اور امتداد کے معلوم کرانے سے جی خبریں معلوم ہوتی ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت امیر ایم ۲  
کو جو تارے دیکھ کر اپنی بیماری کی ٹوٹی تھی اور حضرت صدیق اکبر نے فرمایا کہ بخیر الہام ہوا جو چار جہ کہہ پتے سو لڑکی پیدا ہوئی تھی۔  
اور یہ بات اللہ کے نسا اپنے فرمائی تھی اور حضرت صلح کو بھی اسکا علم تھا مگر قیامت کہ جس کی آمد کسی کو بھی خبر نہیں ہے مگر اس طرح کہا  
جائے کہ حضرت صلح کو اسکا متعلق کا ام کہ کہہ اسکا اذن نہ تھا اور نہ کوئی اور شے بتانے کا مگر دھی آسانی کے ساتھ یہ ترجمہ ہوا ام ابو منصور  
رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر کی عبارت کا جو کہ مصلح کے کسٹ خانہ میں قلمی مکتوب ہو اور حضرات کبریٰ میں لکھا ہو امام جلال الدین سیوطی نے  
جو حصہ صلح کو قیامت کا علم بھی تھا لکھا آپ اسکا پیشہ دیکھنے پر مامور تھے ہاں اگر معلوم نہ ہوتا تو قیامت کے نشان نہ ہوانے۔  
نشان ہوتی تاسکتا ہے جو کہ حقیقت شے کی معلوم ہو۔ اور حلائی عنی عنہ یہ آیت سورہ لقمان میں ہے کہ (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۲۰۱)



کافر کہیں الہ اساوے دشمن غیب اخباراں  
 پس توں بھی نفع اُو ضرر اساوے ظاہر کھنکھن  
 جیہڑے غیب آہو کفال اندر دین سماشے  
 جویں جاں کوئی منکر بہت شکو کسور گریہاں  
 نہ انہاں چیر اندا علم اسانوں آخر کہنا پوندا  
 کہیا جو غیب نہیں پس اوہ غیب نہ جاناں  
 جو کہ اقول لکم انی ماک تے اسد اعطف صریحا  
 تے ولفند کہ مناجاتی آدم صاف عبارت نص گواہی  
 تے سجدہ کرن رشتیاں کارن آدم معلوم آثیا  
 رب کیتا حکم روکل حضرت نال انہاں کفاراں  
 پس کہیا نہ کہان جو کیر پاس خزانے رب آئے  
 پڑا نہ کہان تسانوں تے اوہ علم اثیا حقائق

جو وہ کھ سکھ استقبال زمانہ جہت اسان کل رال  
 تاکارن روکفا جواب ایہہ دتا نبی گرامی  
 اتھ نفی اوہناں عیناں بیکارن روکفا ہویاے  
 جو الہیاں پلٹیاں چیراں منگن تنگن کہیں پائے  
 اوہ بھاویں علم خلقوں ہویا پر ایہہ کہیا جاندا  
 جو مینوں خراوہ چیریاں عیناں خبر نہیں ناواناں  
 تے ہر کوئی جانی کھوں ملاک افضل ختم بنیاں  
 جو ٹھیک بزرگی بنی آدم نوں بخشی پاک الہی  
 بھی لاعلمی جو فائل ملک آدم داشان سواہا  
 موافق عقل اوہناں ہویاں پھر حدیث اظہاراں  
 باوجود اس بات جو میں اوہ میرے پاس سوئے  
 بھی ماہیت اینہاں چیراں سندھی اوہ علم فائق

کلیں

(حاشیہ معلقہ ۲) خدا کے یہ پانچوں علم یعنی قیامت کب ہو اور مینہ کب برسے گا اور آدمی کل کیا کرے گا اور کہاں مرے گا اور محل کی حقیقت  
 پس اس کے بعد فرمایا کہ ان اللہ علیم خیر پس ملا علی قاری رحمہ اللہ نے شرح حرکات مشکوٰۃ زیر آیت حدیث اسماعیلی والی کے لکھا ہے اور شرح حصص  
 اور تفسیر احمدی میں بھی ہے خیر یعنی خیر ہے یعنی بخیر والی اور شرح صبیح یعنی شنبہ والی اور شرح فیصل یعنی فیصلہ والی اور اولیاء غلام  
 نے اکثر ان پانچ چیزوں کی خبر دی ہے اور یہ مضمون مطابق ہر آیت سورہ جن کے جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے مطلب نہیں کرتا نہ دعا کی کسی کو اپنے  
 خاص عیب پر مگر وہ کہہ دے کہ رسول کو اور تفسیر فتح الرحمن لکھا ہے کہ اولیا کا معلوم کرنا ساتھ کرمت کے ثابت ہے جیسا کہ چاروں کتب اور کتب انجیا ہو  
 سورہ کے نور سے اولیاء میں ہے لکھا ہے کہ برگزیدہ رسول سے مراد حضور علیہ السلام ہی ہے پس پانچ چیزوں کا علم خاصہ خدا کا ہے تو  
 اسکا بھی وہی علم مراد ہے جس کی نفی سے مستشہاد ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کے اولیاء اور اگر اس کے سوا کوئی دوسرا علم ہے تو اس کی دلیل  
 و صاف ہو جاتی ہے کیا یہ مجہول لوگ نہیں دیکھتے کہ حضرت خضرؑ نے کشتی توڑی اور کہا کہ یہ لوگ اس کے ساتھ اچھی لکھی کر رہے  
 اور فائدہ اٹھا چکے پس یہ ان پانچ چیزوں سے ہے یا نہیں اور ایک لڑکے کو مارنا اور کہنا اسے کفر کرنا ہے اور دینار کے پیسے  
 خزانہ معلوم کر کے ان میں سے دینار دینا دینی اور کہنا یہ بڑے ہو کر اپنا مال حاصل کر لیں گے دیکھو شروع پارہ ۱۶ کیا یہ چیزیں مفاد  
 میں یا نہیں اور حال یہ ہے کہ جب کشتی پر سوار ہوئی تو ایک پڑیا کے کشتی کے کنارہ پر بیٹھ کر اپنی چوٹی دریا میں ڈبو کر باز نہ نکال تو  
 خضرؑ نے موسیٰؑ کو کہا آپ کا علم اور میرا علم اور تمام خلقت کا علم خدا تعالیٰ کے علم سے اتنا ہے جس قدر اس چڑیا کی چوٹی میں پانی آیا ہے  
 پس یہ معلوم ہو کہ حضور علیہ السلام کا کفہ علم ہوا جو کہ دوسرے نبیوں کے مستثنیٰ میں پھر نفی علم غیب خاص عبد جل جلالہ میں سے جیسے فرمایا سورہ  
 جن میں ولا یظہر علی غیبہ احد الا من اراد فی من رسول الایہ ۱۲ فقیر حلوانی کے یہ سخن اپنے خود بخود نہیں فرمایا بلکہ یہ دیکھ لیا تھا  
 فرمایا کہ باقی تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلعم سے کفار کو کھلے نفی کے کہلو اور دیکھا اگر یہ مطلب ہے تو پھر یہ آیت اور دوسری اس  
 قسم کی آیات جس کے ساتھ ثابت ہوتا ہے کہ علم غیب کا یہ نسبت خلقت کے اور بہ نسبت علم عبد جل جلالہ کے بیجا نہ جاتی ہیں پس یہ عقیدہ  
 ہے اہل سنت کا اور خلافت اسکے گمراہی ہے ۱۲ حلوانی کے یہی فرمایا نہ میرے پاس خزانے میں اور نہ غیب جانا ہوں اور نہ فرشتہ ہوں  
 پس ظاہر میں پانچ چیزوں کی نفی فرمائی پس اگر آپ کا شان فرشتوں زیادہ ہو تو دوسری دونوں چیزوں کی نفی کس طرح ہے جو کہ عطف اسکا

میں نے فرمایا کہ اگر آپ کا شان فرشتوں زیادہ ہو تو دوسری دونوں چیزوں کی نفی کس طرح ہے جو کہ عطف اسکا

۲۰۱



تے اِنَ الْاَشْيَاءِ كَمَا هِيَ شَيْئَانِ حَقِيقَتِمْ فِي كَهْلَيْش  
اَوْتَيْتُ جَوَامِعَ اَنْكُم نالے خود حضرت فرمایا  
جو اگلیاں پھلیاں خبراں اکثر دسیاں بحر عنایت  
حدیث معراج اندر ہر قطر حلق میرے وچہ آیا  
پس جو آکھے غیب جانے پاک رسول خدا ۱۱  
وَلَا اَقُولُ لَكُمْ اِنِّي مَلَكٌ مَّا لَانَكُمُ حَضْرَتِمْ سَالَتْ  
جو ایسا پچھے جبرائیل نبی نے فرمایا چل آگے

شبے بر نشست از فلک برگدشت  
سعدی چناں گرم در تہ قربت براند

اِنْ اَتَيْتُ الْاَمَّاوَجِ اِلٰی تَسَالِ سَدِیْ خَبَرِ تَبَاوَالِ  
ہو سبیل تھے اسرار تھیں تے میں دیکھاں ظاہر  
وَاَنْذِرْ لِهَ الَّذِیْنَ یَخْفَوْنَ خَبْرَالِ دِسْ دُورِ اَلْہِوَالِ  
تے جبریل ہر پاسہ تھیں آگے بنی سدا تے  
پھر اس آیت سے تے ابھی وچہ روح المعانی لیا یا  
تے ناؤں بناں فرشتہ جو بن جسم فقط روح تھیواں  
وَمَارَمِیتْ اِذْ دَمِیتْ وَلٰکِنْ اللّٰہُ دَفِیْ اِیْضًا مَّقَامِ نَبِیْ وَا  
جنا و قتل نہ اوج اس میدان نہیں اؤسکا  
گمراہ فرقہ و قتل موافق کوڑ کر ن گفتاراں  
دل نہیں کچھ قتل فکر و علم نبی وچہ پیارے  
بعد خدا و افضل حضرت کل خسل و قتل آئے

یار باجوں میں حدیث صحیح تے عمل کمائیں  
وَلَا اَعْلَمُ الْعَجِیْبَ غِیْبِ خَنَاں تے یہ حال دسیا  
سنگ تعلیم ابھی جویں معراج حدیث روایت  
علم اول آخردا سارا میں جسد و سنگ پایا  
اوہ راہ خطا سے اوپر ٹہریا چھڈ کے راہ صفا و  
بزرگوں مقام فرشتے جان جہت اُس حالت  
عرض کیتی جو ہواں گاہاں آگ مینوں تہ گے

بنگین و جاہ از ملک برگدشت  
کہ در سدرہ جبریل زو باز ماند

تے اہنیاتوں میں کیا اوہناں اسرار اندیستی تباواں  
هَلْ لَّیْسَ یَوٰی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ اَتِیْوْا کِبِیَاں دَلْ برابر  
حقائق ہو معانی دس تنہاں اسرار ہداواں  
بھی نبی و بچے اس جہت ملک مقرب گزرنے پائے  
نہ کہاں تسناوں جو میں پاس خزانہ رید آ یا  
یا حاجت پوئے نہ کھاوں میں میں تاج وحی نبیواں  
وَالَّذِیْنَ یَبَا یُعَوْنُکَ اٰمَنَیَا یُعَوْنُ اللّٰہُ خَاشِعِیْنَ دَلِ وَا  
حقیقت شاہ سل و تھیں کوئی ہرگز پتہ نہ رکھدا  
وچ علم رسول اللہ و منکر ہو کے رمن کفاراں  
سب خلقت و علم اُس آگ و قطرہ بحر و سائے  
شاہ عبد الغیز اند تفسیر اسنی و لکھ سدا تے

و حاشیہ متعلق ۱۲) سمعہ یعنی میں تمہیں نہیں بتاتا ۱۳) وہ وقت کان عندہ فی اداۃ لما قال اللہ تعالیٰ سنیزہم ایا تانا فی الکافا فی  
وفی النسم یعنی تحقیق تمہارے ایک آپ بچہ دیکھتے کے جو فرمایا لکھا ٹیکے ہم انکو اپنی آمتیں شہر د میں اور نفسوں میں ۱۴) روح البیان ۱۲  
سلہ اور نہیں حکم کیا آپ کوئی تبارک و تعالیٰ نے مگر یہ کہ کبھی خداوند کے خزانے میرے نزدیک نہیں رکھے ہیں فرمایا شیخ ابوالکریم سرہ الزمر  
نے ولایت نور الاسراف یعنی اللہ تعالیٰ کے بھیدوں کا اسراف نہ کر جو غفایں دنیا کے ہیں وہ حقایق روح اور دل کی غذا ہیں مثل گندم کی چھڑ  
کی غذا ہے عرض العیال یعنی بیج زمین استعداؤں کا ذوقی جوئی کو نہیں دیکھتے تمام چیز و نہیں جس طرح شرح کی مولانا جامی علیہ الرحمۃ  
نے بیج شیخ قصص الحکم کے قتال السعدی مبلغ است باسفلہ گفت از علوم کہ ضایع شود ششم در شورہ بوم ۱۵) روح البیان  
۱۶) جلد سوم سورہ النہم شرح زیر آیت و روحنا لک ذکرک ۱۷) علوای عفی اللہ عنہ ۱۲



وچہ سراج خطیب کہیا یہ نفی رسول الہی  
 تاقی نبی و لوگ اعتقاد نہ کرن اُلوہیت دا  
 نہیں حضرت فضل اکرم کل رسولان آہے  
 اِنَّ الشَّيْءَ لَا يَكُونُ وچوں ایہن ثابت کر دے  
 کہ غیر قرے دین کہے نہیں کچہ وجود حدیثاں  
 تفسیر حدیث اصول فقہ سب لوکان لوں بنا کر  
 ہی وچہ قرآن ثبوت حدیثاں جنوں خالق فرمایا  
 یعنی تسال اول ہی جدید پکڑ لہو استمائیں  
 طبعوا و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم سکر بری کڑ اعلیٰ  
 جو تابداری نبی اتی فقہا و اول رواہوں ندی  
 اطیعوا اللہ فی عطف ہو یا حدیثی اتے اہل امر دا  
 وَمِنْ طَبَعِ الرَّسُولِ فَقَدْ اطَاعَ اللہ بھی خالق فرماے  
 جہن قرآن علم سب کوڑ تا ایہہ دسن سالوں  
 تہذو رکعت نماز کتھے اتے حرمت حکم حماراں  
 قل لیسوی لائم و البصیر پیا یا اکھ ادہنا و تیا میں  
 نابینا گراہ سو جا کھا ہے جس رستہ پایا  
 یا جو تالچ وحی ہو یا سواہل بصارت کامل  
 جو دعویٰ کرے رسالت کیونکہ اوہ سنگ غیر رسولان  
 اِن ایت زمانے لاندہب سنگ نبی برابر بندے

تواضع پاروں بھی اقرار عبودیت تھیں سہاسی  
 چوں نصائے حق عیسیٰ اعتقاد اُلوہیت دا  
 ایہیں کنوں تواضع غیبوں نفی نہ مطلق ساہے  
 وچہ امر ہی بن وحی نہ اجتہاد نبی کچہ کر دے  
 جو کوئی حدیث نہ نبی الاثر جوڑ یا کوڑ رئیساں  
 بن قرآن ایہن سب کوڑی ایہہ بد ٹول الاتے  
 مانا تا کہ الرسول فخذ وہ و ما نہا لک عنہ فانتہا سمجھن آیا  
 تے جس تھین نہ کہے اس گلوں ہو و بند اختائیں  
 بھئی بعد اری شاہ رسل ہو و مجتہدین صراحت  
 تا فقط اطیعوا اللہ رب کہتا اور جہاندی بند تھیندی  
 تا ہو یا معلوم فقہ حدیث اطاعت ربی مروا  
 اَنْتُمْ تَحِبُّوْنَ اللہ فَاَتَبِعُونِیْ یَحِبُّکُمُ اللہ بھی دسیا دے  
 زکوٰۃ چالیہواں حصہ کتھے وح قرآن عیا لوں  
 ہو رکلمہ طیب کٹھا کتھے چا دسن اظہار اں  
 جو اٹھاتی سو جا کھا کویں برابر ہوں کہ ایہیں  
 یا نابینا ہے کافر مومن اہل بصارت آیا  
 تے جیہڑ تابع وحی نہیں سو اٹھا ہو یا جاہل  
 ہو کہ برابر کیونکر اتنی خبر نہیں مجھو لاں  
 تے علم رسول اللہ دیوں منکر ول گمراہی تھیندی

سلسلہ قرآن کا بانی عبد اللہ پکڑ لکھی ہے جو اول ہوا سکام غلام نبی تھا اور چار پائی پر بیٹھا تھا ہے اور کسی خبر پہلے ہی رسول صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمادی تھی جو ایک ایسا آدمی اپنے زمانہ میں ہو گا اور چار پائی پر بیٹھا ہو گا کہ سو قرآن کے سب کی سب حدیثیں جھوٹی میں  
 دیکھو کہ وہ جلد اول کتاب اعتصام بالنسۃ کتاب العلم فقیر حلوئی عفی اللہ عنہ سے اگر کہیں کہ لا الہ الا اللہ کئی جگہ ہے  
 تو کہہ کہ محمد رسول اللہ اس جگہ کیوں نہیں لایا اس تفریق کی کیا وجہ ہے اگرچہ سورہ فتح میں ہے پس اسکا تکب کرنا اور اسکا وظیفہ کرنا  
 کوئی آیت نہ ثابت ہو اگرچہ ذکر اور امر کی آیات ہیں پھر تو وہ خدا کے ذکر کے متعلق آیات ہو ہیں نہ حضور کے ذکر کے متعلق ہیں اگر  
 پکڑ لکھی کسی ایسی آیت سے ثابت کر دی کہ جب میں لکھا ہو کہ میرے ذکر کے ساتھ میرے رسول کا بھی ذکر کرو پس اگر اسکو آیت کسی  
 تفسیر حدیث سے ثابت ہو تو یہ جھوٹے ہیں تو کلمہ شریف کے منکر بنہ ثبوت علم حدیث اور اجماع امت اور قیاس مجتہدین وغیرہ کا  
 امر ہی جلد زیر ہدایت اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم کے موجود ہے ۱۱۲ اور یہ جو کہتے ہیں قرآن اور حدیث ۱۵



جاں کیا قریش ابو طالب بن آکھتے تائیں  
تاشا یسین سچائی اُس بنے اوسک ہر دے  
چاہیا یہ کم باجو ویکھن من دے ہن تا ناہیں

غلام ساڈے خود صحاباں تھیں دیو کڈھ سائیں  
تا ابو طالب تھیں سُن بایہ حضرت نال صلاح عمر دے  
تا اگلی آیت نازل ہوئی چا او نہاں تہلا تھیں

وَأَنْذِرْ يَهُودَ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُخْشِرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُم

مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ

اور ڈرا ساڈھ اُسکے اُن لوگوں کو کہ ڈرتے ہیں اس سے کہ آکھتے کئے جاوینگے طرٹ پروردگار اپنے  
کی نہیں واسطے اون کے سوائے اُسکے کوئی دوست اور نہ شفاعت کرنیوالا تو کہ وہ بچیں

جو رب اپنے دے اکو پیش ہوں تھیں ان بھائی  
ہو اسیڈوان تیروں بچن گنا ہوں (سادے)  
یا اہل کتاب اتو مسلم لوگ جو قائل بعثت فشر دے  
ولی قریبی جیہہ اکم سوارے خوب تنہاندے  
جو ہیں مراد کفار تا کہ بچتے اعتراض نہ بھائی  
جو نہ کوئی کفار اندا حامی نہ شفیع کوئی آیا  
جو نبی شفاعت اہل گناہوں نقل صحیحوں دیوے  
نال قرآن اجماع حدیث ایہہ ہوں شفیع ہر حالے  
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَ الرَّبِّ إِلَّا بِإِذْنِهِ پارہ تریجا بھائی  
تا ولی شفیع ایماناں والیاں کارن سب سداون  
جو یس سوسو بچطیک ربک فخر منی روح قرآن دیا

تے نال قرآن دواویں پیار یا او نہاں لوکا تائیں  
نہ ولی شفیع کوئی انہاں کا من ایہی باجھ خدا دے  
ابن عباس کہیا وہ مومن جہناں خوف فشر دے  
لَیْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَی نہیں کوئی جہت انہاندی  
اتو نہیں کوئی بن رب یہناں جہت جو کر سفر شراکائی  
جو دمالہ من تھیم وکاشفیع تھو رب صاحب فرمایا  
جو مومن میں مراد اتھ اعتراض گنجائش تھیں دے  
بھی بنیاں ہو فرشتیاں دی تے اہل ایماناں لے  
بعد خدا دی اذن شفاعت انہاں قرآنوں پاٹی  
جاں جہت شفاعت گاری اذن الہوں پاون  
تے شاہ رسل نون اذن شفاعت دیا دچہ تھ آیا

سہ یعنی ان پید مذکی طرف خیال آپت کو بلکہ کو قرآن شریف ساڈا دواویں اپنے رب کے آگے ہونے سے ڈرتے ہیں یعنی مومن اگرچہ  
ڈرانا ایسا عام ہے مگر فائدہ اس سے مومنوں کو ہی ہوتا ہے نہ کفار کو چنانچہ کسی جگہ فرمایا جو کافریں نہیں سنتے یعنی ہدایت قبول نہیں کرتے جو کفار  
ازلی میں ۱۲ حلوانی ۱۵ اور کہا گیا ہے معنی یخافون کا یعلمون ہوئے ہو لوگ جانتے والے ہیں سو وہ لوگ مومن اور کتابی ہیں جو قیامت  
اور حضرت فشر کو جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے خاص کیا ہے اُنکو ساڈھ ذکر کے سو وہ چھپاتے ہیں اگرچہ آپکا ڈرانا تمام خلقت کے لئے  
ہے جو محبت اپنے رب تک ہے اُنکے غیر سے جو یہ سنتے ہیں فشر اور فشر کو یا مراد اس سے کافر ہیں یعنی ڈر کفار کو ساڈھ قرآن کے  
کہ وہ فشر اور فشر کے معنی نہیں ایسی واسطے فرمایا یخافون ان یخشروا الی ربہم یا مراد تمام خلقت ہی ۱۲ غاڈن ۱۵ یعنی اعتراض  
تھا جو مومنوں کے سوا اللہ تعالیٰ کے ولی اور شفیع کوئی بن نہیں سدا لہ اذن اللہ تعالیٰ سے وہ ولی اور شفیع بن سکتے ہیں تو یہ وہ اعتراض باقی  
تھانہ معنی یہ ہو کہ سدا لہ اذن اللہ تعالیٰ کے کوئی ولی اور شفیع کسی مومن کا نہیں ساڈھ اذن کے پس شفاعت اُن گروہوں کی  
ثابت ہو گئی ۱۲ حلوانی ۱۵ عفی اللہ عنہ ۱۲



تے و تفسیر اس آیت کریمہ نقل حدیث رسولوں  
مقام محمود شفاعت و عذکدہ قرآن دکھائیں  
زیر اس آیت عبدالقادر مودع و چہ کہیا فی  
بلال رضی اللہ عنہ حجاب اے مسلمان تسمی  
پچھل عترت ہو عینہ غنی قریش سدھائے  
جو انہاں والو ان سے مجھے مال بنی سے  
ناکھن بنی نوح جو پاسوں نقص لوک اٹھاویں  
جو انہاں والو مجھے ان دیسانوں بدبو آوے  
میں کھانے میں مومن اپنی مجلس کتوں پر اہل  
جو حد اس میں خدمت وچ نہ اید اٹھائے جاوے  
اوہ انہاں فقیرال مسکیناں سنگ بٹھیاں کچھ اسانور  
ہایت اُپر چلیں ہے بونہہ سرور جن انساناں  
کہن قریش دیو لکھ حضرت سدا علی گرامی  
تے اوہ ہر یار غریب گوشے لگ بیٹھے تھوں جھونے

جاں ہاں مٹی بھی گیا جہنم ناہ میں راضی مولوں  
نہ لایچہ علی اللہ البنی والذین اصنامہ بھی فوایا سیئر  
جس کرسن حق شفاعت حضرت کر قبول الہی  
ایہہ یار قریب آہی وچہ خدمت بیٹھے بنی گرامی  
تا بیٹھیاں کچھ بنی سنگ فقر والوں ایہ گھبرائے  
تے سنگ نہاں لٹھیں سمجھے عار کفار نہ دیدے  
تا پاس تیری سین بیٹھے شاید ہووی اثر ایتھاویں  
انہاں پاسوں چاکستیں ہو سن حضرت فرماوی  
پر کہیا اوہاں کر وکھری مجلس خاص یک جہت اساک  
جو کئی کر وہ اطراف عرب خدمت وچ نہ آوے  
کیا کہن وچہ ساوی تے انہاں کچھ فرق عیاںوں  
پس ایہ گل مٹی الیوں دتی رائے عمر فی شانوں  
تے کاغذ آیا عہد لکھتے ہوئے تیار تمام  
نظر حیرت سنگ تگن دیکھے بجاہ ساکے کیا ہوئے

یعنی فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے نبی صلعم کو اور مومنوں کو جو آپ کے ساتھ ہیں اس پر جب ایسے مجمع عام میں بادشاہ کا کوئی وزیر کسی کی حاجت  
کرے اور بادشاہ قبول نہ کرے تو پھر اس مجمع میں اس وزیر کی سفارش ہوئی ہے اور حال یہ ہے جو وہ فرمایا ہو اللہ جل جلالہ نے در بیان  
اس آیت کے کہ قیامت کے دن میں نہ سو کر سکا اللہ آپ کے ساتھ ہو گا یعنی بوسین صالحین پس ان کی عزت بہت منظور ہو کہ جسکے  
حق میں شفاعت کریں منظور ہوگی جس طرح تفسیر موضع القرآن وغیر میں موجود ہے اور عبارت موضع کی یہ کہ اسدن شرمندہ نہ کر گیا خدا تعالیٰ  
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی جسکو بخشا دینے کے کہ وہ کیسا ہی گنہگار رہے خدا تعالیٰ انکی خاطر سے مقرر بخشید گا اور اسدن وہ لوگ بھی شرمندہ  
نہ ہونگے حوایان لاویں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منزل ہفتم سورہ تحریم طبع خادم الاسلام دہلی ۱۲ ص ۱۲ جبے افرغ  
بن خالہ اور عین بن حبیب اور غزالی اور آویسی کئی مشرک سوا انکے مولفہ القلوب ہیں یعنی جنہوش الفت سیوین کی خاطر واری  
کرتی حضرت صلعم کو منظور ہو بسبب امید اسلام ہے کہ شاید یہ اسلام قبول کریں اور بہت لوگ اس قسم کے مسلمان ہونگی ۱۲  
حلوامی عقی عنہ ص ۱۲ کہا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ آپ اس طرح بھی کر دیکھو شاید یہ بہت یاب ہو جائیں ۱۲ خازن ص ۱۲ کہا صاحب  
خازن نے کہ اسکے شان نزول میں بڑا غشہ ہے اسلئے کہ مسلمان کا اسلام لانا ثابت ہو مدینہ منورہ میں اور اسلام مولفہ القلوب کا بیچ  
سورہ فتح کے بعد اور سورہ انعام کے مظہر میں نازل ہوئی ہے پس اسکا شان نزول اس طرح صحیح ہوا بلکہ صحیح وہ ہے کہ روایت کیا حضرت ابن جود  
رضی اللہ عنہ اور کلینی اور عکرمہ نے کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ گندری ایک جماعت قریش کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بیک  
آپکے صیب اور عمار اور بلال اور حباب اور شل ایہ غریب مسلمان تھے تو کہا انہوں نے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا راضی ہیں آپ ساتھ  
آئیں بسبب بی قوم سے بد کہ لینے کے کیا یہ وہ لوگ ہیں جنہو اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے ہمارے درمیان سے یا کیا ہو تو تم مانج ان کو کوئی  
پس نکال دیو اگر تو نہ شایدا طاعت کریں ہم تیری تو پھر نازل ہوئی یہ آیت ۱۳



تا اچا چیت خطابوں رب نازل فرمایا

دیکھ اگلی آیت ناہ انہاں مسکیناں کدھن آیا

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا

رِزْقِهِمْ عَلَيْكَ مِنْ شَيْءٍ مَنَعَهُمْ فَتَوَلَّوْا عَنْهُمْ وَقُلْ مَنَظَرُكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

بَعْضُ لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِن بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ

اور مت ہانک دی ان لوگوں کو کہ پکارتے ہیں پروردگار اپنی کو صبح اور شام چاہتے ہیں منہ اوسکا نہیں  
اوپر ترے حساب کے کچھ اور نہ حساب تیرے سے اوپر اونکے کچھ پس ہانک دی انکو پس سو جاویگا  
تو ظالموں اور سیرج فتنہ پڑال ہو جو بعضے انکی کو یعنی ازبایا ہو ساتھ بعض کے تو کہ کہیں کیا یہی میں کہ احسان کیا ہو اور نہ

نہ دور مٹایا انہاں لوگاں جہر و کرن عبادت سائیں  
نہ اعمال نہان نہاندا کجہ لیکھا اوپر نسا ند سے  
پس ناہ انہاں تر میں اپنی مجلس کنوں کدہاں  
بالغد اوقہ والعشئ پڑھن نماز صبح عصر دی  
ہر دم یاد الہی ربط قلب ول مالک پیارے  
یا مجلس کنوں ہر ایت کدھن یا غریب شانے  
اس تھیں عصمت حضرت ثابت تک بلج صوابوں  
یعنی کفار اندانہ کرجیاں اسقدر جیسا  
اس حکم تشاری دنیاں اوہ شخصیں تحریر گوائے  
تے پس صلاح دیوں تھیں چاہی عمر معافی ساسی  
تاسد یانی اسانوں آو کہیا سلام اسانوں  
جد اسیں چاندی جان دی وچہ حضور نبی رحمانی  
پھر کو چھپے بکر بندہ حضرت وچ اساد سے  
پھر کہندو حمد اند جس نے حکم منیوں ہے کینتا  
ایہ اسد والو لوگ جہاندی خاطر داری آہی

پیرائے  
نہ عملان تیر یا ندا کجہ لیکھا ہوا اوپر انہاں ند سے  
ہو جاویں منت اہل ظلم تھیں کدھن کنوں انہاں میں  
اوقہ ناشال تھیں چاہن رضا اسد برتر دی  
تے کوئی شے غیر ٹکانے رکھن ہوندا ظلم سواری  
تے مغز وال اس جگہ بجاون آہ غیر لکھانے  
ضمیر حسابم دا ہے کف راں طرف جنابوں  
تے ناہ ایمان لیاون تھیں توں کجہ غم نہ کریں قریبا  
اوہ کاغذ دور کیتا جھٹ پیا یا غریب سداو  
ایہ مہج کبیرے اگے کنوں معالم دیکھ گواہی  
رب ذات اپنی تے حمت لگی ہو خوشی تسانوں  
پر جہت ضرورت لیجا نہ شریف اس تھیں جانی  
اساں گوڈیاں سنگ نبی دی گوڈی لگدو تو رب دی  
میں صبر کراں سنگ تسال بھی جیون ہل اٹھالیتا  
جہاں پاروں شاہ سئل نول شو عتاب الہی

سہ آئینے کمر کا نہ آچو اسقدر کوئی رنج ہے نہ آچی کوئی حاجت انہی متعلق ہے ۱۲ خلاصہ تفسیر ۱۲ اٹھالیتا یعنی ساتھ تھارو  
ہوا ہے ۱۲ خلاصہ ۱۲ سورہ کہف میں فرمایا کہ سکھو یاد کرنے والے ہیں ۱۲



کہ مجلس عظیم یا مسجد و رسول جہت لحاظ امیراں  
تہ اہل علم نوں کھڑا کرن وچہ قرب امام سوہائے  
تعظیم اتنی تخصیص کسے عالم دی منع نہ آئے  
جو مسجد یا ایشیا مسجد پر مہرے قابض تھیوے  
شیخ اتنے علما و انہوں بھی استحاب ایہائی  
اپنی پاس بھاؤں تھماں نظر عنایت پاؤں  
ہو پھلی آیت سنگ تعلق اگلی آیت سند  
ولا نظر الدین یدعون ربہم ماہ کہ دو و حضور و پیاری  
جوا و نہاں لکنا کچھ تیرے اوپر لیکھا ندیں  
تخصیص ولایت اس آیت وچہ ہے خالق فرمائی  
جویں نیال اتنے روناں بوئہ دوست رب کھیندا  
جویں نال رسالت شاہ رسولان ریشان و وصایا  
فتنا بعضہ بعض ایں کہتاں سنگ کہتاں آزمادی  
پس چاہی فاضل شکر کری مفضل صوری آئی  
جے صاحب مفضل اس کو شش فضل پاؤں وچہ کر دا  
جویں سلیمان شاگرد سنگ ایو صاحب برہک جیہی  
تے ہی فاضل نوں فتنے تھیں فضل اپنے دے تائیں  
تے ہی مفضل فضل اپنی تھیں وکن نال عروراں

مسکیناں فقراواں پچھاں ہٹاؤں منع کثیراں  
خدا پرست ہو خائف مجلس و عطا نہ دور ہٹائے  
بوئہ آثار شواہد اسوچہ شک نہ کرناں بھائی  
ایہہ بوئہ خدا رجائیں وچہ تویں ہو ہر جگہ کچھوے  
مرید شاگرد جو لائق شفقت سنگ رکھوئیں بھائی  
لحاظ عوام یا کسے امیر وں ناہ تنہاں دور ہٹاؤں  
ایہاں دوہاں گرداں سلیمان اٹھال سلیمان سوہندا  
اہل ملک تائیں جو تیرا صاحب نہ سہن پیارے  
جو مجلس سینوں و مرکیں تنہاں ظالم و ستم تدابیریں  
بعد نبوت اتنے رسالت ویکھو عراشیں بھائی  
اووین بھو صفیاں و لیاں دوست رب کریدا  
توین نال ولایت یار بنی ویاں اعلیٰ درجہ پایا  
فاضل سنگ مفضل و مفضل فاضل سنگ پاندی  
جو فاضل کری نہ شکر و مال ہو وچہ فضل اس بھائی  
مفضل صاحب سنگ فاضل شاگرد ہوں برابر فر دا  
عجوبت وچہ دونوں پورے جویں نص صریحی  
مفضل اس پر جو نظر اندر دشت گئے فقیر کہہ میں  
تے ہی فتنے مفضل فاضل و مفضل شہر و رواں

۱۱۵ نال کہ اس غریب حق تلف نہوا و نہوا انصاف کو اسکی دل لکھی نہو تیرا اختیار ہو اور کسی شخص کو باعتبار علم اور خدا پرستی کے یا کسی  
ضرورت شرعی کے ساتھ عزت اور بزرگی دینا اور کسی خاص جگہ پر بٹھانا جائز ہے ۱۱۶ ولایت محض برگزیدہ یعنی جن لینا حق تبارک  
تعالیٰ کا بندہ ہے جیسے نبوت اور رسالت محض برگزیدگی ہے اور جل جلالہ کی اور یہ دونوں تعلق نہیں رکھتے ساتھ کسی سبب کے  
سیبات سے عرض سے تحت اثری یعنی یہ مرتبہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتے ہیں نہ اور کسی سبب سے ۱۱۷ بغیر سبب  
اصحابہ و جمیع الخلائق والجن والانس والملك یعنی ہوا صحابہ اور انبیاء و تمام خلائق جن والانس اور ملائکہ مگر ان ایشاں ۱۱۸  
۱۱۹ وکن الہ فتنا بعضہ بعض اہم اسی طرح آزمائے میں بعض کو بعض کے ساتھ ۱۲۰ فاضل یعنی بزرگی اگرچہ کوئی  
کسی چیز میں فضیلت رکھتا ہو اور مفضل وہ جو ہر کسی کو فضیلت دی گئی ہو یعنی مفضل عاجز ہوتا ہے ۱۲۱  
۱۲۲ حضرت سلیمان علیہ السلام بسبب کثرت اپنے صورت اعمال کے عروج عبودیت کے اور ایوب علیہ السلام ساتھ  
اپنے عجز کے صورت اعمال عبودیت میں سے برابر ہے تعیم العبد ہونے میں جیسا کہ حق و تبارک و تعالیٰ نے دونوں کو  
فرمایا نعم العبد ہونے کے یعنی اچھا بندہ ہمارا روح البیان ۱۲۳ اور غصہ کرنا اسکا اس کے حق میں اس کے فضل کی نسبت اس فاضل سے ۱۲۴

۱۲۴ اس آیت میں جو فاضل و مفضل کے ساتھ عزت و بزرگی دینا اور کسی خاص جگہ پر بٹھانا جائز ہے اس میں جو فاضل و مفضل کے ساتھ عزت و بزرگی دینا اور کسی خاص جگہ پر بٹھانا جائز ہے اس میں جو فاضل و مفضل کے ساتھ عزت و بزرگی دینا اور کسی خاص جگہ پر بٹھانا جائز ہے



پس عاقل و پر لازم ہو اختیار کرن اس شیئوں  
مگر جو رب ارادہ کینا اودہ تدبہ کافی پیار سے  
ارادت ہوتن قسم ارادت ہو بہک دنیا والی  
نس و نشان بہک دنیا و اہد یوں سنگ و نفی نقصانوں  
ہو و جی محض ارادت عقبی حیوں مولے فرمایا  
بھی نس و نشان سلامت ہی بہک و چہ دین خدا دی  
تے و نشان سنگ کن محبت دوم علامت آئی  
پرید دن و بھٹا اودہ ذات خدا دی چاندی  
ذات اپنی و خلق کو لوں ہوں آزاد تمامی

مارا خواہی خط و دو عالم درکش

در بحر غرق شو درکش

فضیلت مسکیناں فقرواں بڑھ غیاث آئی  
وچہ روح البیان سعید خدای تھیں نقل وایت آئی  
اودہ لوگ مہاجر و پناہ دی آپے انور تارے  
تے خازن اوپر ساڈی پڑہ اسی قرآن سچا وال  
تے اسیں سارے سندے آپے اودہ کتاب حقانی  
بکثرت پیریں کینا اودہ جی واپس نازل حکم اسباباں  
کہیا سعید خدای تے بیٹھے حضرت پوج اسافے  
پھر تنہا کہیا انج حضرت حلقہ کر ہوسارے  
راوی کہے نہ اونہاں تھیں کوئی بنی سچچان کریدا  
ایوٹول مہاجر روز حشر تال پوٹیل ملن مرادال  
غنی حساباں دیوچہ ہوس گوناگون بلایس

حافظ تو انکرا دل درویش خود بدست آور

کہ مخزن ز رو گنج درم نخواہ ماند

تے بنی کہیا ہر شے دیکھان کبھی ٹھیک کہیا ہی  
ہے صبر کنوں تنہاں ٹھیں رب سنگ و نفی نقصان

تے کبھی جنت حب فقیراں مسکیناں فرمائی  
وچہ روح البیان مدنیال لکھیاں طالب اونہاں بھالے

سہ یعنی جس شخص نے آخرت کا ارادہ کیا اُسے واسطے اُسکے کوشش کی اپنی ۱۲ روح البیان

جو حق اس رب اختیار کیتی ناہ کر ارادت پوٹوں  
کاشقی جیو بکر وچہ حبیبی لکھیا ویکھ سوٹارے  
توید دن عرض الدینا ہے جویں و سیار کمالی  
راضی ہوں و بجا و دیشان تھیں منہ بھونال  
و من اراد الاخرة و سخی لہا سچہ ہا و سیایا  
سنگ دنیا نقصان رضا خوش دنیا نال اتفاقے  
ہو تیرگی محض عبادت خالق جیوں اللہ فرمائی  
نشان اوس پر دوٹاں جہانال کھد قدم سنگ جانور  
تے خالق خلق جو کرن برابر اودہ مشرک بزمی



عطار  
ذوالبین

حب و رویشاں کلی حیرت است

و شمین ایشان سزائے لعنت است

رب غنی کفار مسلماناں مسکیناں سنگ نایا  
گروہ کمال ایمان خدمت حضرت عرض سنا فی  
تنہاں کچھ جواب نہ حضرت نامید جاں چلے  
اودہ جاں دل و چہ خدمت تیری کھ سلا تہاں

اودہاں سنگ لکان اُنہا جو سداں غنیاں شکستیا  
جو ایں سب و کونیاں بخشش اسان کنول الہی  
تاریک فرمایا جو میں مند و حکم اساو و گھلے  
جو ایں علی آیت حق اودہاں آئی و چہ رونوی پاں

وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ

رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ

تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَكَذَٰلِكَ

نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ أَعْيُنٌ

ع

اور جب آویں تیر سپاہ لوگ کہ ایمان لائو ہیں ساتھ نشانہوں ہماری کے پس کہہ سلامتی ہو اوپر تمہاری  
لکھی ہو پروردگار تمہارے نے اوپر ذات اپنی کے مہربانی یہ کہ جو کوئی عمل کر و تم میں سے بُرائیاں  
ساتھ نادانی کے پھر توبہ کرے پیچھے اسکے اور نیکیاں کرے پس تحقیق وہ بخشے والا مہربان ہے اور  
اسی طرح جدا جدا بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں اور تو کہ ظاہر ہو جاوے راہ گناہگاروں کی

کہہ اپنی رب حمت لکھی جو چلے راہ بداندے  
بعد اس کے کچھ نکوئی توبہ دے در آئے  
تے اینویں ایں آیتوں کی کھول بیان کمالا  
جاں اتری ایہ آیت بعد اس پاک حبیب سوارا  
السلام علیکم کتب بکم علی نفسہ الرحمة آیت بھاری  
صلح جو تھی آویں استغیث نادم ہو یا بھائی

جاں اودہ لوگ آدن تہ پاس جو حکم سناندے  
نال جہالت کنول تساوئی نے بد عمل کماٹے  
تاریک معاف کر دی جو ہو اودہ رحمت بخشش والا  
تاجو راہ گناہکاراں دا ظاہر تھیوے سارا  
جو آوند ایا ربی دی خدمت فرمانے استائیں  
معالم خازن و چہ ایہ آیت حق عمر دے آئی

لہذا میں ہر ایک آیت کے اعلیٰ اختیار کے ساتھ اور فقر اکو اعلیٰ اختیار کے ساتھ آنا ہو ایک دوسرے کی ضد پس آنا اعلیٰ اختیار کے ساتھ  
یہ تھا جو حد کیا انہوں نے بقیہ کے ساتھ اور فقر اکو اعلیٰ اختیار کے ساتھ آنا ہو ایک دوسرے کی ضد پس آنا اعلیٰ اختیار کے ساتھ  
غنی کفار کے یہ تھا جو دیکھتے غریب اصحاب و انجی رفق اور ان کے مال کی اور دنیاوی عیش و عشرت کی پس یہ مومنوں کے لئے فتنہ تھا  
یعنی جو لوگ مجھ کو واحد و پاک جانتی ہیں اور سچے پیغمبر بحق اور قرآن کو سچی کلام اللہ تعالیٰ کی یہ ہو مراد یا فتنوں کی ۱۲ رونوی سہ یعنی جو  
صلح و مشورہ حضرت عمر نے حضور اکو دیا تھا کہ آپ یہ کام بھی کر دیکھیں شاید بیان لے آئیں پھر جب آپ کو یہ عتاب لبر اندہ ہو تو حضرت  
عمر نے فرماتے اور غرض اہی کی ۱۲ فقیر علوی عفی اللہ عنہ ۱۲



مُہر و کس سلام تو مومنوں کو خوشخبر سنا و ن  
ایسے سچا بولوں بن کم دونوں مومن عمل کما و ن

### اشارات

گناہندی بیماریاں جہت اس آیت پر شفا میں  
پر شرط ایسی بہتر ہو تو بہ استغفار و عافیت

درومند ان گناہ راز و شب

آرزو مند ادا وصال یار را

راہ خلاصی والے چاہن شرماعقل تائیں  
صلح لوگ جس پاسے اتول واک بھوئیں

گناہندی بُریائی ویکھو ہو ر عذاب اس جہائی  
طریقہ پہلا دوسرا تو بہ استغفار ایہائی

پھر اگر موعظ دی کیونکر مجلسی نظر کرے اتوئے  
ضعف اپنا دیکر بے جو گرمی دھپ نہ جھلے

ہن جتنے قسم گناہ سب ملے تائب ہوں بجائے  
پس چاہئے کہ گناہوں نکلن کوشش کر کے سائے

ناگلی آیت رب اتاری موضع ویکھ منائیں  
قریش جاں دین بتاں لہدیا شاہ رسل متائیں

قُلْ إِنِّي نَحِيْتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قُلْ

لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذْ أَوْ مَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ

کہہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں یہ کہ عبادت کروں اُن کو گونگی کہ چکارتے ہیں سوا خدا کے کہہ نہیں پیروی  
کرتا میں خواہشوں تمہاری کی تحقیق گمراہ ہو جاؤ نہیں اس وقت اور نہ ہوں میں راہ پانے والوں سے

کہہ میں منع ہو یا جو پوجا کر اُن بتاں مرداراں  
جہانندی تسبیح جہ خدا دی پوجا کرو خواراں

کہہ میں کراں پیروی جو تسبیح اہل نفس مضائیں  
تضحیک میں ہواں گمراہ نہ بدلوان آیت رائیں

جاں کہیا کفار قصوں تک کنوں غلب و راویں سانوں  
عذاب سدو ہاویں جولیاویں تار ب کہیا عیانوں

لے گناہ جو کچھ تین قسم میں ایک وہ گناہ ہیں جو درمیاں تمہاری اور خدا تعالیٰ کے ہیں جیسے شراب زناہ مزایہ وغیرہم علاج انکا فرما  
ہو لگہ رو گناہوں ہوا و پختہ کرنا اپنی آپجائیں گناہوں کی ترک پر اولیک قسم کے گناہ درمیان چرے اور بندوں کے ہوتے ہیں

جیسے حلال کرنا اُن کا بغیر حق کے یا اور ایذا دینا خون کرنا اور بھی جو اسی قسم کے ہیں کفارہ انکا واپس کر دینا سے مال انکا  
یا ظلموں کا بخش دینا جو اپنے کے گئے غصے اور اگر وہ مرتکب ہوں تو پھر نیک دعا اور صدفہ کرنا اُن کے حق میں اور ایک اور قسم

کے گناہ ہیں واجبات کا ترک کرنا جیسے نماز روزہ وغیرہ پس کفارہ انکا واکرنا انکا ہے جہاں تک طاقت رکھتا ہو۔ پھر  
جب اُسے اپنے دل کو گل گناہوں سے پاک کر دے الا تو ساتھ ان طریقوں کے لائق ہے جو رجوع کرے ساتھ بہتر خوشی

اور عاجزی کے پس یہ بات امتدعا کے فضل سے پوری ہوگی پھر جاو غسل کر اور اپنے کپڑوں کو دھو اور غار دہ گناہ  
ادا کر جیسے حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کوئی زندہ کہ جس وقت گناہ کرے گناہ کرنا پھر سو مہنی طرح سے دھو کرے پھر

کھڑے ہو کر دو رکعت ادا کرے پھر اسد جل جلالہ سے بخشش مانگے۔ مگر جو بخشش کیجاتی ہے واسطے اس کے ۱۳ روح البیان  
۶۳۵



قُلْ أَنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَكَذَّبْتُم بِهِ مَا عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ  
 بِهِ إِنْ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ يَقْضِي الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ قُلْ لَّوْ  
 أَن عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَفُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَاللَّهُ  
 أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ  
 مَا فِي الْكُفْرِ وَالْجُرِّ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ  
 فِي ظُلُمَاتٍ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٌ وَلَا يَأْسٌ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ

کہتے ہیں میں اویس پر روشن کے ہوں پروردگار پر کھٹوت اور جھٹلایا تمہارا سکو نہیں میرے پاس وہ جو جلدی کرتی ہو  
 تم ساتھ اس کے نہیں حکم مگر واسطی اللہ نے بیان کرتا ہو حق کو اور وہ اچھا فیصلہ کرنا والا ہے کہ اگر میرے پاس  
 ہوتی وہ چیز کہ کتاب لکھی ہو اسکو البتہ فیصلہ کیا جاتا کام درمیان میرے اور درمیان تمہاری اور  
 اللہ جو چاہتا ہو ظالم کو اور نزدیک اس کے ہیں کجیاں غیب کی نہیں جانتا اور نہ مگر وہ جانتا ہو کچھ  
 بیچ جنگل کے ہے اور دیکھتے اور نہیں گرتا کوئی پات مگر جانتا ہے اسکو اور نہیں گرتا کوئی دانہ بیج اندھروں  
 زمین کے اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر بیچ کتاب بیان کر دیا الیٰ

کہہ میں پر قرآن اتے وحی ربی عمل کما ندا اوہ میرے پاس نہیں جس حدی نال ثباتی کردے رب ہی بیان کر واتے بہتر فیصلے اوہ کریندا تا جگر اسال تساندا لکدا رہندی ناہ خرابی تے اسیر پاس غیبا ندی کجی بن بب ہو رجانے	سوساں جھٹلایا ہو اوستائیں پھر یارہ شیطاندا ناہ وھل جلدی ہو وچہ غذاب اللہ تیرے کہہ جسدینا لک تسیب جلدی جو میں پاس ہوندا تو اللہ جانو اہل ظلم دی ناہیں نال صوابے تے جوشے ہے وچہ جنگل وریا سدا علم اوس دانے
--	--

یعنی جو کاترتے ہیں فاعطو علیہما حاکمۃ من السماء یعنی میرے آسمان سے تھیرے تب فرمایا آجی بڑا ایک الہی بل جاکر کہ جب یہ پھر رسا و  
 میرے قابو میں ہوتے تو فیصلہ ہو جاتا یعنی تم ہلاک ہو جاتے بسبب جلدی کرنے کے واسطے خدا کے مگر نہ دیکھ اللہ جل شانہ کے ہے ۱۲  
 سراج المیزان جس کے تم لوگ حقدار ہو اسکی آمدن کا وہی وقت ہو جے وہ حقدار میں ۱۲ سراج میرے یعنی خدا کے نازل ہو سکا وقت  
 جو غیب میں ہو یہ تو اللہ کو معلوم ہے کہ تم کو کون غذاب ہو گا اور یہ غیب بھی وہی جانتا ہو کہ جلدی کرنے اور دیکھ کر نہیں اسکی کیا  
 حکمت ہو پس ظاہر کر اے غذاب کو جو جب چاہنے حکمت اپنی کے تعلق اسکی حکمت کے ہے چاہو تو پھر اللہ تم کا اور دلیل اس میں کہ اللہ کو علم تھا  
 ہر چیز کا پہلے اُس کے واقع ہونے سے ۱۲ سراج میرے



تے ناہ کوئی چھڑو درختوں پتھر لگاؤ سنوں رب جانے  
 مگر اوہ وچہ کتاب روشن دی لکھیا ہو یا سائیں  
 متابع الغیب ایہن پنج خیراں جویں اللہ فرمایا  
 کہیا صحاک قتال ہوا وہ علم اوقات غذا باں  
 جو لکھوی کنول عالم بن مسعودوں قول لیا یا  
 وچہ سورہ جن خاص غیبان رب کسو خبراں کردا  
 کہیا بیضاوی غیبی علم اوہ خاص جو اسد جانے  
 تے ولیاں علم اتباع رسولوں جو غیبی گلزاراں  
 ہوا احمدی وچہ مراد اس غیبوں اوہ پنج غیب مراد اں  
 جلال سیوطی وچہ خصایص حضرت شاہ صفیان  
 جو جگہ فلانی بارش بہت ہوئی ہوا ایس دھڑے  
 تاخیرائی جو جگہ فلانی اندر روز نسلانے  
 تاذا کہ ایمان اونہاں نول شاہ رسل فرمایا  
 تہ اہل عباسول ابو نعیم روایت کیتی بھائی  
 اور اوسنوں فرمایا تک حضرت خوشی ہوو میں تائیں  
 فرمایا جدہ پسر توں پاس ساڈے لیا ویں

ایہ اور اکثر تفصیل بھی علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شریعت دارت۔ حاصل ہوئی اسکا کہ یہ کہ جسکو اللہ تبارک تعالیٰ چاہتا ہے ان کے پاس

نہ وانیچ زمین اندیاں جو تر خشک ہو یا نے  
 ہر لوح محفوظ کتاب روشن اتھ صفا مراد سائیں  
 تے اینویں وچہ بخاری حضرت شاہ رسل فرمایا  
 جو کہ دل غدا ہے نا تو ایویں سیاق کلام صواباں  
 اسدی سمجھ نہ آئی لکھوی ناحق رولا پایا  
 مگر رسول پسند یہ تھیں رب نہ کردا پر وہ  
 رسول پسندیدہ نول بعض اوس کردا رب عیائے  
 جیوں نور سوج دیوں جن دیتائیں قرآنے اظہاراں  
 جو آخر لقمان سورت دی کیتا رب ارشاداں  
 نقل حدیث لیا یا بکدن کہیا ختم بنیاں  
 کچل نفاقاں سنیا کہن مناں کویں پیچ بولاری  
 بارش خوب ہوئی سن متے منکر اوسن مانے  
 ایہ خبر ایمان کری تساں پوری کمنختو تبلیا  
 عباس دی بیوی ابو الفضل کفر بنی دل آئی  
 جو رحم تیرے وچہ پوتر میگا خلقیا اسد سائیں  
 جاں زن جنیا لڑکا لیگئی وچہ حضور مناویں

لہ مفتاح جمع مفتاح کی یہ استعداد ہو کہ جس کے ساتھ غیبوں کو لایا جاو ۱۲ سراج المینہ الخطیب ۱۲ اس آیت کی تفسیر گزرجی ہے زیر آیت  
 قل لا قول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب الا یہ کہ جو قریب اسکو گدی ہے ۱۲ حوالائی غفی السعدی ۱۲ خزانے بارش یا غدا  
 یا نیک بخت یا بد بخت کرنے کے یا عمر کی مدت کے خازن وغیرہ ۱۲ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سوا ان پانچ چیزوں کے  
 سب چیزوں کا علم ہے پس اگر یہ صحیح منجملے تو مطلب کیا یہ ہوگا کہ یہ پانچ علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے سوا ایو آپ حاصل کرتے ہیں  
 پھر حضرت مملکہ اولیا و اسد نے اکثر ان پانچ چیزوں کو اول میں ہی خبریں دیں تھیں پھر ان پانچ چیزوں کا علم خاص علم خداوند کا ہے  
 اور پانچ آیت سورہ جن یعنی ولا یظہر علی غیب احد الا من اراد فی من رسول یعنی اللہ تعالیٰ نہیں خبر دے کرنا کیسکو اور اپنے خاص غیب کے  
 مگر پسندیدہ رسول کو تو قیصرینی میں لکھا کہ اس سے مراد حضور صلعم بھی ہیں پس جب خدا تعالیٰ کے خاص غیبوں پر رسول پسندیدہ  
 کا مطلع نہ ہوا شامیر آیت قرآن مجید کے ثابت ہوا ہے اور وہ خاص غیب یہ پانچ چیزیں ہیں پھر حضور کے علم غیب سے منکر نہ سخت بیدینی  
 اور جہالت ہے خدا تعالیٰ ہدایت سے۔ اگر کچھ کہے ہے تو کوئی ایک دلیل لائیں کہ یہ پانچ چیزیں سورہ جن مانی غیب کی آیات سے  
 خارج ہیں ۱۲ حوالائی ۱۵ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ لقمان کے اخیر میں ان اللہ عندہ علم الساعة و یعزل العینث و یعلم  
 ما فی الارحام و ما تدری نفس ماذا تنکب علی و ما تدری نفس بائی ارض توف ان اللہ علیم خبیر یعنی تحقیق اللہ تبارک  
 و تعالیٰ ہے قیامت کا جاننا اور بھیجتا ہے پند اور جانتا ہے جو کچھ رحمن میں ہے اور نہیں جانتا کوئی کرل کیا کر گیا اور نہیں جانتا کوئی کرک  
 مرگیا اور سوقت مرگیا تحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ جاننے والا خبر دینے والا ہے و فی خبر کائنات خبر دینے والا جسکو

۱۲ حوالائی ۱۵ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ لقمان کے اخیر میں ان اللہ عندہ علم الساعة و یعزل العینث و یعلم ما فی الارحام و ما تدری نفس ماذا تنکب علی و ما تدری نفس بائی ارض توف ان اللہ علیم خبیر یعنی تحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ جاننے والا خبر دینے والا ہے و فی خبر کائنات خبر دینے والا جسکو



تاں کن سچے بانگ الائی کہتے کن اقامت  
ام عبداللہ رکھ فرمایا خوشخبری تدہ تائیں  
بیہقی تے بن شبیبہ و نویں کن روایت بہائی  
جو ہمیونہ مال مومناندی نوں شاہ رسل فرمایا  
اٹھیک قیامت تیک آہا ہوو نہا رتسمی  
تے قصے خضر موسی دیوں و سیں جے منکر جھکے مائے  
تے جو لڑکے قتل کرن وچہ آ غیب چھپایا  
و تو ابراہیم ملکوت السموت والا رض بھی خالق و سیائی  
عرشوں فرشت تائیں ہر شے نوں حضرت آہا جانا  
بہت دلائل وچ اس باب قرآن حدیثوں پائے  
وچہ شرح عقائد غیب اوہ پیر جویں ب کوئی نہ جانی  
جواناں دریغ ہوو فریغے کر معلوم ہوتا ہے  
جو ہا جن دا ویکھ الاوی بارش ہوسی بھائی  
ہے عرش تے کہ رکھ جس تے خلق برابر آئے  
وَمَا أَقْصَطُ مِنَ ذَٰلِكَ تَحِيصٍ اِیہ مراد بتائی

لعاب مبارک شیریں منہ کس الیا سحر کر امت  
ابو الخلفاء ابراہیم کا ام الفضل شکر سائیں  
یزید اصم سے بیٹے تیک اسناد اسدی ہو چٹائی  
جو حکم فلانی وچہ تدہ مرنا و نویں واقع پایا  
کہ خطیبہ دیوچہ آہا وہ سب دسیا بنی گراچی  
نفع جو سی وچہ کشتی توڑن جانا خضر سوہائے  
تے دیوار اسارن وچ بھی آہا بھیت رکھایا  
بادشاہی اسال زبیر اسماں ابراہیم دکھائی  
تے سجدہ کرن یحییٰ و اعلیٰ نے اندر شکم سنجاتا  
کیا شان سول جہانے مرکب خاکوں مرکوزندہ  
انگراں سنگ تعلیم یا سنگ الہام اوہو عیانے  
اسیخ خون نہیں جے مدعی غیب تاکا فرآوے  
جو دعویٰ غیب کر تاکا فر نہیں تاں کفر نہ کائی  
جسدی عمر گھٹے پت دگے روح نکالی جائے  
وچہ نایخ خطیب ہر پتر اوپر بسملہ آئی

لہ اذہی ام الفضل یعنی ام الفضل اسکو لجا یہ خلفاء کا باپ ہے ۱۲ سالہ اس حدیث کی پوری تفسیر رسالہ رد نجدی  
مذہب میں موجود ہے اور وہ رسالہ فقیر کی تالیفات سے ہے - ۱۳ سالہ یہ حدیث رسالہ مذکور میں اور جلد دوم تفسیر نووی  
میں موجود ہیں اور کتاب احوال الآخرت میں لکھوی نے بھی لکھا ہے جس سے ان پانچ قسم کے علوم کا ہونا حضور علیہ الصلوٰۃ  
والسلام میں ثابت ہوتا ہے اور لکھوی نے یہہ اپنی تفسیر میں بھی لکھا ہے قیامت تک جو جو کچھ ہوتا تھا آپ نے سبھی  
خبر اس ایک خطبہ میں فرمادی تھی اور وہ حدیث اس نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی پس لکھوی کا لکھنا اگر  
قول کے مخالف ہو جو وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتا ہے - اچانکہ جو قیامت تک علم نہا ہر ایک شیئ کے علم کو شامل ہو کہ فلاں اس  
حکم پر گنا اور علی کی اتنی عمر ہوگی اور مہدی ہونگے اور قیامت کے نشانات بتائے پس معلوم ہوا کہ نبیوں و رسولوں کو الہی تعلیم و  
یہ علم ہوتا ہے چنانچہ یہ قصہ بھی قرآن مجید میں مذکور ہے ۱۲ سالہ جیسا کہ حیراتیل علیہ السلام کی سواری کے قدموں کی خاک گرسالہ  
کے درمیان ڈالی اور وہ زندہ ہو گیا اور آواز نکالتا تھا جیسے کہ فرمایا سورہ طہ اخیر بارہ سورہ میں اللہ تعالیٰ قال بصرت بما اح  
یصو و ابہ فقبضت قبضتہ من اثر الرسول فنبذتہا وکن ذلک سؤل فی فتنی یعنی سامری نے کہا ہے اس چیز کو  
دیکھا کہ جسکو لوگوں نے کہی نہیں دیکھا یعنی جبریل کو اور اٹھائی بیٹے ایک کھنچی خاک کو لکھوی کے قدموں کے نیچے سے اور رکھ لی بیٹے اپنے  
پاس پس جب یہ کچھ انکار ہو گیا پس الہی اس مٹی کو کچھڑے کے درمیان میں وہ کچھڑا بچو اسکے زندہ ہو کر دینے لگا گیا اور کچھڑا لکھو بہت  
بھایا یہ یہ خلاصہ ترجمہ صرخ القرآن ۱۲ سالہ روح المعانی میں لکھا ہے کہ غیبیہ اسد تبارک تعالیٰ کی ذرت پاک ہی جسکی کن کو کوئی  
بھی معلوم نہیں کر سکتا اور ہم جو ذریعہ اپنے حساب اور تارکگان کے معلوم کر کے بیان کرتے ہیں وہ کافر نہیں ہونگے جنہاں کہ غیب کا

۱۲ سالہ اس حدیث کی پوری تفسیر رسالہ مذکور میں اور جلد دوم تفسیر نووی میں موجود ہیں اور کتاب احوال الآخرت میں لکھوی نے بھی لکھا ہے جس سے ان پانچ قسم کے علوم کا ہونا حضور علیہ الصلوٰۃ والاسلام میں ثابت ہوتا ہے اور لکھوی نے یہہ اپنی تفسیر میں بھی لکھا ہے قیامت تک جو جو کچھ ہوتا تھا آپ نے سبھی خبر اس ایک خطبہ میں فرمادی تھی اور وہ حدیث اس نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی پس لکھوی کا لکھنا اگر قول کے مخالف ہو جو وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتا ہے - اچانکہ جو قیامت تک علم نہا ہر ایک شیئ کے علم کو شامل ہو کہ فلاں اس حکم پر گنا اور علی کی اتنی عمر ہوگی اور مہدی ہونگے اور قیامت کے نشانات بتائے پس معلوم ہوا کہ نبیوں و رسولوں کو الہی تعلیم و یہ علم ہوتا ہے چنانچہ یہ قصہ بھی قرآن مجید میں مذکور ہے ۱۲ سالہ جیسا کہ حیراتیل علیہ السلام کی سواری کے قدموں کی خاک گرسالہ کے درمیان ڈالی اور وہ زندہ ہو گیا اور آواز نکالتا تھا جیسے کہ فرمایا سورہ طہ اخیر بارہ سورہ میں اللہ تعالیٰ قال بصرت بما احیصو و ابہ فقبضت قبضتہ من اثر الرسول فنبذتہا وکن ذلک سؤل فی فتنی یعنی سامری نے کہا ہے اس چیز کو دیکھا کہ جسکو لوگوں نے کہی نہیں دیکھا یعنی جبریل کو اور اٹھائی بیٹے ایک کھنچی خاک کو لکھوی کے قدموں کے نیچے سے اور رکھ لی بیٹے اپنے پاس پس جب یہ کچھ انکار ہو گیا پس الہی اس مٹی کو کچھڑے کے درمیان میں وہ کچھڑا بچو اسکے زندہ ہو کر دینے لگا گیا اور کچھڑا لکھو بہت بھایا یہ یہ خلاصہ ترجمہ صرخ القرآن ۱۲ سالہ روح المعانی میں لکھا ہے کہ غیبیہ اسد تبارک تعالیٰ کی ذرت پاک ہی جسکی کن کو کوئی بھی معلوم نہیں کر سکتا اور ہم جو ذریعہ اپنے حساب اور تارکگان کے معلوم کر کے بیان کرتے ہیں وہ کافر نہیں ہونگے جنہاں کہ غیب کا



و ت لکھیا ایہ جہت فلاں پُت ایہ فلا نے آیا  
 ہر پُت سے نال فرشتے سبز خشک جو پیا سے  
 لوح محفوظ مسافت پچ صد سالال راہ بتاؤن  
 وچہ ہک روایت لوح تائیں رب نوروں پیدا اکتا  
 رب رحمت نظر کر تو تن سوٹھ وار اُس اوپر دائم  
 جو ہو چکا یا ہونا گے سب لکھیا وچہ اُس سے  
 جو چاہی محو کرے رب تھیں جس میں چاہی لکھ پائے  
 تے اسرافیل وسیلیوں جبرائیل احکام اُس پاوی  
 تے لوح واعلم نبی دی علموں قطرہ ہک دریاؤں  
 قل اتی علی بنیۃ من ربی کہہ اے محبوب ہمارے  
 دلائل غیبی وڈے ہو رہندی نور ازل دی  
 جس جہ جہان ڈھکی دل راہوں اوہ دلائل عالی  
 من رانی فقہ رانی الحق جس دیکھیا میرے تائیں  
 بنیات السدوے اوپر بن پیغمبر سارے  
 تے بنیات نبیاں ستر و محی نقیسی کہی  
 جو ہیں اتقوا من فراسنہ المؤمن کہیا بنی اسواہب لکھو  
 تسار دلائل نظری آون نور الہوں سارے  
 راہ وچ شخص ہک نظر تری سنگ نامحرم دل تنکبا  
 جاں وچہ خدمت عثمان سدایا دیکھا اوسنوں فرماون  
 قسم خدا دی ای کو کو تیس کر و پیمبر کمالی

۱۲  
 کہی بنی اسواہب لکھو

کوئی چھوٹ نہ چھڑی نہیں تے مگر لک سک آیا  
 سب سے ہی حالت عرض ملائک کردی پیش غفای  
 ہک طرف یاقوت سُرخ دمی موی سبز زمر دلیاؤن  
 ہک طرف یاقوت زبرجد دمی ہرون اسچ میتا  
 حیات حیات رزق جو ہیں چاہی حکم کر نیا قائم  
 اجمیر پیدا خلق نہ ہوئی آہی لیکھ لکھ وچہ تسک  
 تے وہ ہزار و صحر اُس وچہ شیع تقدیس لنگھا کر  
 تے جبرائیل وسیلیوں وجیاں ملکات تائیں بجاوی  
 تے ولی مطالع لوح واکردی دیکھ غزیری داؤں  
 میں ٹھیک یقین مشاہد و سن غیب آنتا سے  
 اوہ سب ذات میری تھیں اہو جانوں بات اصلدی  
 اوس خاص ٹھاق تائیں کہیا جو ہیں رسول کمالی  
 پس ٹھیک ٹھاق اوسد وچہ عرائس لکھیا پائیں  
 بھی کل ولی طفیل بنیاں اوپر دلائل پیا سے  
 تے بنیات اولیا و ال والی پیچ فرست بھائی  
 فرست کنوں منی ڈر و اوہ نور خدا دیوں دیکھ  
 وچہ تب حدیث روایت ہوا ایشیاں مومن بھارے  
 تے بن عثمان عثمان خلیفہ سی اوسوی لکھیا  
 کیا ہو گیا جزانی لکھیاں پاس اسڈے آون  
 نہیں تے میں اوسہاں دُری ماراں دیکھ سواہب عالی

لہ او عالم ملکوت کی سلطنت حضرت ابراہیم نے عرش سے فرش تک دیکھی تھی چنانچہ اسکا ذکر آجیگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ ۱۳ اور  
 مولوی تمیز اللہ لکھا ہے اسی طرح کتاب صراط مستقیم میں جسکی عبارت ہمار رسالہ درمندی میں موجود ہے ۱۲ ۱۳ اس حدیث میں اشارہ  
 ہے جو کہ صوفیاء کرام بیان کرتے ہیں یعنی جسے اپنی آپکو دیکھا اسی نے حق کو دیکھا اور محدثین کے نزدیک یہ حدیث حضرت صلعم کو خواب  
 میں دیکھنے کے بار میں محمول کیا ہے پس فرمایا آپ نے جسے مجھ کو اب میں دیکھا پس تحقیق اُس نے حق کو دیکھا اور پوری حدیث اس طرح  
 ہے فان الشیطان لا یتمثل بی یعنی تحقیق شیطان میری صورت نہیں بن سکتا لہذا فی الروایات الصحاح اور جس نے حضرت صلعم کو آپ کے  
 اصلی حلیہ شریف پر خواب کی حالت میں دیکھا خواہ وہ شخص صحابی کے حکم میں نہیں لیکن وہ جنتی اور اعلیٰ مرتبہ والا آدمی ہے یہ واقعہ ۱۲-  
 ۱۳ فرمایا ابو عثمان مغزی رحمۃ اللہ علیہ نے۔ علیر الیابان ۱۲ ۱۳ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس شخص ۱۴



تے ساریہ تائیں خطبہ پڑھیں حضرت عمر الایا  
 وچ شہر نہاوند کفال سنگ کے جنگ کریندا  
 جو ہو جا ساریہ طرف جبلدی طرف جبل ہو جاویں  
 سن ایگل وچہ خطبے عمروں یا تعجب کر دے  
 وگڈ بتم بد تیسری سنوں جھوٹا جانن دے  
 جو بنیات خدائے بنیاں ولیاں ایہ نہ مندے  
 اصحاب نبی دے آپے بنیات اوپر رحمانی  
 جو کنول اماں مجتہداں ایہ رٹھے قہر لتاڑے  
 رب چکا جانے ظالماں نوں اتھ نہلت ملی تنہا  
 مشکاں فصلے یا ناہ تنہاں ہوں عذاب ہر حالے  
 تے نفس اشیطان تنہاں نوں جبہاں رب بنایا  
 پس عاقل تائیں ازم ہے ناہ پوجے حرص ہوا نوں  
 ہک شیخ تائیں کسے ڈٹھا بیٹھا ہویا وچہ ہوا دے  
 تا کہیہ شیخ مخالف بدیں ہویا نفس ہوا دا  
 ہک گروہ فقیہاں جانب شیخ ابی غیث سدایا  
 جاں نیڑے ڈھکے اوس ملی دے کہیا ولی ربانے  
 ایگل شیخ سندھی نہاں خود وچ وڈی بزرگ پچھانے  
 خجکتی او نہاں سخن ملی دیوں حضرمی پیش پیارے  
 سیدیاں شیخ کہیا ہنس سچہ الایا ولی خدا دا  
 تے تقویٰ باہجہ خلاص تھووی بندہ کنوں ہوا دے

سی لشکر غایاں سندا افسر ساریہ کر کھلویا  
 تے عمر دینے آہو ساریہ عمر آواز سیندا  
 وچہ کتبہ بیت موجود ایہی بھی وچہ ہوا ہب پاویں  
 وٹ ایہ بھید کیا کھل سارا لاندہب شرم دے  
 لاندہب نجدی وچہ ایس وعید سخت جڑھماے  
 وگڈ بتم بد او نہاں صادق طرف انکار جوتندے  
 رافضی خارجی نجدی تنہاں کنوں روگردانی  
 اوہ بھی ایس وعید اندر ہو سکدے شامل سلسلے  
 ناہو معزور اوہ ظلم کرن ہے ڈاڈھی پکڑا نہاں  
 نہ چھٹن کدی غدا بول اوویں دنیا پوجن والے  
 ایہ سارنا فراتوں وفتح وفتح سترن فرمایا  
 قل لا اتبع اھواءکم جویں کہیا رب منانوں  
 بعد سلام پوچھیا کیوں ہوئے ہوا وچہ پھینک ساٹھے  
 تاپو ہوا دے ٹھہرایاں میں روح البیان افادہ  
 چیز کسے وچ اوس ملی نوں چا ہندے جا آزیایا  
 جم جم آئے عبد میریدے بندے ایس مکانے  
 پھر ٹھٹھ او تنوں حضرمی شیخ ولی اوہ کوسیانے  
 جو آؤ عبد کیر دیو بند یو کیتے شیخ بولارے  
 جو بندے تیسریں دی اتے ہوا اوس عبد زیادہ  
 مثنوی وچہ جویں مولوی روحی سو شخص صفا دے

مثنوی چونکہ تقویٰ بست دوست ہوا  
 پس حواس پسرہ محکوم تو شد

حق کشاید ہر دوست غفل را  
 چوں خود سالار محذورم تو شد

لہ یہ واقعہ حدیث صحیح سے ثابت ہوا ہے۔ ہوا البیہ ۱۳۵ پارہ ۷ مطبوعہ لاہور ۱۲۸۵ھ اسٹیٹس نہیں پیا گیا طرف میر کام پڑھیں اس میں کیا گیا  
 ساتھ جلدی کرنے عذاب کے ۱۲ روح البیان ۱۲۸۵ کہنا رسول کو کوئی تیرا بعداری کرتا میں تیری خوشنما کی ۱۲۸۵ یعنی تجھے کہا کہ ہوا میں  
 انسان کا مینا ممکن نہیں تم کس طرح بیٹھ سکے ۱۲ حلاوتی ۱۲۸۵ تلخ الفریقین العالم المعارف النبی سبیل بن محمد الحضرمی قدس سرہ العزیز  
 کی خدمت میں گواہ شیخ کی بات گوش گزار کرنے لگے کہ میں شیخ مذکور کہا ہر جا بعید عبدی یعنی جی آئے بندے میرے بندے ۱۲۸۵ روح البیہ



ہو اس نفس صفتوں آیت تس اصلاح بتاے  
 اوس نوروں تس سینہ کھلے ہوں آیت تا ماں  
 ہک یہودی سنگ کی جھگڑا پوج تقویٰ اطہاری  
 اوڑک کہیا یہودی تائیں اوس بزرگ حقانی  
 جس بن سلامت جائے ناروں اوسد اصدوق  
 جاں دوہاں جائے سے شیخ نہ آتش جائے ساڑی  
 جاؤ اوس یہودی سندی آتش تری جلائی  
 پس ظالم اوتے اہل ہوانوں نفع نہ کرن دعائیں  
 جاں جاو متقی چین آتش تھیں تن تس کریں جلائے  
 وَعِنْدَ مَقَالِ الْغَيْبِ خزانے غیبی پاس خدا سے  
 اوہ غیب سے وہی ات قدیمی بھیداں وال خزانہ  
 حقیقت ذات صفات اندی کوئی بن رب جاتا  
 خزانہ مفتاح پیر کو توین ذات صفات الہی  
 خزانہ غیبی ذات خداوی سمجھہ یقین صفتوں  
 يَعْلَمُ مَا فِي الْبُرِّ وَالْبَحْرِ جو جنگل وچہ دریا وال  
 تے جانے جو وچہ نفساں جنگلاں بھی صفتاں نفسانے  
 وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ نہیں تپاؤ گد اکاٹی  
 کنول بلندی مصر قہر تو لطف ہواؤں پیاسے  
 یا برگ طال جمال نہ ڈکرا اوپر دلال محبوباں  
 وَلَا حِجَّةٌ فِي ظُلُمَاتٍ الْأَظْمَرِ نہ دانہ کوئی محبت والا  
 پانی لطف ہوا گرم انہار شاہریاں پاروں  
 اوہ چل دیو تو شاخاں اوسدیاں پر نفس سامنے

اور بزرگ پیر کوئی نہ جانتا تھا

جو اوپر دلال رب پتوں سے اوہ نور سیجاوے  
 نہ رہند اُپر ہوا سے مگر تس ہیں نشان خزاں  
 بہت جواب ال ہو تو ناہ منیا اوہ اشعار سی  
 میں تو لاه جائے اک پاٹو دیکھے خلق ربانی  
 تے جس جا میاں توں اک سائے اوہ مرد و وسیدا  
 اوہ بلکہ سفید ہو کل سیلوں ستھرے صبا پیاسے  
 ایہ دیکھ کر امت شیخ یہودی جھجک سلام منائے  
 اوہ وچہ خدا خجاری ناہ انہاں ملن النعام عطائیں  
 تقوے سے کیا نیک نتیجے اہل ظلم دکھ پائے  
 نہ بن تعلیم الہی کوئی جانے غیب افادے  
 تے کنجیاں اوسدیاں صفتاں سیدیاں ویکھو عرائس ناں  
 ظاہر ہوں غیر ات ذات صفتوں نفی ہوئے  
 ذاتوں ویکھو صفتاں ناہ تس عین الاون بھائی  
 كُنْتُ كُنْزًا خَفِيًّا قدسی جویں حدیث بیانوں  
 بخشش سے سب موتی معارف سلف صفا وال  
 شہر ہوا زائل صفتاں گندیاں نفس جنگل جو پائے  
 کنول غیوب ختاں چہ میدان دلائے بھائی  
 انلی ابدی حکمت علموں ویکھو عرائس تاسے  
 مشتاقاں تے اہل عرفاناں مگر اوس علم عیناں  
 وچہ غیباں ملاں محباں مگر اوس جانے پاک تھالے  
 تا وچہ زمین قلب دی جڑ تس حکم تھیو دیاروں  
 اصلہا ثابت و فرما فی السما جویں سیار جانے

لے جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ومن کان علیٰ ہیئۃ من ذیہ جو گزرا ہے وکراہہ کا ۱۱ صلاقی ۱۵ انلی ابدی عرائس البیان  
 ۱۶ کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حدیث قدسی میں کنت کنزاً مخفیاً فاجبت انما اعرفن یعنی تھامیں خزانہ پوشیدہ پس نے چاہا کہ میری پہچان ہو  
 فیضہ بلطفہ شیک الانوار الاذلیۃ پھر کھولا حق تبارک و تعالیٰ نے اپنی مہربانی اور لطف سے جیسا کہ نام انلی انوار رکھا ہے یہ فیضہ صفا  
 عرائس البیان ۱۲ ۱۳ وہ لطف جو وہ حکمت جو علوم انلی اور ابدی اوسدیل جلالہ کی محنتوں سے ۱۴ اللہ تبارک و تعالیٰ انکی ۴



لا یغرب عنہ مثقال ذرۃ ذرہ رب تعالیٰ یبصر ما بین یمینا و یسار  
و لا یطیب و لا یسیر پتھر کوئی تر خشک نہ آیا  
نہیں کوئی شخص مگر اوسکارن پتھر سبز ایہا ٹی  
جاں خشک ہو و پت جبر اوہ گو ملکوت آجاو  
تا جانی ملکوت حکم اوس روح قبض و آ آ یا  
یا طیب من اتے یا بس کا فر اوہ عالم اوہ جا بیل  
یا طیب اہل محبت یا بس سلوت وال الائے  
یا طیب جاتی باللہ یا بس اہل ہو انفسانی

جو گزری و چہ لاش شوں لگت ش اوس علم تنہا میں  
الافی کتاب مبین اوہ مگر کتاب روشن و چ پایا  
تے عرش تے لکھیا ہو یا قدرت نال الہی  
نام اسد اسن باب جو او سپر لکھیا صا صا  
پس روح اوسد لکھیکو جویں رسول اللہ فرمایا  
یا طیب باقی یا بس اہل روح معانیوں حاصل  
یا طیب اہل شہواتے یا بس اہل وجود و شہواتے  
اوہ سب روح کتاب روشن تے لکھ میں عیانی

وہو الذی یتوفکم باللیل و یعلم ما جرحتم بالنہار ثم یدعکم

فینہ لیقضی اجل مسمی ثم الیہ مرجعکم ثم ینبئکم بما

کنتم تعملون وہو القاہر فوق عبادہ و یرسل علیکم

حفظہ حتی اذا جاء احدکم الموت توفیہ رسلنا و ہم لا

یفیرطون ثم ردوا الی اللہ مولہم الحق الالہ الحکم و هو

### اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ

اور جو قبض کرنا ہی تکوین رات کے اور جانتا ہے جو کما تے ہو تم ہیچ دن کے پھر اٹھانا ہے تکوین اور سو  
تو کہ پورا کیا جاو وقت مقرر کیا ہو اچھ طرف او کی پھر جانا ہو تمہارا پھر خبر دیگا تلو ساتھ او پھر کے کہ تھے تم  
کرتے اور وہ ہی غالب او پر بندوں پنوں کے او بھیجتا ہے او پر تنہا رہی گجبان یہاں تک جب آتی ہو ایک  
تم میں سے موت قبض کرے تو میں اوسکو بھیجے جو کما اور وہ نہیں کی کرتے پھر پھرے جاتے ہیں طرف اسد کی جو  
کار ساز انتکا ہی حق خبر دار ہو واسطے اوسکے ہی حکم اور وہ جلد حساب لینے والا ہی

تے اللہ اوہ جو و سون و قبضے روح قساوے  
پھر روز قیامت میں تے زبہ کر کے پاک تعالیٰ

اسیہ حدیث عوالش البیان میں موجود ہے "اللہ یعنی سلامت رکھتا ہے اولاس جگہ تو فی استعاذہ ہی مرگ ہی اسلئے کہ نیند موت کی بہن  
ہوتی ہے" رونی سے فقیہ ہی قیامت ملو ہی اور اہل تسمی کی بحث گذر چکی ہے اور میں تہذیب ہی کہی ہو سو کراٹھ بیٹھتے ہو قیامت کو بھی اسی طرح



پھر سوچو کہ تساوہا جان سبھان جانب اللہ سائیں

تسے اللہ غالب الہ پر بندیاں اپنیاں دی (اظہارے)  
انھیں تیک جو موت آدمی جب تک تساویتائیں  
پھر مڑی جاسن بدی طرف جو مولا سح اوہنا ندا  
توقی اذ وفات مراد نہ موت حقیقی بھائی  
اللہ یوقی الانفس حین موت پتا پتہ آخر آیت تائیں  
جو کنوں توقی موت حقیقی ہووے مراد اتھا تائیں  
تا موتاں باچہ شمار ہوں بھی زندگیاں باچہ شماراں  
جوں انی متوفیک ودا فعک وچہ آل عمران سدایا  
تے نینہ وقت نہ مراد کوئی موت حقیقی پاروں  
تے کسے مفسر نے وچ اسد نہیں خلاف کمالا  
ہر اکھن بد روح تن وچہ ہر اکھن جو نکلے وقت مرن دے  
جو نینہ وقت وچہ عالم سیر کرنی جتھ پاسے  
وچہ بعض حدیثاں آیا چاہیے سوناں سنگ و صنوے  
تے وچہ خواب جو دیکھن اوہ سب یک برابر ناہیں  
تے کہنا خواب رست ہوں جو دو قسماں اوہ سائے  
جیہی خواب کھن تاویل ہر اک بن تاویلوں آئے  
ہر اکھن ہر اکھن ویکارن ہر اکھن روح ایہاٹی  
وقت بیداری مڑی جاو ن روح حساں ل سائے

پھر دیکھو کہ تساوہا جان سبھان جانب اللہ سائیں

تسے اللہ غالب الہ پر بندیاں اپنیاں دی (اظہارے)  
انھیں تیک جو موت آدمی جب تک تساویتائیں  
پھر مڑی جاسن بدی طرف جو مولا سح اوہنا ندا  
توقی اذ وفات مراد نہ موت حقیقی بھائی  
اللہ یوقی الانفس حین موت پتا پتہ آخر آیت تائیں  
جو کنوں توقی موت حقیقی ہووے مراد اتھا تائیں  
تا موتاں باچہ شمار ہوں بھی زندگیاں باچہ شماراں  
جوں انی متوفیک ودا فعک وچہ آل عمران سدایا  
تے نینہ وقت نہ مراد کوئی موت حقیقی پاروں  
تے کسے مفسر نے وچ اسد نہیں خلاف کمالا  
ہر اکھن بد روح تن وچہ ہر اکھن جو نکلے وقت مرن دے  
جو نینہ وقت وچہ عالم سیر کرنی جتھ پاسے  
وچہ بعض حدیثاں آیا چاہیے سوناں سنگ و صنوے  
تے وچہ خواب جو دیکھن اوہ سب یک برابر ناہیں  
تے کہنا خواب رست ہوں جو دو قسماں اوہ سائے  
جیہی خواب کھن تاویل ہر اک بن تاویلوں آئے  
ہر اکھن ہر اکھن ویکارن ہر اکھن روح ایہاٹی  
وقت بیداری مڑی جاو ن روح حساں ل سائے

۱۔ وچکھا تو میں کی نہیں کرتے معنی حکم مہتا ہو اسی طرح عمل کرتے ہیں ایک مال کے سر و قبضہ میں خلاف نہیں کرتے ایک جگہ فرمایا تیوفی الاقر  
جین موت تامل یعنی اللہ جاندار کو کوئی موت کی وقت فوت کرے ہے اور اس جگہ فرمایا مالک جائیں قبض کرتے ہیں پس جسے خدا تعالیٰ کا رازنا حقیقی اور  
فرشتہ کما رازنا محار ہے اسی طرح ہی اللہ تعالیٰ کا مدد کرنا حقیقی ہے اور انبیاء اور اولیاء عظام کا مجاز آیت ہے ہر چنانچہ کتنی جگہ یہ بحث گذر چکی ہے ۱۱  
۲۔ اللہ یوقی الانفس حین موت تامل یعنی اللہ جاندار کو کوئی موت کی وقت فوت کرے ہے اور اس جگہ فرمایا مالک جائیں قبض کرتے ہیں پس جسے خدا تعالیٰ کا رازنا حقیقی اور  
فرشتہ کما رازنا محار ہے اسی طرح ہی اللہ تعالیٰ کا مدد کرنا حقیقی ہے اور انبیاء اور اولیاء عظام کا مجاز آیت ہے ہر چنانچہ کتنی جگہ یہ بحث گذر چکی ہے ۱۱  
۳۔ نینہ میں نکالے ہو انکو نینہ کے وقت وچہ ہر اکھن جو نکلے وقت مرن دے جو نینہ وقت وچہ عالم سیر کرنی جتھ پاسے وچہ بعض حدیثاں آیا چاہیے سوناں سنگ و صنوے  
تے وچہ خواب جو دیکھن اوہ سب یک برابر ناہیں تے کہنا خواب رست ہوں جو دو قسماں اوہ سائے جیہی خواب کھن تاویل ہر اک بن تاویلوں آئے  
ہر اکھن ہر اکھن ویکارن ہر اکھن روح ایہاٹی وقت بیداری مڑی جاو ن روح حساں ل سائے



اور مردیاں نیک ہی ہمراہی مرنے باہجہ نہ ویندا  
کیوں نیندر کارن رات اتوں کارن کسب الایا  
ایک نرت جہت ہوئی شرب خاص نے وجہ بہت کمائی  
تہ بیچشم خیر پھر تساں وینہ نوں رب بٹھاوے  
اور قہر وڈی قدرت والا وڈے غلبے والا  
وہ رسول علیکم حفظہ ملک حفاظت کرنے والے  
کہ امانا کاتبین یحلمون ما تفعلون جو رب فرمایا  
معقبات من بین یدین من خلفہ قرآن جو فرمایا  
ساہاں تے اعمال پرانہ رت حفظ رکھیندے  
کرن حفاظت رزق عمووی بھی علانی نامالے  
موافق پہلے قول لکھن اور نیچی بدی امتی  
مالہنا الکتاب لایغادر منغیر ولا کثیر الاحصاھا فرمایا  
وما یلفظ من قول الا لیدر فیہ عتید بھی قرآن مجید  
تے سچے ہوئے والا منشی لکھد انیک اعمالاں  
جاں بدی کرے کوئی کاتب نیکیاں کو منشی بریاں  
جو بہت درد پڑھو تس مہلت تن دن رات و دعا فی  
یعلون ما تفعلون اونہال خبراں سب اعمالوں

جو ازل ہوں قومی حسائے انہاں تو فی کہندا  
جو دن نوں بھی کئی سنوے راتیں کو کو کسب دسیا  
اک اکثر حکم اکمل قاعدہ ویکھ اصولوں بھائی  
تاتساں عمر مقرر چڑھے اُس لگے توڑ چڑھے  
ایہ ازل تاویل کہن آئے سلف نہ کرے کچھ متالا  
کرگاما کاتبیں جو نیکیاں بدیاں لکھن والے  
چوکیدار جو آگے کچھے بندیاں رہن الایا  
یا دونوں صنف مراد جویں وچہ روح معانی لیاوے  
ہو عام حفاظت رکھن روح معانی وچہ فرمیدے  
ایہ قول تادہ تے ہو بہت مفکر لکھن والے  
ہر چیز چھوٹری ہے جویں ظاہر بد افول گرامی  
ایہ بھی کتاب جدید وچہ نکا موٹا لکھیا پایا  
نہ بات کہ کوئی مہموں پڑتس منشی لکھن شنائی  
تے کچھے والا بدیاں لکھے رہن وصل ہر حال  
جو بدی نہ لکھ جو شاید ہو کاتب جہت اسباباں  
جے اتنی مدت وچہ نہ ناسب لکھد مدت بردائی  
اگر ایمان اخلاص لفاق نہ خبر قلوب احوالوں

لے باعث اصل میں موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو کہتے ہیں جیسا کہ میناوسی نے کہا ہے پس سچا تو فی الجہت تشریح کے فرمایا یعنی تھوڑا تھوڑا پیکر واجب  
میں موت اصغر تھی تو پھر اسنی اسلے بیچشم اٹھنا باندہ نیند کے اصغر ہوا پھر یعلیم ماجرحتم بالہنا واجب ذکر ہو چکا پھر بعد اس کے فقہ کے کیا منے  
جواب یعلیم ماجرحتم بالہنا جملہ متضاد ہوا دیریاں اسکے تقدیم تاخیر ہے یعنی ہوالذی یتوکل بالہنا اور یعلیم ماجرحتم فیہ اور بعض نے  
کہا فیہ کی غیر تیسر کی طرف پھرتی ہے یعنی پھر اٹھنا ویکجا تھیں قبروں سے۔ سورہ البقرہ آیت ۱۲۷ میں قول بعض کا ہے ۱۲ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے  
میدوں پر اپنی قدرت سے زمین پر جو کجا تھ کر کسی شے پر پڑنے لگتا ہے پس غالب ہوتا ہے وہ اُس پر قدرت اور تہرے پس جس طرح کہ ایک کہتا ہو کہ غلام  
کے حکم نکال پر فوق ہے یعنی بڑی قدرت اور غلبے والا یہ مذہب اہل تاویل کا ہے اور مذہب سلف کا یہ ہو کہ وہ چھوڑ دیتے ہیں نقشا بہات  
کو جسے نازل کیا اللہ تعالیٰ نے سو اکیف انداویل اور حجت کے فائز و لکھو پر افسوس ہے جو باوجود دعا و نذر رکھنے کے ساتھ اہل تاویل  
کے خوف و اطمینان لکھ دیتا ہے بلکہ اسکو تو یہ لائق تھا جو جو جیسا اپنی تحریر کے سلف کے مذہب کی تابعداری کرنا پس جو مذہب سلف کے کلمہ مشابہ کو  
بجسہ پڑھنا چاہئے سو اسی معنی کے یعنی لکھا تکرارہ قہر ہے اپنے بندوں پر ظہر کا معنی غالب کرنا تاویل کو پھر اہل تاویل کا تابع ہو کر پھر  
اعتراض جانا یہ شیوہ غیر عقلی کا ہو نہ اہل سنت کا فقیر علوی ۱۲ لکھ یعنی دوسرا گروہ فرشتوں کو جو کہنا کاتبین کو حفظہ کہتے ہیں وہ  
بعض کا قول ہے ۱۲ معانی لکھ جیسا کہ کاغذ کیسا ہو جو نہیں چھوڑتا صغیرہ اور گہرہ کو مگر گن لیا ہوا ہے ۱۲ یہ کسی حسائے  
ہے جو گناہ صغیرہ و کبیرہ کو نہیں چھوڑتی مگر گن لیا ہے اسنے سب کا حساب اپنے جو کچھ کیا ہے دنیا میں دیکھو اور رب قہر ظلم ص

۴  
۳  
۲  
۱  
۰  
۱  
۲  
۳  
۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



اخلاص نفاق اتے دجے ایمان شاہ رسولان جانے  
 اٹھاٹھ فرشتی ہر بند سنگ ہو راہین رکھوالے  
 جو بونہر ہونڈی شیطان کھڑو اس گوندہ قابو پانڈے  
 پر دشمن کیا کری ہو وی جد دوست رحمت والا  
 اذا جاء احکم اللہ توفیرہ رسلنا جان کسے تسال آئے  
 وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم وچہ پہلی آیت بھائی  
 تے ہو رس جاول ملکوت اینست نظری آئی  
 ہے وچہ حقیقت فوت کنند آپے حق تعالیٰ  
 ملک الموت تائیں اوسدا قبضے روح تمامی  
 جو روح اوسدا سب کچھ تاج خلق تائیں آجائے  
 یا کنوں توفیرہ رسلنا ایہی ملک الموت ہکلا  
 کہیا مجاہد دھرتی ساری اگے اوس فرشتے  
 سنگ اوس مدگار فرشتے کڈھن روحاں تائیں  
 تے کوئی دال یا ڈوہیم کسے گھر وچہ جو ہو مرد  
 ایہ خازن وچہ فرشتے ملک الموتوں حال سنایا  
 بھی دو وار امت سب ہر دینہ اندر فجر نماشیں  
 جو اخلاص نفاق دلا ندے نیکی بدی تمامی  
 جو حکم اوہنا نول ہو یا او تھیں کرے ناہ کوتاہی  
 نہ بعض حساب کرن تھیں کہ بعض حساباں ساں  
 کل حساب کنندیاں تھیں بجلد حساب کریں  
 نہ ہک کم دوجے تھیں روکے ہرگز خالق تائیں

جو میں وچہ تفسیر غریبی ہو رواہب لکھن بیانے  
 جو رکھوالے نہ ہونڈے دشمن کردی پکڑن دالے  
 نہ قدرت ہی انسان جو ویکھو سب منہ پایا چاہند  
 ہک ہو ملک جو ناہ کسے وی کرے جدائی شالا  
 تمارن اوس فرشتے ساڈی جاں گھٹ عمر اوس جاں  
 اوکھت سب فوت کردی ہول اتھہ کانونل آئی  
 جوین قل نیوفکم ملک الموت ہے وچہ قرآن گواہی  
 جاں پوری عمر ہو کسے کردا اللہ حکم کمالا  
 سنگ ملک الموت فرشتے اوہ نہاں کردا حکم گرامی  
 ناپچھے ہٹن ملک سب عزرائیل روے روح ٹھافے  
 ہی لفظ جمع تعظیما کہیا اللہ پاک تعالیٰ  
 ہے ہک تھال برابر حقوں چاہی پھری سرشتے  
 پکڑے پھیلو نہانوں آول ملک الموت اتھائیں  
 گمراں ملک الموت ہر دن دو وار گرداوس پھردا  
 تے پیش نبی کل میں جوین کھدست ایہی سمجھایا  
 پیش نبی ہے ہوئے ہول حضرت ہونڈی ناظر  
 چہریاں ولوں ویکھ کچھان پاک رسول گرامی  
 تہ ددھاوت روحاں کھڑو طرف الہی  
 جوین ہک حساب خلق نول کو دوجہ کنوں اہیر  
 سب افعال اقوال اندر کوئی صنایع عمل نہ ویسی  
 ایہ صفت خلق موسیٰ خالق نول اوس صفوں پاک سنائیں

۱۲۷۰ ہجرت منہل اول جلد دوسری میں گذر چکی ہے ۱۲۷۱ ہجرت تفسیر منظر ہی سے دوسری جلد میں مذکور ہو چکی ہے ۱۲۷۲ ہجرت یعنی زندگی کی حفاظت کرنے میں کمی نہیں کرتے جو مقررہ وقت سے پہلے یا بعد یا حفظ اعمال میں جو نیکی کسی کی صنایع نہیں کرتے اور یہی بھی زیادہ نہیں لکھتے اس معنی کے بموجب نعر طون ساتھ تخفیف فاکے پڑھا جاوے گا یا کی نہیں کرتے متونی کی روح کے قبض کرنے یعنی نیک روح توعلتیں میں داخل کرتے ہیں اور بری عقبت میں اور فرما یا حضرت ۱۲۷۳ ہجرت کہ موت کے وقت فرشتے آتے ہیں ۱۲۷۴ ہجرت اھم الحق اس جگہ کوئی یہ وہم نہ کرے کہ کفار کا کوئی مولا نہیں جیسے کسی حکم گذار ایسی معنی مولا کے اس جگہ مہین اور مدگار کے ہیں اور یہاں معنی مالک کے ہیں اور ضمیر تہ ددو کی فرشتہ کی طرف پھرتی ہے یا طرف بند ہو چکی ساتھ موت کا







قُلْ مَنْ يُجِيبُكُمْ مِنْ ظِلِّ الْيَرِّ وَالْجَرِّ تَدْعُونَ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَئِنْ  
 أَجْتَمَعْنَا مِنْ هَٰذَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۚ قُلِ اللَّهُ يُجِيبُكُمْ مِنْهَا  
 وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ مُشْرِكُونَ ۚ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ  
 عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيْعًا  
 وَيَذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ۚ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ  
 لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ۚ وَلَكِنَّ بَيْنَهُ قَوْمًا وَهُوَ الْحَقُّ ۚ قُلْ لَسْتُ  
 عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ۚ لِكُلِّ نَبِيٍّ مِثْلُ قَرُوءٍ ۚ سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ

کہہ کون شخص نجات دیتا ہے تمکو اندھیروں جنگل کے سے اور دیریا کے سے پکارتے ہو تم او سکوعاجزی سے  
 اور چھپا کر اگر نجات دیگا ہمکو اس آفت سے اللہ ہونگے ہم شکر کہ نبیوالوں سے کہہ اللہ نجات دیتا ہے  
 تمکو اس سے اور بھرتی سے پھر تم شرک کرتے ہو کہ وہ قادر ہو اور پڑ سکے کہ بھیجے تیرے عذاب او پر تمہاری سے  
 یا نیچے پاؤں تمہارے سے یا ملا دیو تمکو گروہیں مختلف کر کر اور چھپا دے بعض تمہارے کو لڑائی بعض کی  
 دیکھ کیونکر طرح طرح سے بیان کرنے میں ہم نشانیاں تو کہ وہ سمجھیں اور جھٹلایا او سکوقوم تیری نے اور  
 وہ سچ ہے کہ میں نہیں او پر تمہارے واروغہ واسطے ہر چیز کے وقت ہی قرار پکرنیکا اور اللہ جانو گرتے

پکار رہے ہیں اور سیلابی اور ہوا میں ان سب کے ساتھ سخت خوف اور مہلت ہوتی ہے  
 تاہوئی وچوں شکر گزاراں نعمت حق بجاؤں  
 پھر میں شرک کرونگا خلق آکھ انہاں اصلاحوں  
 اُپوں یعنی انسانوں تلیوں زمیوں آوے  
 تے آپسو چھپچھا دی جنگ الہاں کل خاماں

پھر کہہ اگر انسان بچاوی سختیاں کنوں جنگل ریاواں  
 تے وعدہ کرو جو اس سختی تمہیں ہوگا امن اسماں  
 کہہ اللہ تساں چھوڑاوی تمہیں بھی سہرت بلاول  
 ہو قدرت ربوں سپرے تساں سخت عذاب لیاوی  
 یا کر و اکھی فوجاں فوجاں کر کے تساں تماواں

لے ظلمت حقیقی ہے جو رات اندھیری اور پاول کی سیلابی اور ہوا میں ان سب کے ساتھ سخت خوف اور مہلت ہوتی ہے  
 سبب نہانے راہ صواب کے خوف ہلاکت کا ہے پس مقصود یہ کہ جب یہ سب اسباب جمع ہو جائیں تو پھر انسان رجوع نہیں کرتا  
 اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف جو وہ سخت مصائب کے کھولنے پر قادر ہے پس اللہ تعالیٰ کے قول کی پی مراد ہے تدعوہ  
 تضرعاً وخفیۃ پکار تے ہو خالص اللہ تبارک و تعالیٰ کو جب سختی پیش آتی ہے عذر خواہی اور زاری کے ساتھ ادب و خجائی اور  
 سے اور مہلت ۱۲ خازن ۱۲ یعنی قابل وہی لوگ ہوتے ہیں جو آج اس سختی اور مصائب سے بچ گئے۔ تو پھر شکر  
 کرینگے ہم تیرے لئے کیونکہ اس نعمت کا پچا نہا شکر ہے اور حق ادا کرنا ہم بھتی یعنی اللہ کا ۱۲



دیکھ کر اس میں قسم آیت بیان کر اے  
 جھوٹا یا اس وقت تم تیری اتے ہے قرآن سچا وال  
 ہر خبر واقعہ مقرر جو میں وچہ قرآن  
 جو بھلا راہ جنگل وچہ رستے ہوں اندھیر تسالوں  
 یا وچہ زمین دھسو جے یا جے دُوبو وچہ دریا وال  
 پھر وعدہ کروٹے بد سختی کرے شیکر خدا دا  
 کہہ یا حضرت قوم اپنی نوں تتر رہنوں بھائے  
 تے خست گچھ بھونچال زمینوں تسال عذاب چکھائے  
 یا اُپر ولوں عذاب مسلط کرے حاکم ظالم  
 یا اُپر تھیں بند بارش تلوں ناہ انگوریان ہوں  
 عذاب آسمان زمین پاؤں نبی اعدو پوکاری  
 دیکھ پیاریا کویں بیان میں کر دی خود آیاتاں  
 تا جو سمجھن عبرت پکرن باز کفر تھیں آون  
 تے قوم تیری قرآن جھوٹا یا کہن نہ رب اتار یا  
 یا آیات بیان کرن نوں کافرہن جھوٹھائے  
 کہہ میں نہیں کیل تسال پر کفار و کذابو  
 تے حق تھیں گوان ہوں دیان وچہ اس اخبار میں  
 تے جو تسال خبر دیوے رب جہت اُسوت مکان مقرر  
 اوہ وعدہ آہ عذاب نہ دا وچہ دنیا مال کفارال  
 تے جانو کہ جب دنیا دیوچ یا وچہ روز حشر دے  
 قلین جیکم من ظلمات الیہ کہ تسال کوں خلاصی دیوے

تا سمجھن کفر شرک تگدیوں مرن طرف اصلاحاں  
 کہہ میں نہیں گھبان تسال پر دا جھوٹا کسی تھاوان  
 تے نہیں جانو گے جھجھک اوہ ہوسن سبہ عیائے  
 یا کشتیاں وچ بھلن تسال ستودے کون عیالوں  
 یا رات اندھیری بدل سیاہی ظلمت ہو رہو وال  
 جاں سختی دور ہو دی پھر تہاں کرو شریک زیادہ  
 جو بجلی کڑا طوفان آسمانوں تسال عذاب لیاوی  
 جو میں قوم شعیب قابون گچھیر خانو وچہ فرماوے  
 تے تلوں ہوں عذاب غلام نے خادم سکر کالم  
 ایہ وچہ مدارک عمر النسی سچے دُر پر وون  
 جاں باہم سنی نزاع اُپ پر حضرت خیر شماری  
 اتے دلائل واضح کارن اہل کفر بد ذاتاں  
 ہو قرآن عذاب الہی سُنکے ناہ جھجھکلاون  
 تا اوہ عذاب جھوٹھاوان کارن پاؤنا او نہاں پاپریا  
 تے اوہ برحق اکھوں خازن دیوچ میں بتاندے  
 نا تگزیب تسال دی دانساں بدلہ دیاں خرابو  
 بلکہ میں اُن مندر پکرن ہا رہی رب سائیں  
 اوہ بن تاخیر خلافت وقوع وچہ آہی اوسک اندر  
 سوروز بدر کپا یا او نہاں خازن وچہ گلزارال  
 سچ ہونا اسدا جد واقعہ پیش ہو دی ہر سر دے  
 اندھیر مل پر دیاں نفس تار یوں کون جو تسال کچا دیوے

لے بُت اور پھر جو میں وہ نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ ضرر ۱۲ اسے مثل عاد و ثمود اور لوط کی قوموں کے عذاب ہی ۱۲ تفسیر خازن  
 ۱۲ بخاری میں روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو پھر فرمایا اعدو بوجھاٹ الکریم یعنی میں  
 پناہ پکڑتا ہوں تیری ذات کریم کے ساتھ یعنی عذاب کی بُرائی سے ۱۲ یعنی جب پڑا اویلیسکم شیعاً ویدینو بعضکم باس  
 بعض تو پھر آپ نے فرمایا یا اے انسان تر ہے مواہب الرحمن اور خازن میں ہے کہ آپ نے تین دعائیں کیں تھیں ایک یہ جو میری  
 اُمت اگلے گنہگاروں کے عذاب کے ساتھ ہلاک ہو دوئم میری اُمت پر دوسری قوم و شیعہ کو گمراہ نہ ہوں میں نے دونوں دعائیں قبول  
 ہوئیں تیسری دعائے یہ مانگی کہ نہ چھکے بعض نکال یعنی آپس میں نہ جنگ نہ ہوں سو آپ اس بات سے روکے گئے ۱۲ رواہ الترمذی



والجس حجاب صفات قلب سے پسین جو اُپر دلائے  
تدعونہ تصعّاب نوں تیس بجڑوں کرو پکاراں  
جال اوہناں جالیں پرویاں تھیں سالے بجات کراہیں  
قل اللہ یخیکم منہا کہہ دتھیں تہاں رب بچا دی  
ومن کل رب کل خواہشاں نفساں توں تہاں چھو اکے  
پھر تو تیسرے کتھدی سنگ نفساں اپناں پڑوں  
قل ھو القادر علی ان یتبعک کہہ دتھیں کہہ دتھیں کاکل  
جو پڑی کھچدی وچہ اپنی تے اوسدی وچہ سارے  
ہو تکیوں تہاں عذاب کری جو سہل تہاں ساوی  
یاجب طبیعت والو ہوں غالب اپر نفساں  
جو ہر فرقہ مختلف اُپر قوت کنوں تو اسی سے  
یا مختلف کرے عقائد وچہ تہاں نفساں تہاں  
یذیق بعضکم باس بعض چکھاوی بعض ساڈیاں  
ہو ہر یک کارن جاو راز و حکم وقوع دی پیارے  
جال پڑی کھلے تہاں دیاں جیاں کنوں جو آئے

مثنوی ہر چہ بر تو اید از ظلمات غم  
صائب چراز غیر شکایت کنم کہ چچو حباب  
کفار مکہ جاں سن قرآن محول جہیڈاں کرے  
تا اگلی آیت نازل ہوئی حکم خدا فرمایا

کون جو اوہناں نصیب تہاں تھیں کٹھن طرف نوراندی  
اوہناں پرویاں کھلن کن اپنیان جاناں چہ ظہاراں  
تا سبچ شکر کنیڈاں کارن رب سائیں  
نال انوار تجلیاں اپنیان تھنڈ دلاں وچہ پاوی  
فنا کیتا سنگ صفتاں اپنیان کھنڈ توحید چڑھا کو  
بسمانی ما اعظم شانی ہو رانا الحق کہو پوکاروں  
ایہہ جو اپر تہاں ویوں کی عذاب تہاں کوئی نازل  
ناہ جلو بار نہ نظری آوی سترے بھڑی نارے  
جو باب ربوبیت تو خدمت قیام نہ کیتا جاوے  
یا کئی فرقے کری تہاں جو وچہ گمراہی راہاں  
مقابلے دیوچہ و جو فرقیال (جہڑے اہل صفادی)  
جو چال جال اپر ہر فرقے وال اصول بنا تہیں  
تیار ہی جنگ جہاں چاہن اختلاف ادائیں  
دسون تھلن تے جانو گے جھب جھب کباری  
پھر موافق اعتقادیری ہر ایک سترائیں پائے

آل ربے شرمی و گستاخی است ہم  
ہمیشہ خانہ خراب ہو اُخو لیتنم  
تا اہل ایمان اوہناں سنگ بیٹھن کنوں نافر کرے  
ناہ گرو اتفاق اتحاد اوہناں سنگ تہاں آن جھوٹا

وَإِذْ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ

لے نعمت یعنی بجات پامناستقامت اور تمکین کے ساتھ ۱۲ مع المعانی ۱۲ بسمانی ما اعظم شانی حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز نے  
کہنا تھا یعنی میں پاک ہوں اور میری بہت بڑی شان ہو اور کہنا انا الحق منصوب علیہ الرحمۃ نے شکر کی حالت میں کہا تھا یعنی میں خدا ہوں  
ایسی حالت میں اہل سکر کو معافی ہوتی ہے نہ اسے غرور نہ کسی کو کہنا جائز ہے جیسے محدث دہلوی قدس سرہ العزیز رسالہ مجمع البحرین میں لکھا ہے  
اور اس رسالہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ فقہائے دو گروہ ہیں ایک گروہ معتقد ہے صدیق اکرام کا سودہ اہل صفائے ہیں اور دوسرا فقہا کا گروہ منکر  
ہے صدیق اکرام کا پس یہ زمینقیوں کا گروہ ہے ۱۲ قل ھو القادر علی ان یتبعک علیکم عند ابا من فوقکم ۱۲ لے یعنی ربوبیت کو  
دروازی پر قیام رہنا ساتھ خدمت کے ۱۲ لے اور دوسرے جھگڑی اور منہا ولزائیل کا ایک دوسرے کو چکھاوی ۱۲ علواً لے اس سے  
معلوم ہوا کہ جن انجمنوں میں اہل نیچے کے ساتھ کہ جو صریح قرآن مجید خلاف چلتے ہیں اتفاق اور اتحاد کرتے ہیں انہیں اسکا صلح کل لکھا ہے



# يَحْضُرَانِي حَدِيثٌ غَيْرُهُ وَمَا يَنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

اور جب دیکھے تو ان لوگوں کو کہ جھگرتے ہیں بیچ نشانیوں ہمارے پس منہ پھیر لے اونسے یہاں تک کہ بحث کریں بیچ بات کے سوائے اسکے اور اگر جھگڑاوی جھگڑاوی شیطان پسٹ بیٹھ چکے کو آنے کے مشاوم ظالموں کے۔

کر انکار احکام اسلاموں سے کرن شیطان  
جد لگے ہوس گل وچہ ہوں قیل مقال او نہا ندی  
پس یاد وادی و سجاؤں اوٹھیں چھڈ بنو اے  
وچہ روح المعانی لکھیا ہویں فاضل خفی ملت  
خوض معنی کم کے وچہ شغل ہوں بھائی  
یعنی ہا سا کرن احکام الہی نوں سن مہسکر  
ایہ کنوں اصحاباں ہوا ماں ہے ماثور عیانے  
وچہ دوہائے فرق وڈیرا سمجھن نال صفائی  
یا بے ادبی دین مسائل بہن اتھ منع خلاصے  
یا کوئی مسئلہ سے لازم اٹھن اوکس تہاں  
جھاس لہو فتن ہو راو پر ایس قیاس کمالے  
جو روز و نال بے روزیا نئے سنگ بیٹھال کچاٹیں  
امام مالک خود مجلس وچوں کڈھیا گمراہ تائیں  
تے ہن وچہ انجمنان دے گمراہ نوں نال لائے  
مرزا ٹی چکر الیاں دے وچہ رہی تیز نہ حالے  
تے تعظماں گمراہ کرنیاں ہن حرام قیماں  
ناگمراہی تنہاں اثر نہ پائے وچہ عوام لوکاندے

جان کھن اوہ لوگ جھگرن وچہ آیات قرآنی  
اُسویہ منہ پھیر اوہنا تھیں نا بوہ سنگ او نہا ندی  
تے بے شیطان جھگڑاوی سہو اچھن سنگ تہاں  
ظاہر وچہ خطاب بنی نوں مگر مراد اتھ اُمت  
پٹا ہ بیٹھ پیا یا سنگ وں ظالم قوم جو آئی  
پرا تھ نال اتفاق مفسران معنی خوض تمسخر  
تفقہ استنباط تدبیر لازم وچہ ترانے  
تے گمراہ دے وانگوں جھگرن وچہ قرآن نہا ہی  
جہت لہو و لعل طبعی نالے ہوں تمسخر دے  
جے سہو اٹھل گیا پر جدا وں آوے یا د کہ لہیں  
نسن تے پرہیز او نہاں تھیں واجب ہی ہر حالے  
وچہ وندشو عمر و بن عبد العزیز وں بند تو تائیں  
نسن ریا تے فرمایا ناہ بوہ اینہاں نال کدائیں  
گمراہ نٹ کنوں مجلس رہی برگر تراندے  
رافضی نیچری تے لازم ہب ہو روہ بی نالے  
گمراہ دیاں چٹکیا نئے سنگ ہوں پیاں تعظماں  
سلف خلف و گمراہ خود پاسوں مار کڈھائے

لہ یعنی جب گفتگو کی ترک کریں اور علاوہ دوسری باتیں کریں تو انکے ساتھ بیٹھنا اختیاری امر ہے ۱۲ خلاصہ  
ہاں وہ تاویل جو کہ جاہل اور فاسق سے ہو یا ظاہر اور محکات کے خلاف اور مختار جمع علیہ کے مخالف یا ٹول کی نفسانیت  
ہو یا واسطے لغو اور لہو کے کرے تو یہ سب منع اور نامشروع ہے۔ پس اس سے دور رہنا لازم ہے ۱۲  
۱۲ یا پھر شاعرانہ قیاس کیا جاتا ہے ۱۲ جب جوہر مصیبت توہین اور انکار شریعت اس امر سے الزام ہو یا الزام۔ لہذا  
دوسری مجالس مذکورۃ المتن اسی قیاس پر ہیں ۱۲ خلاصہ



ہُن گمراہوں بیدنیال خود سنگت نال بھاون  
وعظ تے خطے داک ظالماں لکچر نام بٹکایا  
ظاہر نام اسلام سنا کے لُسن خلقت تائیں  
تے بھلن سہو بنیاد اروانہ وچ رسالت آیا  
جاں کہیا اصحاباں کا فرسید کچے دیوچ ہسے

اوہ صدر نشین تنہا نے بنکے راہ گمراہی پاوان  
تے وعظاں دیوچہ تاثریاں مارن سنت راہ بھلایا  
پر وچوں دشمن دین بنیادے ایہن سخت بلائیں  
ایویں ہو رہیاں روانہ وچہ احکام ادایا  
نازطوان کوں اسیں کرے اگلی آیت دسے

وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَكِنْ ذِكْرِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ

انہیں اور پران لوگوں کو کہ پرہیزگاری کرتے ہیں حساب اون کے سے کچھ ولیکن نصیحت کرنا ہے تو کہ وہ بچیں۔

جو درن مخالفت تھیں وہاں جو نہیں صلاب کفاراں  
جو اوہناں کرن نصیحت شاید وہ بھی درن الہوں  
تے اتھ اجازت اُسدی وچہ غلامے وچیں بھائی  
کتابیں بغتیاں میں ہر چند کرن نصیحت آئی  
جو دیکھ بُرائی طاقت ہونیاں روکن لازم آیا  
اوہ منداولوں بچانے ڈاٹھا اوس بُرائی تائیں  
ہُن نیچریاں تے رافضیاں ہولاند ہیاں بیدیاں  
اُصول انہاند اصلح کلی سنگ ہر بندہ ب آئی

نیکچر عذاب مگر اسقدر ضرور ایہی ابراراں  
ہو وچہ سنا ہے ٹھیکو سنگاں نہاں ہوسوناں تاپوں  
اوہ سچے پچھے اُتری ہے منسوخ اجازت آئی  
نہیں دو نویں کھل لڑی وچہ جاہن پر وچ بھائی  
نال ہتھاں یا موہوں جس زور نہ ہٹکن آیا  
ہے اونے وچہ ایہ ایمانوں وچہ مشکوہ سائیں  
ندوسے وال اتے ہو اجیہاں غرت کرن اجیہاں  
بونھ داہری مٹو شکل مشابہ کفاراندی بھائی

لے گلاس شیخ کی کچھ ضرورت نہیں اسو طر کہ وہ حکم مطلق ہو اور یہ عقیدہ یعنی ضرورت کی وقت اگر اٹھ نہ سکے یا نکلے دل میں جانتا ساتھ نفرت اور  
اعتنا کے ہونے کھلم کھلا جہاں گناہ اور ثواب دونوں جمع ہو جائیں وہاں اوپر اعلیٰ اور احتیاط کے نظر رکھنی چاہئے جیسے کہ مسجد میں لوگ دنیاوی  
باتیں کر رہے ہیں یا خرید و فروخت میں مشغول ہیں یا اگر وعید گاہ کے میلے کا ہجوم ہے یا باب ملائی اور معاصی کی دھوم ہے یا امام غیر  
احتیاط ہے اور وہ سنتوں اور مستحبات کو نہیں جانتا مگر اس کے ساتھ جماعت کثیر ہوتی ہے اور شوکت اسلام کا نمونہ ہے اور بڑا بڑا  
اتفاق ہے پس احتیاط اس امر میں ہے کہ ایسی مسجد کی جماعت کی ترک نہ کی جائے یا کسی وعظ کی مجلس میں جب سالانہ صدارت  
سے نہ گزرے ہوں یا بعض امور اسکے منہج اور مکروہ ہوں مگر وعظ نہایت احتیاط کنندہ خدا پرست اور خوش اعتقاد ہو  
اُس وعظ سے فیض اٹھانا چاہئے اسی طرح اگر کسی میلے وغیرہ یا مجمع میں تجارت کے منافع کی امید ہو اور ہر مسمیٰ شمولیت سے  
اوس مجلس کی کافی رونق اور امداد معتبر نہیں اور ہم اُس مجلس کے تمام منوعات سے بچکر بیچ مہرور سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں  
تو پھر اس جگہ جانا کچھ مضائقہ نہیں رکھنا۔ مگر جب اوسکا اثر بغایت موخر ہو کر متغی ہو جاتے یعنی وہ سروں پر بھی وہ اثر  
چاہئے یا اسلام کی اہمیت کا باعث ہو جیسے نوح اور راگ کی مجلس ہو یا احکام الہی اور انہ دین کے متعلق مسخرہ یا کچھ  
اگر وہ ہو یا مسجد کا امام سنتوں کا ناکارک اور دین کی ضروریات سے ناواقف ہو یا بد اعتقاد یا مطعون آدمی ہے پھر ایسی صورت  
ایسی مجالس کا ترک کرنا بہتر ملکہ واجب ہوگا۔ اور اگر یہ شخص ایسے لوگوں میں سے ہے جسکا قول اور فعل دلیل بن جاتا ہے تو پھر  
زیادہ احتیاط کرے ۱۲ خلاصہ التماسیر ص ۶۲ جلد اول ۱۲ ملکہ عالمگیری پنجین میں پس یہ برائے نام مسلمان ہیں ۱۲



کرن امداد انہادی ایسی دین امانت پیارے  
جد لگ طور اسلام نہ تو تن چھوڑنا شاہ سارے

وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَوةُ الدُّنْيَا وَذَكَرَ إِلَهُمْ

أَنْ يُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ

اور چھوڑے اُن لوگوں کو کہ کچھتے ہیں دین اپنے کو کھیل اور تماشا اور فریب دیا ہے اور کو زندگانی دنیا کی  
نے اور نصیحت کرنا نہاؤسکے سے کہ ہلاک میں سوچا جائے ہر ایک ہی بسبب اور پیچیدگی کے کہ کیا ہے نہیں واسطے  
اوسکے سوا اللہ کے دوست اور نہ شفاعت کرنا والا

تے چھوڑنا جہاں دین اپنیوں کھینڈنا تماشا پھرنے  
تے دیہہ تول پیدا سال جو چہ ہلاکت اور پکڑ کو سے  
ہر فرقتے رب عید بنائی مومن بھی کفاراں  
عید فطرتے عید اضحیٰ جو وچہ اسلام مساوان  
نال قرآن نصیحت کرنا مومن ہوں لوکی  
تبسل معنی سوچنا جاؤ کارن مرگ ہلاکت  
جو کافریاں کفر اپنے سے ورنہ بالوں بنیاں  
تے اہل ایمان کا ملن شافع سرور و ہاں جہاناں

تے زندگی دنیا والی نے تنہاں سنگ فریاں کرنا  
علاں عوض تان بن رب نہ ولی شفیع کوئی تھیوے  
ہر ہر قوم تماشے کھینڈاں عیداں کرن بہاراں  
یا عید جمعہ حیوں چہ حدیث ایہہ سمجھے ربوں بجاوڑ  
بدیاں پاروں بخیر تھیوے مت پکڑیوں لوکی  
کینا جاؤ ہلاکت یا قیدی لکھدے اہل نزاکت  
ناہ مدکاراوسد کوئی ناہ شفیع اوسد کوئی گنیاں  
متوازاں جہاں تبت منکر ٹول شیطاناں

ہول مشرخت ہو جب کوئی ناہ ہو و شفیع  
کیوں روز حشر کے دھڑ کوں ہوں بخیر ہم  
مغفرت آدم کی توبہ سے نہ ہوتی تاقیام  
کشتے یوح کو نہ طوفان ہی کبھی ملتی نجات  
آتش غمزدہ سے بچتے خلیل آدم کہاں  
چاہے سو دست کو کب ملتی رانی اور نجات

ہونگے اُمت کے لئے تبت شافع اُمت شفیع  
ہو شفیع المذنبین جب آپ سا ناصر شفیع  
فخر عالم کو نہ گرا تے کبھی اپنا شفیع  
گر نہ ہوتی مد حضرت کی نہ وہ ہوتے شفیع  
جب سہارا آپکا اور آپ ناہ بنتے شفیع  
جب ہوتے فخر عالم رہنا ناصر شفیع

ملہ تفسیر کیر میں ہے کہ مراد لہو و لعب سے مہنی اور مشقت یا بازی کرنا ہے یا بہت پرستی یا نقطہ اپنے قیاس اور خوشی سے  
مراوم کو حلال بنانا یا کھینڈنا کو نہ جیسے کہ اکثر اقوام نے اپنی اپنی عیدیں منہاں جیسے نوروز چولی اور دیوالی و دوسرہ وغیرہ  
ہم یا علم اور حسن عمل کو وسیلہ بنانا واسطے حاصل کرنے مرتبہ اور عزت اور منصب اور رجوع خلقت کے اور بڑوں کی رسوم اور اپنی فحش  
کے کام کو عین دین سمجھنا یا مثل انکو جاننے کی بھی دین میں لہو و لعب ہے اور خلاصہ جو نصیحتیں دین میں شائع علیہ السلام اور یا  
آخر عظام سے وارہ میں سوائے اپنی طرف سے کوئی نئی بات ایجاد کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ حلوئی عنی اللہ عنہ۔  
اسکا تعلق پہلی آیت کے ساتھ ہے ۱۲



ہم وہ تھے سیاہ کار ہوتے مورو قہرا کہ  
بار عصیان جو حلوائی کے سر پر یا بنی  
گفت پیغمبر برادرست خیر  
من شفیع عاصیاں با شتم بجاں  
کمر بستہ آل شفیع المذنبین

گر نہ ہوتے جنت للعالمین حامی شفیع  
اپنا حلوائی پچھڑانا حشر میں ہو کر شفیع  
کے گذارم عاصیاں اشتک ریز  
کے فراموشم دریاں جا مجرماں  
از جہنم سے رہد اہل حشرین

وَإِنْ تَعَدَّلْ كُلُّ عَدْلٍ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا أُولَئِكَ الَّذِينَ ابْتِغَاوْا بِهَا  
كَسْبُؤُاْلِهِمْ شَرَّابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ لِّمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ

ع

اور اگر ہر لادلو کی ساری بدلے نہ لیا جاوے گا اس سے یہی لوگ ہیں کہ سوچتے تھے ہیں ہمارے میں اسباب  
اسکے جو کمایا ہو انہوں نے واسطے اون کے پیٹا ہے گرم پانی سے اور عذاب ہے دردینہ والا ایسا کہ تم کو کفر کرنے

جو بدلہ بھریا وہ ہر بدلہ تا وہ تمہیں لیا نہ جائے  
اونہا نکارن پانی گرم پیوں جس سخت عذاب کھانے  
واذا رایت الذین جان بکھیرا نہال لوکاں تائیں  
سنگ ظہر کرن صفار زائل نفساں اپنیاں سندے  
فانزع عنہم پس نہ پھیرا جیہاں لوکاں پاسوں  
وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ خِيسَارِهِمْ شَيْءٌ قَوْلُهُ فَرَايَا  
جو نبیال کرن نصیحت جیوں یہیہ جب سی انبیادال  
پھر اولیاء رحمانی بھی سب امر نہی منہ ماون  
جو ایہ عمل نہ کرن تا ایہہ ہوسن اہل قصوروں  
طالب صادق نوں تو لازم بھی ناہ پاس تمھانہ سے  
جو کہ طبع طبعیت جیوں چوری کرے حصالاں

لکھنؤ میں ۱۲۸۵ھ میں لکھی جانے والی اس خطبہ کی تفسیر اور اس کے معنی و احوال کے متعلق

نفس ہم از ہم نفس بگیرد خوشے  
باد چوں بر فضاے بد گزرد  
پس صحبت صلحا و اول پر جو پسند کرن تذکیراں

کہو عبدالرشید میں شہر ہوں نکلیا جنگل طرف نجیراں  
لہ اسکا خلق پہلی آیت کے ساتھ ۱۲۸۵ھ میں کسی شے کا نام یہ یاد نہ دینا ابوالسبیل کا معنی دولت میں ڈالنا اور گرد کرنا اور ہلاکت  
کی طرف سوچنا اور عوام کرنا کہ انہی الفاظ میں ہم گرم پانی جو جلا دیو ۱۲۸۵ھ جو کوئی کے احوال میں غور کریں اور انکا ملاحظہ کریں اور انکی بیان



رو دباری دی زیارت کارن رب ترحمت پاسے  
ای عبد اسکیا تینوں میں نیچی راہ بتاواں  
لازم پھر قول شہر صورتوں جو وجہ اوس شہرے  
جوانہ ناول نظر کریں کہ رنگیا جاسیں بھائی  
میں گیا انہا نول آہ مینوں بھکھ پیاس ستایا  
جان ٹھامیں وہاں بزرگال منہ قبلے ول کیتا  
پھر میں اونہاں وہاں اوتے قسم خدا دی پاٹی  
ساکر اچاسر شیخ الایا اسے احنف دے جائے  
پھر گوڑی نیویں کر کے آتم وہاں پیش کھلوتا  
اود بھکھ پیاس میری جو ساری اجاندی نظر نہ آئی  
کہیا جوان جو آپ اسپیں ڈکھ مہیت والے  
میں صحبت وچ اونہاں دتہ ہر یاتن دن رات برابر  
لیختے دل وجہ آیا کرال ضرور سوال انا ہاں  
تاسر چک جوان الایا لازم پکڑن بھائی  
جسدی نظر اولایاں تھیں دکر ہووے رحمانی  
پھر التفات کیتا اوس میں تھیں وت اود نظر نہ آئے

شد والمطایا قبیل العیبر وار تحلوا

ہے سوکھی کرن نصیحت مشکل کرن قبول ایہا ٹی  
اُسوں کچھ عنایت ازلی ناصح طرف لیاوے  
نور نصیحت و اول اوسک خوب کرے روشنائی  
پستی نفس ہو اوں چھٹرا او جین مار او ڈاری  
جہاں ابو بکر نوں بت پوچن دنی میٹے غیبت دتی

پس علی بن یونس مصری دیکھ مینوں فرماوے  
عرض کیتم ہاں تائینوں فرماندا شیخ سچاواں  
مرا تبتے وجہ دوولی الہی ہن اُتھ نال مہر دی  
عمر ساری لگ پھر تھہ پیا پار ہے پرواہ نکائی  
ناہ اُپر میری سی کوئی پھیر جو کرے دھپوں کچھ سیایا  
سلام کلام کتیم سنگ اونہاں کسے جواب دتا  
جو کر کلام میرے سنگ حضرت کارن نام الہی  
ہو شغل تیرے بونہہ اندک ناجو آیا ہیں اسجائے  
ناجو ظہر عصر سنگ اونہاں پڑھی آہی میں بیتا  
پھر کہیم جوان تائیں کرید جو نفع کرے بونہہ بھائی  
نہ رہی زبان اسانوں سنگ جس کر تیرے غلط مقالے  
ناہ آکشاں کھاد انا کچھ پتیا دلوچہ ہو یا صادر  
جو شے باقی عمر میری نوں نافع ہووے کدا ہاں  
صحبت اوسدی بستو ڈھکیاں آوی یاد الہی  
تے غلط کرے تہہ حال زبانوں باہجہ مقال بانی  
تے حال زبانوں شعر نصیحت اود بزرگ الایا

وخلفونی علی الاطلال ابیکہا

جس ب ہدایت چاہی چنگے ہو دس لیکھ لکھائی  
او ہے ناصح ظاہر باطن وجہ رب راہ ہدایت لاوی  
راہاں طرف وصال خداویاں شردا تال صفائی  
وجہ روح البیان محقق صوفی لکھے حقیقت ساری  
تا اگلی آیت حق بو کرم خدا نے نازل کیتی

لے کمارے شام کے یہ شہر ہے ۱۲ شہ یعنی ایک جوان اور ایک بوڑھا دونوں مراتب میں لکھے ہوئے ہیں تم دوہاں جاؤ ۱۱ روح البیان  
۱۲ یعنی تمہاری تہجد اور ذکر و شغل اور طے نائل ہو سکر کے شغل میں ۱۱ اطلاتی عنی اسد عنہ شہ بین دن جب روئی کا وقت ہو گیا تو پھر میرے  
دل میں آیا ۱۲ روح البیان ۱۳ مجھ سے التفات کیا پھر انکو نہیں دیکھا ۱۲ روح البیان ۱۴ وہ نفس جو نکلا کر تکی ہدایت کی بلندی کی طرف  
دو روح جو دھا اور طہان کے لئے عالی شان ہے ۱۲ روح البیان ۱۵ اور برج النیر میں ہے کہ کفار نے آپ کو بلا یا تھا طرف اپنے پاؤں کے  
دین کی جو پھوٹ کے جو وہ ہیں اگلی آیت نازل ہوئی ۱۲



قُلْ اَسْتَدْعُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَاَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ اَعْقَابِنَا  
 بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَمَرَّوْهُ الشَّيْطٰنُ فِي الْاَرْضِ  
 حَيْرَانَ لَهُ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهُ اِلَى الْهُدٰى يُتَنَاقَلْنَ اِنَّ هٰدِيَ اللّٰهُ  
 هُوَ الْهُدٰى وَاَمْرُنَا لِنَسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ  
 وَالتَّقْوَةَ وَهُوَ الَّذِي اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ  
 وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَرَوْحُكُمْ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ  
 الْمُلْكُ يَوْمَ يَخْرُجُ فِي الصُّوْرِ عَلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ  
 الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ

کہہ کیا پکاریں ہم سوا اللہ کے اور پھر کہہ دے کہ وہ اور ضرر دے نہ سکے اور کیا چھ چھ چھ چھ ہم ہم اور پھر یوں ہی کہ چھپے اور سوقت کو  
 کہ ہدایت کی کہو اسے نہ انداز شخص کچھ کہو ال یا ہی اور سکوتیطانوں نے بھی زمین کے سرسبز اسطے اور سکے یا رہیں کہ  
 پکارتے ہیں اسکو طرف ہدایت کی کہلا آہا رہی پاس کہہ تحقیق ہدایت اللہ کی وہ ہی ہدایت اور حکم کئے گئے ہیں ہم کہ ملیج  
 ہوویں اسطے پر دیکار عالموں اور یہ کہ قائم رکھو نماز کو اور دُرُوس سے اور وہ وہی ہے کہ طرف اور کسی کٹھے کٹھے جہاں گئے  
 اور وہ وہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ حق کے اور جس دن کہتا ہے کہ ہو پس ہو جانا ہے بات  
 اور کسی سچ ہے اور اسطے اور سکے باوجود ہی ہے جس دن کہ چھو نکا جاویگا پیچھو کہ ماننے والا عجیب کا اور ظاہر کا  
 اور وہ ہے حکمت والا خبر دار

کہہ بن رہا ہیں جہاں جس دس نفع زیان نکا فی  
 ریشل اور شخص جو الیا جنہوں وچہ زمین شیطاناں  
 کہہ زمین اسلام اللہ اور ہودین سچا وی ستا ناں  
 تے حکم ہو یا جو پڑھو نماز اور وکنوں جبارے  
 ہی اللہ وہ جس حق دیناں زمین آسمان اوپلے  
 مردیاں لں جو زندگی ہو و زندگی بہن اور سارے

تے بعد امت کیوں سینٹے طرف کفر سوا ال  
 کہ حیران سدن تن را اتول ہے اسال جاناں  
 تے حکم اسان تالاج ہوئے کارن رب جہاناں  
 ہی اللہ وہ جو طرف اسکتیں کٹھی ہو سو سارے  
 تے اور دن یاد کریں جو جہاں خود خالق فرمائے  
 ہے بات خدا دی تھی اسوچہ خلق نہیں دم مارے



جو بادشاہی رینوں میں چھوکیا جاسی وجہ کرنا میں  
 کیا بتاں نول اس میں جتنے بعد اسلام ہدایت چالے  
 تاہو پھر نول اوس شخص جنوں راہ سیدوں شیطانے  
 اوہ وگ کرھے وچا یہ راہ و صر پھر واناں حیرانی  
 آجا طرف اسادی ہوا یہ چال نبی سروردی  
 جے کہ کیا شیطان مناسی کولسی حشر ہو کر سوائی  
 استہ ہون مفرکہ کہیستا بہ کا یا سٹ پایا  
 ولہ الملائکہ کہیا جو اسدن ملک مجازی ساسے  
 تے صورت ایہی جو میں سنگ جو سوچہ پہو کر فرشتہ ہارک  
 اہل سنت اجماعوں صورادہ سنگ ایہی فرمایا  
 پہلا نفخہ خلق مریسی دو بجے نفخے جیوے  
 سوسٹائی کہن عالم یک امر اعتقادی آٹیا  
 بھی رواہنا ندے جیہڑے منکر جو حساب خشری  
 ہے اسوچہ رواہناں جو منکر کنوں قیامت آئے  
 بھی فلسفیاں ہوں جو کہن قدیم ہیوے تائیں  
 جو کن نہیں پیدا کر سکے اوس مادی لوڑ کیا ٹی  
 جواب اسدا بھلا دس بارہ کتھے سی آسماناں  
 نہ مثل نمونہ سی کسی پہلے بن مادی سب ظاہر  
 بھی اہل شکر کرد جو ربے نال شریک ٹھہرون  
 جو جیہاں صفتاں ریدیاں یوں یوں دلیوچہ آٹیاں  
 کہن جو میں نردان کر پیدا پیدائیکیاں تائیں

جانن مارا غیب تے حاضر حکمت خبراں سائیں  
 بھلا سوچا ہے فرزند ہوشک چھٹا اسلام نرالے  
 وچہ ڈولے گمراہی والے سٹیا پچھو دھکا نے  
 تیار اتے غمراہ اوس سدا اوس سدن کہن زبانی  
 اتے شیطانوں پچھے طرف اپنی تاجان ترود پھڑوی  
 تے جے مومنانے آکھے دگالے بجات رہائی  
 یا غلبہ کتنا زاہدی اور عباسی وچہ فرمایا  
 جاسن ٹٹ اتے ملک حقیقی رہے فقط جہارے  
 عربن الحاض کنوں وچہ غارن نقل حدیث پیاری  
 اسرئیل پچھو کیسی جو سوچہ دو ٹٹھے جو میں آٹیا  
 یک نفخہ صفتی کہکشت نفخہ جہت حساب جیوے  
 نہ وچہ حقیقت عالم ہوا اتھ روہتہاں فرمایا  
 تے کن تھیں خلق دوبارہ ہوو جو فانی پڑھدے  
 تے شرکے زندی ہوں کنوں بھی جہڑے منکر پلٹے  
 تے مادی باجھ خلق داہون دوبارہ مندے ناپیں  
 جو قادر ہووے کر بعد دم خلق مرقطے بھائی  
 یا مادہ زمیں تے انساناں ہوو طیور حیواناں  
 بن مادی خلقن قدرت کوں نہ منن اسد قادر  
 وچہ ذات صفات اسدی سنگ یعنی پتی دارناون  
 بالا استقلال یعنی خود ازلوں صفتاں تعمیراں پایاں  
 تے اہر منج بدیاں خلق ہے ایہہ شرک بلا سمجھائیں

طہ یہ مثال ہے اوسکی جسکو غولوں (پنجابی بڑا دے) نے بنگل میں گمراہ کیا ہو یعنی اگر ہم اسلام سے روگردان ہو کر کفر اختیار  
 کریں تو ہم بھی اوسکی مانند ہیں جیسے کہ آدمی مثال بیان ہوئی ۱۲ احوالی ۱۳ کہہا مجاہد نے شکل صورت کی بوق (نرسنگا) کی طرح ہے  
 اسکہا ابو عبیدہ نے صورت حج صورت کی ہے یہ قول ہے حسن بصری کا اور قول ماننے والا بہت صحیح ہے ۱۱ خاندن ۱۳ مادہ یعنی  
 اصل خلقت کا ۱۲ مادہ اگر کوئی شبہ کرے کہ یہ چیزیں تو بنائی گئیں مگر انکو مشا نہیں کے گا جواب کن کے حرف سے  
 بدن حت معلوم ہوتا ہے کہ کن یعنی ہو جا۔ جا اوس شخص کو بولتے ہیں جو اول میں فنا ہوا جو اب ہوا اسکا جو کہیں کہ ایک دفعہ  
 اتفاقاً آسمان وغیرہ بن گئے تب دوبارہ نہیں بن سکتے پس قول الحق سے آئیکجا جواب واضح ہوتا ۱۳ یہ عقیدہ انش پرینوں کا ہے ۱۴



عالم الخیب والشہادۃ اسوچہ فلسفیاں روپیا ہے  
 حکم خیر اندر روا دہنہاں جو عالم فرضی کہندے  
 بنی کہیا جزیں فلک رب خلق فراغت پائی  
 اوس منہ لایا ہو یا سنگ اوسک نظر عرض دل کھدا  
 ابوہریرہ کہے میں پوچھیا سرور جن انسانوں  
 عرض کنیم اوہ کہیا فرمایا اوہ ہوا یڈ وڈیری  
 عرض کنیم اوہ کہیا قرن تاد سیا وڈا بھارا  
 ہوا دائرہ وڈا اوچہ اوسک جو عرض میں آسمان  
 تے نفعے تن ہوسن بس پہلا نفعہ فسخ ایہ سائی  
 تے دوچے نفعے خلق تمامی ہوش جو اس و بجاوے  
 گل شئی ہالک الا وچہ کہ جیوں ب وچہ قرآن بتایا  
 تے نفعے قرآن تھیں سب خلق جو اوے سائیں  
 خلق ساری جد فانی روح رکھیں وچہ کرناوے  
 مگر کہ ہڈی پاس کمر جو عجب الذنب سد اوے  
 وٹ نال اوے وے روز قیامت خلقت رب جو اوے  
 جو پیشاں وچ دریاں آیا یا آبی جیواناں  
 یا ڈب ہوئی وچہ پانی لگا سورج ناہ تنہاں نوں  
 ایہ بعد اوسک جاں تلوعش دیوں زندگی منیہ و سیک  
 پھر حکم کرے رب بنیاں لگن پس اوہ لگن ساے  
 جاں کھو کر سب جزواں رب کمال بدن بناے  
 وٹ عرش اٹھاوٹ الیاں لکھاں زندہ رب فرماوے

جو کہیں نہ جزئیات سند ہے علم خدا جہاں  
 ایہہ وچہ فلسفہ خلاصہ فتح محمد ہو رہیں لکھندے  
 پھر کرناوے کر پیدا دنی اسرافیل الہی  
 جو حکم ہوگا کھچو کن دا وچہ اوس کرناوے تکرنا  
 ہو کیا صورتا فرماوے نے اوہ ہک سنگ پچھاوے  
 گھیرے شل زمین آسمان اوسک اچھیر وچہ پھیری  
 قسم اوسدی میں قبضے جسک جاں میری ہو یا راہ  
 تے گنتی روحاں جتنی اسوچہ بین سورج نشاناں  
 جاں خلق سنے ایہہ نفعہ جان موت یقینوں بھائی  
 تا فانی ہووے خلقت ساری ات ہکو رجھاوے  
 ہر شے ہووے ہلاک مگر اوہ ہکو ذات بقا یا  
 سندہ دوے نفعیاں چالی سالال منہ ہوگ منائیں  
 گوشت پوست ہڈی ہڈی جھگے ہوں زیادے  
 اوہ ہری سلامت اذن الہوں مٹی اوسک کھاوے  
 کل کھندے پے جسم انساناں رب جمع فرماوے  
 ہووے زمین مے یا سرکے ہوئے کم نشاناں  
 یا سواہ ہوکے اذن تنہاں ہوں جمع سب جانوں  
 اوہ چالی سال سے پانی گزراں تھیں چڑھ جاوے  
 زمیںوں جویں انگوریاں لگن روح البیان تارے  
 سوارو حال کج چہیزہ باقی خلقت تھیں رہ جاوے  
 پھر جبرائیل تی میکائیل اتے اسرافیل اوٹھاوے

اس واسطے جو ہم معلوم یا غائب ہو یا حاضر پس جزئیات غائب اور حاضر سے خارج نہیں یہ معلومات الہی سے باہر ہیں جو اب غائب  
 خلقت کی نسبت فرمایا جو کوئی چیز خدا تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہے ذات صفات الہیہ جو غیب الغیب ہے یہ غیب نسبت خلقت کے ہے  
 علوانی ۷ یعنی عالم فرضی اور اعتباری ہے اس واسطے جو محکمات واقعات سے ہے مزاروے اسکے خیر کے ۱۲  
 شل گھیرے زمین اور آسمان کی اوسک اچھیر انچا ہے روح البیان ۷ تمام خلقت کے رسول کے لئے روح البیان  
 ۷ کوئی شے دنیا کی امتداد میں سے نہ رہے گی مگر کچھ لے گی اور کچھ دہشت اور گھبراہٹ از روئے دور ہوئے حساب سے  
 روح البیان ۷ یعنی بارہ گزوں سے زیادہ چڑھ جائے گا ۱۲ روح البیان



تا اسرا فیل بھوکو وچہ صور اُدن ارواح تمامی  
 سب تھیں مہرے شاہ رسولان قبروں ہوسن باہر  
 تیرتی سال عمر ہر ہدی کامل خوب جوانی  
 ایہ خالص مل ایمانیں ہندی حالت اوس مٹو  
 صفات عرات میچ میدان قیامت کھڑی کچھون  
 خلقت دو تو تا جو بھول اکھیں سے تنگ جاوے  
 لگام دیو رب اونہاں گری جو چاہی تنگ تنہاں سے  
 تا جو بے خلاصی تے اوہ ترک وجود ایہاٹی  
 کر تسلیم احکام خدا دی دلوں بجانوں ساسے  
 قل ان دعواکم یہاں میں اوس باہجہ خدا دی  
 کیوں جو نہ ہو جو حقیقی غیر خدا کسے پائیا  
 و نرد علی اعقابنا تا پھر وائے تنگ شرک سے  
 مثل اوسدی شیطاناں جنوں وچہ میدان نفسد  
 جانے نہیں جو کتول جاواں اواند ول بھرنیدی  
 اوہ اکھن اڈل ساٹے ہے راہ حقدا پاس اساتے  
 قل ان ھدی اللہ راہ توجید ہدایت سائیں  
 و انما یسلیم لرب العالین تو سائل ہوا جاکم آلہول  
 لڑتاں شہوات فنا کر اپنیاں کل صفاتاں  
 تے قائم کرو نماز حقیقی نال حضور دلائد سے  
 جد لگ قلبے ذاکر تھیوی نہیں حضور کہ اہیں  
 قائم کرن نماز سنداسن وچہ عزائیں لیاوے

سکھیا نوا گول نکل نہیں آسمان پھرن گرامی  
 پھر کل شاہ رسل دی اُمت اُٹھے ظاہر باہر  
 بولی سربانی ول بدی ٹرن شتاب عیانی  
 تے کافر کہن ایہہ سختی دا دن تہد مخی مہنت با سے  
 اوہ وینہ سچاہ سالان ربنے دیکھو تنہاں سپون  
 و تہون روون ٹھو پائٹاں ہر بھو اندر آون  
 توں لازم کپڑ اسلام حقیقی تے تسلیم جو پچانے  
 جو اپنا آپ نہ وٹے وٹھوئی فقط رضاء الہی  
 اوہ فضلوں حاصل ہون اتے ایہن ولی وسیلہ پیارے  
 جو قدرت کچہ تر کھی ہرگز پاروں ضرر افاقے  
 وجود نہیں کچہ جدا وہ کہ پوجن لالیق آیا  
 اُسک بعد جوراہ پاٹے اونہاں طرف توحید والکے  
 و تم تخیل راہوں ریا کر حیران اُس وسدے  
 تے یار قوی نظریہ فکر ہدایت طرف بولیندی  
 تے اوہ مول سدا ہوندا جاوے دور دوراڈے  
 ہوی ایہہ خاص ہدایت بن اس ہوی تفسیر اشیاں  
 جو تابع ہوئے رب جہان نکل نفس ہواؤں  
 بقا باللہ تنگ تاج بکد ہوں ندول سجاتاں  
 پر باجوں ملیاں مرشد کامل قلب حضور پانے  
 الا من اتی اللہ یقلب سلیم توں فراسد یو پائیر  
 ظہور بویت دا وچہ عبودیت ہو جاوے

لہذا یہ سرائق بولی شاید اوسی وقت کے ساتھ مخصوص ہوگی رہیں تو جتنی بولی جنت میں عربی ہوگی جیسے حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ۱۲ حوالہ فی غنی المدعنہ ۱۲ یعنی نظری طاقتوں والے اور صاحب فکر کے اصحاب  
 حقیقی راستہ کی طرف بلاتے ہیں ۱۲ ۱۱ مگر کچھ تعویذ لوگ میں جنہوں کو باطنی فیض اور علم لدنی محض اللہ تعالیٰ کے فضل  
 سے بجز وسیلے کسی بزرگ کے حاصل ہو جاتا ہے نہیں تو دلی سختی اور سیاہی کا دور ہونا قلبی ذکر کے سوا محال ہے۔ پس جب  
 دل زندہ ہو گیا تو پھر نازکی لذت حاصل ہوتی ہے اور دل کی سختی سے محض غفلت ہی غفلت ہے ۱۲ حوالہ فی غنی المدعنہ  
 ۱۲ صفات الہی جل جلالہ پر ۱۲ حوالہ فی غنی المدعنہ۔



وچہ نماز سے اوہ پیارا جیوں حضرت فرمائے  
 گویا دیکھ رہیا توں بنوں صحیح حدیثوں پایا  
 نہ باہجہ خدا کچھ دے ہرگز تقویٰ ایہ فرماندے  
 بعد اس بکہیا کہہ پایا مکے والیاں تائیں  
 ابراہیمؑ ناز و ایسا فوج اولادوں پیاسے  
 تے چاچے دے تائیں بھی پٹیو کہن مجازاً آیتا  
 تے ابراہیمؑ رات ہوئی وچہ مزد و زمانے  
 مزد دٹھا وچہ خواب کتا اپڑھیا جگمگ کردا  
 بخو میاں تھیں مزد و جو سنیا رات فلانی اندر  
 جس تھیں باوشاہی تندہ کھسے کری ہلاک تنہا نور  
 تاحکم کری اس سال جولہ کا جتے اوسنوں مارو  
 بونہہ انتظام کیتا مزد و نہ پاس زباں کوئی جاوے  
 مزد و ہک سخت ضرورت کارن باب خلیل سدایا  
 پرچم دتا جو گھر س نہ جاویں سدائیں دل آویں  
 فرمایا بچے نوں تل چلاں جاں گھر وچہ قدم ٹکایا  
 جاں ہمبستہ زن سنگا نافہ ستوری دا جھڑیا  
 جاں ابراہیمؑ خلیل اسد وچہ شکم مادر دے آئے  
 تا حالہ زباں تے لڑکیاں اوپر سخت قیامت آئی  
 جاں مائی حضرت قرب لادت شہروں نکلی ٹوری  
 باہر حانت فنیہ چھپکا وے خبر لیا وے مائی  
 انگشت مبارک منہ وچہ رکھی شیر انگل تھیں جاری  
 تن ماہ تے ہک سال رہیا وچہ غار خلیل ربانا

اعجب اللہ کا نیک ترازہ کرن عبادت و بلیغ آئی  
 ابویں وقت درود نبیؐ نوں چاہی و صحن ٹکایا  
 و آیات نیک منہ وچہ ذول تیرا طرف لوکاں دے  
 توحید خلیل اسد و قصہ کر کے ذکر سنائیں  
 تے آذر چا چاسی یا دادا ابراہیمؑ سوہے  
 جویں روح المعانی دیوچ فاضل بغدادی فرمایا  
 پچ کوئی شہر جو گرد نواح کونے دے خازن آنے  
 جو سوچ چن سندی و شنائی پکڑے کچھاں و صبرا  
 شکم مائی دے اندر لڑکا آوے سوہنا سندر  
 خدائی تیری خاک ملاوے اوہ سردار کچھاں نوں  
 تے پاس زمانہ دی مرد نہ جان شہروں کڈھو یارو  
 پر جو کم خدائے کرنے کون اوہ روک ہٹا وے  
 جو اسد ابراہیمؑ مصاحب سی جن پاس بولایا  
 وچہ دبار آیا اتی مڑیاں کرے خیال اوتھاویں  
 ناظر ہی زن طرف نہ ہرگز دل قابو وچہ آیا  
 خالی ناف ہرن دی ہوئی اور صرف وچ فریا  
 و ت خیر بخو میاں دتی دایاں شاہ گھر س بچلائی  
 کسی حمل گری پرچس برکھی اوسنوں کن دٹھائی  
 ہک غار اندر ڈلڑکا جنکر مگر ڈرو دی ڈرو دی  
 محافظت فی تربیت غیبوں پیدا بنی آہی  
 ہک دن وچہ مہینے جتنا و دھے فضل ربی  
 و کھین وچہ جوان دیوے عقلموں ست سیانا

لے یعنی زبان سے کہنا کہ ہم خاص نیری ہی عبادت کرتے ہیں اور دل میں اُمید و حور قصو وغیرہ کی رکھنی گویا یہ غیر مذکور  
 یوحنا ہے نہ خالص خدا تعالیٰ کو ۱۲ حلو ای عفی اللہ عنہ ۱۱ بعد ایک ہزار و ستون و تیسٹھ فوج علیہ السلام کے ۱۲ خلاصہ  
 اُسی علاقہ کے قطعہ میں ہو گا اور اسکے ماتھوں تو اور تیری قوم کے لوگ ہلاک ہونگے ۱۳ ۱۴ ایک روایت میں ہے  
 کہ آپؐ والد نے اٹھا کر ایک سُرنگ کے کنارے پر آپ کو رکھ کر آگے پتھر دے دیا تھا ۱۲



تافار او سے وجہ کہدن مان نوں اکھیا بنی آئی  
 تا دیکھ آسمان زمین پیدائش فکروں نظر دوڑا ہے  
 ہے اوہو میرا رب او سے دی کرن عبادت آئی  
 کہیا رب میرا کہیم جاں تارا حضرت ڈٹھا لہندا  
 جاں اوہ بھی ڈبدا ڈٹھا کہیا ایہ بھی رب نکا کئی  
 تافرا یوں ہے اوہو رب جس زمین آسمان او پائے  
 تے اینویں آرتائیں اکھیا ابراہیم سیانے

جو مینوں کدھا اتھو توں غاروں باہر لیا ندا مائی  
 اکھیوں جس میں پیدا کیتا روزی نت پونچا ہے  
 جاں طرف آسمان ڈٹھا سرچک تہا نظر پائی  
 فرایا ایہہ عاجز تے جد چڑھیا چن سو مندا  
 بھناں بھیس دل چک حقیقی ربواں الگ بھنوائی  
 چن تارے اتے سورج سارے وجہ فرمان دورا تے  
 باجھہ ادا کیا پوجیں غیراں قول جویں رب نے

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَأَبِيهِ أَزْرَأُ اتَّخَذُوا صَنَامًا لَّهُمْ إِنِّي آرِئَاكَ

وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۚ وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَنَّ مِنَ الْمُتَوَقِّينَ ۚ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَى الْكَوْكَبَ

قَالَ هَذَا رَبِّيَ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ ۚ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ

بَازِعًا قَالَ هَذَا رَبِّيَ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ

مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ ۚ فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِعَةً قَالَ هَذَا رَبِّيَ هَذَا

الْبُكْرُ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يُقَوْمُ إِنِّي بَرِحْتُ مِمَّا تَشْرِكُونَ إِنِّي وَجَّهْتُ

وَجْهِيَ لِلدِّينِ فَطَرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۚ

اور جب کہ ابراہیم نے واسطے باپ اپنے آزدے کیا پچھتاہو تو بتوں کو معبود حقیقی میں دیکھتا ہوں تنجکو  
 اور قوم تیری کو پیچ گمراہی ظاہر ہے اور اسی طرح دکھاتے تھے ہم ابراہیم کو بادشاہی آسمانوں کی اور  
 زمین کی اور تو کہہ بولتین لانیوالوں سے پس جب دھناپ لیا اوسکورات نے دیکھا ایک تارے کو کہا  
 یہی ہے پروردگار میرا پس جب چھپ گیا کہا نہیں دوست رکھتا میں چھپ جانے والوں کو پس جب  
 دیکھا چاند کو روشن کہا یہی ہے پروردگار میرا پس جب چھپ گیا کہا اگر نہ ہدایت کریگا مجھکو پروردگار میرا  
 البتہ ہو جاؤں گا میں قوم گمراہوں سے پس جب دیکھا سورج کو روشن کہا یہی ہے پروردگار میرا



یہم ہر سب بڑا پس جب چھپ گیا کہا ای قوم میری تحقیق میں نیز اہوں اوچیز سے کہ شریک کرتے ہو تم تحقیق میں نے متوجہ کیا منہ اپنے کو واسطے اوسکے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اوزین کو تو وحید کر نیو اللہ اور انہیں میں شریک لاف و الوت

جال پڑوں کہیا خلیل کیا توں پوجیں تباں و اہی  
اسئل الیوں ابراہیم نوں ملک زمین آسمان دکھائے  
جال رات پئی ہاک تارا ڈٹھوس کہیا میرا یہہ سیائیں  
جال جن روشن چڑھیا کہندا یہہ میرا رب آیا  
تاں میں ٹھیک ال اس قوموں جنہاں راہ بھولایا  
تا فرمایا رب میرا یہہ جدا وہ وچ پردے ہو یا  
میں اسول کیتا منہ اپنا جس وھرت آسمان اوپاٹو  
ملکوت مبالغہ صیغہ ملکوں وچہ سراج لیا یا  
ابن عباس کہیا جو خلقت وچہ زمین آسمان  
اک پتھر اپر کھلتاں ہو یا کشف خلیل اہی  
کری عیش تے جو کج خلقت وچہ زمین آسمان  
تے کنوں علی مرفوع روایت وچہ سراج لیا یا  
کہ شخص ٹھارہائی دیوچہ ابراہیم سوہارے  
پھر سوہوٹھا بدکاری کرویاں ہو یا ہلاک دعاؤں  
نارب فرمایا ابراہیم تہ صبول دعا ئیں  
جو بندی میرے تن تن قسم ہت ثابتےں گناہاں  
تاں کرن عبادت میری تیاں روز قیامت والی

سئل ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جائز ہے کہ اگر چھوٹا بڑے کو عبادت کرے اور بعد جل جلالہ کے معاملہ میں بیجا ادب کر نیکی لحاظ نہ کری  
یعنی بڑے کو توحید کا راستہ بتانے میں کوئی ادب اور لحاظ نہ کرے ۱۰ غلام صہ ۱۱ یعنی جس طرح دکھائی ہے ابراہیم علیہ السلام  
کو در کی گمراہی اور اوسکی قوم کی اسی طرح دکھائی ہے ابراہیم کو ملک زمین اور آسمانوں کی ۱۲ سواہب الرحمن - ۱۳  
اور آذر آپ کے حجے کا نام ہے یا آپ کے واسے کا یا نام ہے نبوت کا یا شہ کا پس تجھے اور دای کو بھی باپ کہتے ہیں اور  
روایت کی ہے ابن منذر نے سلیمان بن صرد سے کہ آذر آپ کا چچا تھا ۱۴ مع البیان ۱۵ ملکوت یعنی بڑی بادشاہی اس واسطے  
کہ ملکوت مبالغہ کے لئے ہے جیسے تہموت اور عنوت اور رحمت کی ہے واسطے مبالغہ رحمت اور عنوت اور رحمت کے  
اور کہا ابن عباس نے خلقت زمین اور آسمان کی ۱۶ تفسیر سراج النیر ۱۷ یعنی یہ قصہ لکھوئی بھی نقل کیا ہے پس جب حضرت ابراہیم

یہاں پر چار ملائے ہیں کہ سائے ثابت کرتا ہے اسرار و بندگی میں پھر باوجود اس علم کے کہ عارفانہ قصہ کہ اس بنا کر کہ خالق کا قول ہے و قل رب زدنی علما یعنی اور میرے علم کو بڑھادے کہ میں آپ کا بندہ ہوں



جی چائے کران غدا اب ہمانوں دیکھ سراج منیروں  
تے کیوں مین الموتین اتھ حضرت ابن عباس تایا  
پس کنوٹ اعمال غلاتن شو کوئی رہی پوشیدہ کاٹی  
آدیکھ گنگارائوں لعنت کرے خلیل اٹھائیں  
تال مٹرائی اود لعنت خالق کنوں خلیل پیارے  
انک لانتطیع معی صبرا کہیا حضرت جو مٹی تائیں  
قال ہذا ربی اسوچہ بوہنہ تاویللاں آئیاں  
یعنی پہلا کوں رب میل ہووی جو خود ڈوب جائے  
کلن ہوو بخومی تاپیاں پوجا کر دے واہی  
تنہاں ظاہر کفر تارن کارن سن ایجن الائے  
جال غجراتے نقصان اونہا نہا دیکھن تنہاں پوجا کر  
جہود و فتنہ مین موافق قول اسی دے بھائی  
ہن ایہ تاویللاں رد کر کہیا فخر الدین جو رازی  
حیدری وچہ جاں رات ہوئی تو تاراد سیا باہر  
اودہ چوہدویں رات آہی جدتار نقصان و سیا یا  
اویں سوچ روشن بوہنہ جدتکلیاں لوک و سیا دے

بھی کنوٹ معالم خاندان لے لکھوی وی تحریروں  
جو ظاہر اتے پوشیدہ جو کچھ نظر خلیلے آئیا  
تے ہر چیز جو کچھ موٹی سب دیکھائی سائی  
تاریف فرمایا طاقت اوسدی پاس تیری ہو ناہیں  
منت دیکھ برایا لعنت کر کے وہیں جہانی مارے  
جان تے واقع دیکھ ناہ جریا حضرت موسیٰ سایش  
اھذا ربی استفہام اسوچہ محذوف گواہیاں  
یا حذت یقولون ہوا اس دل کہن منفسر ٹھاکے  
اتے مدبر کہندے تنہاں ہندی خلیل الہی  
تاہستی ہو حقیقت تاپیاں ظاہر چا فرمائے  
ناکرن خیال عباد لایق ناہ کوئی بن غفارے  
جو اسوچ نا کوئی شبہ نہ خطر ناہ کوئی قصی واہی  
تے اس تاویل اودہ ہونہ نہا اوس مردنازی  
اودہ زہرہ سی یا مشتری کہناں پوجیا اوسنوں ظاہر  
تاوٹھونے جو قمر پرستیاں سجدہ چن بجایا  
وڈارب نس جان کر مین سر سجدہ یوچہ پاوے

لہ اور حضرت مسلم خود اپنی امت کے تمام اعمال پر امانت کے اخلاص اور اتفاق اور ایمان کے درجات پر بھی مطلع ہیں بلکہ لکھنا کہ  
اپنی اپنی امت کی تحریکی جیسے ختم المفسرین والمحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ العزیز نے اپنی تفسیر فتح الغریب میں یہ بات  
ویکون الرسول علیہ السلام شہید کر لکھا ہے دیکھو شروع پارہ دوم ۱۲ لے یعنی ایک کشتی کا توڑنا اور ایک لڑکے کا قتل کرنا اور دیوار  
کا کھڑا کر دینا دیکھو شروع پارہ سولہ ۱۲ لے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب آپچی قوم نے دانت شہید کیا  
تو اس وقت بھی آپ نے بدو عانہ فرمائی بلکہ فرمایا اللہم اھد قومی فائزہم لایعلمون یعنی اے اللہ تبارک و تعالیٰ میری قوم کو  
ہدایت کر اسلئے کہ یہ میری شان کو ٹھیک نہیں جانتے۔ کیونکہ آپ کو امجد جل جلالہ کی طرف سے تعلیم تھی اور آپ  
علوم الاولین والآخرین کے واقف تھے ۱۲ صلواتی عفی عنہ۔

لے غیب کبر میں ہے کہ ایک لحظہ کے لئے بھی شرک کا کلمہ زبان پر اعتقاد کے ساتھ صادر ہونا محال ہے اور یہ بات  
قرآن شریف کے قراین اور مقبول دلوں کے درست نہیں ہو سکتی ہے اس واسطے کہ آپ پہلے تباروں کے دیکھنے کے  
اپنے باب کو عاجز کر چکے تھے جس وقت آپ نے اپنی والدہ سے دریافت فرمایا تھا کہ تیرا رب کون ہے تو اسے جواب  
دیا کہ خاندن میرا فرمایا اوسکا رب کون ہے جواب دیا چپ رہو پس جو تضرع  
پہلے زمین اور آسمان کے عجائبات دیکھ چکا ہو پھر وہ ملکوت کے دیکھنے میں کس طرح شبہ کر سکتا ہے ۱۲ فقیر حلوانی عفی اللہ عنہ  
۱۲ یعنی یہ کہتے ہیں کہ شمارے اور چاند اور سورج ہمارے رب ہیں ۱۲ فقیر حلوانی عفی اللہ عنہ



تائیں جائیں استفہام یا زعم کف راں پاروں  
 تا فرمایا نیز اہو یا میں اہل شرک سے راہوں  
 اوہ کیوں شک کرے رب اندر دیکھ عرفان الہی  
 تے شاہ رسل لوں علم ہو یا جو وچہ زمین آسماناں  
 وقل رب زدنی علما وایہ منکدے اون آہوں  
 پر علم نبی سے کھسن وچہ کوئی نص نہیں سیاٹی  
 اکثر شرک بند و رب اتے ملکال اوسیاں تائیں  
 وچہ احسن صورت جو اس جہی صورت ہو رنگاٹی  
 مگر فرشتے وچہ آسماناں ایہن چھپے تمساحی  
 دل نیت جو ایہ بت رب کر کن قریب اسانوں  
 تے عرب اندر جس بت پرستی ظاہر بتی پیارے  
 اوہ عمری و ایٹیا کیوں جانب شام سدائے  
 پوچھیا ایہ تیں کہاں پوچھ کہندی تہاں سے تائیں  
 تے جمد و اوہاں بتاں سوں ہاں اس طلب کر نیے  
 تا وچہ زمین عرب لیجا دال میں اس ٹھا کر تائیں

فرمایا کیا ایہ رب میرے جو دُوب جاوےں ہجاوےں  
 جس ملکوت ڈٹھے اتے ہو یا وچہ یقین اصلاکو  
 اس تاویل بناں سب خامی تا ویلاں ہو بھائی  
 بھی جہت ترقی علم و عاٹیں ایہن نبی عیاناں  
 پھر کوں قبول نہوئی ہو جو رنگ اذن خداوں  
 بلکہ عکس اسد اسیا وے جیوں مذکور تھیاٹی  
 کہیں معبود اتے نالے رب فنا متن جسم بلائیں  
 اتے ملائک بھی وچہ سمی صورت ایہن بھائی  
 پس شکل اوہ نہاندی بت بنا کے پوجن لگے خامی  
 تے نالے قرب ملائک سند اسانوں ہو عیالوں  
 تے دین جلیل بگاڑیا اول جس مودی ہتیاے  
 تے بت پوجندی لوگ اوس وچہ زمین بقاء و سیا  
 ایہن متیہ اوہنا تھیں کی حد منکدے و سمنیہ ایہ  
 تا و دسانوں ہو و کہندا ہو مینوں کہ ویندے  
 جو عربی لوگ اس کرن عبادت و چاہن تھائیں

لے جس طرح فرمایا حضرت صلعم نے یعنی میرا رب میری خواب میں احسن صورت کے ساتھ آیا پس فرمایا اسد عزوجل نے  
 اسے جس صلیب اسد علیہ سلم ملائک ملا الا علی میں کس چیز کی خاطر جھگڑتے ہیں میں نے عرض کی کہ اسے میرے مولائے میں  
 جاتا پس اسد تبارک و تعالیٰ نے اپنی کف دست میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھی پس میں اپنے پسنانوں میں  
 اوسکی تھنک محسوس کی پس مجھے سب چیزوں کا علم جو آسمانوں اور زمین میں ہیں دیا گیا رواہ الترمذی و قال ہذا  
 حدیث حسن صحیح ماہب جلد اول صفحہ ۱۶۳ و ۱۶۴۔ اسد اسلام فخر الدین رازی نے لکھا کہ جب لوگوں نے عالم فطری کے حال کا  
 برائنا ساتھ بدلنے احوال متاروں کے دیکھا مروط ہے تو گمان کیا انہوں نے سعادت اور خوشی کے ہونے کا ستارگان سے اور انکا  
 طالع میں واقع ہونا پھر غالب ظن ہو اکثر خلقت کا کہ اس عالم میں نیکی اور بدی کا ہونا ستارگان کے سیبے بھی ہے تو پھر اوسکی  
 تعظیم پر بھیگی ۱۲ اکیر ۱۷ یا انہوں نے ستاروں کی عبادت کی پھر جب وہ دُوب گئے تو پھر ہر ستار کی عبادت انہوں نے نہت بنالیا اور گویا انکی  
 پرستش کرتے اور اس عبادت سے انکی غرض تقرب کا حاصل کرنا ستاروں کی طرف تھا۔ اسی نے اسد تبارک و تعالیٰ نے بنیوں کو ایہیں  
 مبعوث فرمایا۔ روح المعانی و تاجرب جس طرح بوجھوں میں تاثیر ہے اگر اسی طرح سمجھا جائے کہ اسد تبارک و تعالیٰ نے ستاروں میں بھی  
 تاثیر رکھی ہوئی ہے سعادت اور خوشی کی مثال نعل اور شتری وغیرہم کی ہے جیسے فرمایا اسد تبارک و تعالیٰ نے فی یوم یحسن  
 صنتم سرور قریبی ہم قوم عادیہ آنحضرت لائے جو نام نہاد و روہ دن چہار شنبہ کا تھا اور دوسری جگہ فرمایا جس دنوں میں اور یہ  
 سات دن سات ستاروں ثابت ہیں سات آسمانوں میں پس مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویت الایمان میں ستاروں کی تاثیر پر حق جانتا شرک  
 لکھا ہے پس وہ قرآن سے منکر ہے پس سمجھنا چاہیے جو خدا نے تاثیر رکھی ہے ستاروں میں ۱۲ علوانی علی المدینہ ۱۷۸۰ انہوں نے دال عمالقہ کی  
 حکومت تھی اور عمالقہ ملائک کی اولاد سے تھا اور کہنا گیا ہے علی بن لاؤنی بن سام بن نوح علیہ السلام ۱۲ روح المعانی



تا عمر تائیں تبت و تا اوہناں نام پہل نس کنہدے  
تے لوک تائیں کنہد اکو عبدا اس تبت سندی  
اوہ شاہ رسل دی برکت پارل ابد مرض گوانی  
جو چال عربی چلن والیاں مشرک بدعی کنہدے  
مگر جو سجد کرے عبادت مشرک پیش کسے  
یا قادر مختار کسے نوں جانے باجھ اکھوں  
یا مستقل اصر خالق غیراں عالم غیب پچھانے  
جو رب جویں مختار تے قادر ایویں قدرت غیراں  
جے مظہر عون الہی جانے اولیا والے تائیں  
غیر نوکارن معنی اصلی بتاں پوجن آئیا  
اوہ سب تفسیراں کنو مخالف معنی الٹ بنایا

پس کچھ لیا اوس تبت نوں کرے کھڑا پوجینے  
اوہ تھوں چہ عجب پھیلی مرض شرک دی گندی  
اتے فرمایا تبت کر کے اتھ ایہہ مرض نہوسی کاٹی  
اوہ ٹو لہ بجز یاں ایت زیا نے بن نہ خالص بندے  
ایہہ بیشیک شرک اتے تعظیمی کہن حرام سعیدے  
جو باجھ خدا و افن ایہ آپوں دیوے ضرر صلاحوں  
یا ہور ایویں کسے صفت اندر ربناں شرکایت جانے  
اس عقیدوں مشرک تھیکو ذرہ ہون نہ خیراں  
ہے ایہ عرفان جو شرک کہو اس و دھ خود مشرک پائیں  
تے لکھوی جیہاں اس وچہ ناخن ولایا نال لایا  
اکو ئیاں گلاں کر کے اکثر خجریاں ملک پٹھایا

### اشارات

حقائق ملکوں محجوب خلیل جاں آزر پایا  
تے معتقد مخلوقات ستایاں دٹھا استقلالوں  
کہیا کیا پکڑیں معبوستایاں جہاں قدرت ناہیں  
انہاں جانو مثل خدا دی آپوں تے تاثیر کریندے  
خلیل تائیں آساں ملک مین اتے آساں دکھائے  
تا باجھ اسد کچھ رہی نہ باقی سبھی غیر اوڈا وے  
جاں رات طبع جسمانی پردیاں آن اندھیرا کیتا

تے کنوں ربو بیت خالق دیون منکر کا فر پایا  
تے ملکوت اکھوں جانا پہلا ہویا حالوں  
تے مرن جیندی اوہناں بچا یاں آپ طاق ت ناہیں  
میں بکچان نینوں قوم تیری سنگ پو گمراہی ویندے  
ایہ علم غیبی اڈا اڈھ ایہی جو وچہ خلیل سوہائے  
ایہ کنوں دلایاں اہل توحید ویل آہی خوش ٹھالے  
اوہ شرع جوانی وقت ایہی جویں صوفی گندے مینا

۱۱۔ اوسکا مفصل حال رسالہ رنجیدی میں فقیر نے بیان کر دیا ہے ۱۲۔ حلوائی عفی عنہ ۱۳۔ یعنی ملکوت کی حقیقتوں سے  
برہہ میں پایا ۱۴۔ یعنی جو ملکوت آسان دین سے الوار ذات اور صفات الہی جل جلالہ کے ظاہر ہوتے ہیں سب  
ہئے خلیل علیہ السلام کو طریقہ التماس کے ساتھ دکھائی دیا اسلئے کہ خلقت یعنی دوستی ثابت ہوا و خلیل علیہ السلام محبت میں مستحکم  
اور تقسیم تھا جو شوق جمال قدیم کا زیادہ ہو جائے ملک اور ملکوت کے وسیلہ سے یقین کے مقام میں ہمارا دیدار کرینوالوں میں سے  
ہو جائے ۱۵۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام نے شروع معرفت کی طرف دولا یا اور قوم کے ساتھ جھگڑ کر کیا اور مقام توحید کا خود خود  
خلیل علیہ السلام پر کھل گیا تھا کیونکہ یہ مقام معرفت کا آخری درجہ ہے اور کہا بعض نے اگو ملکوت اس واسطے دکھائے گئے تاکہ  
ملکوت کی طرف رغبت نہ کریں بلکہ اسے بھج کر متوجہ ہو جائیں طرف خالق جل و علا کی اور کہا بعض نے مشغول ہونے دیلوں کے  
طلب کرنے میں تاکہ حقائق حق تبارک تعالیٰ کے انکشاف اور شہادے کریں تو پھر جب انکشاف ہو گیا تو آپ سب سے زیادہ سچے  
اور یزان حال سے فرمایا اے وحبت و بھی لکن فی فطر السموت والا ارض حنیفا وما انا من المشرکین اور ترجمہ اسکا بیان ہو چکا ہے



جو غلبہ ہو طبیعت سدا اکثر وقت جو انی  
جان فیض حیاتی تربیت روح وی ابراہیم دساتی  
جان و تہ قلب و حکمایاں دہ نفس ستارا  
جان کنول کنایاں نفس ستارا دلدا طلوع مذاہیں  
پرورش فیض قلب و ہر ہول تا او سوقت الایا  
تا فرمایا جے کر نہ رب ہدایت میرے تائیں  
اوہ گمراہ جنہاں اندوگول پٹے حجاب دلاں تے  
جان بیت فیض شمس داپا یا کہندا ایہ رب میرا  
تا فرمایا ای قوم جو پوج میں بیزار اوہناں تھیں  
ایہ حال اسد اجیشے قلب صفائی کامل پائی  
اوہ طرف تندیال مغلقات نہ ہرگز نظر نگاویں  
برخلت والا شوق اوس ہوم جلدی ہیا ویکھاویں

آفتاب از امر حق طباخ ما است  
آفتاب گر بگیرد چوں کنی  
نے بدرگاہ خدا آری صد  
اگر کشند نیم شب خورشید گو  
حادثات اغلب لبش واقع شود  
سوئے حق گر آستانہ خم شوی

۱۱

جان اندا ابراہیم تائیں وجہ شہر لیاندا دسدے  
غلام کینز اس سجنال شکلاں گرد تخت آشکارا  
تس بندو تخت دوا لوسن گل مہس خلیل الایا  
لائق آہا رب نول ایہ جو ہوا سب تھیں ہناں  
تہ بہت پچایاں نیت حضرت مند اکندہ آہے

پھر دھانفس ستارہ چکیا یعنی روح حیوانی  
تا حال بانول کہیا خلیل ایہو میں رب ہو یا نی  
تا فرمایا میں بن ہریاں یار نہیں آشکارا  
حقایق غیبی نظری آئو گنج معارف سائیں  
جو ہر ایہو رب میراوت حال اس بھی مکھ چھپایا  
ذات اپنی دل میں گمراہاں دیوچوں آہیں  
پھر حال کھیا سوچ روح نول روشن ہو یا جہاں تے  
پھر کچے جداوار خدا تے ڈا شمس و دھیرا  
نہ خالق باجہ وجود کسے میں مویا منہ سجنال تھیں  
تے ظلمت نفس و شہوانوں حاصل اوس رہائی  
اوہ بن کی محبوب کسے ول نظر نول دلاوے  
پھر پھد مقصود حقیقی کیوں دل غیراں جھاتیان دی

ابلیہی باشد کہ گوید او خدا است  
آں سیاہی ز تو چوں بیروں کنی  
کہ سیاہی را بدزد از شعاع  
تا نیابی با اماں جو ایں ازو  
وال زماں معبود تو غائب شود  
دارہی از اختراں محرم شوی

تا نزد دے پاس گیا لے شکل دھنسی بدتسدے  
کہیا خلیل تخت پر کھڑا کہندا رب ہمارا  
ایہ عجب خدا جس اپنے نالوں بندیاں حسن و دیا  
پھر ابراہیم بناندی کرے خدمت نت سیاناں  
تا قوم اوہناں سنگ جگہ گری اگلی آیت روح و سیائے

۱۲ اور دکھایا تھا کہ اسد تبارک و تعالیٰ نے میرے کچھ اسم عجیب کے ساتھ جو نام ہے اسد بل شانہ کا ۱۲  
۱۲ اور اُس وقت ساتھ اسم عالم اور حکیم کے تجلی فرمائی تھی اسد تبارک و تعالیٰ نے ۱۲ روح المعانی ۱۲



وَحَاجَّةٌ قَوْمَهُ قَالَ اتَّخَذْتُنِي فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِ وَلَا أَخَافُ  
مَأْثِرَهُمْ وَلَا أَتُخَوِّفُهُمْ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبِّي شَيْئًا وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا  
أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ  
بِاللَّهِ مَا لَمْ يَنْزِلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ  
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ  
الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَى  
قَوْمِهِ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَن نَّشَاءُ طَائِفًا مِّنْكَ حَكِيمٌ عَلَيْهِمُ

اور جھگڑا کیا اور اس سے قوم اس کی نے کہا کیا جھگڑتے ہو تم مجھ سے جو سبوح الہ کے اور تحقیق راہ دکھائی اُس نے مجھ کو  
اور نہیں دُڑتائیں اور پھر سے کہ شریک لاتے ہو ساتھ اس کے مگر یہ کہ چاہے پروردگار میرا کچھ سالیارہ و گار  
میرے نے ہر چیز کو علم میں کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے ہو تم اور کیونکر دُرو نہیں اور پھر سے کہ شریک لاتے ہو  
تم اور نہیں دُڑتے ہو تم کی تحقیق شریک مقرر کرتے ہو تم ساتھ اہل کے اور پھر کو کہ نہیں افقاری الہ نے ساتھ  
اس کے اور تمہارے دلیل پس کو نسا و نو فروع میں ہی بہت لائق ہے ساتھ امن کے اگر ہو تم جانتے وہ لوگ  
جو ایمان لائے اور نہیں ملایا انہوں نے ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے یہ لوگ واسطے اُن کے امن ہے اور وہ راہ  
پانوالے ہیں اور یہ دلیل ہماری ہے دی تھی ہم نے ابراہیم کو اور پر قوم اس کی کے بلند کرتے ہیں ہم جو مل  
میں جس کو چاہتے ہیں تحقیق رب نیر حکمت والا علم والا ہی

کہ کیا جھگڑو کی وچ وچ میں کے کیوں تسار عقل و بنایا  
نہ وراں اور نہ تھیں میں جنہاں رب تسار کی بنا یا  
جو مال ذریعہ تسار بنایاں دے کچھ ضرر الہی  
کیا تسار نہیں نصیحت پکڑو مجھ و دھرو کا ٹی  
تے تسار جو مال خدا دے غیر شریک ٹھہرو

تے جھگڑا ناں جلیل الہ دی قوم اس دی نے لایا  
تے ٹھیک فوجی اپنی دل میں الہ راہ دیکھا یا  
مگر ان ایہ جو چاہی رب میرا و تھیں تسارے کا ٹی  
جو رب میرے علم اپنی دے ہر شے گھیر سکا ٹی  
تے میں کوئی تھیں ان تھیں تسار شریک بنا ٹی

لہ اس واسطے حضرت جلیل الہ علیہ السلام نے یہ کلمہ مستثنیٰ فرمایا کہ ستاد کی تاثیرات مثل بوٹیوں وغیرہم کی برحق  
ہیں ساتھ اذن الہ جل جلالہ کے مگر ستادوں کو قادر اور مختار ماننا شرک ہے بل نجومیوں کی اور نجومیوں سے  
خبریں دیا وقت کر کے اُن پر اعتقاد کرنا بھی شرک ہے ۱۷ حلوائی عفی اللہ عنہ۔



جو اوس کے مال تھاں پر نہیں دیا گھلی رب کا ٹی  
 جو ناہنہ نہ دیکھنا کچھ نفع زیان پوچاندے  
 جو لوگ ایمان لیاؤ تھے اوس مال نہ شرک ملایا  
 اتنے یہ دلیل اوستے اسل ابہریم تائیں سکھائی  
 تھے عظیم حکیم تیر رب سنگ صحت جس چاہی  
 جھگڑے تو مآجہت جو جوتوں چھوٹے بٹ ہمارے  
 تا ابہریم کہیا تئیں اں تباں پوجن ہرے  
 ظلم غور شرک اسجاگ معتزلے رو ہوئے  
 اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ شرک ہے ظلم وڈیرا  
 بھی معتزلے کہن جو ہووے بہتر حق بندیدے  
 رب کہیا جس دی گندویاں اسکی دی شان پیری  
 جاں سنیاں جہڑا مومن ظلم ایمان رلائے ناہیں  
 ہی کہیڈ شخص جو جس نے سنگ ایمان گناہ نہ کینا  
 بلکہ ظلم شرک ہی جیوں رب وچہ قرآن سنایا

پس کون گروہ بخونی لائق دستو عقل جے کا ٹی  
 ہو لائق ڈرن تباں رب تھیں کیوں نہ ہی شرمائے  
 او نہا نکارن امن بخونی بھی تہاں راہ ہدایت پایا  
 ایسے حسبنو چاہو اچھو درجے کرئو اوس عطائی  
 تس دجے کرئو پیر و اندر حکمت علم اصلاہے  
 تا ابہریم رو پوچا سن بھی اتے دین دکھ تھہ بجائے  
 ابہریم نفع بیان کر سکے کچھ خوف نہ او نہاں ملے  
 جو نفع سکھانے گناہ مطلق اوہ کرے ہین منہو ٹی  
 لقمان ابہریم دیشے نول کدتی معتزلے رو بھیرا  
 اوہ رب تے واجب من نشا پوچ ہو ٹی رو تہاں نے  
 نہ تے شے کوئی واجب لازم معتزلے رو بھیرے  
 ہو بخوف تیا مال کچھیا پاسوں بحر عطائیں  
 تا بنی کہیا تھ معنی ظلم گناہ نہ جاوے لیتا  
 اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ہے شرک ظلم و بھد آیا

### اشارات

جانا رب نفس سنگ جید عرفان صفا ایقان  
 تمام مشاہد یوں وچہ بیعت کچھ وہ ہے نہ میتا  
 انا نیت وادم نہ مارن بعض عارف جوین دست  
 تا پوچ تمکین اتے صواہین اوہ دیکھ عرائس دائم  
 باہجوں شاہ رسل نے ناہ کسے درجہ ایہ آشکارا

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ جِهَانِ اٰلِ يٰمَانَا  
 جہاں مخلوقات حوادث نہیں کر استلال نہ جاتا  
 تے وچہ احکام ربوبیت و حسن تجلیوں اوسدے  
 جاں وچہ تمام مشاہد ہین عبودیت وچہ قائم  
 ایہ آخر درجہ معرفت والا ایہی اکسل بھارا

لہ اسجگہ اللہ تبارک تعالیٰ نے مومنین اور مشرکین کے گروہ میں فیصلہ فرما دیا کہ جو مومن ایمان کے ساتھ شرک کو نہ لائینگے وہ بخوف  
 ہیں ۱۲ محالم و فغان سے اوچے درجے علم کے ساتھ یا ساتھ کمال مرتبوں کے از روئے قوت یا نبوت یا خلقت کے یا یہ کہ آپ کی  
 اولاد میں نبوت خطا فرمائی جس سے قیامت تک آپ کو ثواب عطا ہوتا رہیگا اور نام نیک رہیگا اور بلندی درجوں کا سبب  
 بنے گا۔ خلاصہ اور سراج المیزین لکھا ہے ساتھ حکمت اور علم کے بلندی ورجوئی حاصل ہوگی۔ سراج۔ ۱۲۔ یعنی عظیم ہے  
 ساتھ خلقت اپنی کے پس وہ کتاب ہے جو چاہتا ہے ۱۲ سراج المیزین ۱۲ جو معتزلہ کے نزدیک گناہ کبیرے کا ترک کبے مومن  
 نہیں سمجھا اور وہ کہتے ہیں جیسے کہ شرک اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتے اسی طرح گناہ اور ایمان ایک جگہ اکٹھے نہیں ہوتے  
 مواہب الرحمن انسوس ہے لکھوی پر جو ایسے مضامین ہو کہ ان لپیٹ کر گذر جاتا ہے ۱۲ حلاوتی عفی اللہ عنہ



جو لا الہ الا اللہ وہی توحید اندر ہو کامل  
ایہ منزل دور دور آدمی فضل خدا بن تہمت آئے  
جے نور بوبیت داویچکھ انانیت وچ آئیا  
ایہ معرفت مرج تیکے پہنچو ہی جو بن بعض الایا  
ایہ وچہ سکر اوہناں گلاں بھایس ہن مغد و پیار  
پس جو وچہ شہ شہ ہے ہو کے رہیا عبودیت پر  
اوہ سکر تے تلونوں موت ہلاکت یخ نہ پاوے  
اولیک ہم اکامن و اولیک ہم اٹھن ہن حق اوہناں دیا  
بھی اوہ لوک جو وقت مشاہد کدہر و نظر نہ پاندے  
جو وچہ مقام قرب و جا کے مگر غیر اول تارے  
جو صفت حد و شیت ہی جد گنگ قائم اسوچ آئی  
نرخ درجات من نشاء ذکر تیکھے سی بھائی

پھیر کہیا میں بندہ ہی عبودیت وچہ شامل  
جو اس منزل وچہ ہو کے پھیر عبودیت فرماوے  
اس کہن تلون اضطراب مقام اسنوں فرمایا  
انا الحق کسے سبحانی ما اعظم شأنی کسے سنایا  
مگر اس ظلم ایہی جو غیر لکھائے تنہاں بولاری  
تس معرفت تو توحیدوں دکھو رب نگاہ سرس  
جنوں منصو انانیت تھیں سرخ ہلاکت ٹھاکے  
نہیں کچھ خوف اوہناں سوتے اوہناں راہ ہدیت پایا  
ما ذلک البصو و ملطے یچوں حق شاہ سلیم پانے  
اوہ بھایس وچہ فرو و حق حقیقت وچہ ہر مشرک پیاری  
تنگ اوہ وچہ ان نہینا اس ہدایت پائی  
تفصیل اسدی وچہ اگلی آیت خود مولا فرمائی

لہ اور وہ کس طرح بخون ہو سکتا ہے جو عبودیت کے رقب میں پڑا ہوا ہے پھر اپنے نفس کو بچاتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کو ساتھ صفت قدم اور بقا اور قہر اور جبروت کے پہچانتا ہے اور فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ لا یؤمن مکر اللہ لا الفوہ الخاسون یعنی نہیں بخون ہوتے اسد جل جلالہ کے مکر سے مگر قوم یا نکار پھر حجب وہ اسد جل جلالہ کی صفوں کے ساتھ متصف ہوا یا پہلے جوئی پاتا ہے اس واسطے جو بیخ صفت قدم کے خوف اور امید کا نشان نہیں رہتا اور اس جگہ فقط جنت اور وصل کا ہی ہے اور وہ خالص بندے قہری تجلیات سے بالکل امن میں ہو جاتے ہیں اور جب تک اسد جل جلالہ کی صفوں کے ساتھ متصف نہیں تب تک محنت و ن یعنی ہدایت پانے والے نہیں ہیں اگرچہ اسد جل جلالہ کے مکر سے چشم پوشی کئے ہوئے ہوں۔ کہا ابن طاہر نے جو شخص لکھ اور مصیبت اور خوشی اور غمی کے نظروں غیر اسد جل جلالہ کے کرتا ہے وہ اسد تبارک و تعالیٰ حکم و لکھ دیکھو و ایمانہم بظلم الایہ میں داخل ہے اور ان کے واسطے ہی اس ہے ہر طرح ادن کی نظر اسد تعالیٰ و تبارک کی عنایت پر ہی ہوتی ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں جو ایک حال میں اوسی ذات پاک کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ کہا اوستاد رحمۃ اللہ علیہ نے جو لوگ اسد جل جلالہ کی طرف جھکے پھر کسی غیر کی طرف رجوع نہیں کرتے قولہ تعالیٰ نرخ درجات من نشاء پس وچہ چند میں مقام معرفت اور محبت اور حالات اور محاملات اور کرامات یہ سب اسد تبارک و تعالیٰ کی طرف راہ ہیں پس جب بندہ وصل ہو گیا اور اپنے آپ سے فنا ہو کر ساتھ صفات اسد تبارک و تعالیٰ شائے کے بھا ہو گیا تو پھر اس جگہ کچھ درجات جنت وغیرہ کے نہیں لکھا و جگہ معرفت کی شان کے درجات ہیں عارفوں اور موحدوں کے لئے بیخ ازل اور ابد کے سیر کرنا ہے کہ جس کا کچھ اور کچھ نہیں لکھا و جگہ ابتداء اور انتہاء میں کسی کو دخل ہی نہیں اور بیخ قائل کے اشارہ ہے کہ مریدوں میں سے جس کے ہم چاہتے ہیں درجات بلند کرتے ہیں پھر اسکو واصل کر دیتے ہیں اور واصل ہونے میں درجات کی بلندی سے سیر عرفان کی ہے اور بیخ درجات کے عشق اور محبت اور شوق کے درجے ہیں اور درجات میں باطن کی صفائی بھی ہے اور نیت کا صحیح ہونا اور خلق نیک پاکیزہ یا علم الہی کا پرتو اور حکمت کا سمجھنا اسد تبارک و تعالیٰ شائے کی طرف ہے ۱۱ عاشر البیان فی حقایق القرآن ۱۲



وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ  
قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى  
وَهَارُونَ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْحَسَنِينَ الَّذِينَ هَدَيْنَا وَنُوحًا وَعِيسَى  
إِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيُوسُفَ  
لَوْ طَلَّوْا كَلَّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ  
وَإِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ  
ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِرَّ مَنْ يُشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَلَوْ أَشْرَكُوا  
لَحَبَطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ  
وَالْحُكْمَ وَالنَّبُوءَةَ فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَلْنَا بِهَا قَوْمًا  
لَيَسُوْ بِهَا بِكَفِيرِينَ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ  
اقتِدِهٖ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ

غ

اور دیکھو جنہ واسطے اسکے اسحاق اور یعقوب ہر ایک کو ہدایت کی تھیں اور نوح کو ہدایت کی تھیں پہلے  
اس سے اور اولاد اوسکی میں سے داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون  
کو اور اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم احسان کرنے والوں کو اور زکریا کو اور یحییٰ اور عیسیٰ کو اور ایلیاس کو ہر ایک کو  
صالحوں سے اور اسماعیل اور ایسحٰق اور یوسف اور لوط کو اور ہر ایک کو بزرگی دی تھیں اور پر عالموں کے  
اور باپوں انکے سے اور اولاد ان کی سے اور بھائیوں انکے سے اور قبول کیا تھیں انکو اور  
ہدایت کی تھیں انکو ہر طرف راہ سیدھی کے یہ ہے ہدایت اللہ کی راہ دکھاتا ہے ساتھ اوسکی جس کو چاہو  
بنڈول اپنے سے اور اگر شرک کرتے البتہ کھوئے جاتے اوسنے جو کچھ تھے وہ عمل کرتے یہ لوگ ہیں  
جو دی تھیں انکو تمنا اب حکمت اور نبوت پس اگر کفر کریں ساتھ اوسکے یہ لوگ پس تحقیق مقرر کیا ہے تھیں  
ساتھ اوسکے اور قوم کو کہ نہیں ہیں ساتھ اوسکے کفر کرنے والے یہ لوگ ہیں جنکو ہدایت کی اللہ پس ساتھ ہدایت



اونکی کپی پیروی کرتو کہہ کہ نہیں سوال کرتا میں تم سے اور پراو سکے بلا نہیں یہ مگر نصحت واسطو عالموں کے۔  
 تے ابراہیم تائیں اسان کجیثا پت اسحاق نرالا  
 تے سب نے اسان ایت کیتی نالے فوج مے تائیں  
 تے فوج اولاد یونان و سلیمان یوسف نالے  
 تے ذکر کیا چھ عیسیٰ بھی الیاس ہدایت آئی  
 الیاس تے یونس لوط و نوح اسان ہر لون جگ و دیانی  
 اسان چھ گیا او نہا تے راہ سدھی ان بھنا و دیکھا و  
 بنیاں اپنا تھیں تے جو اور راہ شرک سے جانے  
 اہو لوک مے جہاں اسان کتاب حکم نبوت  
 تہا نہیں کج جرح اسان ٹھیک ان سال جاعت ہوربا  
 اوہن انصامہا جہاں منیا شاہ رسول نوں  
 اہو کو جماعت بنیاں جہاں کیتی رب ہدایت  
 کہ نہ مگال کنو تال اوہنا سلیمان دی موزوری  
 فریت کنو مراد اپنی اتھ فوج اولاد پیارے  
 تے فوج علیہ السلام انہاں پایندی جدا علی آہی

بھی پوتر یعقوب ونا اسان کر کے فضل کمالا  
 ابراہیموں پہلے راہ نامی فضل عطا میں  
 بھئی موسیٰ تے ہرون انج نیکان ویکو اجر کمالے  
 اہو ہر ہک نیکان کنوں تے اسماعیل ہدایت پائی  
 تے بعض پواں فرزند ان بھیاں تنہاں ہدایت پائی  
 ہدایت رب دی اہم جس چاہی او سنوں اس راہ پائے  
 تا ہو جائے نابود او نہا تھیں ہے جو عمل کما نئے  
 قریش مکہ جے منکروں ہن پاسوں اہل فتوت  
 جو نہیں انکار کنند پواسوں حضرت بحر صفا  
 یالاک الہی یا ہو خلق جو متن ہوسٹل نوں  
 پس اوپہ ہدایت اوہناں سائیاں پیروی کریں نہایت  
 ہی اوپہ پیغام رسانی اہل جہانیاں پند ضروری  
 جو یونس لوط تہا ہی کنوں اولاد خلیل سوارے  
 ہدایت اول سمجھ نبوت دوجی عام ٹھہر اٹی

تے ابراہیم تائیں اسان کجیثا پت اسحاق نرالا  
 تے سب نے اسان ایت کیتی نالے فوج مے تائیں  
 تے فوج اولاد یونان و سلیمان یوسف نالے  
 تے ذکر کیا چھ عیسیٰ بھی الیاس ہدایت آئی  
 الیاس تے یونس لوط و نوح اسان ہر لون جگ و دیانی  
 اسان چھ گیا او نہا تے راہ سدھی ان بھنا و دیکھا و  
 بنیاں اپنا تھیں تے جو اور راہ شرک سے جانے  
 اہو لوک مے جہاں اسان کتاب حکم نبوت  
 تہا نہیں کج جرح اسان ٹھیک ان سال جاعت ہوربا  
 اوہن انصامہا جہاں منیا شاہ رسول نوں  
 اہو کو جماعت بنیاں جہاں کیتی رب ہدایت  
 کہ نہ مگال کنو تال اوہنا سلیمان دی موزوری  
 فریت کنو مراد اپنی اتھ فوج اولاد پیارے  
 تے فوج علیہ السلام انہاں پایندی جدا علی آہی

لہ یعنی فوج علیہ السلام کی اولاد سے حضرت داؤد اور سلیمان اور ایوب صابر اور یوسف یعنی یہ تمام ابنیا مذکورہ علیہم السلام  
 ایوب بن اغوص بن کران بن روم بن عیص بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام ۱۲ خاندن سلہ موسیٰ علیہ السلام بن عمران بن  
 یصر بن فابر بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام اور ہرون موسیٰ کے بھائی تھے ۱۲ سلہ ذکر میں ابنن اور بچے ۱۶ او سکے بیٹے  
 تھے اور عیسیٰ بن مریم علیہا السلام اور الیاس میں اختلاف ہو کہا بعض نے الیاس اور ایس ایک ہی ہے اور صحیح یہ ہو کہ علیہ علیہ و  
 اشخاص کے نام ہیں حضرت ادیس داؤد اور فوج کے باب کا اور الیاس بن بشیر بن فخاص بن عیصر بن ہرون بن عمران ۱۲ سلہ  
 اور لوط ۴ ابراہیم کے بیٹے تھے اور یوسف ۶ پوتے کزانی التفاسیر ۴ ومن ذریتہ میں جو ضمیر ہے او سکوں بعض نے  
 ابراہیم علیہ السلام کی طرف پھیرا ہے او بعض نے فوج کے طرف جیسے فرمایا اند تبارک و تعالیٰ نے ولقد ارسلنا نوحا و ابراہیم  
 وجعلنا فی ذریتہم النبوة والکتاب یعنی بھیجا تھے فوج اور ابراہیم اور موسیٰ تھے و نوحی اولاد میں نبوت اور کتاب  
 پفریت ابراہیم کی حقیقت میں فوج ۴ فریت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور کتاب ابراہیم اور موسیٰ اولاد کے الٹی خاص  
 ہونی پس فوج علیہ السلام کی اولاد کو نبوت اور کتاب کا عطا ہونے سے حضرت ابراہیم کی تخصیص ظاہر نہیں ہونی جو نچلے تمام اولاد  
 کے ہے پس گوہ کا خاص ملی موزا اور خاصا سی تے علما نے دو نظرون میں سمجھا ہے ۱۲ او ہب الرحمن سلہ ہدایت عام یعنی معرفت اور صراط  
 منقیم وغیرہ سبک نشاں ہی خلاصہ ف اور چکر لونی گرا کہتا ہو کہ رسول ذکر ان ہی ہے جو اب او سکا خود اند تبارک و تعالیٰ نے سورہ ف  
 میں فرمایا ہے وما حمل الا رسول یعنی نہیں ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر رسول تبارک و تعالیٰ کا پیشاں ت ہو گیا جو رسول سے مراد احکام  
 نہیں بلکہ انھوں نے بقول نبی انسان کامل مراد ہی پھر وہ کہتا ہو واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول میں وادھتفسیر یہ ہو کہ وہ او عطف کی اسلئے کہ  
 وادھتفسیر کی جا ہتی ہو معائرت کو اور وادھتفسیر یعنی پچھلے مضمون کی وضاحت اور تفسیر جو اب او سکا یہ ہو کہ اور وادھتفسیر ہوم

۴ تہا حضرت مصلح کی ذات باجگات کو خدا نا جانتا ہے جو اللہ کی تفسیر ہی ہے مصلح کا نام اہل امر ہی خدا ہی ان جانتے ہیں خود اند میں دلک چھ کر یہ وادھتفسیر ہی جو تو فہم ایجا نبوت کسی اور سری آیت کی ویکو جگہ یہ تہا کہ ہدیہ وادھ



پہنچ گئے تھے نبی سب شامل فقط خلیل نہ آیا  
 سب خلقت بل کنول فشتیاں اعلیٰ شان بنیاں  
 ہے ایہ مذہب اہل سنت و اوس بن سب گمراہی  
 جو تابعداری آثم دی رب آپ منع فرمائی  
 جاں اولاد بنیاں وارب قرب فضل سمجھایا  
 مسیح نواسہ نوح خلیل اولاد جاں انہاں گنیوے  
 اہل سنی کیسے قینہ تویم ناپس و سیا شاہ ابراہیم  
 جو سب قبل شیخین نورانی اہل البیت کہاوں  
 قہید ہم امتیہ تھیں شبہ پوسے سامعیناں  
 وچہ توحید اعتقاد اصول ہر نبی اطاعت آہی  
 جو اعتقاد اخلاق صفات حمیدہ بنیاں والے  
 نابو کی صفات مذکور وچہ گئے شاہ رسولان  
 ایہہ بلکہ نبی بنیاں بھی معنوی طوروں آہے  
 یا اوہناں اطاعت بدی حکم دسن وچہ بن مفروری

دعا کی طرحت توجہ کرنے کی ہر امت و امتیہ

و فضلنا علی العالمین سب خلقتوں بنیاں شان و  
 فضلنا علی العالمین کنول ایہ واضح ہو کہ صریحاً  
 ہی کنول صغائر ہو کہ بابر پاک رسول الہی  
 تانبی جائے تم ہو کہ پھیر مطاع ہو نہ کوں بھائی  
 آشاہ سل و باغ و نشان اکیوں ہو نہ قرب سوا  
 پھر جن جہنم نواسی حضرت کوں اولاد نہ تھیں  
 نے تابعدار نبی و اسے پوج اہل البیت شماراں  
 اوہ رافضیا نے وئے بھائی ویر نبی سنگھاوں  
 جو جیت اطاعت بنیاں اگلیاں حضرت حکم یقیناں  
 جو بالکل توحید کہے نہ کہتی محو الہی  
 اتھ حکم نبی نوں ہر خوبی اوہ جمع کرے ہر حالے  
 ایہ تاہیں افضل اکرم ہو وچہ بنیاں مقبولان  
 وچہ آل عمران اس بابت بنیاں پاسوں عہد ہوا  
 جو اگلیاں اجر نہ لیتے ایوں لیا نہ حضرت نورانی

### اشارات

وچہ و زائل دی سی رب انہاں معرفت راہ دکھایا  
 وٹ بعد پیدائش طرف مشاہد و اپنی راہ دکھایا  
 وچہ آداب شریعت ہو طریقت پہل انبیاواں  
 واصل کامل بالکل ہو لنگھ کے اوس مقاموں

دعا کی طرحت توجہ کرنے کی ہر امت و امتیہ

پیدا ہوں اوہناں نبیوں مہر و نساں قرب و  
 اولئک الذین ھد اللہ جمہد ہم امتیہ تھیں  
 جو وچہ اس منزل الٹ و وسیلیاں پھر حد نبی سچا وال  
 تا فرمایا رب کل وسیلے کرہن و ورخراموں

یعنی اہل بیت میری شکل کشتی نوح علیہ السلام کی ہے ۱۲ جیسے فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل تعالیٰ آل محمد  
 یعنی ہر ایک پر میرے گار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہے۔ دوسری جلدیں یہ مسئلہ بیضاست یا نہیں ہو چکا ہے پس جس طرح دوسرے  
 رسولوں سے آپکا شان اعلیٰ ہر اسی طرح آپ کے اہل بیت یعنی تابعدار و کما بھی شان اعلیٰ ہو دوسرے رسولوں کے خلیفوں  
 تابعداروں ۱۲ فقیہ حلاوتی ۱۲ یعنی جیسے اور نبی از و تویم اعتقاد اور ہم اخلاق جو کے ایک دوسرے کے تابع قرار نہ پائی اسی طرح  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی باوجود ان کے رسولوں کے ہم اعتقاد و توحید اور ہم اخلاق ہونے کے ان کے تابعدار قرار نہیں دیے جاتے  
 اور یہ جو فرمایا و اتبعتم ملکہ ابراہیم و اسحق و یعقوب یہی کہا یوسف نے اسوا اسکے اطاعت توحید اور عقیدہ کی ثابت ہوئی  
 جو دین کا اصول ہے نہ فریغ کی اطاعت مراد ہے توحید و توحید الہی کوئی آیت اس معنوں کی نکالیں حلاوتی ۱۲ اس واسطے  
 ہر عارف کی استقامت مشاہد کے کہیں اسطرح ہے جو اس عارف کو خطرات اور وسوساں نہ آویں اور بشریت کے تقاضے سے بقیہ انہ  
 اور نبی بقیہ رحمت اللہ علیہ بنے انکو اپنی خاص فائز کیلئے خاص کر لیا اور سنے انکو ادب دیا واسطے اپنی درگاہ کے اور تمام جہان سے



قُلْ إِنِ اتَّبَعِ الْكَافِرِينَ اتَّبَعُوا وَجْهَ قُرْآنٍ دَسَاوِي  
کیا دیکھیں نہیں جو عمر تائیں تو ریتوں بند کرایا  
تے فرمایا جے زندہ ہوتا موسیٰ اچ کد اپیں  
جو وہ اطاعت شیخ اپنے دو ثابت قدم دیا  
جو بنی کہیا نسیق کچھ سیکر کر ہوتا بعداری

کہہ میں نہیں اطاعت کرو اگر جو وحی میں آوی  
جاں کچھ ور قے تھہ ادس ہے تے قس پڑیدیاں پیا  
تا باجھ اطاعت میری ادس کچھ چارہ ہوندا ناہیں  
تا تا بعداری ادسی کا دن شیخ حکم فرماوے  
ابو کر تے عمر و مہندی شان جہنا ندی بھاری

## متعلق فیہد اہم اقتداء

روح البیان اقتداء بنیاں ہر وہ توحید ایمانے  
سو بعد ہوں منسوخ نہ اوسدا نام ہدایت آوے  
تے اس آیت تھیں پھر وہ ہیں دلیل علما ربانی  
اتے صفات بزرگی والی متفرق سن سارے  
تے حضرت ابوب و کھال اپرا اہل صبر تھیں آہ  
تے موسیٰ قاطر عجز پائے روح البیان الائنے  
تے حضرت اسماعیل پیارا صاحب صدق ہو یا سی  
پیشہ رسالہ وہیہ ایہ صفتاں ہو یاں جمع کما لے  
اقتداء بنیاندی ند جامع ہو کہ تنہاں خصا لاں

اتے اصول جو دین شریعتاں کچھ منسوخ ہو یاں  
دین اصول توحید ایمان ہدایت نام سداوی  
جو احمد افضل کل بنیاں تھیں تہ حصا لورانی  
پچ بنیاندے پس داؤد سلیمان شاکر پیارے  
تے یوسف پوج سن و نوین صفتاں شکر صابر صلاھا  
الیاس تے عیسیٰ ذکر یا بھلی صاحب دہد دساوے  
میں ہر ہک صفت او نہاندی او پر غلغہ کتبنا سی  
اقتداء بنیاندی واجو تس ہو یا حکم تعالیٰ  
جو خصلت ترک کوئی تاسب ہی اقتداء نہیں کیا لال

ہر چہ بنجوبان جہاں دادہ اند  
ہر چہ ہن سازندہ ہاں دلبراں

مستم تو نیکوتر ازاں دادہ اند  
جملہ تراہست زیادت براں

خود قدر موافق ہر پیغمبر پائے ہین نکانے  
تے بھلی عیسیٰ فلک و بجے تے یوسف ترتبے آیا  
موسیٰ فلک پھیوین تے سنوین ابراہیم پیارا  
ایتنوں تیک جو سد و تائیں پہونچے ختم رسالت

جو بنی کہیا میں آدم و نوح پچاں پہلے آسمانے  
جو تھو تے ادیس تے چنویں نے ہارون دسایا  
پس اقتداء سب ہی ہوئی جو فلک لنگہ گیا سورا  
کوئی ملک مقرر تھیں گے ناہ گذری کسے حالت

۱۲ یعنی پچر یعنی ہوں قبول کرنے والی ہیں ان شریعتوں میں اگلے بنیوں کی تابعداری نہیں ۱۲ روح البیان  
۱۲ یعنی از روئے کامل خصائل ہونے کے آپ کی ذات بابرکات میں ۱۲ روح البیان  
۱۲ یعنی یہ دونوں نعمتوں پر شکر کرنے والے تھے ۱۲  
۱۲ یعنی ہر ایک کو صفت اوسکی ادسہ غالب ہوئی یعنی نہایت کامل ہو گئی تھی ۱۲ روح البیان



پھر وہ چہ قرب دینی فتدلی گیا بلند مقامے  
تے بو نہ نزدیک ہو جو قاب فوسین مراتب پایا  
ناہ کوئی ملک مقرب ناہ کوئی مرسل بنی خدا  
مالک ابن حنیف جو آء جد یہ وداں بھارا  
تذہ قسم خدا جس سنی پر ہے تورنت اوتاری  
رب دشمن اوسنوں کھی کہندا آہو نبی یگانے  
اودہ خود پرست تو تن پرور سوتوں نظری آویں  
ناکہندار بنے کوئی کسے تے نہیں کتاب اوتاری

مالک بن حنیف خلیج ہوئے حضور علامے  
اجہا قرب نہ پہلے شاہ رسل تھیں تجھ کسے آیا  
پونچیا قرب رسول اللہ نول روح البیان افادا  
اودہ حضرت پاس جاں آبا اوسنوں کہیا نبی اشکا  
توں ڈٹھا وہ چہ تورنت جو مٹا دشتند اک بھاری  
میں وہ چہ تورنت ڈٹھا ہوا یوں سن حضرت فرمانے  
سن ایہ بات یہودی غصیوں جل گیا اٹھائیں  
ناگلی آیت نازل ہوئی ویکھ روئی پیاری

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ قُلْ مَنْ أَنزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى  
لِّلنَّاسِ تَجْعَلُونَهُ قُرْآنًا طَبِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا وَعُلِّمْتُم  
مَّا لَمْ تَعْلَمُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ  
يَلْعَبُونَ وَهَذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ  
يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ  
بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ

اور نہ قدر کی اللہ کی حق قدر اوسکی کا جس وقت کہا انہوں نے نہیں اقرار اندر نے اوپر کسی آدمی کے کچھ کہہ کس نے  
اتار یہ کتاب کو وہ جو لایا تھا اوسکو موسیٰ روشنی اور ہدایت واسطے لوگوں کے کرتے ہو تم اوسکو ورق ورق  
ظاہر کرتے ہو تم اوسکو اور چھپاتے ہو کہ بہت اوسکا ٹوٹے ہو وہ جو کہ نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ تمہاری

لہ میں جو شخص ایسا معاملہ کر دے بھی اسی وعید میں شامل ہے جو اکثر لوگ غصے کے وقت کئی مسائل کا انکار کر دیتے ہیں اور یہ آیت  
دینی ہے یہود کے حق میں اور بعض کے نزدیک قریش کے حق میں ہے ۱۲ سہ اور ہر ایک میں ہو کہ یہود کی ایک جماعت نے حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جھگڑا کیا اور انکے درمیان مالک ابن حنیف بھی تھا اور وہ بہت مڑتا تازہ تھا پس آپ نے اوسکو فرمایا  
کیا تو نے تورنت میں نہیں پڑھا کہ خدا مٹے عالم کو دشمن رکھتا ہے اوسنے کہا ہاں پڑھا ہے تو پھر فرمایا اپنے وہ تو ہی ہے تو کہا اوس نے ۴



کہہ رہے تھے پھر چھوڑ دیا ان کو بیچ بخت اپنی کے کھیلنے اور یہ کتاب ہی اوتارنا ہے جتنے اس کو برکت والی سچا کریموالی اور حیرت انگیز اور تکریم کرداروں کو اور جن کو کہہ کر داسکے ہیں اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ آخرت کے ایمان لائے ہیں ساتھ اس کے اور وہ اوپر نماز اپنی کے محافظت کرتے ہیں

جاں آکھن کسے بشر تے نہیں بچہ اتاری کائی  
نور بہ ایت لوکاں کارن اوہ لکھ ہیبت کھنڈایا  
جو کہ تہاں تے پوان تہاں پائے پہلے علم نہ پائے  
پس چھو یہوداں کھینڈن چھو کفر انی باطل کاری  
تاہل کہہ بھی کرو جو اوہاں سایاں نبی دُراوت  
سینج ٹاڑاں اوکرنی کرن قصور نہ کوئی  
تایا رال کہہ یوس بن سوچ کی نئمہ ایہ سخت الایا  
پس حالت غضب تھوالت کلمہ موہوں صادر آیا  
توں منصبک دے نہیں او احمق نام مقصود ا  
تے کوہ الشرف دی بیڑی نوں جاو سد تی نہاں بہایا  
ما عظمو اللہ حق عظمتہ وجہ خازن دے فرمایا  
یا اوہنا نہ پچھتا رہے تیں حق پچھان عرفانی  
نہیں تے اوہ توریت اترن دی قائل آہو سائے  
دی الزام یہوداں شراری جھوٹے کر کے مارے  
جو منکر ہوں قرآنوں تہناں آکھ جواب سوایا  
ہو جھجک بڑی تو ثابت ہوئی جہالت نام فضول  
جو ظلمت اتے ضلالت کھو دی سہ راہ عرفانی  
جدگ اونہاں بدلی ہی اوہ کتاب آشکارا

یہ گیتی صفت یہوں ہی جو تس حق ادائی  
کہہ کٹل اوہ کتاب اتاری موسیٰ جنوں لیا یا  
جو ظاہر کرو تے ٹھیکہ کتر ہو تہیں رب پر مٹھائے  
کہہ دی محبوب خدا نے ہو بیشک توریت اتاری  
اساں گھلیا ایہ قرآن کتاباں اگلیاں سچ بنائے  
تے مٹیاں جہناں قیامت نوں آن بناون سوئی  
جاں مالک ابن حنیف توریت اترن وامنکر ہو یا  
کہہنا بیٹوں ہی اوسوئے غصہ نبی مچر دیا  
اوہ کہہندو غصے مچ توں رنجے کوڑ لاویں مردودا  
تس بے اعتبار بنا کے علماواں جنہیں فور ہٹایا  
وما قدر اللہ حق قدرہ معنی ابن عباس الایا  
یا اوہناں بوی صفت نیکیتی حق صفت رحمانے  
مراویجی ایسی اتکار نزول تہاں پیاے  
تاہیں سہی پر توریت اترن سنگ بنی سوئے  
قل من انزل الكتاب الذی حکیمہ مٹھا تاہیں رب فرمایا  
کس موہی پر توریت گھلی مچ اس الزام یہوداں  
نودا وھدی للناس یعنی توریت کتاب حقانی  
تے حق باطل وجہ فرق تباوی دین اوہناں پر اسرار

لہ آپ نے اس یہودی کو فرمایا جب تم نے توریت اترنے کا انکار کیا تو پھر یہودیت کئی اور اگر اتوار کو تو پھر توریت کا شہر پر  
نازل ہونا پڑتا ہی ہو گیا اور وہ کتاب نور اور ہدایت ہو جس کو اوراق پر لکھ کر لوگوں میں ظاہر کرتے ہو اور اگر چھپاتے ہو اور تمہیں ترات کے  
دیکھنے سے وہ علوم حاصل ہوئی ہیں جن کو تم اوہ نہ تمہاری باپ وادی جانتے تھے۔ پس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا جواب تم  
آپ ہی ان سے فرمادیں کہ وہ کتاب اللہ تبارک و تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتاری تھی پس یہ جواب انہیں دیکر انہیں اُنکو کیوں  
ہیں چھوڑ دیا وہ فلاصہ سٹھ خازن میں لکھا کہ جو شخص کہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کسی بندے پر کوئی شے نازل نہیں کی اُنسی کے  
جنہیں یہ وجوہات صادق آتی ہیں ۱۲ سٹھ باعث جہالت کے انکار میں سبقت کرنا اس پیڑے جسکا انکار نہیں کیا جاتا ۱۳ خاندان



قرطیس جمع قرطاس ہیں قرطاس کا غذاؤں کہتے  
تے اکثر چیزیں لکھیاں ہوئیں ہیں پوشیدہ کر دے  
اؤ شائسل دیو مہوں علم اوہاں خیر اندر تیس پاندی  
اساں پھر برکت خیروں تیر لیل قرآن اوتار یا  
توینت نچیل کتاباں لکھیاں نوں قرآن سچا وے  
وَلَقَدْ سَرَّاهُ الْقُرْآنَ تِلْوَ الْغَيْثِ ایں  
قیامت نوں جو پچان جان اٹھن بعد مرے  
تاہو پچ رسول بن جو ہیں قرآن مناندے  
اجہیا مومن ڈوری غذاؤں نیکیاں بہت کما وے  
نظر فکر وچ علم ضروری اوہو خوب ڈورا وں  
تے اوہو لوکی پوری وقتیں کرن نماز ادائی  
ڈاکر نماز ہو یا اتھ خاص جو بعد ایساں نمازاں  
حفاظت کرے نماز اُپر جو سو اُپر ہر طاعت

اس عید میں شام ہو گئے اور عرش کی بحث جلد دوم کے ابتدائیں مصلح موجود ہے ۱۲ حدیثی غنی

اودہ کا غذا اندر پوچ لکھ کے آہے ظاہر کچہ کر نیدی  
جویں صفت نبی اؤ آیت رجم خازن وچہ خیراں اُتھ  
جو علم تسلاں ہوائے ناہ وچ خیال تسلاں آندے  
جس اُتھے ہدیہ تے بخشش خوشخبریاں سنگ دل ٹھار یا  
جو وچہ جہناں توحید الہی تے ستر بہم دسا وے  
ومن حولہ اُتو جو گو کے وے مشرق مغرب تائیں  
اوہو سچ قرآن سچان طرفوں رب رحمن وے  
وعدہ و عید عذاب ثواب ہر شے اعتقاد جان دے  
تے جد لگ پوری غور نہ کرسی نعمت تہ نہ آوی  
تے دین نبی ہر دینوں فضل شرح اوسکے بھی پادان  
جو قرآن قیامت منسن دوجیاں بات بھولٹی  
کل عبادت کنوں فضل تس تائیں میں لحاظاں  
کرسی ٹھیک حفاظت ہر دم ہدی نال غانت

### اشارات

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وچہ ہوس خلق دیو سادی  
پر معرفت فضل غلام جسے جس معرفت حاصل ناہیں  
جو خود نفس جانے نفس حقیقت اودہ کو یں پا وے  
گراں ضد شر کوئی ات مقدس ہے رحمانی  
اودہ پائیں خود جانے اسجا عاجز عقل اور اکاں  
وہم قیاس خیال قلوب جیرانی وچہ ہن سارے  
اودہ پاک مان مکان جہات حد وخلق اوصافوں  
ذات اوس پاک منہ علم اوس گھیر یا ہر شے تائیں

مکان کہتے ہیں انہوں نے خدا تعالیٰ کو مخلوق کا قیاس کرنا یا اور

کیمتی چور جو کتہ قدم پہلا پا وے کون جبارے  
اودہ عظمت مولادی کیا کرسی نہیں عرفان ستائیں  
اگر اوسوقت جان نفس نہ اودہ خود خالق بجا وے  
جس بن ہو نہ خالق قدر اپنا خود اوہو جانی  
کیا طاقت مخلوق جو پا وے کتہ خدا افلاکاں  
جو ذات قیم تائیں حادث پا وں کو یں سچا ہے  
نہ کسی مکان اندر اس جگہ نہ کرے حلول اصنافوں  
عرش فرش مخلوق بھلا کد چکے کوئی رب سائیں

۱۔ اور برابری کے چکر تیار ہو خازن ۱۲ اے عیبت اور عیبت کی صفات پاک ہر ذات اوسکی ۱۱ اے اُم القریٰ کہ عظیم کلام ہر اوسکو اول  
میں اہل کالفظ حضرت ہوا ہر ۱۱ خازن ۱۲ یعنی بیاعت ایمان لانے کے ساتھ قیامت کے ایمان لانے پر حضور علیہ السلام پر اودہ بیاعت ایمان لانے کے  
آپ پر محافطت کرتا ہے نماز بھی ۱۱ خازن ۱۲ اوسو سطرے کہ جب سکی درگاہ تک پہنچنے کی کیفیت ہو کہ اودہ جگہ حدوث کا اثر اودہ نام و نشان  
نہک نہیں رہتا پھر کہڑائی کی قدر اور عظمت پر کون واقف ہو ۱۲ مرابب الرحمان ۱۲ یہ عرش اور فرش مخلوق الہی ہے پس جو عرش اللہ تعالیٰ کا کام



جنہوں نے نیک خالق ہے اور کرب کرنا زبان  
 حضرت اعریف اپنی خود اہو ہے کرسکا  
 پھر چہرے حال بزرگی تاکہ عارف پونچھا بھائی  
 قُلْ لِلّٰہِ فَرَزَانوں کرب بھی لوح اودہ ہووے  
 بھی جاں تبلیغ رسالت لوں نندھ فراغت پائی  
 تے انداکھ جو غیر اسدی مول نہ آئے کائی  
 تاظاہری ایہ زبان موافق باطنی سنگ تھیکوے

اودہ اسدی نشان علی اوچوں گھٹ تھیں گھٹ عیاناں  
 مقرب رب کر جس بنیا عارف اودہ چمکا  
 اودہ شاہی ہفت اقلیم جنبت ورنج سمجھی کائی  
 جو منہ رجب رب تو لوح غیر اس ایہ ہک پردہ تھیکوے  
 تاہر غیر اکھوں ہٹ کے جھک خالق دل بھائی  
 پھر کل خلقت بن خالق دی سبھا چھوٹن آئی  
 ہر پاسیوں دل چک فقط ہک ب ہی بھیکوے

### حکایت

کس کو کیا شبلی نوں توں کالہ الا اللہ نہیں پڑھا  
 ہے ضد خداوی کہیری جسدی نفی کرل میں بھائی  
 تے پھر فرمایا شبلی مینوں دہشت ڈاڈھی آوے  
 پھر اس شخص کیا کچھ سو رخن حضرت فرماویں  
 تے نکل گئی روح تن تھیں لت دو توں اسم الہی  
 جاں پیش خلیفہ حاضر شبلی پچھیا شبلی تائیں  
 اودہ ہی ہک جان محبت روح رشار سو گئی سیدائی  
 نس حامیاں نوں کہیا خلیفے نال بلند آوارے  
 میلہ اسو دغسی اودہ دوویں مدعی ہوئے رسالت

فقط کہیں توں اللہ اللہ کہیا جواب اس تر دا  
 بھی سخن پرانکار تو نہیں چل دی یزبان صفائی  
 جو ایہ انکار قیامت نوں ت چامینوں پکڑاوے  
 تاکہیا قل اللہ ثم دھم سن اودہ ہو یا بیہوش او تھائیں  
 پھر دعویٰ خون کیتا تے اہل شبلی اوپر بھائی  
 توں ماریا اسکا تائیں شبلی کہیا جواب تداہیں  
 کیا قصو میرا پھر اسو چہ سو چو نال صفائی  
 چھوڑ دیہ تیں اسنوں نہیں کچھ قصو اس غازی  
 ایہہ سن حضرت غمناک تا اللہ فرمایا اسحالت

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افترى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَقَالَ أُوْحِي إِلَيَّ وَلَمْ يُوحِ  
 إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَوْ تَرَى إِذَا  
 الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا  
 أَنْفُسَكُمْ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ  
 غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فَرَادَى



کَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرْكُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ وَمَا نُنْفِ  
مَعَكُمْ شُفَعَاءَ كُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ لَقَدْ  
تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ

اور کون ہی میت ظالم اس شخص سے کہ باندھ لیتا ہے اوپر امد کے جھوٹ یا کہتا ہو وحی کی گئی طرف پہری  
اور نہ وحی کی گئی تھی طرف اس کی کچھ اور جو کہتا ہو نازل کرونگیں بھی نہ اور پھر کے کہ نازل کی ہے اللہ کا شکر  
دیکھتے توجہ وقت کہ ظالم بچ شدتوں موت کے ہوں اور فرشتے کہول رہو میں تھ اپنے نکالو جان اپنی کو آجکون  
بدل دیو جاؤ گے تم عذاب رسوائی کا سبب اس کے کہتے تھے تم اوپر امد کے سوائے کے اور تھے تم نشانیوں  
اس کی سے کبر کرنے اور البتہ تحقیق آئی تم ہمارے پاس کیلے جیسا یہ کیا تھو پہلی بار اوچھو دیا تھے جو دیا تھا ہے تم کو  
چھپے پیٹھ اپنی کے اور نہیں دیکھتے ہم ساتھ تمہاری شفاعت کر میوالوں تمہاروں کو جنکو دعوی کرتے تھے تم کہ یہ وہ  
بیٹے تمہارے شریک ہیں البتہ تحقیق کٹ گیا علاقہ تمہارا اور کھو گیا تمہاری کچھ تم دعوی کرتے

ہو کیہڑا تو تھیں ظالم وہ جس رب نے جھوٹ لکھایا  
تے جہیز لکھو آتا میں جو میں خالق پاک اوتا ہے  
تے لکھاں تھ لکھاں اپنے کہن کہہ خود جاناں  
جو امد اوپر کہندو آپے ناحق بات جو آہی  
تے اس میں تسالوں لیا تو نہ پہلے جو میں اوپاے  
نہ سنگ تسال ہن ہن جہانوں تسال شفیع بنایا  
ہن ٹٹ گئی تسال پیوندی جو آپس وچہ آہی  
مسیلہ ساحر کا ہن کیتوس دعوی کوڑ نبوت  
دو شخص وکیل اس اپنی اندر خدمت نبی چلائے  
دوئں اکھیا آہو ایہ گل سن حضرت فرماندے  
ابو ہریروں حاشیہ وچ اتھ لکھوی بھر گواہیاں

لہ دوئوں کے لکھو یہ تھیں کہنے کے پھر وہ بہت بھاری ہو گئی اوپر میرے جھکو ہم پر گیا پس مجھ پر وحی ہوئی کہ انکو پھونک دو پھونک دو انکو  
پھونک دو وہ دونوں لکھو یہ تھیں کہنے کے پھر وہ بہت بھاری ہو گئی اوپر میرے جھکو ہم پر گیا پس مجھ پر وحی ہوئی کہ انکو پھونک دو پھونک دو انکو  
درمیان مسیلہ کتاب یہ حاشیہ لکھوی کا ہی لکھا منزل دوسری کا اور خاندن میں ہے کہ پامردین کے ملک میں ہے اور بنی حنیفہ کی قوم اس کی  
تاریخ ہو گئی اور وہ کاہن تھاپس اپنی قوم کو مغرور کر دیا اور قتل کیا گیا مسیلہ ابی بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور اراٹھا اسکو وحشی امیر جزیرہ کے  
قاتل نے اور کہتا تھا کہ بیٹے امیر میں سے بہتر کو قتل کیا ہو اور قتل کیا بیٹے امیر میں سے بہتر کو اور اسکو وحشی سپہ رہن کو قتل بھائی ہو اور کہتا تھا

یہ بیان رسول کو خبر دی تھی اپنی وفات کے بعد کے دوران اول اور اسکا خالق نہیں دیکھتا تھا ۱۱ خاندان ۱۲ مطبوعہ مصر۔



مسلم ہو بخاری و صحیح لکھی حدیث ایہا ثانی  
تَالِیَ تَاوِیْلٍ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهِ اسْمُ فَرْمَا  
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سَلَسَلَةٍ لَكَلَّالٍ كَلَمَاتٍ عَمِ  
جَوَیْدٍ مَعْقُوبٍ مَضْغُومٍ مَضْغُومٍ مَضْغُومٍ مَضْغُومٍ  
لَهُ أَشْأَانُهُ خَلَقْنَا إِيَّاهُ جَدِیْدٍ سَبْعُ مَلَكٍ سَبْعُ  
تَاكِيهِ اسْتَحْبَبْتُ مَلِكِي كَلِمَةً إِيَّاهُ وَحَمِي لِيَا يَا  
جَوْهَرُكَ سَحْمٌ مِّنْ نَّاهِيكُم مِّنْ مِّنْ حَمِي كَحَمِي  
تُوجَانِ كَنْدَن مِی سَخْتِی قُوتِ اِنَهَا ظِلْمٌ كَحَمِي بَارِی  
گُرُزَاں اَكِلَاں اَلَاوَن كَدُو ہر خُود جَانَاں  
یا جَانَاں پَنیاں نِہن كَدُو كُونُ عَنَابِ اَلْهَمِ  
جَوَاخِرُ رَجَبِ كَنْدُو آہِ عَرْضِ سَكُنِ سَاكُنِ  
ہو جویں مِیٹ مائی وائیوں ہر سیراں خدیں سیدوں پاٹھ

بھی ترمزی وہہ افغانان اندر لکھی ویکھ گواہی  
 ایہہ عبداللہ وحق آہی جو کاتب وحی بنایا  
 ملا حظہ قدرت کر ہو جو کہیں ب انسان سوارے  
 نہیں تھیں پھر کشت پیدا قدرت عجب سوا  
 ناقباز کہ اللہ حسن الخالقین ہو یا لیلے جاری  
 اوہ پے وح شک مرز گیا ہو رو ہوں سخن الایا  
 مثل نہی تے جے اوہ جھوٹھائیں بھی تو ہیں مینوے  
 ملک اب نہاں روح قبض نوں کھلے کھلا ہتھ سارے  
 خود چہ بیان نہیں جیوں حج مر نوں کو تو ال سیاناں  
 جی ہو کہد سکرے ایہہ چہ رو فی لکھیا بھائی  
 پکھوٹ عذاب کبیرے تعظیمی مارے  
 جو دنیا وچ اسان قناوہ نیسین چھوڑا تھا میں نے

اشارات متعلق آیشرفیہ و من اظام

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كُفْرًا بَعْدَ إِيمَانِهِ سَأَلُوهُ  
فِي كَثْرَةِ مَقْصَاتٍ لِّفْسَادٍ لَهُمْ يُعْطِيهِمْ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيقٌ عَلَىٰ مَا فِي  
أَيْدِيهِمْ أَفْضَلُ لِمَنْ هُوَ غَافِلٌ عَنِ الْيَوْمِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَكَبِّرُونَ  
أَوْ قَالَ أُدْحِي إِلَيَّ يَا اودھو دعوی کرے نکارا  
ولم یوچی الی شیئی نے کوئی شے اوسول نہ آئے  
شیطان و سوسیاں کہندار ہی الہام الہوں  
عقل فکر الہام روحانی فیض نہ اوس دسا ہے  
یا اکھو حبیب اوتا یا جاسی شل اوسدی ہیوں پر  
اودھو چہ سختیاں موت طبعیت گذری ذکر جنہا ندے  
چکھو کہن عذاب تیسرا ج سخت خواری والا

جو دعویٰ کہ تو حید خدا میں صاحب قرب کمالوں  
تے زعم کری میں نے سنگ بدی اہل ارشاد صفائی  
ہے با پیچہ یاقت محنت سکو دعویٰ ظلم بنائیں  
جو وحی ہو وول میری کہو جو میں مرزا ہوں آشکارا  
بن وہم خیال شیطانی و سو سیاں وہ کچھ بناوے  
ایہ افترا ہی خدا نے جوڑے و گاراہ اصلاحوں  
دینو ناری نوں نال مکر اوہ نور می حور بناوے  
اتر یا اگلیاں تے جو میں معی سنگ نبوت بن کر  
جان جان کڈھن تنہاں ملک بی سنگ سختی ہو دکھانے  
نفسانی ہوں پاروں جو تنہاں کہتیا ظلم کمال

سہ یعنی اگر آپ پر وحی نہیں آتی اور آپ جھوٹ بولتے ہیں تو میں بھی جھوٹا ہوں اگر حضور اپنے اوپر وحی کے آئینہ سجے ہیں تو میری وحی بھی درست ہے اور مخالفان سہ یعنی جس طرح کو تو ال کا پیادہ غصہ کے ساتھ جرم سر کو ٹی شے طلب کرتا ہے اسی طرح فرشتے کہتے ہوں گے اپنی جانوں کو



وَلَقَدْ جِئْتُمُوهُ فَرَادًى تِلْكَ لِسَانُ تَائِسٍ  
 بے دنیا و پھر پیغمبر کے دولت بہت کمائی  
 عیسیٰ مہدی بن فریبوں بھل ویسی تندرستارا  
 کنوں نکویاں طاعت من غالی رب رحمان تائیس  
 پر دنیا تھیں جدا کھیں بیٹے سخت بھل سوائی  
 جاں آتش و فوج سر پہنچے عمل ہوون آشکارا

إِنَّ اللَّهَ فَلَقَ الْحَبَّ وَالنَّوَى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ  
 مِنَ الْحَيِّ ذَلِكُمُ اللَّهُ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ ۚ فَالِقَ الْأَصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ  
 سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ  
 وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ اللَّيْلِ وَالْجُزْءِ  
 قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۚ

تحقیق اس پھاڑیوالا و انوکھا اور گھلیٹکا نکالتا ہی زندہ کو مردہ سے اور نکالنے والا ہے مردے کو زندہ سے  
 یہی ہے اللہ جس نے پھیرے جاتے ہو پھاڑیوالا ہی صبح کا اور کیا ہی رات کو آرام اور سوچ اور چاند کو  
 گرد پھیرنے والا ہی اندازہ غالب علم والی کا اور وہ ہی جس نے کیا ہی واسطے تمہاری تار و فک و کوہ راہ پاؤ تم ساتھ اس کے  
 بیچ اندھیروں جنگل کے اور دیر کے تحقیق مفصل بیان کی عنے نشانیاں واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں  
 ٹھیک اسد ہی پائلن الاولاد انیاں گنگاں میں  
 ایہ رب تساو قادر پھر تیس کہ مر آہے جانے  
 تے سوچ جن حساب جہت جو قرن ہمیشہ والے  
 تے اومہ ہی اسد جس تسارن تارسی ہین بنائے  
 اسان دھیان کھول نشانیاں کاسن قوم جو عقلا ووالے  
 حب جو بی جی جج آہی حب معنے دانہ آ یا  
 دانیاں نول ب پار وچوں کیا کھیتی ستر گائی  
 مردہ گنگا چول کیا زندہ پیدا رکھ کر پیدا  
 پھر کھیتیوں گنگا رختوں زندیوں مردہ آوے  
 یادوں وچوں کافر کفاراں تھیں مومن ظاہر  
 مردیوں زندہ زندیوں مردہ کڈھے قادر سائیں  
 کھولنہا صبح تو کیتوس رات آرام تساندے  
 ہی ایہ اندازہ اسد غالب صاحب علم نزلے  
 ناگنوں اندھیریاں جنگل دیا ووال تسار راہ دسائے  
 ہے خالق معنی خالق پیدا کر نیوال کمالے  
 نوی گنگا نل آکھن اندر تفسیراں دے پایا  
 تے پاؤ گنگاں ہر پاش خال عجب و محنت بنائی  
 دانیوں کھیت یا بیغے نطفیوں ہر جان پونیا  
 یا زندی مرغی وچوں مردہ آندہ رب اوپاوسے  
 علما و ان تھیں جاہل جاہلاں وچوں عالم باہر



تے چن سوچ دے راہوں کو حساب نہی سالان  
تاریخ و ثوابت خالق قدرت مال او پاسے  
سمند و چہاں چار چو فری پانی نظری آوے  
وچہ ریگستان ایویں بن تاریاں راہ واپتا نہ لگے  
جو تال گلاں یا چہ تاریاں ہو راعتقاد جماعے  
پس پہاں سمجھے زینت جہنم آسمان تنہاے ہوئی  
وچہ پہاڑاں بعض انجاں جو راہ واپتہ نہ پاندے  
تاہیں رب کہیا تیس باؤ راہ تاریاں راہوں  
اصحابی کا لہجہ باہم اقتدایم و کچھ حدیث پیار  
نہ جہت پرستش کفار اندر تارے رب بنائے  
تے نظر کرن وچہ علم نجوم علی تحقیق منع ایہاٹی  
تے عائشہ کنوں خطیب لیا یا ہے مرفوع روایت  
پہ بعض تاریاں تاثیراں خود خالق بین نکایاں  
جوین مالہ چن و او کچھ علامت اکھو بارش ہو سی  
جوئی کہیا جان کچھ بدل جانب شام سدادی  
پس مال علامت ہو زریعہ خبر جے دیوے کاٹی  
وقت پچھان کارن جائز کہن نجوم جو سکھے  
دن تے رات پیدایش بے بی او پر اوہناں دہاندے

حسبان ہر جمع حساب جو وقتاں تھی حساب لال  
جہناں پاروں جنگل دریاواں وچہ راہ دسائے  
یا چہ تاریاں انہیں جائیں راہ نہ کوئی پاوے  
اس نعمت و اقدار و حق جتہ تپانہ کچھ اگے  
اوہ گمراہ ہویا تے او پر خالق کوڑا لاوے  
دو جاہم شیطاناں تریجا کارن راہ بنوئے  
تے ہون ہلاک مسافر ناداں جیہڑی راہ کھڑائے  
تے شاہ رسل میاں راں نسبت تاریاں سنگ صلا حول  
یا میری چن تاری جس لڑ لگو پارا و تارے  
پنجتن نول جوین شیعہ پوچن دینوں باہر چلائے  
تے ابوہریرہ کنوں روایت ہے مرفوع دسائی  
ایویں بن مسعودوں راضی سب شخصیں نہایت  
تے نال فریے خبر یوں سوچ نہ شرک تباہیاں  
یا موسم و کچھ علامت اکھو ایہہ وچہ شرک پوسی  
تا ایہہ سیر علامت یعنی بارش ہوگ بنائے  
اوسنوں شرک کہیا جاسی و کچھ عقائد بھائی  
یا قبلہ جہت معلوم کرن نوں روا کہیں بکے  
دو ملک نہانوں لاہن چاٹن وقت مقرر جان پائے

## اشارات متعلق آیہ کریمہ فالح الاصل

جو روح دی نور علوم اتو عرفانوں ہووے زالا  
سنگ اخلاق و صاف جمید و کچھ معانیوں بھائی

جو خالق الحب و النوی رب ولدا وادہ پھاڑن والا  
تے پھاڑی گنگ نفس دی نور قلب یوں پاک آہی

ملہ یا اپنی مظہر صفات انوار کا دانہ پھاڑتا ہے اوپر صفات افاق مخلوقات اپنی کے یا پھاڑتا ہے اندھیر صبح کا ساتھ نور  
اصباح کے الی قولہ یا نبوکی کی ظلمت کو پھاڑتا ہے تاکہ نور پیدا کرے یا جہادات کی ظلمت کو نور حیاتی آور عقل اور ارشاد کیساتھ  
یا اشتغال عالم مخلوقات کی ظلمت کو ساتھ نور استغراق معرفت اپنی کے اور بعض عارفین نے کہا کہ صفات نفس کی ظلمت کو پھاڑتا  
ہے دل سے ساتھ صبا میں روشنی سوچ کے اور روشن ہونا اوسکا قلب پر ہے



يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ جَاهِلًا وَجَاهِلًا عَالِمًا كَرَدَا  
 بِأَمْرِتِ نَفْسٍ قَلْبًا مَرَّتْ وَنَدَّ رُبَّ أَوْبَاوَسَ  
 بِأَذْنِ قَلْبٍ ثَمَّ مَرَّ مَرَّ قَلْبٍ نَفْسٍ هَوَاوَسَ  
 وَجَلَّ الْبَلَّ بَالِكًا تَتَّى رُبَّ شَبَّ أَرَامَ بِنَاثِي  
 عَاتِقًا نَفْسٍ رُوحَ شَهْرٍ أَوْ رُوحَ مَعَانِي لِيَايَا  
 وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لِكُلِّ نَجْمٍ نَازِكًا أَمْرًا فِي أَنْتِ إِيهَانِي  
 بِأَنْجَمٍ حَوَاثِرَ نَازِكًا إِيهَانِي وَرَسَدًا رَاهُ تَسَاءَلِ  
 وَالْجَوَارِ أَوْ عِلْمَ خَلْقٍ يَا أَوْ عِلْمَ مَعَانِي عِلْمَ الْأَوْنِ  
 طُفْ أَصْلَاحٍ مَعَانِي تَتَّى بِحَرِّ عِلْمٍ كَمَالِي رَاهُ  
 جَوَارِ كَمَنْ جَمَّتْ فَضْلًا رُبَّ إِيهَانِ أَوْ رُوحٍ وَسَاءَلِ  
 أَوْ كَافَرًا يَأْتِي مَتْنِ وَالْمَوْجِ بِحَرِّ رَاهُ  
 جَمَّتْ أَصْلِي حَاجَتِ بِأَجَلٍ كَمَنْ جَمَّتْ بِلَاءُ نَوَلِ

و یخبر حیات من الموت تے عالمان و جاہل  
 کہیں سنگ علی روح سے نازل ہوگی دلوں کے  
 جہاں صفات نفس قلب کے غالب ہو کر قلب تباہوں  
 یعنی رات چہرے کی اندر ذات اوس پاک الہی  
 یا ظلت نفس قلب تباہیں آرام و مہرہ پایا  
 جس کارن تہاں نجم ہدایت مرشد ہیں بنائے  
 اندھیراں جنگل انج اودہ علم آداب ہیں اصل حال  
 ناکتوں اندھیراں جہاں الیایا راہ نشان سیاہوں  
 و چہ روح المعانی ذکر کرتا ہے بعد اوسی اصلاحوں  
 اودہ مومن ہیں تھے یہی مکن فلان تارے پایا  
 جو کہ ہیں کچھ چہل دہاں شش نہیں نماز ادائی  
 اُس جادو داک حصہ کھیا و چہ مشکوٰۃ و مانوں

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ قَدْ

فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ. وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

فَاخْرَجْنَاهُ نَبَاتٌ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ

جَبَامًا تَرَكَبَاءَ وَمِنَ النَّخْلِ مِن طَلْحِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّتٍ

مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ انظُرُوا

إِلَى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

اور وہ جو جسے پیدا کیا تنکو جان ایک سوہاں اسے نہاں ہو گیا رہنوی ہے اور جاگہ سوہنے کی تحقیق بیان کی

ہے نشانیاں اسے اور قوم کے کہ سمجھتے ہیں اور وہ جو جس نے اتارا آسمان سے پانی میں نکالیں معنی ساتھ اوس کے

بوٹیاں ہر چیز کی پس نکالی ہے اوس سبزی نکالتے ہیں ہم اس میں سے دانے ایک پر ایک چڑھا ہوا اور

لہذا تمہیں دل ارتفاق اور تراج کے واسطے ۱۲ آیت چھ پر پڑھتے وقت نماز یا قبلہ کا رخ معلوم ہوا اور پھر تری اور شکی کر کے اس قدر پڑھا چاہو



کھجوریں اگایا ہے اور سو خوشے ہیں کھجوریں نزدیک اور نکالتے ہیں باغ انگوروں کے اور زیتون اور نارنگیاں اور غیر یکساں دیکھو طرف پھل اوسکے کی جب پھل لادو اور طرف پھنے اوسکے کی تحقیق بیج اولاقتہ نشانیاں ہیں واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لائے ہیں

تے اوہ اندر جان کھجوریں کے تیس اوپائے  
اسان سی کھول ہی توحید انہاں بہت جو سمجھ رکھیندا  
پھر سنگ مسکباتات زمینوں اسان نکالی سائے  
کھجیاں کنوں نچو درختاں خوشے اسان جھکائے  
جو کہ وجودینال مشابہ غیر مشابہ نالے  
پچ چیزان کہ بوٹیاں میہن نشانیاں تقدسائیں  
نفس احد ہر آدم باپ جو ایہی کل انساناں  
جا قرار ہر رحم تے جاہگ سوین قبر حساباں  
یا مستقر قرار یہاں تے مستوع دنیا آئی  
رح اہل اولاد اتے جلدی کھو نہ خود حاجت سدا  
ایہ سجھاں الیاں جہت نشان سہاں اضع کر سجھاڑ  
تے پانی آسمانوں ل بلال بھول زمین اُتاری  
یستی بلو احد و فضل بعضا علی بعض فواکھ خلق فرمایا  
تے و دھو کھیتی سنگ شنائے بوٹیاں ہوون پیدا  
جہا منرا کباتے او پر جو دانے خوشیاں نوالے

پھر جگہ قرار انسانوں کی بھی سوین جگہ ٹھہرائے  
تے اوہ اندر قسرت سنگ آسمانوں مینہ سیندا  
پھر استھیں سہاں نکالی سبزی سٹے لین ہولارے  
تے باغ نکالے انگوروں زیتون نار اوپائے  
پھل اوس دیول و کچھ جدول اوہ نیڑی پکن بکالے  
جہت اس قوم ایمان جو لیا دنال صدق اصلا حیر  
تے حوا ہے اوسو تھیں ہوئی بھی علیسی دیشاناں  
یا جا قرار ہر رحم تے سوین جا گہر ہر پھٹہ باپاں  
دنیا وچہ چند روز انسان امانت ہو با بھائی  
یا مستقر قرار تے مستوع نار یا جنت کہندا  
جو کہ جانوں سب خلق مختلف احوالاں وچہ آئے  
اُس پانی سنگ حیاتی چیزاں سب فراش کھلائے  
رب ہکو پانی وی تاثیروں مریاں فرق بنایا  
سبزی نظر آدمی ہر پاسے برکت ہووے ہویدا  
جس کنک جوار ملی تے چنیا باجرا سٹے دانیانوالے

۱۷ واسطے کہ عیسیٰ علیہ السلام بیٹے مریم کے تھے اور مریم بیٹی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی ۱۸ سلج المینر ۱۷ کہا ابن جریر نے کہ کہا  
مکوا بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تو نے نکاح کیا ہے کہا نہیں فرمایا تحقیق جو ہر سو کیا ہوا تیری پچھ میں کتابی نکالے گا  
اوسکو اللہ تعالیٰ یا مستقر ہے رحم کے درمیان اور مستوع جو زمین کے اوپر ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولقرنی الارحام کیف نشاء  
ہم جنوں میں قرار تیرے جیسے چاہتے ہیں (آل عمران) یا مستقر جوار پر زمین کے ہے اور مستوع جو بیج آخر کے نزدیک اللہ تعالیٰ  
کے ہے ۱۹ سلج المینر ۱۷ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت کی صفت حسنت مستقر ہے یعنی جگہ بہشت اچھی جگہ قرار کی ہے  
اور مخرج کے حق میں فرمایا وساءت مستقر یعنی برابر و مخرج ازوئے مکان کے ۱۲ سلج تاروں کے فکر کے ساتھ پیدا کر  
بنی آدم کی ارشاد فرمائی یہ کیا قدرت ہے کہ ایک کی شکل دوسرے سے نہیں ملتی۔ لکھ کر آدمیوں میں ہر ایک کی  
تیرہ سوکتی ہے حالانکہ اعضا وغیرہ یکساں موش پر ہوتے ہیں۔ چہرہ میں کیا قدرت کے کام ہیں ۱۲ سلج یعنی سب کیفیت اور  
درخت ایک ہی پانی پیتے ہیں اور پڑائی دیتی ہیں ہم بعض میوے کو بعض پر ذائقہ اور مزہ اور رنگ کے سبب یعنی کوئی بہت  
میٹھا اور مزہ دار خوشبودار کوئی ترش یا مزہ دار ہے اور وہ قدرت الہی کا نشان ہے جو کہ ایک ہی پانی سب درختوں کو جاناہے  
کوئی میٹھا کوئی ترش کوئی چکنا جن میں سے روغن نکلتا ہے کوئی تلخ ۱۲ موضع القرآن سورہ رعد ۱۲



نخلان گجھیاں کنول نچورائ خوشن خوب جھکا ٹی  
اتے زیتون انار آپسچہ ملے برگ دو ہاندے  
نظر کرو سنگ غیرت چلن قریب درجہاں ہونے  
تے پکن وقت پھلائے دیکھو بدے ہو کیفیت  
وچہ اتھرت بھاری پرن لایل اہل ایمان

کھاؤن والیا کارس بییاں پھساں ٹھن نواٹ  
تے چل و ہندی ملدی ناہیں قدرت بھید پناہ  
نہ کھاؤن لایق ہوں تیر بھی ذائقہ برار کھیندے  
نا کھاؤن لایق تے خوش لذت رکھیں سب حیثیت  
تے غافل لوکی فکر نہ کردی چلن راہ زیاناں

وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ  
عِلْمٍ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُصِفُونَ يُدِيرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَنِي  
يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

ع ۱۲

اوتھرتے ہیں واسطے اگے شریک جنوں کو اور حالانکہ پیدا کیا ہو اونکو اور باندھو ہیں سٹے اوسکو میسے بیٹیاں بغیر علم  
کے پاک ہو وہ اور بنے ہو اوچیرے کہ صفت بیان کرتے ہیں اوسکی پیدا کرینوالا آسمانوں زمین کا کینہ کر ہو واسطے اوسکو  
اولاد اور نہ ہے واسطے اوسکے جو رو اور پیدا کیا ہر چیز کو اور وہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے

تے مشرک لوکاں اللہ کارن جن شریک ٹھہرائی  
تے پت خداوا اکھن جویں عیسائی عیسائی تلمبیں  
تے مشرک کہن خداواں بیٹیاں ہیں فرشتی ساری  
ہو پاک ذات معلیٰ برتر کنوں اینہاں بہتاناں  
جو انبر و ہرت اوپا و سہار کویں نس پت نبیوے  
تے ہر شے نوں ہی پیدا کیتا قدرت نال کہی  
نہ کوئی شے مثل خدا دی ہو جو بخ و خالق فرمایا  
تے بیٹا پیو دی مثل ہو وچہ ذات صفات کمالاں

تے حال ایہی جو اللہ آپوں ہیں سب جن اوپاٹ  
اتے یہود وغیرہ بنی نول پسہ کہن رب سائیں  
نہ اس کو اس اوپر اوہناں علم نہ کچھ دلیل ناری  
جو ایہ لگاؤن رب نے ڈگے وچہ خسراناں  
تے نہیں اسکارن عورت کافی صوف خلق آتھو  
تے علم اوسکے نے ہر گھیری سب ہی خبر اسٹی  
لیس کٹلاہ شیخی پھر جد رب دامت کھہرایا  
غیر عیسائی سن ہندی ایہ کویں پت نور جلالاں

لے نخل درخت خرما نچہ نخل اول میں بر نکلتا ہو درخت نچو کچھوں میں سے اُسکے غلافوں کے بیج سے یعنی جو پردہ تیار ہو  
اوپر کچھوں کے پھر جب غلاف پھٹتا ہے تو کچھو کچھو شے نکل جاتا ہو اور وقت خدق اور وقت سے نامزد ہو یعنی کچھ اور گردہ اور خدق خاص کچھ  
نچو کا نام ہے قنوج ہے قنواں کی مانند سنوا اور صنواں کی اور صاحب طرح نے اوسو عا جین کہا ہو جو جمع ہے عرجان کی ایک دوسرے کے قریب  
آپس میں جٹے یعنی لٹکے ہو جیسے جبار نے کہا آبن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ کچھو نے درخت جٹے کچھ لڑی ہوٹے ہوٹے زمین پر ہو  
ہیں اور کہا مٹا کرنے نزدیک خوشی چٹنے والوئے کہ کچھو نے درخت کے سب سے ہو یا سبب ہو کچھو کے جو کچھ اطب بھرا ہو اچھا بھال نہیں  
سکتا ۱۲ مواجب الرحمن ۱۷ جلع و شہر پیدا کرینوالا جسکا خدا اور مثل اُسکے نہ ہو جیسے آدمی زمین آسمان وغیرہ ۱۷







محبت والے شیرے کڈھتے زیتون تفکر  
انظروا عند ثمرہ دیکھو تسنگ مراقبیا نے  
و نیچہ تے جد کمال ہووے وقت وصول حضور

راں ہم اتے جوہر روشن قصد نفیسہ اکثر  
نزدیک سلوک طالع شروع روح معانی پائے  
تاوہم خیال لال حساں سنگ س کران شریک زوڑوں

ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ

شَيْءٍ وَكِيلٌ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

ہی ہاں پروردگار تمہارا نہیں کوئی معبود مگر وہ پیدا کرنا والا ہر چیز کا پس عبادت کرو اوسکی اور وہ اوپر ہر  
چیز کے کارساز ہر نہیں پائیں اوسکو نظریں اور وہ پاتا ہر سب نظر و نگاہ اور وہ ہر بار یک دیکھنے والا خبر کھنے والا

ہوایہ الدرب تہاں معبود نہ اس بن کاٹی  
تے کار سازی شہری کو قدرت سنگ بسائیں  
تدک معنی گھیرن شونوں کنہ بھن تن نالے  
ابصار ابروی جمع یعنی پاک قوت اکھیاں پائی  
بشر ہو یا جن ملک کسواکھیاں طاقت ناہیں  
لطیف نہ فرائزک تری مبرہ حدت فنا ہوں  
مقرزلہ یک فرقہ بحق منکر ہوئے ویداروں  
ادراک اندر خود انہاں جواب سوچیا اہل زیاناں  
ہو فرق اندر ادراک تے روئت روئت روا الہی  
وَجْهٌ يُدْرِكُ الْبَصَرَ الْيَدَيْنِ نَاظِرٌ إِلَى عَرْشِ جَبْرِ فَمَا يَبْصُرُ  
لِلَّذِينَ احْسَنَ الْفُلُوكَ يُولِئُكُمْ فَمَا يَبْصُرُ  
سَتْرُونَ دَنِيكُمَا عِيَا نَحْضَرْتِ شَاهِ رَسُلَ فَمَا يَبْصُرُ  
بَنَ بَعْدَ قَرَبٍ دَنِيكُمَا عِيَا نَحْضَرْتِ جِهَتِ مَكَانِ كَيْفُولِ أَوْحَى

ہر شے خلق تمہارا و سودی کرن عبادت آئی  
نہ گھیرن اوسنوں نظرات اے گھیری نظراں تائیں  
ہر پاسیوں تس بہن حدال ربدے ایہ نہ چالے  
رنگ شکلاں محسوس ہوں جس پاروں نال صفائی  
جو پاک جمال قدیم خداو گھیرن اکھیاں راہیں  
رنگت صورت جسم عوارض پاک ہر نقص تباہوں  
کہیں مجال جنت بیچ دیکھن خالق نول اظہاروں  
جو ستا تے احاطہ ربا ناہیں خلقت شاناں  
مگر ادراک اتھیاو تھے روا خدا و ابھائی  
کئی نہ اسدن تازی رب اپنوں و بھین ہاے  
زیادہ معنی دیکھن بل حضرت آپ سنایا  
تسین اپنوں ظاہر دیکھو جان قیامت آریا  
جو تھیں ہر ملاوے کیا جے اکھیاں قوت پاوے

لے کئی نہ اسدن تازی ہوئے اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ۱۲ سورہ قیامہ ۱۷ یعنی اُن لوگوں کے واسطے جو نیکو کار ہوئے  
بلکہ نیکو جو یعنی جنت اور زیادتی ہے اس جگہ فرمایا اپنے زیادتی نظر کرنا ہے طرف ۱۱ اسد کی ۱۲ خازن ۱۷ یعنی دنیا میں ہاتھ  
اور پاؤں نہیں بول سکتے اور قیامت کو بولنا انکا ثابت ہوا ہے قطعی نص کے ساتھ پس اسی طرح ہی دنیا میں ان آنکھوں کو دیدار  
الہی کی طاقت نہیں اور قیامت کو جیسے ہاتھ اور پاؤں کو بولنے کی طاقت عطا کرے گا سو آنکھوں کو بھی اپنے دیدار اجمال  
بآمال کرنے کی بھی قوت عطا کرے گا اور دیدار الہی مل جلا لے کہ ثبوت میں مصلح ستہ میں بہت حدیثیں موجود ہیں پس مومنوں  
اسی قدر کافی ہے اور منکرین کے لئے قرآن بھی کافی نہیں ۱۲ علوئی عفی عنہ



ہو ایہ اہل سنت و اندہد ہا یہو نال قوی لیلال  
اجماع صحابہ سلف خلف و او پر اسدے آیا  
ہی دینا و چہ محال و یکھن پاک اسد و تیا میں  
جو عایشہ کرے انکا زبیدی ویداروں اس جایش  
جو اکثر یار رسول اللہ دی و روت ثابت کر دے  
ایہ لوک ایمانوں دور پٹیہن پچھتھے و چہ کفر دے  
تجہن و ہم خیال خدا سنگ او نہاں شرکیت نائے  
تو بڑی عقلال لڑکیاں نفس او نہاں کارن رب بھائیال  
ایہ یا ہمہ علم دے جھوٹھ بدھو او پر ذات الہی  
موثر نہیں تھیتی کوئی باجھوں ذات الہی

تے معتزلیانے خام لائل و گی مار ذلیلال  
جو مومنال نول چہ حیت ربا ہو گد بدار سوٹیا  
جو وچہ معراج نبی دے ڈٹھا ایہ نہاں اکھیاں ہا میں  
اُس نال اجتہاد اپنی دے کہیا لٹ کنول صلحائیں  
بھی حضرت خوف ربا یا اندر بیت کتابیں پڑھکے  
طور طریق عبادت والو کج خیال نہ دھرو دے  
پس تابع و ہم خیالال تنہاں ہو کے ظلم کماٹے  
تو کرن عقدا و ایہ بھی رب انگوں ہن موثر بچایاں  
جہاں نام رکھی او نہاں اؤ کسی کم وچہ اثر نہ کر دے کائی  
ذات اُس پاک اُس کنول جو قید لگا دن شرک و اہی

### اشارات

لا تدبر لہ الا بصد خدا نول کوئی نظر نہا دے  
جو دینا و دلال نول مگرال ظاہر اکھیاں راہوں  
بیوٹل اکھیاں تھیں ہر پوشیدہ رب دی ذات سعید  
نس ملا الہی طلب کن جو بنو تطلب کر نیدے  
کرہیفیت مع مختلف نال اسیں سنگ ملا الہی  
تے ملا الہی عقل تنہاں فکر نصیب نہ بھائی  
جو اُپر صفات الہی ہوندی بعض موصوف اساو دے  
جو میں رب کہیا میں پیدا کیتا حضرت آدم تائیں  
تے اَنَّا لَکَ لَیْلَی خَلَقَ عَظِیْمَ بَنَیْ حَقِّ رَبِّ فَرَمَایَا  
پس ہر یا ورت جو اس نزل تے پورنچیا ہو و کائی

نہ اکھیاں فوج وجود نہ اکھیاں وچہ قلوب سما دے  
تے اکھیاں چہر و البیاں باہر و صبا تھیں تباہوں  
ہے اونویں و انگوں عقلال پاسوں اسد فیات پوشیدہ  
سنگ ملا الہی اسیری نال اسیں وچہ طلب فرمیدے  
پس بعض اساو ارب نول ڈھونڈ کر کے فکر کمالا  
تے طلب کرے کوئی نال او پچہ جوادہ وچہ بلکایاں ناہی  
اوہ صفت جو او شہر پیدا ہوئی بند و نیک خدا دی  
صورت اپنی اوٹے یعنی اُپر صفاتاں سا میں  
توں او پر عادات صفات عظیم دی البتہ میں آیا  
اوہ طلب کرے سنگ سنگ سکر بنو تے ڈھونڈ کرے کائی

۱۱ یعنی ذات پاک کے واسطے عقل کو لڑکے اور نفسا نوک بیٹے انہوں نے مقرر کئے ۱۲ اشارات متعلق ہریت جعلوا اللہ شراکے  
ہے ۱۳ اس واسطے کہ سب بصر کے اور ان کا اتع ہوتی ہے اور آنکھ کی بصر کا ظاہر میں بصر نام ہے اور اس کا نام ظاہر میں تو بصر بصر آنکھ کا  
اور آنکھ ظاہر میں محل ہے واسطے بصر کے اور بصر ت باطن میں محل ہے آنکھ کا وہ آنکھ جو وہ بصر ہے واسطے آنکھ چہرے کے پس مختلف ہے  
نام اور اس کو اور وہ اپنی ذات میں مختلف نہیں پس جس طرح آنکھیں نہیں پائیں اور سکہ ساتھ اپنی نظر کے اسی طرح نہیں پائیں  
فرخ آنکھوں والی جیسے و بیا حضرت صلح نے دیکھو بیچ تن کے بصر یعنی نظر بصیرت یعنی دیکھنا بصائر فرخ چشم ۱۴ منتخب ۱۵  
صفات الہیہ یعنی متقل ہو کر شہر میں نہیں سما جائیں بلکہ الہی صفات عکس ہوتا ہے کہ انی ترجمہ مشکوٰۃ ۱۶



پس اہل امقصود اپنی نون غیر اوس پاوی ناہیں  
 جاں سنگ نفل قریب اول بندی ہوندا حاصل  
 جان دست ربانیاں تال اوہ سند انال خداوی  
 جان نال خداوی کچھ نایا رنگ و کچھ بچہ نراو  
 تاناہ پاکو اوہ رب نول کران نال خداوی پیارے  
 تے قرب نوافل کائناتیں حاصل ہووی ناہیں  
 جاں کال کچھیا حضرت نول تال کچھیا بدی تائیں  
 تے ربک نور جوین قرآنول ظاہر خداوساوسے  
 نور علی نور ک نور ضیاء فقط ہے تس آوے  
 انک سترون انک کھاترون القمر لیلۃ البدر ایضو فرزندے  
 مومنانول رستعداوقیامت نول ایہ دیوے  
 تے دنیا وچہرہ ویکھن بدادوی کرامت بھاری  
 جوشب معراج اکھیں سنگ روح نبی افکار تائیں  
 بھی کل وجود شریف نبی و چشم ہویا اوس راتے  
 پر کنول جہاں طبیعت گذری پر عالم ارواحول  
 جو فانی ہوک ذات صفات افعال پڑھیں کائی  
 جائز ہے جو دیکھے دنیا وچہرہ رب سنگ بصیرت

جو کال ادانوافل کردا فرضاں تھیں وچہ پائیں  
 تاو دست رب تاوی اوسنول وکچھ حدیثول کل  
 بھی نال خداوی ویکھی جان رب اوسدی بصر افادوی  
 تے پاوی رب نل سنگ نفل نظر جوہر اوہ بصر الہول  
 ناہ سنگ نفل اپنی دے پاندا روح المعانی تارے  
 نہ سمع بصر اوہ حق دین ایہ شرف انسان عطا پائیں  
 تاو پایا پاک نور کھائیں نور فقط رب سائیں  
 اللہ نزل السموات والارض جو خود خالق فرماوے  
 یہاں اللہ نورہ من یثا جبریل ہے اسول راہ ویکھاوی  
 تسین ویکھ بنول جن چودن جوین کمال تسین پانڈی  
 جو باجھ مکان جہات مواجہ کرن دیدار سہمیوی  
 ایہ باجھ رسول اللہوی نکسے کرم ہویا رب باری  
 جو اکرم الخلق ایہی تس تائیں بالی نعمت ایسا پائیں  
 جو غصری عالم تھیں اسرت گئی لنگہ ورجا تے  
 تاوصل ہویا سنگ عالم اصر نبی نول فضل الہول  
 ہوتے بشریت اینیول تے تائیں بھائی  
 بعد النسلخ پور دی روح البیان اندر ایہ سیرت

چول مجھے کرداوصاف قدیم

پس بسوز ووصف حادث اکلم

جاں کے والیاں نطن کیتا سرور و ہاں جہانناں  
 اوہ رومیال و ہاں غلاما تھیں سن دسو ساؤ تائیں

ہن وعدہ ویدائے خوف اُسیدوں کی بیان نشاناں  
 تااگلی آیت رب اتاری ویکھ کتاب منائیں

قَدْ جَاءَكَ بِصَاكِرُ مِنْ رَبِّكَ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا

لفظ معنی یہ حدیث بخاری شریف میں موجود ہے اور کتاب صراط مستقیم میں مولوی اسماعیل نے بھی درج کی ہے بلکہ اسے لکھا ہے کہ جب زندہ ایسے مرتبے کو پہنچتا ہو تو اسے انا الحق کہنا اور لیس جتنی سوئی اللہ کہنا جائز ہو جاتا ہے ویکھ صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۳ مطبع مجتبائی اور یہ لازم ہے کہ یہ ۱۱۲ و ۱۱۳ ایہی اللہ بنورہ فی المظاہر والسادی فیہا المانورہ المطلق ابدی ۱۲ ص ۱۱۲ البیان ۱۲ و ۱۱۳ میں اللہ تعالیٰ نے ان آنکھوں کو وہ نور اور ہتھوڑ عطا نہیں فرمائی مگر قیامت کوہ نظر باطنی اور ہتھوڑ حاصل ہوگی و مومنوں کو اور یہی عقیدہ ہے اہل اسلام کا سوا معتزلہ وغیرہم کے خذ لہم تعالیٰ بقرہ ۱۲ کہ اور آنکھیں سر زبان عالم احکام میں سوہنائی کثیر تھیں اس بات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے کہ پورا ۱۲ ص ۱۱۲



وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِخَفِيظٍ وَكَذَلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ

وَلِنُبَيِّنَ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ

تحقیق اُئی میں تمہارا پاس دلیلیں پروردگار تمہارے پاس جس نے دیکھ لیا۔ پس اسے جان اپنی کے اور جو کوئی اندھا ہوا  
پس اوپر جان اوسکی کے اور نہیں میں اوپر تمہاری نگہبان اور اسی طرح بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں اور تو کہ کہیں  
وہ کہ پڑھ لیا تو نے اور تو کہتاں کہیں ہم اوسکو واسطی و مستقوم کو کہ جانتی ہیں

حق نون باطل کنوے گمراہی تھیں مہراہ پاندے  
جوانہاں ہو یا خضر اسد السفات اُسدی تے پایا  
میں مندر رب خفیظ و لیس تسال عل جزائیں  
نہ ہووے دلیل انہاں تے قائم کرن جو فعل زیونی  
تے ہن صدق نبوت کرنا واجب ہے ہر حالوں  
ایہ لہاں کھ آون اوہناں تھیں جھوٹا و ہم کہہ لہاں  
پھر دشمن کہوں کھانے تے جو ایہ گل ہندی پیاسے  
ایہ نری عداوت سی کفار جہالت ٹول خرابوں  
توحید طریق عبادت نون اوہ آکھن ہوئی پُرانی  
تے گمراہی نون روشنی لوں کہیا اوہناں جیسا وال  
وجود ملائک جو قصہ سو جنت دے منکر جانوں  
ہر حال فیہ تھیں یحییٰ جو مومن ہوون تنہاں کتاباں  
اوہ بلکہ ہوون گمراہ بے ادب نہ آون وچہ صلاحیر  
تصرف آیات ہدایت کہناں کہناں عکس نہایت

۱۲  
۵  
۵

آیات تسال و بلداں رب تھیں و کھونال جہانے  
پھر عمل کری جو نال لیلان نفع اوسنوں اوہ آیا  
تے نہیں ن میں ارونغہ ہو یا اوپر اعمال تسال ہیں  
تے ایویں اسیں بیان کراں آتال گونا گونی  
جاں مشرکاں ٹھا خیرال غیبی دستی نبی کمالوں  
تاوہم کتبونے حضرت چوری پاسوں اہل کتاباں  
جو اہل کتاب ہووے دشمن شاہ رسل دے ساسے  
ناظاہر صاف ہوندا جو حضرت مسکھے اہل کتابوں  
ہن ایسے نے وچہ بونڈ طریچہ ہوئے شیطانی  
پرانی روشنی آکھن اس جو چال چلن اولیاواں  
کل فرائض تھیں اوہ منکر کافر ہووے ایمانوں  
پر انگیزی تعلیم اندر ایہ اکثرین آفتاں  
ہو اکثر غمناں دے وچہ تعلیم ہدایت ناہیں  
قوم و انا اوہ لوک جہناں نون کبیتی رب ہدایت

اشارات

جس پایا سنگ نہاں اوہ نفس نفس جیت ہن بھائی  
یا آیتاں ریاں ہن بصائر لکھیا دس اخی نون  
سنگ دس بصائر لکھیں اہل عرفاناں روشن کہندا  
اُس ذات اپنی دیکارن تنہاں سنگ ایت پائی

بصائر ہن تجلیات صفات اوس پاک الہی  
جوانہاں ہو یا مال تنہاں پوسے و بال دے نون  
قرآن اندر خود بنیدیاں جیت تجلی رب کریندا  
پھر جو چہ متعدد و فضل تھیں ایہی رب مکاشف



تے جسے پوچھو یہ اتنا د نہیں اودہ انہاں ہویا  
ہو قوم بچوں جو کہن سمجھ خطاب الہی

کنول آیت قرآن بصائر وچہ عریش و صویا  
نہ جنہاں قدرت فہم خطابہ جاہل ہین واہی

اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا مَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِرَٰكِيلٍ

پیر وی کر اپنی کی کہ وحی کی گئی ہے طرف تیری رب تیرے سے نہیں کوئی معبود مگر وہ اور نہ پھیرے شرک  
کر میوالوں سے اور اگر چاہتا اسد نہ شرک کی اور نہیں کیا ہے تجکو اور پوچھو کہ جان اور نہیں ہو تو اور پوچھو دروغہ

تے وحی تیرے لول رہیں جو کہ اوس تابع داری  
جو چاہتا رہتا شرک کرے ناہ اسال تدہ بنایا  
جاں انکم واقیدون من جن اللہ فحجیم آیت رب تیری  
کل بالبن ووزن ہونا سن ایہہ مشرک سخن پکاسے  
نہیں تے رب تیرے ہی ایس بھی کر ساں کل بدگوئی  
نہ اس بن کوئی معبود تے اہل شرک تھیں کر تیری  
مشرکال تے حافظ ناہ تو نہ انہاں دروغہ آیا  
یعنی تیس بت تسال بن رب جو پوچھو سارے  
خداواں ساڈیاں ہی بدگوئیوں روک بان بکاسے  
یا مومن مذا کہن بتان تا آیت نازل ہوئی

### اشارات

اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ ایہہ خاص وحی رحمانی  
جو وہ جیاں ایہ اسرار اٹھاون طاقت مول نہ آہی  
جو ماہجہ رسول اللہ صغیراں دخل نہ اسوچہ جانی  
قاوچی الی تعدیدہ ما کوچی ہے جوین چہ قرآن گوہی

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ

سہ جیسے فرمایا من عنی فعلیہا یعنی جو انہ صا ہوا پس وہ وبال اسی پر ہے اور انی درج بصیرت حاصل کرنے کا بصائر کے سہ  
یہ ہے کہ انسان کو ہدایت حاصل ہو ۱۴ مواہب اللہ ابوطالب جب پوچھے ہوئے تو قریش کے اکٹھے ہو کر اوسکے پاس آئے  
اور کہا کہ آپ ہمارے دربار میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بڑی تحلیف دیتا ہوں ہمارے بتوں کو توڑا کہتا ہے آپ اوسکو منع کیا  
کہ چار بتوں کو بڑا نہ کہہ۔ اپنی خدا کو پکارے۔ ابوطالب نے حضور کو بلایا اور قوم کی بات سنائی آپ نے فرمایا میں آپ کی بات ماننا ہوں تم میری بات  
مانو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انہوں نے انکار کیا ابوطالب نے کہا کچھ اور بات کہہ فرمایا ای چچا میں وہ نہیں ہوں کہ  
سوا اسکے کچھ اور کہوں اگرچہ سوچ کو بھی لا کر میرے آگے رکھ دو تو انہوں نے کہا یا آپ ہماری معبودوں کو بڑا نہ کہو نہیں تو ہم تیرے خدا کو  
بڑا کہیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنَ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ سَبِّهِمْ فَذَلِكُمْ  
آپ کو بھی تھی نہ اگر کسی کو اور یہ مقام ہر اس پر در بیان اسکے کمال ہے جسے فرمایا فاحی الی تعدیدہ ما اوحی ایہ وحی مخفی  
ہے اور دوسری وحی خاص ہوا پھر اور دوسرے نبیوں کو بھی تھی جیسے کہ فرمایا اسد تبارک وتعالیٰ نے انا اوحینا الیک کما اوحینا  
الی نوح والبقیین الایہ میں مذکور ہے جیسے فرمایا لیخ ما انزل الیک من ذلک الایہ ادا ولید اسد کو تیرے ہی کہ فرق  
کرد در بیان وحی رحمانی اور وحی شیطانی کے پس جو وحی یعنی الہام شریعت کے موافق ہو وہ رحمانی ہے اور خلاف  
اسکے شیطانی جیسے کہ مزسے قادیانی وغیرہ کے۔ حلوائی عفی عنہ



عَلِمَ كَذَلِكَ زَيْنًا لِّكُلِّ أُمَّةٍ عَمَّا هُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

اور متبرکہ ہوں لوگوں کو کہ پکارتے ہیں سو اس کے پس برا کہنے لگیں گے اللہ کو زیادتی ہی بغیر سمجھ کے اسی طرح زینت دی ہے واسطے ہر ایک فرقہ کے عمل اور ان کے کو پھر طرف پروردگار اور ان کے کی ہے پھر جاننا انکا پس خبر دے گا اور ان کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے عمل کرتے

تاہم انہیں خدا انوں مشرک ظلم بے عقلیوں ہی تو ہیں ہر فرقے نوں عمل اور اس سال کر سو ہو دکھلاؤ جو ہر فرقے سے نزدیکی شریک خونی اوہ آیا و ت خبر دے گی رب جو کچھ انہاں عمل کیا تو خاں

نہ برا کہو انہاں مشرک جنہاں پوجن باجھ الہی کفار انوں عمل اور انہاں جو ہیں سو ہو نظری آئے کل حزب بمالکدیم فی حوزہ جو ہیں رب نے فرمایا رب اپنی طرف ہو پھر مڑناں انہاں تار ماں

### اشارت

بلکہ اور انہاں کو ہدایت حق مل پند جس سنگ زیادتی ایہ بھی لایق ترک کچھو سے روح البیان الاو سے جو میدان نہ بینی نگہدار گو

نہ برا کہو تیں اور انہاں جو پوجن مشرک باجھ خداوی تے جو ہیں مت غضب سے جاو جنگ جلال مچا دی سعدی جمال سخن تا نیانی گو

تے بوخروڈی شان شان ایہانی فضل ملے رحمانوں اوہ سنگ نال لٹاں اپنیان بنوں طلب کنندو آہے پھسایا رب اتے وجہ عقوبتی ایہن عمل کمالاں لذت وصال اور سنوں حاصل ہو دی ربانی اوہ اور انہاں چیز انہی کچھ قدر نہ سمجھن ہوں سیانے اوہ تسدی عدم شکایتیں ہم غرق شرم وچہ بھائی اوہ اپنیان بریاں عمالات میں سمجھن نیک ہداؤں تا کہ ان زیادہ رغبت اسوج کنوں عریس لیاے اوہ درجے کنوں محققان کو واسطی جیوں فرمائی

نہیش اوہ جہالت راہوں کہیں براقتسا نوں تے ہر امت نوں عمل تنہاں اسال سوہنے کر دکھلائے یا عاں نوں چہ دنیا دولت جاہ و جلال جیالاں پس جن خالص رہ پوجو چھڈ غصاں نفساں تے رہنے اکھیں کنوں جنہاں دنیاں کیتاؤ خداوی بلکہ جو روز ازل داتنہاں ہے احسان الہی تے یہودہ لوک جو باطل جھلے راہ صفاؤں زہاں نوں اعمال تنہاں رب سے ہنے کر دکھلائے جنہاں لوکاں نے خود عمالاں اوپر نظر ٹکاٹی

۱۷ جیسے کہ فرمایا حق تبارک و تعالیٰ نے وعظہم بالموعظۃ الحسنۃ یعنی نصحیت کرادیکو ساتھ بہتر نصیحت کرنے کے ۱۷ پس وہ اس مستعد سے یاد کرتے ہیں اپنے پروردگار کو اور ہمارے شان کے لائق نہیں ہے کہ دور کردیں ہم مولے کی طلب والے کو ۱۸ تفسیر روح المعانی ۱۷ بلکہ وہ فقط مولے کے احسان پر ہی نظر رکھتا ہے ۱۲ مواہب



نور مشاہد سے راہوں رب جہنماں کو محفوظ بچایا  
 اوہ سنگِ شلبے و بچھن جو کوئی میں توفیق الہی  
 جو نیک توفیق دیو رب سدا شکر نہ ادا کچھو سے  
 صوفی بہت اس اند راہوں گئے نالِ قہر سے  
 کہ گمراہی نول سمجھ ولایت دُبتے ایس خیالوں  
 کہ گمراہ شیطان بہو لٹاؤ سجدے میں کراندے  
 اوہ ہر شے وجہ خدا نول جان نول وجودیاں سدا  
 جے کہن وجود حقیقی نامیں کسے باجہ خدا مخلوقوں  
 وحدت الوجود جو مذہب الہی اولیا و انداپیار سے  
 مصنف شاہ طیار تے شاہباز گئے و دھو حوٹوں  
 جو پیں چشتی اتے نوشاہی ہو رمداری اتے جلالی  
 سازاں نال سرود سنن پاک سیر طواف کراندے  
 جو اہل شیعہ سوغلی الہی دو جے ولی شیطانی  
 پاک اسرار سہون اتو حالت ہو کو خوب صفا ثی  
 جاں رحمت تھیں دل موٹو اتے ہوئی کنوں بینائی  
 تاہیں حضرت ختم رسالت انت فرماندے ساہی  
 رب جہنماں دلاں تے متوجہ اوہ تو بہ کر دے آہے  
 اتے جہنماں دلوں اعراض کیتا اوہ بچا تھے وچہ گمراہی  
 پر نقشبندی پابند شریعت فیض تے جھب پاندی  
 جس ترچشم نہ خوف الہوں دل غفلت سنگ لیا  
 اتے نشان سعادت ایہن جب رکھن صلحا وال  
 اتے نرمی ولی سوبن جب الہوں حاصل نا ہی

باہجہ تنہا کئی اس آفاتوں بچیا مول نہ پایا  
 نیکی ناہ کر سکے بلکہ احسان اوسد اسب بھائی  
 جان ناہ ادا شکر تا سمجھو میں پر فضل الہی تھیو سے  
 نہ پلو کچہ و ڈیایاں سُکیاں وچہ مریداں کر دے  
 سوچوڑ چپٹ اسلامول خالی روسن پٹے ویا لول  
 میر تائیں رب تنہاں بنایا سب ایمان گواندے  
 رب حلولوں پاک ہمیشہ پر ایہہ سر قہ گندا  
 ہو رب قدیم تے خلقت حادث تا ایہ اہل سلوکوں  
 ہو ایہ مراد صحیح ناہیں اسد کو کفر عقیدہ سارے  
 پر ہر صدقی بھی اک جلال حق دونوں ہوئی ضدوں  
 وچہ تفریط افراط گئے و دھ بن نہ اہل کمالی  
 کہ مرشد نول رب جانن ایہہ سب راہ کفر و جانندی  
 غیر شرع کوئی ولی نہیں توڑی اوڈ چڑھے آسانی  
 شک نفاق اتے بیدینی جس وجہ رہے سکائی  
 نشانیاں قدرت نور عظمت پھر دسن اوس نکائی  
 ای پھیرن ہار دلاں دل میر اثابت رکھ کماہی  
 خضوع خشوع سنگٹ ف خدا دی ابو حمزہ فرمائے  
 ایہ وچہ عرائش فکر تمامی لکھیا ولی الہی  
 بتدی نقشبندی سنگ دیو منتہیاں مل جانندی  
 حب دنیا امید لیری رکھ بد بختیوں گلہا  
 پڑھن قرآن اتو راتیں جاگن بیٹھن سنگ علما وال  
 تے باہجوں ذکر کہ حب الہی غفلت قلب سیاہی

لہ سازوں کے ساتھ سرود سننا بالاتفاق حرام ہے اور بعض صوفیائے جو سرود کو سازوں کے جائز قرار دیا ہے اُسکے لئے  
 شرائط بھی مقرر ہیں جیسے راستہ شیعہ عام کا نہ ہونا اور قرآل طبلہ ساز بھی بجانے والے نہ ہونے ہیں نہ خوبصورت لڑکے اور وقت  
 نماز کا ہو نہ لوگ شہوت پرست ہوں علیٰ هذا القیاس اور کئی ایک شرائط اور بھی ہیں جو پائی نہیں جاتی مگر یہ بھی خلاف شریعت ہوا سیکھے  
 کہ جو نہ فقط کوالاتی نہیں پیغمبر بھی اُسکے حوازیں حضور ربی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت ثابت نہیں ہوئی ہو ۱۲ فقیر صلوای عفی اللہ عنہ



تے ایہ شخص عنایت فضل آہوں حاصل آوے	جو جہلوں کدھ ہدایت بخش کم نہیں کھادی
حافظ چوں حسن عاقبت نہ برندی و زاہدی است	آں بہ کہ کار خود بعنایت رہا کنند
شیطوں گھٹ دسواس کہو جو عمر تیری بوخند آوے	کر جو چاہیں مگر تو بہ کرے گناہ تا وہی
تے دیوی چھوڑ عبادت رب دی ہو و ہلاک گناہوں	ایہ طول امید ہوا رفت بھاری سنگ پناہ آہوں
دوسرا ایں غافل طوّل اہل دانی کہ حیثیت	آشیاں کو دست مارے در کو تر فانی
نہ مرشد و س ہدایت ایہ جو جس چاہے راہ لاوے	ایہ طے منازل وصل ہدایت رب ولول بس آوے
جاں کہیا تویش اسیں پاس تسانے ایو محبوب آوے	مغیرے موسیٰ عیسیٰ والے کردے ذکر افادے
سانوں بھی کوئی معجزہ دسوتا ایمان لیا نیے	فرمایا کیا چاہندے کہندی جبل صفا ز چاہے
یامدی جیوں بعض اسادی جہناں کنوں تسانے	حال حقیقت کھل جاو تو مومن بنے سادے
بھی سن فرشتے پچھے تیری انہاں کنوں گو رہی	بنی کہیا جد و یکھوا یہ سب منیو اہل صلاحی
انہاں اکھیا آہو حضرت اہل ایمان اکھیا نالے	تائب و عاسگن رب پاسوں کھل نیی اُس حالے
تا آج اہل کہیا جے چاہو صفا سونا بن جاسی	جے ایہ پھیر نہ مومن ہو یا انہاں عذاب جاسی
جے چاہیں تا چھوڑ دیاں جو بعضے تائب ہوسن	جو اہل سعاد ازلی پھر ادوہ و چہ اسلام آجاسن
تا عرض کیتی انہاں چھوڑ تائب ہوں جو ہونوالے	تا اگلی آیت وحی لیا یا ویکھ معالہ حالے

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا

قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ

اور تم کھاتی تھی انہوں نے ساتھ اسد کے سخت تمہارا پیر کی التبتہ اگر آوے گی اُنکے پاس کوئی نشانی التبتہ ایمان لاوینگے ساتھ اسد کے کہہ ہوا اس کے نہیں کہ نشانیاں نزدیک اس کے ہیں اور کیا چیز علوم کو اتنی بڑھ کر تحقیق وہ

نفع نہیں ہوتا دل پر مگر ہونا دینا اور دلالت کرتا ہر قوم کو اپنا اس چیز کے جو پیدا کی گئی ہے واسطے اس کے پس بولا تا ہر عوام کو توحید کی طرف اور خاصوں کو وحدانیت کی طرف اور خواص الخواص کو وحدت کی طرف اور اسی طرح دلی وارث کا حال ہو مگر ان مقامات کو ہونا محض ہدایت اور شیت اسد تبارک و تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے نہ مرشد کے اختیار ہو کہ جو چاہے ہو چادی اور سبب ہو چنے کا توحید ہے جیسے کافر مومن نہیں مگر ساتھ کلمہ توحید کے اسی طرح مومن تخلص نہیں بنتا مگر کلمے توحید کے تکرار کرنے سے جو شرک جلی ہو یا خفی نہیں ہو تا مگر کلمے توحید کے ساتھ جس جیسے مومن ناقص شرک جلی میں نہیں پڑتا اسی طرح مومن کامل شرک خفی میں نہیں پڑتا اسی واسطے فرمایا اسد تعالیٰ نے لا الہ الاہو یعنی کوئی نہیں سوا اس معبود پاک کے واعراض عن البشر کہیں اور فرمایا مگر پھر مشرکوں سے برا روح البیان جلد اول ص ۱۱۱ یعنی اسے مومنوں کو کہنے کے کہ ہے کہ کافر یہ معجزہ درجہ نیچے تو ضرور ایمان لے آئینگے بلکہ نہیں لائینگے یا اسے مشرکوں یا تمہیں کون بتائے گا کہ یہ معجزہ بلکہ خدا کی طرف سے ہے بلکہ تم تو ایمان نہیں لاؤ گے ۱۳



جب آوے گی نہیں ایمان لاوینگے

تے قسماں الہد کا فرکوشش والیاں کھاؤں  
توں کھ نشان نبوت مجھری پاس اللہ نے آئے  
تے کبیری تے قسماں خبر تباہی الہ ایمان  
بلکہ علم الہی وچہ ایہہ بات مقرر ہوئی  
تاہو دی عذاب اساؤا نازل اوپر اہل انکاراں

جو معجزہ آوے انہاں نال دس ٹھیک ایمان لیاؤں  
اوہ قادر ہی جو اوہناں چوں چاہے چاؤ کھلاؤ  
جو جہ انہاں معجزہ آوے تاہو وہ مومن نہیں شاناں  
جے ایسا معجزہ دیکھو ایہ کافر پھر نہ مومن سوئی  
وچہ تفسیراں حال مفصل مہندا ہے اظہاراں

وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ

مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ

۱۳

اور پھر دینگے ہم دلوں اُنکے کو اور نظروں اونکی کو جیسا کہ ایمان نہ لائے تھے ساتھ اُنکے پہلی بار اور  
چھوڑ دینگے ہم اُن کو نیچ سرکشی اونکی کے بہکتے

نہ دیکھن حتی نہ ایمان لیاؤں اور ک روں بلاؤں  
جویں دُکھاؤ نہاں شق قمر جو ظاہر کہیا الہی  
ہوں حیران نہ طرف ہدایت ہونے راہ نمائی  
تے جس چاہے گمراہ کرے وچہ خازن دیکھ روایت  
جس چاہے قائم رکھے تے جس چاہے راہ بھلاؤ  
دین اپنی تے ثابت رکھ اے پھیرن، ردلاندری  
وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَالْبَصَارَہُمْ جُوسِ خیر قرآنوں لیتی  
تاہو دیہدایت الہ سدیوچہ رب دے فضل عطاؤں  
پھر کری درست اعمال تے نیت وچہ خلوص اظہاراں

اسیں دل انہاں تصدیقوں بھی نظراں حق داؤں  
نہ جویں ایمان لیاؤ انہاں معجزیاں سنگ وادی  
تے پھو اُنکے اسیں اوہناں وچہ طغیانی جو گمراہی  
اس آیت وچہ دلیل خدا جس چاہے کری ہدایت  
جو دل تے اکھیاں قبضے رہے پھرے قبول چاہی  
یا مقلب القلوب ثبت قلبی علیٰ دینکے تائیں بی دعا فرماند  
پھیرن دلائل بنیایاں ہے رب خود دل نسبت کیتی  
جان بکسی دلوں خود دل پھیرے خود عظمت دیو لہوں  
ناروشنی دلچ ہو ویکھے قدرت دے انواراں

وَلَوْ أَنَّا زُلْنَا لَأِلَيْنَا الْمَلَائِكَةُ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ

لہ اُن سے نیا جمل شروع و مالیش عرصہ کہ یعنی نہیں کس چیز نے معلوم کروایا ہے کہ ایسا کیا سی معجزہ دیکھ مومن  
ہو جائیں گے بلکہ نہیں ۱۲ خلاصہ مواہب الرحمن لہ کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلی دفعہ دنیا کا گھر مراد ہے  
یعنی اگر کفار پھیرے جائیں آخرت سے دنیا کی طرف تو بھی ہم اُنکے دلوں کو پھیر دینگے اور اُنکی آنکھیں بھی ایمان لانے سے  
پس مومن ہونگے دنیا میں مرنے سے پہلے ۱۲ خازن شریف



كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ مَا كَانُوا يَوْمَنُوا اَلَا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَكْثَرُهُمْ يَجْهَلُونَ

اور اگر ہم انار سے طرف انہی فرشتے اور بولتے اُن سے مروے اور اکٹھا کرتے ہم اوپر اُن کے ہر چیز کو مقابل نہ ہوتا کہ ایمان لایں مگر یہ کہ چاہے اسد اور لیکن اکثر اُن کے جاہل ہیں ....

تے جے ایس نکالنا نول گھلے مروی گھلاں کردی  
تاہی اوہ نامومن ہوندی مگر جے اسد چاہے  
اَلَا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ جے رب چاہندا اوچانلے

### اشارات

جہل سبوں آتیاں ریدیاں نال ایمان لیاون  
جس ب ایمان نہ چاہیا ہو اندر روزا نلے  
تے مشیت بدی چھپے غارت ریدی تائیں  
تائیں باقی رہو چہ قہر جلال جواہل ضلالت

سعدی خرو حشی نہ باید کہ مردم شود  
تواں پاک کردن چو زنگ آئینہ  
حافظ اگر جاں بدہر سنگ سیاہ لعل نگرود  
مٹوی اگر تو سنگ و صخرہ و مرمر شوی

ایہ تربیت فیض وی استعداد اول پیا جو دور دوراؤا  
جس استعداد ہو نیک اوہ بایل بیوا بدایت پائی  
جاں جابیا اللہ دل سرور تے غم اندوہ کچھ آئیا

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيْطٰنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ  
اِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَاُولٰٓئِكَ مَفْعُوْرٌ فَذَرَهُمْ

ملہ ابن عامر اور مدینہ کے قاریوں نے قبلہ کجہر قاف اور فتح ب کے پڑھا ہے جس کے معنی دکھانا ہے اور دوسرے قاری بغیر قاف اور فتح ب سے پڑھتے ہیں جو قبیل کی جمع ہے جس کے معنی قبیل اور ضامن کے ہیں یا معنی قبیل ہے اور بعض نے قبلہ کا معنی دور دورہ لکھا ہے جیسے کہ عرب کہتے ہیں انہیں قبلہ آیا ہے خازن و مواہب یعنی یا وہ ضامن اور گواہ ہوں کہ آپ سچے پیغمبر ہیں یا سچے نبی ہیں یا تقیہ خازن سے تحقیق یہ آیت اگرچہ نبی طاعت والی ہے پس نہ بغیر رہو تو طرف ایمان لانے کفار کی اس واسطے کہ نہیں چاہا حق تبارک تعالیٰ نے انکا نسل سے ایمان لانا پس تحقیق شان یہ ہے کہ کوئی شان قیامت سے نبی ہے جیسے فرمانا ہے اسد تبارک تعالیٰ و لود و لعا و اقامہ عنہ ۱۲



وَمَا يَفْتَرُونَ وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُقْتَرِفُونَ

اور اسی طرح کئے جانے والے ہر ایک نبی کے دشمن شیطان آدمیوں کے اور جنوں کے جی میں ڈالتے ہیں بعضے انہیں  
طرف بعض کی بلع کی ہوئی بات فریب دینی کو اور اگر چاہتا ہے پروردگار تیرا نہ کرتے اور سکو پس چھوڑ دے انکو اور  
جو کچھ باندھ لیتے ہیں اور تو کچھ کی طرف اوسکو دل اونکے کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے اور تو کہ پسند  
کریں اوسکو تو کہ بیویں جو کچھ کہہ کرنے والے ہیں

جن انسان شیطان جو کہ جو جہنم سے پائے  
جو چاہتا ہے اب ایمان انہاں سنگ نیل میں نہ چاہئے  
تا جھکے انہاں قلب تنہاں جو قیامت نہ نیل میں  
شیطان ابھی ہر کسرت بھائی جن انسانوں قصیدی  
پراختہ مراد کرن گمراہ تے وسوسہ دیوں آوے  
غور فرمیتے دھوکھا دیوں ویکھ خلاصہ عالی  
ای نسبت فعل کفار ولی جو کاسب رب بنا کر  
مدار عذاب ثواب تدار ہیں ایسے اوپر افادے  
ہا کہ جن خدا کو سب کہ کہیں سہج و بھائی  
اوہ فاعل بھی تے حاکم بھی کہے روکو ہر برائی  
کہ فرقہ سنگ جتاں ایہ ناہیں انس شیطان جو انماں  
اوہ کہ جو جہنم بناون مکر بہائے جیلے  
تا جاوی سرکش انس تے تا اسنوں کوں بھلاوی  
جن شیطان تے انس شیطانوں ناہوں گمراہوں  
جو دور ہو شیطان اعدوؤں انس گھٹے گمراہی  
ایہ حال موافق ایس زمانے ظاہر نظری آئیا  
قرآن حدیث اجماع قیاس جلی تے عمل کماون

تے ایویں ہر خیر کارن دشمن اسال بنائے  
فریب دیوں نوں لوں آہو اوہ جھوٹھی بات بنائے  
محبوبانوں چھوڑا نہانوں کو رجوہن الا اندے  
نہ کرن پسند تو کیتی چلن عمل جو برے کریدے  
تے وحی کہیں ہر اس گل نوں جو کسے بتائی جاوے  
تے زخروں جھوٹھی بات بناوٹ ہو رہا بننے والی  
ہر جز کل تو بھلے برے سب اس فعل اوپے  
جو رب ولوں تقدیر تے بنایاں لوں کسب ارادے  
پس جبری قدری وہاں فرقیال اسوچ روہو یائی  
جے تحقیقی فاعل کیوں کرو جہاد لڑائی  
کہ کہیں شیطان و فرقہ ہی فرقہ سنگ انساناں  
ابلیس تک ٹول گھلے مل جتاں کہ بنڈیا نول گھلے  
جن شیطان جاں تھکے مون قابو اوس نہ آوے  
تے ابو فر کہے بنی فرمایا سنگ پناہ آہوں  
کہو مالک بن دینار شیطانوں سخت انسان ایہائی  
ولیہ صرہ ولیقتروا ماہم مقترفون جو رب فرمایا  
کہ عالم جہولان لوکاں ادب تعظیم سکھاون

یہ یعنی انسان شیطان اعدوؤں پڑھنے سے دور نہیں ہوتا بخلاف جن شیطان کے جو انسان آنکھوں دیکھتے ہی  
گناہ میں پھینچ لیجا تا ہے ۱۲



تہا کہن بنیان لیاں تباہ نال منول ملاؤ  
جو ہور اچھے ادب سکھاو ن اہل ایمان تباہ  
اوہ اُسوں سو ہو سخن سنا کے مکر فریاں اہوں  
ایویں اہل حدیث محمدی ہور موحد بندے  
وانگ زمانہ خوش الحانوں جلال کوک بھولاو ن  
ایہ شکل انسان شیطان بری ہر کرش جن شیطانوں  
فج ہو یا جو نام اہوں ٹھیک اوہ حل ایہائی  
حضرت کہیا اخیر زمانے قوم ہو سی ہک پیدا  
قرآن حدیث سناو ن جھوٹھو معنے کرن فریوں  
وڈی مکر فریب دکھاوے فرقہ نجدیاں سندا  
اس آیت وچہ اشارت سچ تخلیق مال ہور بلائیں  
وہ سخت بلا ہے انہاں شہادت اعداواں دی آہی  
تاہیں سبب سخت بلائیں بنیاں دے سرکریاں  
تہا و نہاں بلائیں کھانچ تنہاں درجے کے چڑھائے

۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

بہوئے آنکہ وگر نو بہار بار آئینہ  
جن شیطان کنوں سو جن انسان نفس فرمایا  
ان النفس لا مآرۃ بالسوء دشمن سخت سناوے  
عداوت نفس نفسا نیاندی شیطانوں دو بھائی  
اہل اقدنوں رب تنہا نذر کھدانت کناوے  
کہ در طریقت ماکفر است بھیند  
ہے وچہ معالم خازن تا ایہ اگلی آیت آئی

حافظ چہ جو رہا کہ شہید ند بلبلان از دے  
اس آیت وچہ شیطان انس دا ذکر جو مہرے آئیا  
تہا کہ و نفس حکم برآیاں جیوں خالق فرماوے  
تہا تاہیں جن شیطانوں سدا پہلے ذکر ہو یا ئی  
جو کہ شیطان مکر انسانوں ہووے ضعیف پیاری  
حافظ وفاقیم و ملالت کشیم و خوش باقیم  
کہیا کفار جو ان نساں وچہ نصف تھیوے کا ئی

۱  
۲  
۳  
۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



أَفْخِرَ اللَّهُ أَتَبَغَىٰ حَكْمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا  
وَالَّذِينَ آتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنْزَلٌ مِّنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ  
فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدًا  
لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

کیا پر غم خدا کو چاہیں حکم کرے اور وہ ہے جس نے اتاری ہے طرف تمہاری کتاب مفصل اور جو لوگ دی ہو ان کو کتاب جانتے ہیں یہ کہ وہ اتاری ہوئی ہے رب تیرے کی طرف سے اسے تمہارے پاس پہنچا دیا اور پوری ہوئی بات پروردگار تیرے کی راستی میں اور انصاف میں نہیں کوئی بدلنے والا اتاری ہوئی کو اور وہی ہے جس نے والا جاننے والا

اور وہ ہے جس نے اتاری ہے طرف تمہاری کتاب مفصل اور جو لوگ دی ہو ان کو کتاب جانتے ہیں یہ کہ وہ اتاری ہوئی ہے رب تیرے کی طرف سے اسے تمہارے پاس پہنچا دیا اور پوری ہوئی بات پروردگار تیرے کی راستی میں اور انصاف میں نہیں کوئی بدلنے والا اتاری ہوئی کو اور وہی ہے جس نے والا جاننے والا

تجملہ باجھ فدا میں حاکم چاہوں کر جو فیصلہ چھڑے اسان جہاں کتاب دتی اور جان بھیکت گھلیا ساہتر ہو مالک تیریدی گل پوری سچوں تے اصفافوں ہو حکم ہنچ جو ہر طرفوں فیصلے جہت ٹھہراون یا احکام شرع دل شامل اولے ایہو پاوال ہو حاکم اور ہر طرف تسال جس ہے قرآن اتاریا ہے قاضی حاکم بن اندکے بنناں روانہ بھائی جواب اسد اجورب مفصل ایہہ کتاب اتاری تے مدعا علیہ جو کنوں فقیہ عالم حاکم دی جا کے ایہہ بہت صحت ایوں کل مومن فیصلہ کران شروعوں جو وچہ حدیث دی نہ لکھو تا اجماع اُمت و ابھالیں تے بن شرعی قانون نہ فیصلہ کرنا جہاں آریا لکے یہود نصاری عالم دین شہادت پیارے

ملہ یعنی کیا بھلا ہو درمیان اپنے اور تمہاری سوا خدا تعالیٰ کے کسی اور کو قاضی یا حاکم بنادوں جو وہ میرے اور تمہاری مابین حکم کرے ۱۱ ملہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے قاضی کے بتانے سے بھی فیصلہ ہو جائیگا ۱۲ ملہ یعنی ہر چیز کا اصول ملتا ہے ۱۳ ملہ جو تفسیر مبارک میں لکھا ہے کہ قرآن و انما انزلنا علیک الکتاب بنیاناً لکل شیء یعنی نازل کیا ہے تجھے قرآن کو جو ہر چیز کا بیان کرنا والا ہے اور حضورؐ کی حدیثیں اور اُمت کا اجماع اور مجتہدین کا قیاس سب شامل ہے بنیاناً لکل شیء کے ف میں اس میں چکراؤ کی کار جو جو جو قرآن مجید کے منکر ہے تمام حیثوں اور فرقہ و فرست اور اسی کی تائید ہے تفسیر حسینی میں ۱۲ ملہ عیسے کی اقوام میں لکھو کہ ورنہ نہیں باقی ۱۱



تے یا علماء و اصحابہ ائمہ مراد ایہ سائی  
نہ اس تصدیق پہ نصاریٰ وچہ کر شک کہ اہیں  
یا ظاہر خطاب نبی نول مگر مراد اُمت فرماندے  
کوئی اُسدی بات نہ بدل سکے جو وعدہ و وعید اخباراں  
یا کلمہ غیبیہ تے وعدہ نصرت وال مقولے  
وہابی فرقہ ایت زمانے قابل خلف الہی  
رہے نول قادر چھو بولتے اوہ بیدین الاون  
خواہت چکھوں مسلم وچہ روایت پاندے  
جو شخص کوئی کتے اُتری یعنی ڈیرہ اپنا لاوے  
اس کوئی شوخ نہ دیسی جد لگت نجوہ اُسجاوے  
ایہ ہر بیاری الی نول لکھ دیندے پیر قصوری  
افواج واپس ایہ آزمودہ و تم افون بھر اوں

رب تمہیں جانن حقیقتاں قرآن تے متن بھائی  
یا جو اسان قصو و سنیوں اوہ سب حق بنائیں  
تے رب تیریدی کلمے ادول صدقوں سچے سوئے  
ہو امر نہی سب سچ انصافوں خازن وچہ گزاراں  
ایہ کلمے ربیدی کدی نہ بدلن ہوو خلاف نمولے  
کہن جو چاہے اُسکرے وچہ خلاف ظافون بھائی  
رواد نہا فوج اول منزل پارے پنجویں پاون  
خولہ کہو میں سُنیا حضرت ۱۲ ہویہ فرماندے  
اعوذ بکلمات اللہ تمہیں تا خلق تنیک الاوہی  
وچہ خاندان قصوی بھی ایہ پائیم عمل صیاوے  
برکت اس تعویدوں ہندی مرصاں صحت پوسی  
اگلیں پہناون گھول پلاون حرف صحیح لکھو اں

### اشارات

قرآن خدا و احکم ائمہ حجت غالب پرچ انساناں  
تے جو ہو کو من ہا حکماں او سدیاں تائیں  
تا او سو پو اوہ کلمہ حق اتے صدق سچا ہو جائے  
پر شرعی احکام نہ او تمہیں جاوے دور ہٹائے  
جو عصبے لوگ گمان کرن جو کامل اکمل پاسوں

اتھیں ہوس طرف نہ پھر واپس جو منکر کاناں  
ہیں اسکا سن جذبات الہی روح البیانوں پائیں  
تو صدق اوسوں اصل قرب شجرت راہ و بچھاے  
اوہ جد لگ ہو وچہ دنیا مند لگ شیخ مطابقی جائے  
شرعی تکلفاں اٹھ جاوے ایہ کل مندی رسول

۱۲ حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور اشعث و عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اربعین ۱۲ اذان ۱۲ لکھو بھی اسکا کلمے مخالف ہوی اور یہ  
عقیدہ ہو مولوی اسماعیل دہلوی مولف تقویۃ الایمان کا اور یہ بیہی اُسے رسالہ کبروہ میں لکھی ہے جو فقیر کے پاس موجود ہے اور بعد اُسکو مولوی  
خلیل احمد نے لکھا ہے بیچ رسالے پر امین قاطع کے اور وہ رشید احمد گنگوہی کا شاگرد ہے جو سیر گنگوہی کے دستخط بھی موجود ہیں بخود بعد میں ذالک ۱۲  
فقیر حلوانی عفی عنہ ۱۲ لکھ لہم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامۃ کا ہا من شتر ما خلق اور بعد اُسکو یہ بھی لکھ لکھو لا حول ولا قوۃ الا باللہ  
العلی اعظم و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اصحابہ اربعین یا شافی الامراض یا دافع الاعراض اگر مرض نہایت سخت ہو تو  
یہ بھی لکھ یا حی یا قیوم برحمتک استغیث یا حی یا قیوم ۱۲ لکھ پیر اسکا رگہ مثل اُس شخص کی ہو جائے جو حقیقت اُس بات کی  
یا مثل اُسکی جو نہیں جانتا ۱۲ لکھ جذب کرتا ہو اسکو ساتھ اُس عمل کے جو ہے سچ اُس مزدک طرف دیوے علم اور عرفان اور کمال کی طرح  
البيان یعنی کیا تو نے انبیاء علیہم السلام کی طرف نہیں دیکھا جو کبھی بھی اُسے جذب دیوں کی طرح حیرن اور سفلت وغیرہ ظاہر نہیں ہوتی اس واسطے  
کہ وہ کامل تھے پس جو ایسے خیال کرے وہ ناقص ہے چلیے بعض پیر مرید وکے ناچنے کودنے میں اور چھین مارنے اور ڈال پوکا کرنے اور ایسے پیر  
رکے سب نقص میں اگر اس بات میں کمالیت ہوئی تو پھر یہ مرتبہ ہیہ انبیاء کو حاصل ہوتا۔ اللہ شہید یہ سلسلہ نقشبندیہ عالیہ الے ثابت قدم  
رہتی ہیں شریعت پر اور عجیب و غریب کیفیت رکھتے ہیں ۱۲ حلوانی عفی عنہ



عبادت اُس عالم دی خاص فی جید خدا فرماون  
جو ہوئے کمال تھے جو کرے رعایت شیخ پیاری  
مخروب تدو نقصانوں خالی ہرگز ہوں ناہیں  
جس کا عقل سوچیاں کوکاں نعرے مولیٰ مائے  
سُن شیخ اکبر نے اکدن کہیا میراں اپنیاں تائیں  
کہیا میراں کہ نہ دھکا الٹ شیخ تساں پاسوں  
پس شیخ کہیا میں ترے سالانہ اس منزل تے آیا  
فی انساناں تھیں اشرف اکرم حضرت ختم رسالت  
تے حق باطل دی دمن کارن رب کیتا تس قائم

الا اے احمد مرسل  
کنم وصف ترا مجمل  
شرعیات از تو روشن شد  
حقیقت خود حسین شد

اگر رعایت شیخ ضروری ہر منزل و چہ پادون  
نہیں تھے ہوا وہ ناقص اوسوں کمال کہیں ساری  
جو بنیاں کنوں نہ کردی جنوں سفاہت ہوئی بنائیں  
ہو گھوٹ گھوٹ کھیاں اناک و جاہ تغراق اُس پیاری  
کیا تھیں کلمہ خلاف شیخ کج دھو جے یا ناہیں  
تا شیخ کہیا سب جہ خداؤں جو تس فضل تپاسوں  
تو ہے انسان شرف سب خلقوں جو تو خالق فرمایا  
تاہیں رب بنایا مظهر اوس صفات کرامت  
و چہ روح البیان علامہ صوفی نقل کرے اس قائم

شود ہر مشکل از تو حل  
توئی سلطان ہر مولا  
طریقت ہم تو روشن شد  
زہے سلطان بے ہمتا

ایہ آیت ہے متعلق سنگ مرثب نفس امارے  
پس کرن اصلاح نفس دی ایہی سنگ فرماہواری  
ظاہر باطن حصہ جس نے ہے قرآنوں پایا  
اتے حاکم ہوئے جو عالم جاہل حاکم تھیوی ناہیں  
زیر آسمان کرن تس تحت کیہ خسرا بی پائی  
جہاں جھگڑا کیتا کفاراں سنگ بنی تو اہل ایماناں  
کافراں اکھیا اپنا ماریا ہو تیسیں حل بنانے  
ناکھیا ایچے فریش ہو انہاں سننے لایق ناہیں

جو استغناء حکم غیر اللہ اہم خواہشاں نفس امارے  
بھی تسلیم تے ایہ سب علم قرآنوں حاصل پیاری  
اوہ وارث ہو یا رسول اللہ و اجوں حضرت فرمایا  
جویں علی کہیا جو باہجہ علم ہے فتویٰ سخت بلائیں  
جہل سببوں و جگہ گھاٹا روح البیان گوہی  
و چہ حکم موار کھاؤن مے خازن کرے بیاناں  
تے ربی ماری انوں کیوں تو تیسیں صاف حرام تھیں  
جویں اعلیٰ آیت اندر خبراں کیتیاں ادبیائیں

وَإِنْ تَطِعْ أَكْثَرُ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ

لے اور نفس امارہ کی صلاحیت کرنے میں ۱۲ لکھ جیسے فرمایا اسد تبارک و تعالیٰ نے آیت مذکور میں جس کا ترجمہ چکا  
ہے ۱۲ لکھ اور قدر حال اپنے کے ۱۲ لکھ جو اکثر لوگ مئے والے کافر اور مشرک تھے مازین میں بے شمار کافر  
ہیں اور تھوڑے مومن ۱۲ مواہب



يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ  
يُضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ لَكُمْ لِلَّهِ  
عَلَيْهِ إِنَّ كُنْتُمْ بآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ لَكُمْ لِلَّهِ  
عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرَّرْتُمُ إِلَيْهِ  
وَإِنْ كَثِيرَ الْيُضِلُّونَ بِأَهْوَاءِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ  
بِالْمُعْتَدِينَ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْأَثَمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ  
الْأَثَمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا أَقْتَرُونَ

اور اگر کہا جائے گا تو اکثر ان لوگوں کا کہ بیچ زمین کے میں گمراہ کر دیں گے تجھ کو راہِ امد کے سے نہیں پیری کرتے مگر  
گمان کی اور نہیں وہ مگر اکل کرتے تحقیق پروردگار تیرا خوب جانتا ہے اُس شخص کو کہ گمراہ ہو رہا ہے راہِ اُسکی ہی  
اور وہ خوب جانتا ہے راہِ پانیوالو کو۔ پس کھاؤ اُسچیز سے کہ یاد کیا ہے نامِ امد کا اور اُسکے اگر ہو تم ساتھ  
نشانیاں اُسکی کے ایساں لاتی اور کیا ہی واسطے تمہاری یہ کہ نہ کھاؤ اُسچیز سے کہ یاد کیا ہے نامِ امد کا اور اُسکی  
اور تحقیق مفصل بیان کر دیا ہے واسطے تمہاری جو کچھ حرام کیا ہے اور پر تمہارے مگر جو ناجائز ہو تم طرف اُسکی اور  
تحقیق بہت لوگ البتہ گمراہ کرتے ہیں ساتھ خواہشوں اپنی کے بغیر علم کے تحقیق پروردگار تیرا وہ خوب جانتا ہے  
مدی کل جانیوالو کو اور چھوڑو ظاہر گناہ کا اور باطن اوسکا تحقیق وہ لوگ کہ مانتے ہیں گناہ البتہ جزا دی ہو جائیگے  
ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کرتے۔

نول کہیا میں جہتیاں لال کاں وچ زمین جو رہندو | بھولاونگے تھہر بیکراہوں مگر ظنناں اوہ ویندو

اور چھوڑو ظاہر گناہ کہی گناہ ظاہر اور باطن جو کچھ گناہ ظاہر نکاح محرم ہو اور گناہ باطن نہ یا گناہ ظاہر جو ارج کا فعل بد اور باطن دل کا وسوسہ  
سب کو گناہ ظاہر طلبِ نعمت دینا ہے اور گناہ باطن رغبتِ نعمت غفلت دینا ہے یا وہ حضرت کہ یہاں سے ہیں  
ظاہر حفظ نفس ہے اور باطن حفظ قلب یا ظاہر میل ہے طرفِ شہتہاں نفس کے ساتھ جو ارج کے اور باطن آرزوئے نفس پر  
ساتھ دل کے ظاہر وہ جو غفلت جانے اور باطن وہ جو فقط خدا پہلنے یا جرم ظاہر وہ جو کہ اعضاء سے ہو اور جرم باطن عقائدِ فاسدہ  
اور راہِ باطن میں جو غفلت میں ہے کہ جیسا کہ آدمی کا ظاہر ہے بدن جسمانی اور باطن ہے دل روحانی ایسا ہی گناہ کا بھی ظاہر ہے غفلت  
اور فعل موافق طبع کے اور مخالف شرع کے اور باطن ہے صفاتِ حیوانی اور اوصافِ طبعی اور شیطانی پس فرمایا کہ ترکِ افعالِ مباح کو ساتھ  
اتصالِ افعالِ شرع کے اور چھوڑو اخلاقِ ذمیرہ نفسانی کو ساتھ پیدا کرنے اخلاقِ ملکی ربانی کے اور تم قشری رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ حق تعالیٰ نے  
نعمت ظاہر و باطن عنایت کی کرو اسنے علیکم نعمت ظاہر وہ باطن یہاں فرمایا کہ ذر و اظہار الاثم و باطن یعنی شکرت ظاہر و باطن ترک  
راہِ ظاہر و باطن ترک گناہ ظاہر میں نجات نفسانی ہے عذابِ نیران سے اور ترک گناہ باطن میں خلاصیِ قلب ہے عقوبتِ جہان سے ظاہر و باطن م



تے نہیں اوہ ملاں اٹکل کو دیں تھیں کھا ہو  
تساں ہوا کی نہ کھا جو شے فوج خدا دی ناموں  
مگر صرف نال طبل طرف حرام تساں ناچاری  
تو بیتے لوگ بہلاؤں جہلوں سنگاں ہشتاں نفسانی  
تے چھوڑو ظاہر باطن وال گناہ بچو ہر پاسوں  
اوہ بدل دتے جاسن ٹھیک اس نال جو رہی کمانے  
وچہ زمین جو کافر جاہل رہن اکثر تھیا رے  
گمان اوہنا نہ اسی اسپیں وڈ کے سدا راہ سدھائے  
تے پاک یو رب تھیں جو اسدے نال شریکین  
پس کھاؤ وقت فوج دے جیسر آیا نام الہی  
لکھوی کہیا جو نام غیاں ٹیوں کٹھی جان حراموں  
جے فوج یہود نصاریٰ کیتی غیر اسدی ناموں  
تے اکثر کہن حلال ایہی جو رب حلال بتائی  
خدا فسوں نہ لکھوی دا اللہ رہیا عقل سکائے  
نسیں کفار اندی و سوسے ظاہر سنو نہ دل تے لاؤ  
تے ظاہر باطن بدی چھوڑن سنگ کسب جہانے  
ظاہر باطن کنوں مراد ایہن ہر قسم برائیاں

جس تے آیا نام خدا جو آیتاں اوس منا ہو  
تے پاک ٹھیک بیان کیتا جو شے تساں پرہیزاموں  
ناکھان روا جقدہ کھاویاں بچری جان پیاری  
تو ٹھیک تیرا رب جاناہاں جو لہنگن ہدر باغی  
تے ٹھیک جو ظاہر باطن وال کرن گناہ نہ اسوں  
نیکی دا پھل نیک تے پھل مندے بد عملاندے  
تے کنوں میں زمین کیدی لین مراد سوسے  
تے کو خدا تے کہن جو رب بحیرہ حل کیتا ہے  
بچو ساٹھ جیہاں تے جو اسدا ولد تباہوں  
جو اوہ حلال تے نام غیروں جو کٹھی کھان منہی  
تے شروع ماڈھ وچ الٹ اسدے سن اسدے میت نظامور  
ابن عمر سو کہو ریحہ کٹھی اوس حراموں  
تو حسن کہو جو غیر اسدے نالوئے تاناہ کھاہ بھائی  
صریح حرام حلال بنا یوس چلیا الٹ قرآنے  
جو میں اگلی آیت اندر ظاہر حکم الہی پاؤ  
جھپٹ لاؤ تو جاسن پاروں اوس جو رہے کمانی  
جو کنوں دو قسم گناہاں کوئی بدیاں باہر آیاں

یعنی کہیں جو جاہل کافر اور مشرک رہتے ہیں اور مومن حرام کہتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ پاک ہو اس سے جو شرک مقرر کرتے ہیں کافر  
ساتھ اللہ کے عبادت میں اور اس کا فرائض بناتے ہیں ۱۲ آیت میں یہ دونوں بیت حافظ محمد لکھوی کے ہیں جو منزل دوسری شروع سورہ  
نارہ حلال میں یعنی اکثر لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں جو غیر اللہ کا نام پر فوج شدہ یہود اور نصاریٰ کے لئے حلال ہو اس واسطے جو اللہ تعالیٰ نے غیر اللہ کے  
نام پر فوج شدہ حلال فرمائی ہے دیکھو یہ لکھوی صاحب نے اللہ تعالیٰ پر کقدر بہتان لگایا ہے جو رب نے حلال بنائی اور اس کو اکثر کاتب  
بیان فرمایا لغو باد میں والک اور کئی جگہ پر اس کے خلاف حرام کیا ہے جو غیر اللہ کا نام پر فوج کیا جاوے اور تصریح اسکی اگلی آیت میں مذکور ہے  
علوئی ۱۲ اور جو شخص کھائے یہ قول لغیر عالم نقل کیا ہے جو اب اسکا یہ کہ لغیر عالم میں کی جگہ دی قول منقول میں پس عالم کو  
سمجھو اور ہوش ہونا چاہئے معنی السنہ مولف لغیر خازن نے اس قول عالم والے کو روکیا ہے ساتھ اس آیت کے دلائل و احوال عالم والے  
یہ کہ ہم اللہ علیہ یعنی نہ کہا و اس چیز ہے جیسر اس کا نام یاد نہ کیا گیا ہو اور یہ آیت اسجگہ کے آگے ذکر ہوئی اور عالم والے  
جنے یہ قول نقل کیا ہے مظهری کے حاشیہ میں لکھا کافر کہا ہے زیر آیت وما اھل بے لغیر اللہ کے۔ وجہ اسکی یہ معلوم  
ہوئی ہے کہ حرام کو حلال جانا کفر ہوتا ہے ساتھ اتفاق علماء کے اور اسکی زیادہ تفصیل رسالے روجندی میں موجود ہے  
۱۲ صلواتی عنی اللہ عنہ



یا ظاہر اوہ جو تھیں پیراں غصیہ بندی سنگ بندی  
یا ظاہر اٹم زناہ زمان سنگ باطن بعد آشنائی  
کنوں سمعان روایت کہو میں پوچھیا نبی الہوں  
توں سنوں مندا جانے لوگ اطلاع جو آستہ باون  
ہو یکسبون جو کجکون برآیا ندے مندے  
تے ایہ مذہب اہل سنت و اچ مواسب لیا یا

تے باطن قصہ گناہ وادائم خاندن وچہ دیوسے  
یا ظاہر پیو دی منکوہہ سنگ باطن نو نہ سنگ بھائی  
ہے اٹم کیا فرمایا کھٹکے جو تہہ دل کدہوں  
ابی حاتم تے ہور اچھے سند صحیحوں لیا ون  
نہ بخلفون کہیا جو کوئی ایہ پیدا کرے نہ تھندے  
نہ بند اپید کرے گناہ اوہ ملک یہ کا سب آیا

### اشارات

وَإِنْ كَذَّبْنَا عَنْ يَمِينِنَا يَهُودَ إِثْمَ وَطَوَّعَتْ حِيلًا سَلَسًا  
جاں اوہ خود روئی ویکھن چاہن جو ایہ بھی سچھے  
تے گمراہی شہوت اوہ نہاں صفتاں اوہناں سناون  
وَاصْلُوا الْكَيْدَ وَاصْلُوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ اِجْعَلْ سَبْعُونَ آيَةً  
یا سنت نبوی چھوڑ چکے ایہ دل خواہشاں نفسانی  
رافضی خارجی تے معتزلہ جبری قدری نجدی کوہی  
ایہ سب گمراہ ہوئے خود مال رلائے باجہ شماراں  
کرن قرآن حدیث تاویل خورائیں نفسانی  
تے آیات حدیث اشاری ایس قبیلیوں ناہیں

جو گمراہی اتے بدعت و تے سدن پیو جڑ مارے  
مثل ساوی ہوجاوں متن راہ شہوت اوہناں ہتے  
جویں لوکاں جیہاں قرآنوں ظاہر حال ساون  
جو معرفت برپو کہ ایہ غافل تاہیں راہ بھلایا  
ایہ وچہ عرائس کھیا گئے روح البیانوں جانی  
لانڈی چکر الی مزارانی خچر گل نہ سچے  
مخالف اہل سنت و کو چلے راہ اجاڑاں  
نال تنہاں گمراہی کڈھن ایہ سب ٹول شیطانی  
اوہ ملک یہ شریعت مشنوی روح جویں کرن بناثیر

۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰

تو ترسے آل اسے پس ظاہر ہیں  
ظاہر قرآن چو شخص آدمی ست  
نہ گمراہ تقلید مثل تقلید انہادی بھائی  
نہ عقیدے والیاندی تقلید ابویں سنگ دنیا داراں

وہو آدم را نہ بیند جز کہ طیں  
کہ نقوشش ظاہر و جانفش خفی است  
جو اوہ مقلد ظن انہاں تقلید یقین صفائی  
جو اہل الدنیادی تقلید ہو محض خیال شراراں

### حکایت

سن صاحب عقی خیا لان چھے ہرگز لگداناہیں  
تے لڑکیاں سنگ اخروٹ بادامان اچ کھید مچائی

بہاول کہیا جو آکدن میں وچہ راہ بھرے آہیں  
تے پاس میرے کب لڑکا لڑکیاں کچھ روکو بھائی

۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



میں جتنا ایسا لڑکا شاید رووے حسرت پاوے  
نہ پتہ کوئی اس جگہ سنگ جس پر بھی کھینچا  
اس چشم اٹھانی میں دل کہتا ہے کہ عقل بچا رہی  
کس کا سن اس میں ہو کہندا کارن علم عبادت  
لَحَبِثْتُمْ اَمَّا خَلَقْتُمْ مَحْبُثًا ہوجوین خود خالق فرمایا  
ایسے اہل اللہ کی آگے اہل العقبیٰ والے  
کنوں تعلق دو ہاں جہانماں تنہا بے سرتی پائی

ساکنانِ درگاہت باہر دوعالم کی نفس

عقبیٰ والیاں تیرب دنیا ٹھیک حرام ٹھرائی  
تے مولیٰ والیاں اوپر دونوں میں حرام دواہی  
جس تھیں بھیک پیاس تے شہر عورت و اکجیا جاوے  
جو اسوجہ اذن خدا و اکارن بدن حفاظت آیا  
جاں مشکرا تو نام غیلاں دیوں کرو زنجیروں جیواناں

جو لکھیاں پاس آخرت بادام اڑی سپاس نہ کاروں  
نفس کہوئل لے دیوانہ ہوں بھی کھینچنا سنگ او  
نہ کھینچن لوں اس میں سید ہو تو کتنی سخن دوبارے  
میں کہیا دلیل اسدی کیا کہندا دھیرہ قرآن سعادت  
کیا کو گمان جو اسال تسالوں ایسی عبت او پایا  
اہل ہوئی ایسہ جو مولے والے والی محض کمالے  
تے باہجہ اسد و ذات نہ رہندی غیری ولی اوہ کافی

والہاں حضرت راز فہر جنت ملال

تے آخرت او پر دنیا داراں ہوئی حرام کہیا ئی  
پرچیت حضرت قدر موافق ورتیاں ماہ اکرامی  
ایہ دنیا کنوں نہ گنیا جاو جہت حضرت مٹھا ہے  
نہ خواہش نفسانی دھیرہ سب سے اوہ کجہ نہ پایا  
تا اگلی آیت دھیرہ خدا نش کہیا حرام عیاناں

وَلَا تَأْكُلُوا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَ كُرْسِيِّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاَنْتُمْ لَفِئْسٌ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ

لِيُؤْخَذَ اِلَىٰ اٰلِهَيْهِمْ لِجَادِ لُوْكُمُ وَاِنْ اَطَعْتُمْوهٗ اِنَّكُمْ لَشُرٰكُوْنَ

اور مت کھاؤ اپنی سے کہ نہیں یا دکیا گیا نام اللہ کا اوپر اوکے اور تحقیق وہ البتہ فسق ہے اور تحقیق شیاطین  
البتہ وسوسۃ النہی ہیں طرف دوستوں پنے کے تو کہ جھگڑیں تم سے اور اگر تم نے کہا مانا انکا تحقیق تم البتہ مشرک ہو

اوہ ٹھیک گناہ تو شیطان و سکوہین کفار لائیں  
جو تیسرا نہایت اچھے لگو تیسیں بھی شرک و اہی  
کھاؤں اوس گناہ سرسرا یہ آیت فرماوے  
وقت فرج تو گشت کھاؤں صاف حرام تباؤں

نہ کھاؤ انتھیں جس پر نام نہ پڑھیا اللہ سائیں  
نہ جھگڑن سنگ تال اوہ کافر حل حرمت وچہ کافی  
وقت فرج ہے جس چو کہہ تے رب وانا ہم نہ آوے  
مالک کہیا جو بسل مستقیوں ترک یا نال تھا ورنہ

لہ و انکم الینا لآزجوزن او کیا تم تحقیق ہماری طرف رجوع نہیں کرو گے ۱۲ روح البیان سے اور گندگی ہے انکی نظر اعتبار وصل اور میں  
سے ۱۲ روح البیان سے جو یہ مطابق ہو گیا اسوقت و ما اھل بدیع اللہ کے ۱۲ سے ۱۵ نام رحمتہ اللہ کی دلیل یہ ظاہر آیت ہے اور امام مالک  
اور شافعی رحمتہ اللہ کی دلیل حدیث ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ حدیث دلیل ہے جو جو بھونے والا ذکر کرنا کی شکل مہتا ہے یعنی  
ایسا ہے جیسے خدا کا نام بچ کے وقت اسے پڑتا ہے خازن و سارک ف فقیر کہتا ہے کہ جب بھوک لگے سی طبع غارت پر بھی جاتی ہے جیسا کہ  
وقت کی تو پھر ذرا بھی فضل فکر کی قرار دیا جائیگا ۱۲







جو شخص ایک کھانا کھانا دے، بسمل اوس و ساری  
نا حضرت ہنس فرمایا شیطان آگے گئے اوس کھانا دے  
ہے کھانا دے حرام جو جس نے رب و نام نہ پڑھدا  
نہ کھاوے پیکو بیٹھے سو گمراہ نام الہوں  
و یکھ حضرت یعقوب ولی اوہ ہر کم و چہ ہر حال  
تے وقت فرج دے نام الہی ہو یا ضرور اللہ  
تاہیں نبی کہیا یقین کرو خود موتیاں تائیں  
جاں جیون مرن خدا تعالیٰ تاجائز مول نہ آیا  
تے مویا نہ ذبیحہ اوہ جو کارن جتاں تھیوی  
مداومت کری جو نام خدا تے آتش اوس نہ ساٹے  
جو کل مضر ہے خلق خداوی خائف کنوں الہی

جاں لقمہ یک رہیا اکتیوس نام خدا و اجاری  
اس شہل پرمیاں تے کیتی اوس کھاوے سب پاندا  
جو عارف دوست رہا نام اوس کن فرج نہ کروا  
با بچوں اسم اللہ کوئی کم نہ کرے بناؤں  
جو نام پیکو یوسف سند پڑ پدا رہیا کمالاں  
جو وقت فرج و سخت خداوی ناموں اوہ سکھ پاوین  
کل طیب جان کنن ہووے آسان تنہائیں  
جو نام غیر انڈیوں فرج کچھوی روح البیان الایا  
یا نام اوہ نامیوں فرج حرام ایہ کھانا سب کچھوی  
نہ غرق ہووے نہ زہر پوچہ ناہ ہو ضرر کوئی پیاری  
جوں بندہ ڈری خدا تعالیٰ شے او تھیں دوسری بھائی

تو ہم گردن از حکم داور پیچ  
محالست چوں دوست دارد ترا

کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو پیچ  
کہ در دست دشمن گذارد ترا

اتباع کفار مل شک خدا چہ حالت کنوں تنہاؤں

منتظر کن جہت اک گو کہی مثال سناؤں

أَوْ مِنْ كَانَ مِثْلًا فَاحْيِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ

مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا كَذَلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا

يَعْمَلُونَ

کیا جو شخص کہ تھا مردہ پس جلایا ہے اوسکو اور کئے جئے واسطے اوسکے نور چلتا ہے ساتھ اوسکے پیچ  
لے اوسکو ایک دم نے لکھا نا شیطان کا خوشبو لینا اور طلب راحت کا چاہنا ہے یا کھانا ساتھ مفع اور قلع کو اور شیطانوں کے رفیق جسم  
ہوئے میں اور شیطانی اثر نالو اور رگوں میں سرائت کرتا ہے پس جو شخص طعام یا پانی یا کپڑے وغیرہ پر پوری بسم اللہ نہ پڑھے اُن تمام  
چیزوں میں شیطان کا تصرف ہوتا ہے پس چاہے کہ وہ خیر فائدہ کھائے والے بسم اللہ پڑھے یا جو ۱۲ حلوائی کہ ایک  
بزرگ نے کہنے شربت بنایا تھا جو میں صبح کے وقت پیتا تھا پس میں ایک دن اوسکو رکھیا اور نہ پایا اوسکو پس دوسرے دن لیس پڑھے  
رکھ گیا تو پھر جب اگلی صبح کو نہ دیکھا جو شیطان اگر فی جساتا تھا فرمایا حضرت صلعم نے ان الشیطان حساس عاسق حذر مر وہ علی  
انفسکم من یات وفی بینہم غمرا صابہ شیشی وکلیو من الا انفسہ روح البیان حصہ ۱ مطبوعہ استنبول جلد اول -







کہا شیخ مقام حقیقت و چہ ایہ مینوں کشف ہویا ئی  
 جہاں اوس انوار خدا تے عظمت مولا پائی آہی  
 پس اس شخص انوار حاصل کدی حجاب نہ آئے  
 عبادت رب دیوں نقص نہیں حسد او سد سے دیداروں  
 ہو نکرۃ التوحید ہک خاص مقام مواہب لیا یا  
 ظہور اول ہجرات انوار تھ نکرت ہو دی طاری  
 لو کہ عوام حیات حیاتی شہریت سنگ آئی  
 ادہ ناہ ظلمات وجود مجاز یوں نکل سکدے باہر  
 حیاتی شہری زایل ہو سی جٹوں خالق و سر مایا  
 مگر جو زندگی معرفت نال حیات فضل صلاحوں  
 ہو مومن و مومن جہانی زندہ شاہ رسل فرمایا

خوش جامانے کہ جانانش تو باشی  
 ہرگز نیر و آئکہ دلش زندہ شد عشق  
 حافظ بروئے خلافت و صحبت مکشاں  
 غافل مشوا ز ذوق دل و ذکر دباں

جاں کو مال قریشاں ہر دستی و چہ لوک بہائے  
 تے کرن اطلاع جو شاہ رسل وی بات نہ سنیو کافی  
 تا ہر راہ گذر و تائیں ہر اک حضرت ولول ہشامی  
 جو ہر ایہ ساحر کاذب تداہیہ اگلی آیت آئی

وَكُنْ لَكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ آيَةً يُعَذِّبُهَا لِمَكْرُهَا وَيُنْفِثُ فِيهَا وَهَابًا وَمَا يَكْفُرُونَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ

اور اسی طرح تے ہیں ہنسی پیچ ہرستی کے بڑے گنہگار آئے نو کہ مکر میں پیچ آئے اور نہیں مکر کرتے مگر  
 جانوں اپنی کو اور نہیں سمجھتے

جوین نال تیرے ابو جہل و غیر مکر ن عداوت خواری  
 اسال ایویں ہر دستی و چہ کفر و فسق اسناں بناؤ  
 تا اسیں خود بندہاں آ زانیو مگر انجسام ایہ آخر  
 جو مکر کفر مال او پر تنہا نہ سے جاندا لٹ سر اسر



تے یہ تمیزی اپنی تے اوہ کچھ شعور نہ پاندے

اجیہاں فسادیاں سنگ بنیاں کھوتا رہا آج

### اشارات

جوین سلطنت سنگ جہاں ہباب شرائط ملدی نہیں  
ہو توین لایت مگوزارت وانگوں ایہ فرماندے  
تے ہر یک زہر ریاضت راہونانہ ولایت پاوے  
ہاں کامل استعداد تو رہی حمت بہت لیاگو  
رہی وہی اک مجلس ٹھہری لہو و لعب و چہ مارے  
اس بڑھو شخص طویل تائیں لیا جو طبلہ کھر کاے  
طبلہ بھن میرے سنگ آیا خدمت ولی پیارے  
تے فرمایا ٹر اگے اگے ہن تس حکم جب یا  
تے وضو غسل نماز پڑھن ادا منوں دل سکھایا  
ہاں فایز ہوئے نمازوں اُپر جس مصلے پائے  
تے پانی اُپر تریا تا جو نظر دل غائب ہو یا  
ہو واہ قسمت میں اتنی مدت خدمت رہیا تھی  
شیخ کہیا نہ آ لڑکے ایہ آپوں کتیم ناہیں  
نوت گیا ہوا سدھی جاگ شخص فلان کھلاری  
پس ایس حکایت دھول ایگل ظاہر ہوئی پیارے

توین نبوت فضل خدا بن کسبوں نہیں کہیں  
جو بعض مجاہد رنگ یافقت محنت اسنوں پاندی  
ایہ باسچہ مجاہد ہاں کہناں لوتے فضل خدا کر جاسے  
جوین شیخ میں کہ سنگ مرید اپنی دیو سفر سدا ہو  
راگ سرو دکن ناشیخ شاگرد نوں کرے اشائے  
شاگردا و سنوں لے آندا کہیا من جو شیخ الاوے  
تے شاگردوں مروایا او سنوں کارن حد سدا رہی  
دیرا آیا اک فرمایا دھو جاسے غسل کرایا  
پھر ظہر نماز ولی سے کچھ کر دیا شخص ادایا  
ناشیخ کہیا بہہ اوتے تا اوں دینوں قدم شگاو  
ایہ ویکہ حقیقت خدمت شیخ مرید افسوس جتایا  
جو بندہ مول نہ لجا لیا ایہہ وچہ گھڑی زیادہ  
ایہ فضل خدا داکم ہو یا میں کہ ابدال کھائیں  
پس منیم حکم خدا تعین غلام نوں ہر خدمتگاری  
رب جانے حکم ولایت رکھنی ہووے جو حب ماری

ماظہ چون جن عاقبت نہ برندی وزاہدیت

آں بہ کہ کار خود بعنائیت رہا کنند

جویشاد وینادی چنگی جاہگ رکھو کج جو اہر  
تے اللہ خالق مالک خوب بچھانے اونہاں مقامان

بھی اوس جاہگ نوں خوب بچھانن ویکہ عرائش ظاہر  
رکھو حجت رسالت ہو کر امت فضل الغامان

یہ بعض فضل اللہ تعالیٰ کی عطا کے ساتھ ہونے ساتھ مجاہد ریاضات و کسب کو کہتا ہے جو اسکا پانی چاہا خاص کر لیا ساتھ رسالت کے ۱۲ حلوانی  
اشارت ہو چکی آیت ان الفرقہ کے پس جو ذریعہ دل جو اراک اور جس جہاں جو فساد کرنا ہو اس میں استعداد و معیار کو تقابل کرنے شقاوت کو اور وہ  
فلسفہ اور شیطان میں یہ کہ دن بیدار دل کے شہر میں کر کے میں شریعت کی مخالفتوں کو اور طبیعت کی موافقتوں کو و ما یکر و الا بالفسد جو  
انکی استعداد کا فاسد ہونا بھی جائز دل کی طرف پھر جاتا ہے جو حق کے حاصل کرنے سے اور خوف کرنے سعادت کے و ما بشعرون اور وہ نہیں عقل  
کے اپنے ہر جو اپنے فساد کو ساتھ کرتے ہر امر البتہ پھر نا انکار و فوج کی طرف ہی و اذاجا و ہم اور جب آتی ہے انکو یعنی فساد اور شیطان کو  
انکی تانی تو کہتے ہیں کہ ہم نہیں نیچے جو انکی عادت ہو نشان دیکھ کر نہ مانتا اور کسکی عادت جمیلی ہے اور زبان حال سے کہتے ہیں  
ایس ایمان لائیکے جینگ نہ ملو کہو چیرو اگہ رسول کو ملتی ہے اور وہ مع اور ساتھ فکر لستہ کی جو یہاں الہی اور اس کے الہامات کے  
مائل میں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اپنی رسالت کے رکھنے کی جاکہ کو اور خاص کر کہ ساتھ رسالت کے دل اور سر اور روح اور لوس مطہرہ اور

جویشاد وینادی چنگی جاہگ رکھو کج جو اہر تے اللہ خالق مالک خوب بچھانے اونہاں مقامان



روح سر قلب لطیفی نفس جو پاروں فکر الہی  
 ارجع الی ربک الذی فیہ کرمۃ جان رسالت نفس صفائی  
 جس صلح بندہ دی دل رنج معرفت کھی چاہے  
 جو اسرار عارف غیب علوم محبت نالے  
 ولید غیب ہے پت کہیا جو ہندی حق رسالت  
 جاں کہیا کفائل خلیل غیر ال ہوں خطاب اسمائیں

وچہ الطہنان آرام ہو نفس ایہ رسالت آتی  
 وچہ روح البیان محقق صوفی ذکر کینتا ایہہ بجائی  
 نفس قلب تجلی نور ربوبیت سنگ کھول دکھائے  
 سارہ ممکن وچہ اسگہ ہے جویں دیار بکمالے  
 نائیں آیا ہو بخلاف لائق تار ب فرمایا اس حالت  
 دکھو دکھو نام سنکے تار ب کہیا اکا ہاں

وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ  
 رُسُلُ اللَّهِ ۚ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۚ سَيُصِيبُ الَّذِينَ  
 أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ

اور جنت آتی ہوا فوج پاس کوئی نشانی کہتے ہیں ہرگز نہ ایمان لاؤ گے ہم یہاں تاکہ دیکھو جاویں ہم مانند اس کی ہو  
 دے گئے ہیں پیغمبر خدا کو اسد خوب جانتا ہو کہ کس جگہ رکھی ہو پیغمبری اپنی کو البتہ پہنچے گی اُن لوگوں کو  
 کہ گناہ کرتے ہیں دولت نزدیک اس کے سے اور عذاب سخت بسبب اسکے کہ تھے مکر کرتے

جاں محبت روشن یا کوئی معجزہ آوی پاس کفائل  
 مثل اسدی جو توانا گیا رسول اللہ سے نائیں  
 یعنی وحی تو ان ہی تے جیونکر نازل تھیوے  
 سل جمع دھیمہ اندکارن تعظیم نبی دی  
 وچہ شرح عارف جو کل خوبیاں ہو رکمال تمامی  
 رب صیغہ جمع کہیا تا ہووے معلوم ہر اک نائیں

کہیں نہ ایسے نہ سال بد لگ دے جاہن فیلال  
 رجانے خوب رسالت لائق جو ہے تے جو نائیں  
 نہ مثل محمد ہووے بد لگناہ ایمان سہیوے  
 یا ایہا الرسل سند ایہی جمع خطاب عقیدے  
 ہے حضرت شریع نہ ہندی ہوندا تاہ خطاب ایہی  
 جو کل شنائل نبیاں جمع ہکی وچہ کینتے سائیں

رفت میں کمال ساری پیدا اس میں  
 جتنے کہ خدا کے میں نبی اور ولی

کیا کہتے کہ خوبیاں ہیں کیا کیا اس میں  
 سب میں جو ہے وہ ہر سببنا اس میں

ہو رکھی کمال زیادہ حضرت سب نبیاں تھیں پاؤ  
 بھی وچہ تفسیر الم نشخ دی لکھے محدث نامی  
 دولت خواری اہل گناہاں رب دلوں محبوب آوی

ایہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بھی فرماتے  
 ہو ذکر اپنی دے نال خدائش میلیا ذکر گرامی  
 سخت عذاب اس جہت ہو کر دی آہی مکر مہولادی







ومن یرد اللہ بہ خیرا ینقذہ فی الدین ہو شارک فاما

جس نیک کینا رہا ہو تو جس میں فقیر نہ ہو

### اشارات

فمن یرد اللہ ان یمد یلہ شہ صدقہ الاسلام کو کیا رب عالمی  
اودہ ہونے کی صفات کے معرفت جس سے تہاں دوسری  
تائید کے ہر ایک خالق بندہ کی مشابہہ فضلوں  
جاں نور تجلی آدمی اور تھیں سنیہ روشن تھیوے  
پھر بالبال ہو انواروں محض عنایت راہوں  
ناشوق جمال سخن و اسنوں کامل پیدا ہووے  
تا طوفان کائنات متوجہ ہو کے مجھے عبادت و کئے  
ہذا اصوات ربک طرف قرآن اشارت آتی  
طرف خداوی روح بجاویں قید جسم و جی آتیا  
تا یہ بھی مستقیم جو ہو یا وصول اس مال خداوے  
نہ سچے کہے بھر کیا اودہ تال ناہ ہلاکت پاوے  
روح البیان کہیا دل اللہ فرقہ فرق اوپائے  
اودہ کفار تو سخت قلب بفرق اتے و جداووں  
جو کلیاں عرفانی تھیں ڈگے ہوئے دور دوراڈے  
مشارب روحانی تھیں تہاں قطرہ پاک نہ پایا  
جویں بنی کہیا تئیں تیاں بالال تو کاں گلشن نہ پایا

جس راہ و سیارے ہر کھولے صد اس حقیقت اسلامی  
تس سنیہ لطف قرب انواروں خوب کشادہ کچھوے  
تے قوت باہر صفات الہیہ شاہد ہو نہ اصولوں  
پہلے تھیں غلط بندیدار جو ع خداوے اول تھیوے  
مشاہدہ اپنے دیوے دل کرو اسنوں جذبہ اصلحوں  
تے کل یا راں انیہاں پاسوں ہر کھٹکھٹ کھلوے  
ایہو راہ سدا جس میں اضطراب نفس کو تے  
تے ایصفت قیوم خدا ہو سدا راہ پھٹائی  
جاں کرو مقام اپنی دی سیرتو ملکوتوں چمکایا  
تے ایہو ہے مقصود جو تریا وچہ اس راہ صفات  
تے ایہو دار اسلام او نہادی رب تھیں جیوں فاما  
کہل جہاں ایمان قبولن ڈاڈی سخت و سائو  
اودہ ناقص مومنائے دل تے کہلایہن لوک دیاووں  
اودہ ملک اولیا وائ تھیں منکر نے فرقے جہلاوے  
ایہہ اسرار و نہاں انیہاں راں تھیں لانعم نت چھپایا  
منکر تائیں بھید فقرے ہرگز ناہ بہت لاد

اچرا صدقہ نکند چاک سینہ را صائب

دیریں زمانہ کہ جو ہر تناس نایاب ست

جو راہ سجدہ تے چلے تہاں دار اسلام پہنچائے

بھی ناصر ولی تہاں اس جہت جو او نہاں عمل کماؤ

### حکایت

جاں کارکن فتح عجم قلعیاں دیاں لشکر عمر دوڑایا

تے بیٹے اپنے عبداللہ نول افسر تہاں بتایا

لہذا ساتھ کسی قوت اور طاقت کے جو مشاہدہ الہی ساتھ قوت صفات الہی کے ممکن ہے نہ اس کے سوا۔ ورنہ حادثہ قدیم  
کو پانہیں سکتا ۱۲ عالش لہ یعنی بیفراری اور شیطان کے وسوسوں سے استبار کہہ و تعالیٰ کی ہدایت کے ساتھ اسکو  
بجونی مل جاتی ہے پس اسی کو فرمایا ہے اللہ تبارک تعالیٰ نے وہذا اصوات ربک متقیما حقیقت میں یہی ہے جو معرفت  
اور کشف کے ساتھ صفوں سے ذات کی طرف راہ پاوے ۱۲ علوانی۔ محمد لطیف شاہ غفر اللہ لہ ۱۲ ۱۲ چار ہزار  
گھوڑوں کے ساتھ ۱۲



کہو عبد اللہ میں لڑی دھاک ہاں قلعہ بلند جبل تے  
 تے کفار اندا لشکر اندر اوس قلعے دے آیا  
 اوہ فتح نہ ہو یا اوہ زن بکدن تکتے باری راہوں  
 سوہنٹی کل جوان عرب فارسیاں تھیں ساہی  
 محبت پوج بنیاب ہوئی تس کنہیاں تدہسایاں  
 تول وچہ قلعے محفوظ تینوں در کسد اہو اس جانیں  
 اوہناں کہیا کوں کنہدی جلدی دیکھو گیاں آپے  
 کہیا قاصد ملکہ آکھے میں کوں راہ تیرول پاواں  
 پر میں دو شہر طان چہ اسد پہلے قلعہ بیرونی سارا  
 چکھیاوت قلعہ اندرونی میری سمجھ نہ آئیا  
 ناشہزادی پوج قلعے مٹکا یا لشکر عرب جواناں  
 تول کہیا جانی جو میں ناں ملکہ صاحب بہت عالی  
 جوتامیں آپر تھہ اوسدے دیواج اسلام لیاواں  
 عبد الصمد بن عمر تائیں بھی اونویں دناگ الاوے  
 سن فرمایا ہے والد میرا حاکم اہل ایماناں  
 پھر لشکر نال اموال سوزن خدمت پوج سدھائی  
 تاکنہدی کیا کوئی اتھیں بھی افضل ہے یا ناہیں  
 کنہدی ہوا ان مسلم گراں وچہ حضور نبی سے  
 کرا د اسلام ادب سنگ بیٹھی وچہ حضور معلے  
 میں کفر اندھیریاں وچوں آئی ول ایمان شنائی  
 پس یا حضرت سنگ اوس رب تیری پیش الالاواں  
 جو قبض ہوو روح مغرب ہی پہلے دت گناہ کرن تھیں  
 پس ناں عمر حالت زن نیکوں امر غسل فرمایا

اسیں گھیرا ترس تھیا نہ ساڈی بیہوشی اوس محل تے  
 ہاں زن سوہنی سی حاکم اوسجا سختی اسان ستایا  
 لشکر ساڈی دیول ہاں جوان دھونس وچہ چاہوں  
 پوج فن لڑائی ماہر جاں زن اوس تے دلوں دکائی  
 تول کیوں غمناک جوئی شہزادی کیا دل سختیاں آوار  
 کنہدی اوہ جوان قلعہ ایہہ کرسی فتح ایتھامیں  
 بعد ہاں ساعت پھر ہاں قاصد گھلے وچہ جنابے  
 جوتوں میرا بن میں تیری نامکے جوان سچاواں  
 اوہ سوہن اسان تے حصن و فی ربول سوہن آشکاواں  
 کہیا اوہ ول سوہن اتوں تاں سمجھن پوج آیا  
 وڑی قلعے نوں کہیا جوان اسلام قبول عیاناں  
 وچہ لشکر تیرے کیدا ایتھوں عظمت وال کماں  
 کہیا عمر داجایا افضل ساڈی پوج اتھساواں  
 کیا مسلماناں وچہ میں تھیں افضل ہو کوئی یا ناہو  
 کنہدی بھیج مینوں ال اسد مومن ہواں سچاواں  
 ملی عمر نوں اونویں واگوں عرض اسلام سٹائی  
 عمر کہیا ناں تے ول وضع شہادت کر تے رہیں  
 پس نال اجازت عمر وضو ل آئی نال عقیدے  
 تے منہ تھیں کلمہ شہد پڑھ ہی کنہدی یا بنی اللہ  
 تے بن میں رانعت ایماں گناہ سنگ پھر سیاہی  
 جس خدی نال تسانوں بھیجا ساڈی طرف اتھاواں  
 تے سراپا دلیز ہی تے رکھیں پیش من تھیں  
 تے تجھیں دل کھینوں کچھ وچہ بقیع دفنایا

۱۲ یعنی بہت زور لگایا اور فتح نہ ہوا ۱۲۔ یہ سن کر اوس شہزادی نے قاصد کو بھیجا کہ باہر کا قلعہ میں نے سمجھ لیا ہے  
 اور اندر کا قلعہ میں نہیں سمجھا۔ فرمایا اندر قلعہ کا دل ہے سو سوہن دے اللہ تبارک و تعالیٰ کو اور وعدہ ایشیت کا اقرار  
 کر اللہ تعالیٰ کے واسطے ۱۲ روح البیان



حافظ بروز واقعہ تابوت من زمرہ کیند  
یارب اس حلوانی عاجزوں راہ سپہ تے ماریں

کہ میروم پہاڑے بلندو بالاسے  
خسرو و سنگ نیکان نال طفیل شہ ابراہیں

وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ  
لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

اور یہ ہے راہ پروردگار تیرے کی سیدھی تحقیق مفصل بیان کریں عینے نشانیاں واسطے اوس قوم کے  
کہ نصیحت پکڑتی ہیں واسطے اُنکے ہو گھر سلامتی نزدیکی پروردگار کی اور وہ دوست ہو اُنکا بسبب کہ تھو کرتے

تے ایدر پزیریدار تہ سدا بن ڈھکیانی  
ہے دار سلام اوہنا منول حبت پاسوں رب تنھا اندر  
تے سدا راہ خدا ہے قرآن کلام سو یاد  
تے دار سلام سلامتی و اگر جنت نول فرمایا  
بھی آن ملاک اہل ایمان اچھ سلام لاون

اساں آیتاں کھول تبایاں قوم جو پھر دمی نہ مفاہی  
اوہ دلی امانت دابہ لے اُس جو آہے عمل کمانے  
ہو و عذوب عذاب ثواب حرام طلال آشکارا  
سلامتی جو ایہ ہر آفتاں بھی نا ڈرب دا آبا  
بھی دیدار اہی اس جا شرف حضور یون

وَيَوْمَ يُحْشَرُ هُمْ جَمِيعًا يَمْحُشُ الْجَنِّ قَدْ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْإِنْسِ

وَقَالَ أُولِيُّ هُمْ مِّنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَ

بَلَّغْنَا آجَلَنَا الَّذِي أَجَلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوً لَّكُمْ خُلِدِينَ فِيهَا

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ وَكَذَلِكَ نُورِي بَعْضَ

الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

۱۵

اور جہنم اکٹھا کریگا اُنکو سبکو اور جماعت جنوں کی تحقیق بہت تلخ گوئیں تھے آدمیوں میں سوا کہ با دوستوں  
اُنکے نے آدمیوں میں سوا اور رب ہمارا فائدہ اٹھایا بعضے ہمارے نے بعضوں اُنکے سے اور پہونچے ہم وعدہ  
اپنی کو جو مقرر کیا تھا تو نے واسطے ہمارا کہیں کہ آگ ہو کھانا تمہارا ہمیشہ ہو گئے بیچ اُنکے مگر جو چاہا اللہ تحقیق  
تیرا حکمت والا ہو جانے والا اور اسی طرح دوست کر دیتی ہیں ہم بعض ظالم کو بعضوں کا بسبب اس کے کہ تھو کمانے  
سلہ یعنی وہ گھر جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کی حکمت ہے اور اصناف دار کی طرف سلام کے واسطے ظاہر کرنے بزرگی اور  
رعیت موصول کی ظاہر ہوگی ۱۲ خلاصہ التفاسیر ۱۲



تے جس دن جن انسان جمع کر ساریاں ب فرماتے  
جو لوگ شیطاناں پہلی آکھن جان دن قیامت آیا  
تے کہن رہا ایسں پہنچے اپنے وعدہ مقرر تائیں  
ہن کیا حال اساؤ اہو سی تا اسد فرماوے  
مگر جے چاہیار ب و ت نارو کھہ سنگ دیان گلا  
ہو ٹھیک مکیم تیرا رینج ندر سیر خلق خود نالے  
تے جان ہر انجام امو خلق اپنی دوساے  
تے اینوں ظالمانوں اساں بکرو جے یار بناتے  
قد استکثرتم من الاذن بونھ تسال کیتو گراہوں  
جے فاعل گراہی دے جن حقیقی سمجھیے بھاشی  
جے ہو دی حجاز آتا کچھ جج نہ اکھیاں ایہ عقیدہ  
مجاز حقیقت دایہ جانی فرق بچھان پیارے  
تے اینوں نفع ضرر مالک رب حقیقی آیا  
نفع اٹھا دن جنناں نہیں وچہ درفتور لیا یا  
تاس دا جھگڈو سنگ اوہ سنگ انصر پناہاں  
تے وچہ پناہ تیں مندر کھدی جادو پور کہانت  
تے جنناں فائدہ آدمیاں تھیں لوکاں تابعداری  
جو ایسں ہو تو سر انساناں جادو کفر سکھاو  
جو جن شوچ بعض لوگ پناہ جنناں تھیں چاندی

ای جنوں تسال آدمیاں تھیں بونھ تعظیم کراٹی  
جو ای رب ساٹے بعض ساٹے بعضوں نفع اٹھا  
جو قبول تھیں واکا ساٹے وعدہ کیتو سائیں  
ہو دفع تسال نگا نانت رہو اسچ جلاوے  
اوہ مہر برانام تے اسدی سروی سخت کمالے  
پھیرن وچہ شیت اپنی مک حالوں دل حالے  
اس حکمت و خلود النار بھی جاتوں تیں تھیں  
پاوں اس جو ظلم گناہاں کسب کریندے آہے  
نہ حاجت اس تاویل بندی کچھ خازن وچہ ملاحوں  
تار وینال شرکت ہوئی شیطاناں سوجانی  
مگر جو خازن تھیں وچہ حاشیے اسنوں پکڑ مزیدہ  
جو قادر رب حقیقت وچ نہ ہور کوئی دم مایے  
مجاز آروا جو نفع ضرر کسے پاسوں کہن اٹھا یا  
جاں کوئی وچہ ویرانے جھک ڈیرہ کرو آیا  
تے قوم اسدی نول اظلم تھیں ہندائیں لہاں  
آج جہیں کہیں لیدی اوہناں کنوں متعانت  
جن نخر کریدی اسیں اہاندی ہاں نگہبان اظہاری  
کوڑیاں خبراں اس اہاندیوں خاص مرید بناو  
تے جن اسپاروں نخر نگہ روج عز وراں جانے

لہ جنوں سورہ شیطان او شرک انسان ہن خازن یعنی دنیا بکاتے مگر اپنی تالیع کئے ہیں استکثرتم یعنی تھے بنیاد کی  
خازن و خلاصہ سلا آدمیوں کا جنوں فائدہ اٹھانا یہی کہ خواہشات نفسانی کی یافتہ اوکو رہنمائی کرنا یعنی سو و غیر سکھائیں اور فائدہ جنوں کا  
آدمیوں کا اپنی تالیع کو راہی سوہیں نخر تو تھا جو نگا انسان ہماری تالیع ہیں تو تعظیم کرتے ہیں ۱۱ خلاصہ ورو فی سلا یعنی ہم بعض  
ظالموں کو بعض پر مسلط کرتے ہیں ۱۲ سلا اس واسطے کہ جن گمراہ کرنے اور سرکش کرنے کے لئے انسان پر اپنے نفسوں کے ساتھ  
قادر ہیں اس واسطے کہ وہ قدرت نہیں رکھتے زبردستی کرنے کی کسی پر مگر اس بل جلاوے دم زل خود تصرف کرنے والا ہے اپنی مخلوق چرس  
شے سے چاہے پس قد استکثرتم کا معنی گراہی کی طرت بلانا ہے بعد محبت کرنے اور قبول کرنے آدمیوں کے ۱۲ سلا پھر خبریوں  
پر افسوس ہے جو کہ شیطانوں کو گمراہ کرنے کی قدرت ثابت کرنا اور اسکا فاعل سمجھنا اور مومن جو نہیں اور دیوں کو از خود قدرت  
مطلق سمجھنے کے مجاز اُسے نفرت چاہتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ حقیقی ناصر نبی ذات پاک ہی یا ہنگو دور سے چکا رہا انکی روح کی  
فاتحہ کے لئے کوئی جانور وچ کرنا علی ہذا القیاس اور ایسے فعل کس طرح شرک ہو سکتے ہیں۔ نوذ بالمد من ذلک ۱۲ حلوا فی عفی عنہ



الحمد لله رب العالمین

جو نذر نیاز چڑھاوا بھوت بھوانی دیوی سندا  
جو تارانی پوجن نالے جنڈی کپن دی  
جو منتر مغرب وچ جہانمے آون نام جانندے  
ایہ لگی مرض زناں عجولال پوجن تنہاں کھاراں  
ہور دھڑیل تے شمائل بے اصل وظیفے ساں  
غیر رعیت کل وظیفے پڑھن حرام تبہاں  
ہو کل جہالت والیاں سماں چاہیو دور ہٹاؤن  
جوین بھدی ہندی لکھوی جہاں جلیں کٹھلائے

یہ ساری باتیں حق کا نام ہیں جو حق کا نام ہے اس لیے اسے سنا کر ایمان لانا چاہیے

جوین منہ ذکرن ایہہ کیتیاں رہے نہ مومن نہ بد  
عبادت یا تعظیم کفار کفر سب ہووے بھائی  
نال نہاندے دیویوں ایہہ بھی شرک بتانے  
لال پری تے زرد پری سہرکانی پری شماراں  
اور دنیا بد لے دین گواون عقل جہانمے مارے  
مگر قرآن حدیث نہر گال تھیں جو مین روائی  
تے مستحسن چیزاں نجیاں وانگ نہ شرک بھڑاون  
جو کئی ضروری فعل انہاں ناحق بدعت شرک بنائے

### اشارات

فلما بعض الظالمین بعضاً مما كانوا يكسبون خدا فرمایا  
پس ظالم نوں سنگ ظالم ہاں اسیں پھڑو قہر عذابوں

یہ ساری باتیں حق کا نام ہیں جو حق کا نام ہے اس لیے اسے سنا کر ایمان لانا چاہیے

اسیں بعض ظالم کر اں مسلط بعضیاں اپر بتایا  
پاروں اس جنت رہی وچہ کفر گناہ خسراں

یہ ساری باتیں حق کا نام ہیں جو حق کا نام ہے اس لیے اسے سنا کر ایمان لانا چاہیے

چونکہ بد کردی ترس امین مباش  
چند گاہے او پو شانہ کہ تا  
بار پو شید پئے اظہار فضل  
ناکہ اس ہر دو صفت ظاہر شود

یہ ساری باتیں حق کا نام ہیں جو حق کا نام ہے اس لیے اسے سنا کر ایمان لانا چاہیے

زانکہ محنت و برویا نہ خداش  
آیت زالاں بدیشیمان وحیا  
باز گیسو از پئے اظہار عدل  
اں مبتشر گردو اس مندر شود

حضرت کہیا نشان قیامت وچوں ایہ بھی آیا  
تے حاکم جھوٹے ظالم ہوسن بے وفائی والے  
ناکہیا سن سلمان ہون بابا پیتھوں قربانی  
اوسوقت گلے دل مومن اجیوں لوں گلیو چہ پانی  
عرض کیتی کیا ہوسی ایہ فرمایاں سلماناں  
تنہاں مومن ہوو و مخالف تے اوہ کری جہنم بانوں

یہ ساری باتیں حق کا نام ہیں جو حق کا نام ہے اس لیے اسے سنا کر ایمان لانا چاہیے

کریاں فوت نمازاں تملع شہوتاں بدن الایا  
ویرہ او نہاندے فاسق ہوسن وچہ گناہ منکر لے  
کیا ایہ کم ہوسن فرمایاں سچ سلیماناں جانی  
نہ طاقت رکھو مومن ایہ جو روکے فعل شیطانی  
ہوسن لوں شریر تے بد ناقص مہج جہاناں  
تا اوس کھان پون جے چپ تانغیوں جلے پچھانوں

خبر داری از خسروان مجسم  
نہ آن شوکت بادشاہی بماند  
لکن تا توانی دل خلق ریش

یہ ساری باتیں حق کا نام ہیں جو حق کا نام ہے اس لیے اسے سنا کر ایمان لانا چاہیے

کہ کروند برزیر دستاں ستم  
نہ آن ظلم بر دستاں تانی بماند  
وگر میسکتی میسکتی بنج خویش

یہ ساری باتیں حق کا نام ہیں جو حق کا نام ہے اس لیے اسے سنا کر ایمان لانا چاہیے



يَمْشُرَ الْحَجَرِ وَالْأَنْسِ الْكَافِرِينَ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقْضُونَ  
عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا شَرٌّ نَا عَلَى  
الْأَنْفُسِ نَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَرُّوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَتَهُمُ كَانُوا  
كَافِرِينَ ذَلِكَ أَنْ لَمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا غَفْلُونَ

اوجھا جی اورو مکی کیا نہ آئے تھے تمہارا پس ال ہی پس بیان کرتے تھے اور تمہارا نشانیاں میری اور دیکھتے تھے تمکو ملاقات  
اُس دن تمہارے کو کہ کیا انہوں نے گواہی دی تھیں اور پر جانوں اپنی کے اور قریب دیا تھا انکو زندگانی دنیا کی نے اور  
گواہی دی انہوں نے اور پر جانوں اپنی کے یہ وہ تھے کافیہ اس واسطے کہ نہیں پروردگار تیرا پاک کر نیا الابستیوں کا  
ساتھ ظلم کے اور لوگ اونکے غافل ہوں

اوجھ انسان جماعت کیا تھاں پاس رسول نہ آئے  
تے ملے حشر و نول تسان تائیں خوب ڈرانے آہے  
تے حال اپنی دھوکا دنا دنیا دی زندگانی  
تے دین گواہی خود جانتے سی اسان کفر کور اداں  
نال ظلم تے غافل ہوں جو کوئی اسان بنی آیا  
کیوں نول اسان رسول کھلے تا اسین تالغ تھیندے  
پیغمبر نشاناں چوں ہوندے آہے بھائی  
اٹھ صحت خطاب شہور مگر نہ رسل جہاں دچہ آئے  
جمہور علما اس طرف جو پیغمبر جن پیغمبر ہوئے  
نہوں رسول رسولانوں جیوں ست نفر جہاندی  
دلوالی قوم مند دین کہیا جویں جل جلالے  
رسولانے تسانو سیما جو تنہاں ملے آیات کمالے

جنس انسانوں انیاں میراں انہاں بیان سنائے  
کہیں ہیں کفر اپنے تے شاید مل لائق رسوائے  
جو حشر نشر اٹھ بھلے ہن اٹھ منے فعل زبانی  
کھلے پیل رسول تاکرے ہلاک نہ رب گراواں  
وعید رسول حج اوندی ناہ انہاں کہندے بار خدایا  
ایساں تیرا ندی جویں دچہ قرآن ارشاد و سیندے  
پر جمع ہوں سنگی خطاب نشاناں جن ہم رہی  
تے کہیا بعض حل جہاں دچہ ہوئی ہن سولائے  
ہے نام او تنہا مند دچہ روئی دچہ پروردے  
پیغام رسول خدا و قوم اپنی نول چاہو پچاندے  
جو قوم اپنی دل مگر گئے او دست جن ڈرا و نوالے  
جو ساہن دلیل توحید میری تے صدق سولانوالے

لے پتے وہ یعنی قرآن نہ کہیں کہ پاس ڈرانے والے پیغمبر نہیں ۱۴ ملے ولولہ ارسلنا سولاً ففتحہ ماتک یعنی تو نے کیوں  
نہیں ہم پاس رسول بھیجا تا ہم تیری آیات کی تابعداری کرے ۱۲ روئی ملے جیسے خطاب فرمایا منہما اللود و الدرجان اوہ کہ سہلج النیر  
میں رسول انسانوں میں سے ہی خاص ہے مگر جہاں نول دچہ خطاب انسانوں کے فرمایا جنہیں تو پچہ جنوں کی طرف بھی خطاب کا چوڑا میچ  
ہو نہ سولاد و اہونا مثال اسدی جویں فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ کو پچہ جنہاں اللود و الدرجان انزال الہی جو دربار کہارے تہیں بکری  
ہیں نہ ہی نہیں پس جویں دیوں مثال فرمایا نال ہمارے دواں جیوں جہاں نول مل انسانوں کے مثال فرمایا اسطر قنحت خطاب دواں ملکی الہی عنہ



تے ایسے اب دیا کیوں تسال دیا ہونے یا نہیں  
 پر اسان میناں بلکہ بھوٹھا یا اونہاں سولاں تائیں  
 اسال دینا اندر کفر کماٹے ڈرے نہ قہر خداوں  
 لہذا افر کرکرن جاں دیوں متھ ہوویر گوارہی  
 نہ جلدی کرے عذاب ہلاکت ال قری رب سائیں  
 غفلت پر نہ مائے اللہ تاجو کہن جشتر نوں  
 تے نسبت ظلم نہ طرف خداوی کرنی جائز آئی  
 جو من لوک رسول تار بنوں حاصل کی غذاوں

تا کرن اقرار رسول آئے اتے پایا خوف اسائیں  
 گوناگون ملامت کرے پایاں اج سترائیں  
 دنیا پر مغر ہوئے اج ہاں محروم صوابوں  
 تاہو ناجار اقرار کرن ایہہ ویکھ سرا جوں بھائی  
 رسول جہلا گٹ ف اونہاں گھلے باونہاں تاب تائیں  
 بشیر نہیر نہ پاس ٹے کوئی آئیا دہن خبر نوں  
 جو بھادیں باجہ گناہ کل دستیاں کرے فناہ الہی  
 بلکہ شکر و نعمت یادہ پڑھ قرآن صوابوں

### اشارات

استعداد روحانی فاسد ہوندى ہے كے تائیں  
 مگر قبول كے كے جداوہ فیض عقل الہاں  
 تے لگے مگر ہوا نفسانی لذاتناں شہواتناں  
 طایفہ الهوی فیضك عن سبیل اللہ حیوانی فساد  
 نہ پیش بلکہ ان مرنہی احكام ہوون كے جاری  
 تیاروں عمل امور شریعت روح ترقی بھرے  
 ہو لازم عاقل تائیں حال اپنے واکرے مدارك

پاؤن سنگ مخلوط حیوانی طفلیت پر كاہیں  
 وقت بلوغ تے ہووے مخالف الہامات انعام  
 ایہی جنگی استعداد بند ہوئی مارن نال مماناں  
 پیروی ہو اتدہ ربی راہوں اوہ بھولا  
 تائیں اوس عمر وچ استعداد نہ بھڑے خواری  
 تے استعمال نو ایہی راہوں روح نقصان ضرر  
 تے ڈرے خطاب قہر دیوں جو دن جشتر کرے ملک

ابنیاہ راچہ جائے معذرت است  
 کہ عالم سو وارث بنیاں رب کیتو فیضاناں  
 پنجویں ہیں بادشاہ سو اوہ چرواہو رعیت پائے  
 پھر کثیر اوسدی تابعداری کرسی کنول بحالان

۱۔ یہ قول ابن جریر نے نقل کیا ہے کہ اباہام سیوطی رحمہ اللہ نے بھی تیرا بآبادوں کو ہلاک کر دیا ہے یہاں سے ظاہر  
 ہوں اس حالت میں جو وہ لوگ شامل ہیں ان میں سے ایک اور یہ ہے یعنی جہاں ہیں ۱۲ اسباب سے وہ استعداد جو فیضان الہی کو قبول کرنے  
 والی ہوتی ہے ۱۲۔ یہ اس سے کہ مقتضی ہے کہ جب کسی تبار کو تعالیٰ کسی قوم کی طرف دعوت حق کو فہم دلا رسول نہیں بھیجتا تب تک  
 کسی قوم کو عذاب نہیں کرتا جب ان لوگوں میں رسول کو بعث فرماتا ہے اور وہ لوگ اس رسول کی نافرمانی کریں تو پھر عذاب کرتا ہے انکو بلاشت  
 انکی نافرمانی اور مخالفت کے ۱۲ روح البیان ۲۸ اس بات پر کہ جب اقوام عالموں کی نافرمانی کریں اور انکے اوامر اور نواہی کی اطاعت  
 نہ کریں تو عذاب الہی کی سختی ہوتی ہے جس سے فرمایا حضرت صلح نے علماء نبیوں کے وارث میں یہاں علماء ربانی ہر اور میں علماء شیطان ہیں  
 ہرگز تائیں جس سے بھلا کلام مذہب یعنی فرقہ بندی و مذہب اور مذہب ایہہ وغیرہ ہیں ظاہر ہوئے ہیں ۱۲ علوای عقی عنہ سے کہ وہ ولایت کرتے ہوئے  
 حق کی طرف اور غازی عقولوں سے خدا تعالیٰ کی اور سو مگر امن میں ہیں خدا تعالیٰ کے ۱۲ روح البیان



شیخ چوں اٹل جال آید میریاد و معاش  
جان ابد خور اغیث کوں درجیاں راہ دیکھاے  
از زاهدای خشک رسائی طح مدار  
جان غازی مردایہ نیت کیتی جو شاہ زور کہاواں  
عبادت باخلاص نیت نکو است  
جان خائن ہووی سوداگر کوہ اوس راہنی بھوی  
دریں زمانہ مگر جبرائیل امین باشد  
جان شاہ بیباک بھیاں کر کوں آئیر دی چوپانی  
بادشاہے کہ طح ظلم نکند

اٹل دینکے ہرگز لائق دیدار نیست  
تے راہ سکر و دل ہو کوں جو گم آپ ہو جاوے  
سیر ضعیف و اصل دریا نشود  
تے عمل ریائی رب بھاوے و انکوں نقش مساواں  
و گرنہ چہ آید ز بے مغز پوست  
جس ہووی خیانت پیشہ اوہ دچہ جگ خوار سریکو  
خائناں بس کہ در مکیں باشد  
جان لگی وار کھیتی لول کھاوے پوی اندھیر جانی  
پائے دیوار ملک خویش بکند

وَلِكُلِّ دَرَجَتٍ مِّمَّا عَمِلُوا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ وَرَبُّكَ  
الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ إِنْ يَشَاءِ يُهْلِكْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ  
مَا يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّتِكُمْ أَخْرَى إِنْ مَا تُوْعَدُونَ  
لَا يَتُوبُ مَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ قُلْ يَقَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ  
فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُغْنِي الظَّالِمُونَ

اور اسے ہر ایک کے لیے ہیں اور پھر سے کہ کیا ہوا انہوں نے اور نہیں پروردگار تیرا غافل و منحرف سے کرتے ہیں اور پروردگار  
تیرا بے پروا ہے مہربانی والا اگر چاہے اور بجاویں تم کو اور جاگہ پر بٹھائے پیچھے نہ تھائے جس کو چاہے جیسا پیدا کیا تم کو  
اور لاؤ قوم اور سے تحقیق جو کچھ وعدہ دئے جاتے ہو تم البتہ آئندہ الایہ اور نہیں تم عاجز کر نیوالے کہ ایسی قوم میری عمل  
کردار پر جگہ اپنی کے تحقیق میں بھی عمل نہیوالا ہوں پس البتہ جانو گے تم کون شخص ہے کہ ہوگا واسطے اس کے آخر  
اوس گھر کا تحقیق نہیں فلح پاؤنگے ظالم

تے ہر اک نامیں درجے عملاں جو بد نیک کما یا  
ہے بے پروا تیرا رب رحمت والا جیکر چاہے

یعنی اعلیٰ و اوسط اور ادنیٰ درجہ ہیں مختلفہ اعمال کے عذاب ہو یا ثواب اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ بڑی کے مقدار اور جزا سزا سے خوب بظاہر  
ظاہر ہے اس واسطے جو سب پروردگار کا کفر اور شر کرے جو اہل مکہ تھے اور ان کو بھی ان کی طرف ہی ایسی آیات و لائے سب امکان کتب ص

مہربانی والا کہ جو کچھ تمہاری جگہ بڑی کے مقدار اور جزا سزا سے خوب بظاہر ظاہر ہے اس واسطے جو سب پروردگار کا کفر اور شر کرے جو اہل مکہ تھے اور ان کو بھی ان کی طرف ہی ایسی آیات و لائے سب امکان کتب ص



جو میں تسال او پائیس ہو کر وچوں نسل نسل نکالے  
کہہ عمل کرو اور قوم اپنی جا میں بھی عمل کماندا  
ٹھیک بات بجات نہ پاؤں جہناں ظلم کھائے  
جو چاہو کرنا بدوئے اور نہاں تا بعد از جالبیائے  
جو وعدے تسالوں افسیں بیشک پاؤں والے  
عذاب ثواب میں نہیں کسی کس کنوں پسائیں  
اعلوا الی مکاتیم انی عامل اسج سخت و عید کفارل  
ہیں صاف ہو کہ معلوم عقوبتوں میں کسوں آیاں

جو وعدے تسالوں نہیں تیں عاجز کرنیوالے  
جھپ جانو کس کا بن اوہ گھر آخرت والا ہوندا  
ایسے والیاں سخت و عید محال وچہ فرماؤ  
جو کفر سبب ہلاکت تھیو نیکان غضب پاؤ  
سو توں بعد اٹھن اتے لیکھا ہدی نیکی ہر حالے  
وچہ حاضر کرن تو بلہ لین تسال تھیں عاجز نا ہیں  
تیں کم کرو جا اپنی میں بھی خود جا عمل کساواں  
بعض کہن اس قسم جو آیتاں ہیں منسوخ گواہیاں

### اشارات

جہناں اتعدا و معلو برآیاں کر کے روہر گوائے  
رات و نال جہناں راہ حق دیوچہ گالی جان پیاری  
عمر و دست نکر دیم عمر و مال و سرین  
نہر بد کفارل بعد خدا اور نہاں سماں کھول سنایاں

اوہ ظالم لوگ! میں وچہ وار ہوا رحیلن بریائی  
اور نہاں عاقبت نیکے قرب سخن دقتمت آخر کاری  
کہ کار عشق زما زیں قدر عینی آید  
اگلی آیت اندر بھایاں و سن صاف گواہیاں

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ  
بِذَنِّهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَائِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللّٰهِ وَمَا  
كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَى شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ

اور کیا انہوں نے سوا اللہ کے اور چیز سے کہ پیدا کیا ہو کھیتوں اور جانوروں ایک حصہ پس کیا انہوں نے یہ واسطوں اللہ  
کے ہو ساتھ گمان اپنے کے اور یہ واسطے شریکوں ہمارے کے پس کچھ ہو واسطے شریکوں ہمارے کے پس نہیں پہنچتا  
طرف اللہ کی اور جو کچھ ہو واسطے اللہ کے پس وہ پہنچتا ہے طرف شریکوں کی بڑا ہو جو کچھ حکم کرتے ہیں  
تے کھیت حیواناں تھیں اور نہاں حصہ من رب بھجریا

لہ یعنی کہتے تھے من مات فقد مات یعنی جو شخص مر گیا سو گیا آیا کچھ اور نہیں چلتا یعنی عذاب ثواب سب اس سے جاتا رہا اسی  
طرح عقیدہ ہوا کہ جو کہتے ہیں جو مر گیا سو گیا کہ مراد اسی ہے جن باتوں سے دین میں آزادی بھی جائز وہ باتیں بعض کے  
نزدیک منسوخ میں جہاد الی امت کے ساتھ مگر نزدیک صاحب کیم کے نسخ کی ضرورت نہیں اس واسطے جو جہاد کا نام نہ لیا ہے  
جو لوگ مید سے راہ بر نہ آئیں انکو قتل کرنا اور جو راہ دست پر آجائیں انکے مزاح نہ ہوں ایمان لائیں تو دفع سے بجات ہی ورنہ  
آخرت میں ماخوذ ہونگے پھر آپ انکی قبلی شقاوت تلوار کے ساتھ دھونیں لکھتے ۱۲ خلاصہ



پھر جو تنہا شرک یا حصہ بول جان دیندے  
 ہو بڑا جو حکم کرن اوہ مشرک حصہ رب متا ناں  
 سن کے ولے مشرک رہا حصہ ہک بتائے  
 ایہ اپنے وہم گمانوں نہاں آہی وند ٹھہرائی  
 نہ اس وندواتنہاں حکم کیتا رب ناہ کچھ شرح کہیندے  
 تے حصہ ہک بتا نہ کہن کھان مجاور بتاں  
 ناہن خدا نہ حاجت اوسدی اوس وندے ناہیں  
 نا اوہ ہن دیوں دل بتاں کہن انہاں حاجت مندی  
 تس کچھ رواہ نہ کہن جے وند بتاں شے کا ٹی  
 جے حصہ رہا موٹا تازہ بتاں ول موٹاون  
 کہندے جو رب حاجت بتاں حاجت اوسدی ٹی  
 ہو غیبت دی نذر حرام اتے شرک خدا سنگ یا  
 جو نذر الہی رعب ولیاں دے فاتحہ نیت کردا  
 جو ایہ نیت ہو کہ تا جے عرفا کے زبانوں  
 تانا اعمال بالنیات پہل عملاندہت ہوں  
 جو بکیر یگیارھویں غوث الاعظم عرفا کہندے  
 جو اس آیت سنگ نجدی ہندی لکھوی روپائے  
 ہن نذرینا زجو مر سومہ اولیا وال شرک بتاے  
 خود شاہ رسولان امت وکوں آسے فوج کریدے

۱۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۰ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۰ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۰ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۰ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۰ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۰ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۰ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۰ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۰۰ صلاحتی علیہ السلام

تے جو حصہ بکار کیںوں متاں طرف رہندے  
 جسکیت جیوان ویا تو ہر شے دیوی پنا کھانا  
 چ کھیت جیواناں بھی ہر جنسوں پون ٹھہرائے  
 جو ہے ایہ حصہ رہا اتے ایہ حصہ متاں رہی  
 مہاناں مسکین محتاجاں حصے دیدیوں دیندے  
 جے بیک حصیوں بتا ولے حصے رو کہجتاں  
 جو متاں حصیوں حصو رہد رلدی چنر کہ ایس  
 جو رہ حصے تھیں شے کوئی مروی یا کم ہوندی  
 مروی یا کم ہو کہ تاریدیوں حصیوں بھڑی ولہی  
 جو بتاں حصہ موٹا اوہ نہ رب دی طرف لیاون  
 ایہ وچ مارک فاذن ہو سر اجوں ویکھیں بھائی  
 جو نذر عبادتے اس حق خدا ول غیر پہنچایا  
 انیل اجماع حلالے اس وچ کوئی خلاف نہ دھروا  
 جو ایہ بکریا ایہ شیرینی نذر فلان بچچا نوں  
 جو نذر عبادت نیت ولیاں تا ایہ نہ بتا ہوں  
 مقصود انہاں نذر فاتحہ حضرت نجدی بھٹے ویندی  
 او وچ رسالے رو نجدی و بندے فرق بتائے  
 اوہ اکوں شرک ہوں بھلا خلقت او بھڑا دے  
 تے کہ اپنی طرفوں ایندیں علی عمل فرمیدے

۱۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۰ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۲۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۰ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۳۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۰ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۴۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۰ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۵۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۰ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۶۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۰ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۷۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۰ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۸۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۰ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۱ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۲ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۳ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۴ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۵ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۶ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۷ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۸ صلاحتی علیہ السلام  
 ۹۹ صلاحتی علیہ السلام  
 ۱۰۰ صلاحتی علیہ السلام



دل اضحیٰ بہک اپنی تے بہک طرفوں ختم رسالت  
فہم نہ مال حرام نہ ہو گوئی شے مول کہ دین  
نذر عبادت سمجھ خداوی اجر گھلیں اولیا و اہل  
نہ انہاں کفار و انگوں ہن کوئی متاں نذر مناوے  
تے ناہ کوئی حصہ رہتا ہو و لیاں حصہ کر دے  
نہ کسے جاگہ ایہ واقعہ ہویا مثل انہاں کفار اہل  
ہن مومن کیہ آکھے ایہ شے ربی ایہ شرکا و اہل

تے سدا کیہیسی ماں میری و ایہ کھوٹا احوالت  
جو آکھن ایہ کوئی غوث الاعظم دی ہے یا بحر عطائیں  
شہین روح بھی ایہ ہیئت اس بن شرک بنا و اہل  
جو نبی کہیا میں غوث نہ جو بن عود شرک کر آوے  
جو ربکہ مال عبادت و وجہ کون عقیدہ دھروا  
جو صفا کہندی اوہ ایہ رہد اتے ایہ شرکاء بدکلاں  
ماحق نجدی شور مچا وں شرم نہیں جہلا و اہل

### اشارات

بتی ویاں بارہاں تھیں بہک شخص رہو غمناک و دھیرا  
اہل عرض کہتی ہیں وقت جہالت سخت گناہ کما یا  
فرمایا وں کون گناہ اوہ لگا عرض گزارن  
پھر کیر کھی لڑکی بتی یا حضرت م اکو اریں  
پس میں اوسنوں چھوٹا بتا ہوئی جو آن بیچاری  
میں غیرت آئی ایہ جو اپنی لڑکی کہتے و و اہل  
زن نوں ہم کدن میں ول خوشیاں اپناں جاناں  
پس لڑکی میں سنگڑی عورت زینت زیب لباسا  
تایں اپنی لڑکی لینگیا باہر کھوہ کنارے  
تایا حضرت اوہ لڑکی رود و چٹری سی گل میرے  
پس میں ترس آیا و لکھو دل کیتہم نظر دوبارے  
کہو اہو باب مانت ماں میری ناہ گوا دیں

بچیا افسوں شاہ سہل کیوں تول غم کریں و دھیرا  
ہن مسلم ہو یا خوف کراں کوئی شہش ہو دی خطایا  
میں آہ اوہاں لوکاں تھیں و دھیاں امنیاں ماں  
تے زن میری اوس جن سفارش کہتی الیش ماریں  
تے وڈی حسین زانیوں کاں کیتی خواستہ نگاری  
یا گھر رکھاں بن فائدہ و میں گلیں عار رکھا و اہل  
ملنے کاں لڑکی بھی سنگ میرے کریں رواناں  
تے محکمہ لیاں لبتھیوں کریں خون ہراسوں  
میں دیکھیا کھوہ ول لڑکی سمجھی لگو ہن پوٹے  
تے کہندی اوہ بابا کیا میں حق ہوئے ارادے تیرے  
تے غیرت سخت پی پھر لڑکی رور و آہیں مارے  
میں بے تقصیر نہانی عاجز ناہ و کھوہ لگا ویں

لے اس قسم کی نذر خود مولوی سخیل نے متحسن لکھی ہے جیسا کہ اسی کتاب کے صفحہ ۱۵۵ میں کہتے ہیں عبادت کے کہ از سلمان و اشود و ثواب آن روح  
کے اگر زندگان برساند و طریق رسانیدن آن دعاوی غیر جناب الہی بہت پس این خود البتہ متحسن و اگر لکھ کر ثواب روحش میرساند از اہل  
حقوق اوست بقدر حق و خوبی رسانیدن این اب زیادہ تر خواہد شد پس غرضی ہاں امر از امور دوسرہ و فحشا و عارس و نذر و نیاز اموات شکستے  
شہینہ صفت سار مولوی سخیل کی کتاب کے حوالے لکھوی نے جا بجا پھر ہے میں گو یا تحصیل آن کما ہے و ہر شہید و دیکھو تفسیر محمدی منزل دوم ص ۱۸۱ و ۱۸۲  
اور زینت الاسلام میں اسکو فاروق مہندی لکھا ہے۔ نذر باندن زکات پس فقیر نے انہی کتاب میں سے ہی حوالہ پیش کر دیا ہے اور علوانی  
لے یعنی وہ صاف فقیر ہے کہ یہ اللہ کی ہی اور یہ اسکی شکر کا کی و یعنی صاف طور پر بتو کہ خدا کے ساتھ شریک کر دے کہ یہ بھی خدا کی مثل ہیں جیسے لکھوی نے  
تفسیر محمدی کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ کتا کہتے تھے ہمارے تین توستہ خدا کہ میں ہے اور ایک شہید کہ میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک خدا  
کی طرف پکار رہیں پس طرح یہ ان کفار کے ساتھ عقیدت میں برابر ہو سکے ہیں کئی نہیں کہا کہ ان لوگوں کا شرک ایک ہو بلکہ انکو اولی کہتے ہیں



پھر کہی نکھان اور نہ صرف کسی نکھان کھوہ وئے  
غلیبہ کتیا پڑا وہ لڑکی رومری مادر جانی  
کھوہ وچ سو کرے اسے بایاتوں میں جان گوانی  
ایہ ماجرا سب کے استحق حضرت شاہ ابرار ال  
تاں ٹھیکہ رب بنیائیں متعل مثل تیری جد سندا  
اود مال اولاد ہی فتنہ پیڑی روکن یاد آہوں  
فکر آب و دانہ در کج فتنہ بجا حاصل است

تے رحم آدمی لڑکی تے مگر عدو شیطان کوئے  
روندی کھوہ وچ سٹی تے اودہ کردی رہی دوائی  
جاں رہی آواز کرن تھیں تاں میں گھول واک بھوانی  
کہیا بھلیاں فعلات میں کو آگ پر جے بد کردار ال  
وچ روح البیان محقق صوفی کردا نقل سہندا  
تاہیں کئی اولیا وال یا خودیتاں اصلاحوں  
دیر چرخ اندیشہ روزی چرا باست مرا

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۚ

وَلَا يَسْوَأُ عَلَيْهِمُ مَا فَعَلُوا فَنذَرُوهُمْ مَا يَفْتَرُونَ ۚ

اور اسی طرح زہیت وی ہے واسطے بہتوں کے مشرکوں سے مار ڈالنا اولاد اونکی کا شریکوں انکے تے تو کہ  
ہا کہ دیس انکو اور تو کہ ملا دیس اور انکے دیس انکا اور اگر چاہتا است کہ تے پر چھو دیس ان کو اور جو کچھ باندھ لیتے ہیں  
جوین مشرک وندہ سائی پچی اووین تنہا شیطاناں  
یعنی زندہ بیٹیاں و بن اہل شرک نوں بھاناں  
تا دنیا وچ ہلاک ہون اودہ پاروں کچی اولاد اں  
ہو رہا جو رلا دیو او نہاں تے دین جو اسماعیلی  
پس لے محبوب توں چھو انہاں تے جو بہتان لگا وں  
جو چہ محبت غیر اسدے کرن تباہ خود جاناں  
الحب لله والبغض لله جوین وچہ حدیث دیسوسے  
بن رافضیاں گک کچھو کچھو منڈے رلن ہزاراں

مارن دھیاں واکر دسیا سب جھناں اہل زباناں  
فقر وں دیواں جو ایہہ کھتھوں کھاسن کھتھ پر ناناں  
تے لین عذاب حشر نوں پاروں کفر تے شرک سداں  
تے جو رب چاہندا است کہ تنہاں کردی ناہ ایہ جیلے  
بھی جو غلط گمان کرن اودہ اور تک پچھوں تا وں  
اودہ بھی اس آیت وچ داخل ہن رب نہ بھاناں  
کل نفی تے حب ہووی رکبان نہیں تے شرک بنوسے  
تفرسے پوجن پٹن گدن شرم نہیں مہراں

ملہ ارکتے اولیا اللہ اپنی اولاد کی موت کو اختیار کیا ہی اس واسطے کہ جو شے اللہ تعالیٰ کی طرف سے طالب کو روکے وہ فتنہ ہے ہموال اور اولاد وچ  
پس بن اولیاء اللہ ہیں ایک حضرت ابراہیم بن ادھم میں کہ جب انکو انکا بیٹا کہ عظیم میں ملا تو اپنے بیٹے کی محبت اور غیبت کو اپنے دل میں جب کچھ  
نواپنے دعا کی کہ ای میرے اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے موت دی یا اس میرے بیٹے کو اور شاہ بھی اپنے بیٹے کی طرف کیا پس فوت ہو گیا اور لاٹ ہو  
کہو کرے زندہ خبر کی غیبت کو اپنے دل میں سو تو حید کے ساتھ اور مت کر دی دعا اسکی موت کے لئے اس واسطے کہ تفرق کرتی ہے اس کے نفس کی طرف  
سے اور توقیت میں تصرف اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ہی الی قولہ اور اولاد کا زیادہ ہونا اور انکا کھٹ جانا اور پھر ادھر مگر نا مجاہدات سے بھی کہیں بڑھ چکے  
مستمر ہے گویا وہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کر رہے ہے ۱۲ روح البیان ۱۲ شرکاء سے مراد انکے پیشوا ہیں جنکی کو وہ اطاعت  
کرتے تھے شرک میں یا بتجانے کے مجاہدین رہی تھیں یہ لوگ انکو ایسے کام تبارک الہی میں ۱۲ علوانی تعنی اللہ عنہ ۱۲ یعنی اسی خاطر  
انکو انکے شریک کہا جاتا ہے کہ وہ بت پوجیا کا بہتہ بتانے میں ہیں انکی ہلاکت کا سبب ہے اور عتاب پانے کا ۱۲



سنبہ لباس کی بجائے رافضیاں سے بھائی  
 بنو محب ہا کہ پیر پیر ایک دیا رصویں ترک نہ کروے  
 حب ابھی کوئی رہناں دو جب کچھ پکڑا وے  
 تا یا پھوئیں مہن ثواب اس دنیاں راضی روح انہاں سے  
 سن ہر رسم جہالت والی آیت دور ہٹا وے

ترجمہ  
 سنبہ لباس کی بجائے رافضیاں سے بھائی  
 بنو محب ہا کہ پیر پیر ایک دیا رصویں ترک نہ کروے  
 حب ابھی کوئی رہناں دو جب کچھ پکڑا وے  
 تا یا پھوئیں مہن ثواب اس دنیاں راضی روح انہاں سے  
 سن ہر رسم جہالت والی آیت دور ہٹا وے

منہدی کدھن نال نیریدیاں ہوں موافق واہی  
 تے مسیحی وچ کدی پیر نہاں پچھو تاسن مردے  
 جو چال اینہاں دی چلن ادھ جب دھاک لحت آوے  
 جو یا رہوین کن خبیث اس کنوں روح خوش کوں تنہاں دی  
 جو طوطہ طریقہ صلحاوند او ہو رب نول بھائے

وَقَالُوا هَذِهِ الْأَنْعَامُ وَحَرِّثُ حَجَرٍ لَا يَطْعَمُ إِلَّا مِمَّا نَشَاءُ بِزَعْمِهِمْ  
 وَالْأَنْعَامُ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ أَسْمَاءَ اللَّهِ عَلَيْهَا  
 افْتِرَاءٌ عَلَيْهِمْ سَجَيرَةٌ مِمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ

اگر کہانہ میں یہاں تو کھیتی میں بھتی نہیں کھاتا اور سگو جس کو ہم تھسا گمان انہو کے اور جانور میں کہ حرام کیلگی ہیں میں ٹھیں انکی یعنی سوا ہوا  
 انہو جانور میں کہ نہیں یاد کرتے یعنی وقت فوج کے نام اندک اور پور کچھ چھوٹا باندھ کر اور پور اس کے البتہ بدلا دیکھا انکو اور پور کے کہ تھی باندھ کر  
 تے کہن ایہ و مگر گھیت نہ کھاوں نہاں تے ادا وں  
 تے ہو حیوان جو نام خدا بن گنہدے نام غیر اندے  
 انہاں جلدی بدلا ویسی رب جو ہے کوڑ باندے  
 حجر ٹھنی مچھو جو ممنوع روکیا بند کرایا  
 جیوں دھندہ ذکر حجاب والی ہوئی پچھان تباری  
 تے سائبہ ساہن آنا جو چھوڑ دی کھٹے پیوں کھاوں  
 بعض حیوان چڑیاں تال فوج انہاں دی ناموں  
 جو اندہ خوش اس فعلوں ایہ اوہ کم کروا جاری

ترجمہ  
 اگر کہانہ میں یہاں تو کھیتی میں بھتی نہیں کھاتا اور سگو جس کو ہم تھسا گمان انہو کے اور جانور میں کہ حرام کیلگی ہیں میں ٹھیں انکی یعنی سوا ہوا  
 انہو جانور میں کہ نہیں یاد کرتے یعنی وقت فوج کے نام اندک اور پور کچھ چھوٹا باندھ کر اور پور اس کے البتہ بدلا دیکھا انکو اور پور کے کہ تھی باندھ کر  
 تے کہن ایہ و مگر گھیت نہ کھاوں نہاں تے ادا وں  
 تے ہو حیوان جو نام خدا بن گنہدے نام غیر اندے  
 انہاں جلدی بدلا ویسی رب جو ہے کوڑ باندے  
 حجر ٹھنی مچھو جو ممنوع روکیا بند کرایا  
 جیوں دھندہ ذکر حجاب والی ہوئی پچھان تباری  
 تے سائبہ ساہن آنا جو چھوڑ دی کھٹے پیوں کھاوں  
 بعض حیوان چڑیاں تال فوج انہاں دی ناموں  
 جو اندہ خوش اس فعلوں ایہ اوہ کم کروا جاری

تے ہو حیوان حرام سواری پچھا لو انہاں کھڑا وں  
 جو بت بنا کر رب واد پر کا فر شرک لگانے  
 جو غیر اللہ دے ناموں کٹھی آہو حل تباذے  
 جو مرد کھاوں اتے نہاں کھاوں وجہ خلاصی پایا  
 کجہ حیوان سواری کرو دی لیون خدمت ساری  
 نہ کوئی نفع اٹھا وے اُستحییں جوین منہو تباوں  
 تو بد نام نہ لین او نہاں تے بھن جھوٹھ الزاموں  
 اس ہتیاں ہندی خود ظالم لین سنا کو کھ خوار

وَقَالُوا مَانِي بَطُونُ هَذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُنُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَيْنَا وِجْنَانَا  
 وَإِنْ يَكُنْ مِثْنَةٌ فَهِيَ شِرْكٌ أَوْ يَكُنْ هَيْكَلٌ مِّثْلَ مِثْنَةٍ أَوْ يَكُنْ هَيْكَلٌ مِّثْلَ مِثْنَةٍ أَوْ يَكُنْ هَيْكَلٌ مِّثْلَ مِثْنَةٍ

اگر کہانہ میں یہاں تو کھیتی میں بھتی نہیں کھاتا اور سگو جس کو ہم تھسا گمان انہو کے اور جانور میں کہ حرام کیلگی ہیں میں ٹھیں انکی یعنی سوا ہوا  
 انہو جانور میں کہ نہیں یاد کرتے یعنی وقت فوج کے نام اندک اور پور کچھ چھوٹا باندھ کر اور پور اس کے البتہ بدلا دیکھا انکو اور پور کے کہ تھی باندھ کر  
 تے کہن ایہ و مگر گھیت نہ کھاوں نہاں تے ادا وں  
 تے ہو حیوان جو نام خدا بن گنہدے نام غیر اندے  
 انہاں جلدی بدلا ویسی رب جو ہے کوڑ باندے  
 حجر ٹھنی مچھو جو ممنوع روکیا بند کرایا  
 جیوں دھندہ ذکر حجاب والی ہوئی پچھان تباری  
 تے سائبہ ساہن آنا جو چھوڑ دی کھٹے پیوں کھاوں  
 بعض حیوان چڑیاں تال فوج انہاں دی ناموں  
 جو اندہ خوش اس فعلوں ایہ اوہ کم کروا جاری



اور کہا انہوں نے جو کچھ بیچ بیٹوں ان جانوروں کے ہے خالص ہو اسے مردوں ہمارے اور حرام ہو اور بی بیوں ہمارے  
اور اگر مردوں سے مردہ پس وہ بیچ اس کے شریک ہیں البتہ خریدیگا اوکو کہنے ان کے کی تحقیق وہ حکمت والا جانور والا

اور خالص حل اسٹایاں مردوں زناں حرام ہو یا فی  
ہو رب حکیم علیم سے انہاں بدلہ سخن زبانی  
اور زندہ ہوو یا مردہ تے کہن حلال مذاقوں  
تا ٹھیک حلال تے ہے اور مردہ مردوں حرام اور گندہ  
تے کہو امام نہ تابع ماں وہہ حلت حرمت ٹھاکے  
تے شعور لوئدی تے ہے اگر کی جنے نہ حل بناون  
تے شافعی نص عموموں ہر جاتا بعیت فرمیدے  
جو عمل احتیاط اور پرن کرے ساڈے حنفی بھائی  
جو در تنگیوں لاد مریدی حیوں اگے فرمایا

تے کہن جو شیوخ پشیاں نہاں حیواناں حل تھیا فی  
جے مردہ تے تاسب رکے کھاون مرد و زانی  
مَا فِي بَطْنِهِمْ تَحِينَ بِيْطٍ مَّرَاتِفَا قَوْلٍ  
تے حضرت ابو حنیفہ زفراتے حسن کہن جے زندہ  
تے بچہ ماں دی تابع شافعی وچہ ہر حال تباوے  
تے بچہ لوئدی انگ سہ مانی ہوگ آزاد الاون  
پرہہ ہر حال تابع ہون ماں سنگ شرط نہ حنفی کہندے  
پر حنفیائے شہبیاں جاہک نظر احتیاط ایہائی  
اہل ترکستان مس بریاں پھر انہاں حال تبا یا

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ

اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ

تحقیق کوٹا یا باون لوگوں نے کہ مارڈالا اولاد اپنی کو بیوقوفی سے بغیر علم کے اور حرام کیا او سچینے کو کہ دیا تھا  
اون کو اسد نے جھوٹ باندھ کر اوپر اسد تحقیق گمراہ ہوئے اور نہ ہوئے راہ پانے والی

پاروں جمل حماقت جاتیاں منع خداویاں لوال  
سو ٹھیک ہوئے گمراہ اتے ناہ اور راہ سید ول آئے  
بعض تے ہوئے عرب قبیلے بیٹیاں زندہ دید آہے  
جو ابھی زندیاں رنواں گوں مومن من منلے  
جو ناہ حرکت آواز کرے شس ایویں دین آیا

ٹھیک زیاں کیتا جنہاں پشیاں کیتیاں قتل اولادواں  
انہاں اسد اوپر جھوٹ لگا خود حل حرام ٹھیرے  
وچہ حق ربیعہ مضریہ آیت دوویں قبیلے آئے  
جو کران اسقاط حل اور بھی وچہ اس حکم و آئے  
جو چہ طفل آواز کرے شس غسل جازہ آیا

۱۱ تفسیر احمدی اور ہامیہ وغیرہ کتب فقہ میں بیحد موجود ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ۱۳ بیخ فوج اور بیخ و شراء اور آؤر  
بھی ایسے حکموں کے ۱۴ اسوئے کہ جو بچہ ذبیحہ کے پیٹ میں سے نکلتا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ اوستی ماں کے فوج کرنے سے پہلے مر گیا  
ہو اور اپنی ماں کے فوج میں داخل نہ ہو اور یہی ہو سکتا ہے کہ فوج کے بعد مر گیس ہر حال میں یقین نہیں ہو سکتا جو وہ بچہ فوج کیا گیا ہو اسوئے  
احتیاطاً ترک کیا جاتا ہے ۱۵ غلامانہ التفسیر جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ ۱۶ تنگہ سستی اور خوف کے سبب اور دشمنوں کے خوف سے جو غالب  
ہو کر ہمدی بیٹیاں لیجائیں اور اسی طرح قبیلہ بنی کنانہ کے لوگ بھی کرتے تھے ۱۷ خازن و موابہ وغیرہ حلوائی عفی اللہ عنہ



وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أَكْلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا

مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ اتَّوْحَاقَهُ يَوْمَ الْحَصَادِ وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ

اور وہی ہے جس نے پیدا کئے بلخ ٹہنیوں پر چڑھائے ہوئے اور بغیر چڑھائے ہوئے اور کھجوریں اور کھیتیاں مختلف ہیں کھانے کی چیز اس کی اور زیتون اور نارنگیاں اور غیر یکساں کھاؤ پھل اس کے سے جب کہ پھل لاؤ اور وہ حق اس کا دن کاٹنے اس کے سے اور مت بجا چن کر و تحقیق وہ نہیں دست دے گا بجا چن کر پھل لاؤ تو

تے بعض بن گنجان تے ہو چوراں کھیت اور پانی  
ہاں غیر متشابه کھاؤ پھل اس کے سے جب کہ پھل لاؤ اور وہ حق اس کا دن کاٹنے اس کے سے اور مت بجا چن کر و تحقیق وہ نہیں دست دے گا بجا چن کر پھل لاؤ تو  
نہ کرو اسراں جو مضر کوٹ دوست رکھا سائیں  
وچہ بخاری ابن عباسوں میں انکو راں کہندے  
یا معروش جو زمین غیر معروش جو آپے ہوئے  
کوئی بوختہ مٹے کوئی تھوڑی فرق انہاں میں اظہارے  
تے غیر متشابه جو آپس وچہ صورت رنگت پاؤں  
اسراں جو باچہ ضرورت بجا بیفائدہ خرچہ نہیں  
تے باغ زراعت جدول کیوں واجب ندوں صریحاں  
نہ لاہووی مقرر نہاں عشر زکوٰۃ سہ ہوی  
شاہ عبد القادر موضع دیوچہ لکھیا ویکھ سہ ہویاں  
جو اتو حقہ وچہ فرض عشر باؤا عشر نویدوں  
جو آیت ہے ایہ کی اتے زکوٰۃ مدینے بھائی  
پھر سنگ فضیلت عشر ہوا منسوخ اور حکم تہا ہیں  
دن کٹن نے فقر جو حاضر دین انہاں کچہ آیا

ہو اور وہ جس نے اپنا بعض گنجان بنائے  
میکر رنگارنگ زیتون نارنگ  
تے دیہو حق اس کھیتی بند جاں کٹو اوستائیں  
معروشیات چچ معروش گنجان انکو کھاڑیاں کہندے  
جو کھل چھتاں وانگ بن جوین کوٹھے چتے ہوئے  
طعم تے اکل مزہ جوین کھٹا مٹھا کوڑی سارے  
متشابه جو رنگ مشور وچہ ہو چہ و ساون  
حصا و زراعت معنی پھل توڑن تائیں بھی کہندے  
زکوٰۃ اموال ہکسالوں سچو ہو کد فرض غنیاں  
جے کھیتی اسدا مالک ہو کتے تھیں صدوں لگیو  
جے مالک پانی کھیت نہ دتا تائیں حصہ دیہواں  
ایہ ابن عباس طائوس حسن ہو چا یزید سعیدوں  
بعض کہن حق ہو مراد ایہ باچہ زکوٰۃ ادائی  
تے ابن جبر کیسی حکم ایہ شروع اسلام جدائیں  
کہیا این کثیر آیت حکم مالک لازم پایا

۱۔ اتو احقہ یعنی ان کے نزدیک کھیت اور میوؤں کی زکوٰۃ عشر ہے یا نصف عشر ۱۲ خازن  
۲۔ قول ہے علی بن حسین اور عطاء اور مجاہد کا ۱۲ خازن  
۳۔ اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ زکوٰۃ نے تمام نقص جو پنج قرآن مجید کے میں منسوخ کر دیے ہیں ۱۲ خازن  
دعالم۔







جو بندوں کو کہند ہیں منزل تیک خدا پہنچایا  
جو باقی رہے ہم غمناکیاں رکھاں اوپر رکائے  
اوہ چل یاکن جو قائم وجہ زمین قلب دی جانوں  
اسلمائات و فرعون فی السماء جو ہیں وجہ قرآن گوہیاں  
پھل و نہاندے طرح طرح دی وجہ عرائش و منہدے  
معرفت عصمت تو حیدر تے تجسید تباون  
سنگ تیل جنو جاتے صبغہ صبح حلال کمالوں  
کنوں حقائق ہر شوائق دیکھ عرائش حالے  
جو بعض انہاں بعضوں نیڑی تو کہہ دروچ تھیں ہے  
سنگ نور ایمان ایمان و معیروں رہد اکہیا مناؤ  
تے دیہو زکوۃ انہاں نعمتال کنوں ملان سنگ صلا حال  
پر با نیچہ اصلاح اپنی سے روانہ دین بھید کمالاں

الیٰ یصعد الکلم الطیب والعلیٰ الصالح ہے جو ہیں ب فرمایا  
تے غیر معروشات کہ چھتریاں باہجوں ہیں آئے  
تاکل مرید سوط الصابوق اوہ چل کھان ایقانوں  
اوشا خال ہنیاں چہ عالم ملکوت کھلا یل ہو یاں  
پچ او نہاں کھیتیاں تخم محبت والے پیدا ہونہدے  
جو ہیں شوق محبت قدس بر قوت خوف جافر واون  
زیبوں اوسدا اخلاص جان نکلے کنوں سینا وصالوں  
انرا اسم الہام و دستوں چل جس خلعت والے  
متشباہا و غیر متشباہ ایہہ بین مقام فقر دے  
پس ب کہیا سنگ انہاں سیواں فائدی نفع اٹھاؤ  
کلوامن شمر اذا شمر کہا و اوہ پھل پھلن جدا ل  
مقام حال و سوا و نہاں تابعداری منت چالاں

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا كَلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ  
الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ثَمْنِيَّةٌ أَزْوَاجٌ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ  
وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ أَلَذَّكَّرِينَ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ  
أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ وَمِنَ الْأَبِلِ  
اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ أَلَذَّكَّرِينَ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا  
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّيْكُمُ اللَّهُ

ملہ انکے انوار کی ہنیاں پہنچی ہوئی ہیں اسد جل جلالہ کے قرب کی جانب ازلی قوت کیساتھ اوسکی بلندی میں ۱۲ ملہ اور اس جگہ حضرت  
موسیٰ کو خطاب فرمایا تو دبی میں شاطی الواد الایمن فی البقعة المبارکة من الشجرة ان یعوسیٰ الیٰ انالہ ۱۲ ملہ حیو فرمایا حق  
تبارک تعالیٰ نے شجرہ معرق من طور سیناء و تثبت بالیمن و صبیح لاکلین ۱۲ ملہ جیسے دیا یو قد من شجرہ مبارکہ زیتونہ  
لا شرفیہ ولا غریبہ یکاد زیہا یضیی و لو لم تمسک نارا نور علی نور ۱۲ ملہ جو بعض معاملات اور بعض کاشفات اور بعض ہزار  
اور بعض انوار ہیں ۱۲ عرائش ملہ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے و انوا حقرا یوم حصا دم یعنی دو حق اور سکا دن کئے اس کھیتی فیضان کے  
یعنی جب کامیاب ہو جاؤ تو پھر صاحب ارشاد و کولایت ہی جو اس حاصل کی ہوئی منازل سلوک اور کھیتی انکے فیضان شد سے اٹکا جو حق ۱۲







جاں کہیا کفار و سون کپیری پخیر حرام پھیرائی | تا اگلی آیت نازل ہوئی خازن و چہ کہیا نی

قُلْ لَا آجِدُ فِي مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ

مَيْتَةً أَوْ دَمًا مُسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خَيْرٍ فَإِنَّكَ رَجِسٌ أَوْ فِسْقًا أَوْ

لَغِيرَ اللَّهِ فَإِنْ أَضْطَرَّ غَيْرُ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

کہ نہیں پائیں بیچ اسیخیر کے کہ وحی کیا گیا ہو طرف میری حرام کیا گیا ہو اور کسی کھانوں کے کہ کھاؤ اور کو مگر یہ کہ ہوشیار یا لہو والا ہوا رنگوں میں سو یا گوشت سوز کا پس تحقیق وہ ناپاک ہو یا فسق ہے کہ نام لیا گیا ہو واسطی غیر خدا کے ساتھ اس کے پس جس کو بیس ہونہ پھینک دالا اور زیادہ مانتا ہو کھانوں والا پس تحقیق پروردگار تیرا بخشش والا مہربان ہو

اس پر کھان والو جو کھاے مگر جو ذکر اٹھا وال ہو گوشت خوک اور ٹھیک لگاتے جو فسق نہ بھاندا فسق اس جہت کہیا جو اس نہیں ذبح فاسق آوے پس ٹھیک غفور رحیم تیرا رب رحمت بخشش والا ہے باجہ انہاں پیرانہ کوئی شیخ حاضر نہیں ج کھاے پر جو رہن ہو کرتے عاود جو حاجت نہیں وہ کھاے جو مشرک اوپر زناں بچہ حرمت گندی ولہی جو باجہ گاندے خون آوے یہ ہو یا حکم صراحت پر معنی جس نہیں جو اس وجہ ضمیر دسائے ہو میتہ کھان حرام تو ہو اس فائدہ روایتاؤں نے خوک دیاں کل جزاں حرام نہ فائدہ واسوہاے بخاست حلت حرمت کوئی شیخ حلال تحقیق نہی پس چاہئے چکر الی خرابی ہو ورنہ کھاوے

اور کھان والو جو کھاے مگر جو ذکر اٹھا وال ہو گوشت خوک اور ٹھیک لگاتے جو فسق نہ بھاندا فسق اس جہت کہیا جو اس نہیں ذبح فاسق آوے پس ٹھیک غفور رحیم تیرا رب رحمت بخشش والا ہے باجہ انہاں پیرانہ کوئی شیخ حاضر نہیں ج کھاے پر جو رہن ہو کرتے عاود جو حاجت نہیں وہ کھاے جو مشرک اوپر زناں بچہ حرمت گندی ولہی جو باجہ گاندے خون آوے یہ ہو یا حکم صراحت پر معنی جس نہیں جو اس وجہ ضمیر دسائے ہو میتہ کھان حرام تو ہو اس فائدہ روایتاؤں نے خوک دیاں کل جزاں حرام نہ فائدہ واسوہاے بخاست حلت حرمت کوئی شیخ حلال تحقیق نہی پس چاہئے چکر الی خرابی ہو ورنہ کھاوے

کہہ جو وحی ہو کہیں اس پر کوئی تشبیہ نہ پاواں جو باجہ فوج مرو یا خون جو جاری کنوں رگاندے اور وقت ذبح کے غیر اسد واجب ہے نام الاوے پس جو ہو یا لاچار نہ باغی ناہ حد لنگھن والا مضطر اور جو بھکے ستایا ہو یا جان و ماوے تاکھان روا اس قدر جو چینی کھا دیاں جان جاوی طاعم مروہو یا عورت عام مراد ایہاٹی دم مسخ جو کل چلے خود اور وہ ہے گال نہیں پھر ناہ اور بخش وضو تروری وجہ خلاصے لیاٹے ایہ ول خنصر یہ پھر جو سہ اس بخش العین تباؤں جویں ہڈی چڑا وال وغیرہ دیکھ کفایہ پیارے کہیا بیچ کیے انھلے جنوں ایکل سچہ نہ پندی ظاہر آیت چونہ چیزاں بن ہر شے حل تباوے

لے جبکہ قرآن میں خنصر بابت نہیں ہونے کے حرام کیا گیا پس بخش جانور اسی قیاس پر حرام پھر بچہ مشرک بچہ کے سبب ساتھ حلت مذکور کہ بخاست ہی اسد مراد پاک ہو کوئی جانور حرام نہیں مگر مراد جو بغیر ذبح کے نہ کیا ہو اور مراد جو ذبح شدہ سے کوئی طعم نہیں گدوہ جہر ذبح کیوت غیر اسد کا نام لیا گیا یا غیر کے قریب کی شے ہو پھر مراد مراد حلال ذبح سو فقط رنگوں کا خون حرام ہو نہ اور کچہ خون اور کھل ہڈی اور آنتیں وغیرہ سب مکروہ ہیں ۱۲ اظہار صمد علیہ ایک عبد اللہ نامی اگرہ چکر الوی جو اسکا عقیدہ ہو کہ تو قرآن کے کوئی حکم حق نہیں بلکہ جنسوں کی تمام حدیں جو کا منکر ہو بلکہ وہ ہر ہر ہر کہنا ہو کہ حضور لا کھائی ہی عقیدہ تھا۔ وہی لوگ بھی اس کو حلال پڑتے ہیں پس اس کو چھو چھو جانور جب ہر شے کہ قرآن کے ساتھ حرام اور ۴

اور قیاس مجتہدین کے حرام ہیں سو وہ یہاں کھانوں والو جو کھاے مگر جو ذکر اٹھا وال ہو گوشت خوک اور ٹھیک لگاتے جو فسق نہ بھاندا فسق اس جہت کہیا جو اس نہیں ذبح فاسق آوے پس ٹھیک غفور رحیم تیرا رب رحمت بخشش والا ہے باجہ انہاں پیرانہ کوئی شیخ حاضر نہیں ج کھاے پر جو رہن ہو کرتے عاود جو حاجت نہیں وہ کھاے جو مشرک اوپر زناں بچہ حرمت گندی ولہی جو باجہ گاندے خون آوے یہ ہو یا حکم صراحت پر معنی جس نہیں جو اس وجہ ضمیر دسائے ہو میتہ کھان حرام تو ہو اس فائدہ روایتاؤں نے خوک دیاں کل جزاں حرام نہ فائدہ واسوہاے بخاست حلت حرمت کوئی شیخ حلال تحقیق نہی پس چاہئے چکر الی خرابی ہو ورنہ کھاوے



ہر کھن حرام فقط ایہ چیزیں چہ کھانیاں حیواناں  
جہوہر علماء وال نہاں جواب الائے ہر انواعوں  
نہ حصہ ہو یا جو بعد اس حرمت نہ کہ شودی تھیوے  
قرآنوں بھانویں ایہو مگر حدیثاں کئی حیواناں

ایہ نہ سبب ابن عباسؓ نے عائشہؓ بھی ہوں ایشاناں  
جو باجوہ حدیثاں نال قرآن حرام ایہ چار بناؤں  
جویں روح المعانی وچہ محدث لکھدا صاف دسیوے  
حرمت لائی جیوں خرابی ہو ورنہ جانال

### اشارات

میتہ پھر وار جو دنیا بد بود گند او بھارے  
حافظ بہاؤ چو تو عالی قدر حص استخوان صغیف است  
وہاں مفسوحہ شہوات لذات جو پاروں نہاں ہاندی  
تہو لہم الخیر جو شیطانی افعال سچھانی  
فاجتنبہ پس انھیں تیس سب پرہیز کماؤ  
اتے ہونا وور خدا انھیں ہر جویں وچ حدیث و سیاہ  
اوضعاہل لغیر اللہ ہو نکل طلب حق و لوں  
سعدی خلاف طریقت بود کار دیں  
تے نعمتال قدر ضرورت ورنہ ہے جائز فرمایا

تے کئے ہوں اکٹھے اُپر آموار نکارے  
دریغ سائیر محبت کہ بنا اہل اقلندی  
وہیں خون تو دین اپن و ناغافل چھے جان دی  
جویں جو انحراف صاب لاکہ ابن عمل لپیڈ شیطانی  
تے بے قراری حق دی راہوں کرنی جس بناؤں  
جاں پیدا بنی ہوئی کسرے دی محلیں زلزلہ آیا  
طلب غیر اندی کرنی ہے ایہ ٹھیکہ ام مہلوں  
تمنا کشد از خدا خبر خدا  
تے قدر ضرورت تھیں وہ طعام لباس سرف سیاہ

لہ دلیل اونی یہ ہے کہ کہیں ثابت ہوتی حرمت مگر وحی کے طریق سے اور ان چار چیزوں کی حرمت میں امتنا رک و تعالیٰ نے صریح نص نہ فرمائی  
فقط اور اسی طرح فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں ائمانا حرم علیکم المیتہ والدم و لحم الخنزیر و ما اہل بہ لغیر اللہ یعنی یہی  
چار چیزیں جسکا اس جگہ ذکر فرمایا اور سو اسکے نہیں کہ حصہ ہو گیا انہیں ان چار چیزوں کے متعلق ہونے سے پس یہ مٹی ریت کی آیت کیساتھ  
موافق ہو سکتی ہے حکم کے مگر جہوہر علماء نے کہا کہ تحریم یعنی حرام کرنا فقط اسی سے ہی مخصوص نہیں کیا جاتا بلکہ حرام کیا جاتا ہے  
ہر ایک وہ جو قرآن اور حدیث کے ساتھ حرام ثابت ہو اور تحقیق وارد ہوئی ہیں حدیثیں انکے سوا کئی جانوروں کے حرام  
ہونے میں۔ بعض ان میں سے گد اہلی ہے اور ورنہ پھارٹینا والا اور خلیب پرندوں میں سے اور سن کیا گیا ہے کھانا بلی کا اور  
کھانا اوسکی قیمت کا اور اسی طرح حرام کیا گیا ہے ہر ایک وہ موزی جانور جتنے مار دینے کا حکم ہے۔ سراج المیزان ص ۴۵۲ جلد اول یہ  
ان لوگوں کا جو اسے چاروں چیزوں میں حرمت ثابت کرتے ہیں فقط اور اسی طرح مواہب الرحمن میں بیان کیا گیا کہ کلمہ  
معظم میں اتناک وحی ہوئی تھی اس میں نقطہ یہی چیزیں حرام آئیں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا جو اسکے بعد اور کوئی نئے حرام  
نہو پس حضرت علیؓ علیہ السلام نے جو چیزیں حدیثوں میں حرام قرار دی ہیں اور جو اسکے بعد قرآن کریم میں ام  
ہوئیں وہ سب کی سب حرام میں سا اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر القان میں فرمایا ہے کہ مشرکین سے  
پیلے آپ نے کونے محرمات بیان فرما کر بعد میں انکار دیا جو میں ان چیزوں میں سے جسکو تم حرام بنا تے ہو وہ کوئی چیز  
حرام نہیں پاتا سو ان چیزوں کے مواہب والے نے کہا یہ قول آیت کے موافق ہے اور نہایت پسندیدہ ہے اور بعض ہکو نسخہ کہتے  
ہیں مواہب ص ۴۲ پارہ ۸ ص ۱۵ ص ۱۶ حضرت صلعم نے فرمایا کہ وحی کیلگی طرف داد وء کی ہو کر دنیا کی مثال مردار کی قتل ہو اسنے کہ جس ہونے  
ہیں مردار پر کئے اور کھیتے ہیں مردار کو قتل انکی ۱۲ روح البیان ص ۱۲ یعنی دین کی برادگی باعث دنیا کی لذات و شہوات ہوتی ہیں اھل حلاوتی۔  
ص ۱۵ ص ۱۶ فرمایا ائمانا حرم المسلمہ الاضباب والا ذلک امر دجس من عمل الشیطان سورہ بقرہ تفسیر لکے گند چلی ہے ۱۲ اھل حلاوتی ص ۱۵ ص ۱۶  
کامل کا پتہ کیا اور اسکے ۱۴ انگڑے کر کے آپکے ظہر سے لیا یہی حق کی طرف ہے نیز ہر نہیں زلزلہ پڑا ہے اس پر حق ہی وہ ہوا ۱۲ اھل حلاوتی



وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ  
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ  
بِعَظْمِ ذَلِكَ جَزَيْنَهُمْ بِبَعْضِهِمْ وَإِنَّا لَالصِّدِّقُونَ فَإِنْ كُنَّ بُوكَ فَقُلْ  
رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْحَاجِرِينَ

اور اوروں کو لوگوں کے یہودی شوہرام کیا ہے ہر ناخون الا جانور اور گاؤں اور بھیر بکری حرام کین پرانے چربان منی  
مگر جو بھیر ہی ہو پھیراؤنکی یا اٹریاں یا یولیٹ رہا ہو ساتھ ہی کے یہ بدلا دیا ہے اور لوگوں سب سرکشی انکی کے  
اور تحقیق ہم انکی پرانے پل کے بھیراؤن کی بھیراؤں کہہ پروردگار تمہارا صاحب رحمت کشادہ کاہی اور نہیں پھیرا جانا عدا  
اوسکا قوم گناہگاروں

یہی بکری بھیر گاؤں کی چربوں منع تنہا فرمایا  
یا ہڈی وچہ رلی اوہ چربی جائز تنہا تماموں  
تے بھیراؤں کے سچے وعدہ خبراں سچ سناؤں  
نہ اسرار میں عذاب اوس قوموں جہان اکلیا  
وچہ درمنشورایہ ابن عباس نقل حدیث استادان  
یہوداں ہر ہر ناخن دار آہے رب منع بتائے  
ہو چکی دنیوالی ایہ اوہناں آہی جائز پاندی  
جو قتل بنیاں کردی راہ خداؤں لوگ ہٹائے  
جاں قہر غضب وقت ہو کوئی موٹی نہیں ہاں  
جو حل حرام یہوداں ساں حرام حلال کمالاں  
وچہ وہاں صحیح جابر بن عبد اللہ کنون بتاؤں

تساں حرام یہوداں اوپر ہر نوہ نہ دار بھیرا  
مگر جو پھیراؤنکی یا تنہا آندراں اوپر لحوں  
یہوداں ساں نہانوں دنا پاروں ظلم تنہا  
جو عینوں اوہناں بھیراؤں کہہ رب رحمت وافر والا  
ذی ظفر جو ناخن الا شتر مرغ اٹھ اٹھ مراد اں  
ہی مرغ بھی اسچ داخل کہیا سعید جبریل جاتے  
جو اوہ بھیراؤں اوپر چربی بھی جو مکھ بھاندے  
تے ظلم یہوداں جو وچہ سورت بقبر خدا فرمائے  
رحمت رب فرامنے حجب وچ دنیا کرے عذاباں  
شکلاں امت واجب اہل دیلے ہر حالاں  
مراد خمر خنزیر تے تباں وچین منع اکہوں

### اشارات

کہ دل برداشتن کا لیت مشکل

تو اندر نعمت دنیا منہ دل

لے ناخن چکی انگلیاں پھیلی ہوئی نہیں جیسے اونٹ اور شتر مرغ خلاصہ اور خاندان میں بیٹے مرغابی ہی اقل کی ہو اور بعض نے کہا سم و احیوان  
بھی صید گھوڑا اور گور و استر ۱۲ اغزان لے جو بھیراؤنکی یا اٹریاں یا یولیٹ رہا ہو ساتھ ہی کے یہ بدلا دیا ہے اور لوگوں سب سرکشی انکی کے  
حرام چیریں حلال ہو گئیں جیسے ماہ رمضان میں عشاء کو لکھو تو کی ساتھ صبا شتر کو حرام تھا پس پہلے عرفہ نے اپنی بیوی کا بھیراؤن کی ۳



پس لازم ہے تو تارک دنیا ہو وی و وہ لوکلوں  
 نہ جموں کہ شخص جنگل و چھاپانی لین سدایا  
 جاں کھوچ ڈول ہا یا سی ٹ ڈگا کھو بوکا  
 جد لگ ملو نہ رستی بوکا یا آکھیں مڑ جاواں  
 پیاسا کھوہ کنائے آیا شیخ کہے میں تاراں  
 تائیں عمن گداری اوس جابا رحمان رحماں  
 تے نف آکھیا تو آئیوں گت سی ڈول اچھلئیں  
 پس لازم ہے مکھ موڑا سا بول محض توکل تھیو

تے ہو مجھ و دنیا دی اسبابوں خوب فایوں  
 تے رستی ڈول ہم آگیا کی جلال سرکھو دے آیا  
 پھر کچھ وقت کھلائی کھنڈا کر سو گندای لوکا  
 تنگ مول جاواں تاجوہک بگھیاڑ اٹھاواں  
 جو پانی کٹیاں تک چڑھ آیا پتیا اوس اظہاراں  
 کیا اس دیکھ نالوں کتر ہے انسان کریاں  
 تے اوس محض توکل بن اسباب اپر رب سائیں  
 ایہہ عارفان لوکا مذکم بخدی اٹھ حیران کچھوے

سَبِّ قَوْلَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَمْنَا

مِنْ شَيْءٍ كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا آسَاءَ قُلْ

هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَافٍ إِلَّا الظَّنُّ وَإِنْ أَنتُمْ

الْأَشْرَافُونَ

البتہ کہیں گے وہ لوگ جو مشرک لاتے ہیں اگر چاہتا اللہ نہ شرک کرتے ہم اور نہ باپ ہمارے اور نہ حرام  
 کرتے ہم کچھ اسی طرح جھٹلایاں لوگوں کہ پہلے ان سے تھے یہاں تک کہ چھچھا انہوں نے عذاب ہمارا کہہ کیا ہے  
 تمہاری پاس کچھ علم پس نکالو گو تم اوسکو واسطے ہمار نہیں بیوی کرتو تم مگر گمان کی اور نہیں تم مگر اکل کرتے۔

جسے چاہتا ہمارے ہیں تو وہی اسان نہ شرک کماندی  
 جو انہاں پلیدیاں نہ جھٹلایا یا محبوب چنگیرے  
 تاجو انہاں عذاب اسادوی سے سن ذائقے پائے  
 تاکہ دھواس تھیں تیسیں مگر ان تلج ظن حیرانی  
 ایہہ نال غول کہیا انہاں کا سن ٹالمن بنی الہی

جب مشرک آکھ سناسن قایل ہوا نہاں چیزاندی  
 تے کوئی شے ایس حرام نہ کردی سائبہ ورجیرے  
 توں انہاں کفار اں جھٹلایا جو پل نہاں تھیں آئے  
 توں کچھ انہاں جو پاس تھادوی ہی کوئی سند آسانی  
 وکو شاء اللہ تا حرمنا قول کفار جو ساسی

۱۳۔ مثل تینوں اور اولیاء کی ۱۲۔ ملہ ڈول اور رسی پانی پر آگئی پس بیٹے پکڑ لیا اوسکو اور رویا ۱۲۔ روح البیان  
 ۱۳۔ اس آیت تو ان مجید کا معجزہ ہونا ظاہر ہے جو پہلے بخدی مشرک جلدی یہ بات کہیں گے کہ بعد میں یہ آیت نازل کی ۱۲  
 رونی ۱۳۔ اور یہ بات صحیح ہے کہ ہر چیز اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارادہ سے ہوتی ہے مگر انکا عقیدہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہم شرک بناتے  
 ہیں اگر وہ نہ حکم کرتا تو ہم شرک بھی نہ بناتے اوسکا اور نہ کوئی شے بھی حرام کرتے رونی ۱۲۔ لیکن وہ تھوڑا اور سہرا اور فریب دینے کے  
 اور واسطے شائبہ کہ یہ کچھ کرتے ہیں اور اگر قہین اور اعتقاد سے کہتے تو مومن ہوتے ۱۲۔ خلاصہ



جو میں نشہد اُنک لرسول اللہ اہل نفاق الاندی  
تو میں اہل شرک کی ایک گل کھن ابھی سچہ منیدے  
نہ اس قولوں خود اوہ بلکہ اس گلوں پکڑیدے  
وَلَوْ شَاءَ لَهْدَاكُمْ أَجْمَعِينَ جو میں رب نے بھی کہیا  
تے ہر کفر مال مشیت پاروں چاہے اسد سائیں  
پر کفرانے بُریائی وار ب حکم نہیں ہے کروا  
جو میں کہیا اہل شرک جو بنوں کم نہ بھاگد ساؤمی  
ہُن تو میں قدرتی گھن جو چاہن ارب ایشیک کرے  
كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ لِيُكَلِّمَ بَنِي إِسْرٰءِيلَ  
وَلَا يَأْمُرُ بِالْفُسَادِ ناه رب حکم کرے بُریایاں  
إِنَّمَا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِنَّمَا تَنكَرُوا وَأَنتُمْ سَوَّاحٍ آتَے  
جاں کمان یاد دہو چہ بندہ کھو کھرا چھانے  
اسال لازم ہو جو امر کچھو منہ بھب اُس تائیں  
ناکارن داس وہم یہوداں اگلی آیت آئی

وَلَوْ شَاءَ لَهْدَاكُمْ أَجْمَعِينَ جو میں رب نے بھی کہیا

قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهْدَاكُمْ أَجْمَعِينَ

کہ میں واسطے اس کے ہے دلیل پہونچی ہوئی۔ پس اگر چاہتا البتہ ہدایت کرتا تم کو سب کو \*  
کہہ وت ہو رب کارن حجت پوری پہونچن والی  
ایمان اختیار سی طلبی ربنوں ہو منظور  
اسوچ ہو اوہ چہیز کہن جو خود سانوں مختاری  
جے جہر قدر حق ہونہ سی کیا حاجت کتب سلاں  
پس جو چاہے رب کر دہایت بھناں تسان کمانی  
تہیں کے کل خلقت رب آگوسے عاجز مجبوروں  
رب خالق اتے بندہ کا سب اہل سنت اقرار سی  
ابہ سلسلہ امر و نہواہی والا ہوندا نہ مقبول لال

قُلْ هَلْ مَنَعَكُمْ أَلَّا يُشْهِدُوا أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَذَا فَإِنْ

لہ نہ حجت خیال نہیں کرتے کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی خطا کی نسبت اپنے نفس کی طرف کی تو حجت باقی جیسے کہ تھا رہتا ظلمنا انفسنا انو  
اور شیطاں نے اپنی نافرمانی کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف کی تھی اور اسنے نسبت باقی ۱۱ اطلوا فی سلعہ من اس قول سے یعنی کہتے ہیں تعالیٰ نے ایسا  
ہی حکم کیا جو اور جس چیز پر ہم میں آپس میں راضی ہو جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف میں وَاذْفَعُوا فَاغْتَسَّ قَالُوا وَحْدَنَا عَلَيْهِ  
آبَاؤُنَا لَنَبْتَغِيَنَّكَ وَهَ بَرَاءَتِ تُوہر تہو یا یا جہنہ اپنے باپ دادے کو آپس میں لگا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ان اللہ لایامر



شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا  
وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ

کہے اور گواہوں میں نہ گواہی دے جو گواہی تمہیں یہ کہ اللہ حرام کیا ہے یہ لگے گواہی دیں پس گواہی دے تو تمہاری  
اور مت پیروی کر خواہشوں ان کو کوئی کہ ٹھیک یا نشانوں ہماری کو اور ان کی کہ نہیں بیان لاتے ساتھ  
آخرت کے اور وہ ساتھ پروردگار اپنے کے شریک تمہیں

کہ تمہیں لیاؤ شاہد رہتے دین شہادت جیہے پھر جے اوہ دین شہادت نہ دیتوں انہاں تک گواہی نہیں کھیلے نوں میں تے ربناں شریک ٹھہرندے جو مشرک ہو مکذّب لوگ جو ہوں گواہ انہاں دے ہو شہادت اس طرح کا فرق اسق دی نہیں شہادت	سائبہؓ بیچہ اندھ ٹھیک حرام نکھیرے ناہ پیروی کریں تنہاں جو آیتاں اسان جھوٹا وں ہی یعنی کرو گواہ جو منصف تے اوہ نہیں ساندے نہ ہی مقبول شہادت اوہناں تا تک طرف تنہا دے تے اہل انکاروں چاہیو کرنی طلب ویل سعادت
---	---

### اشارات

حدیث اندر تفسیر لازم پکڑو و دھکھیکو گائیں سدا جو گھیکو دھکھ گائیں روا ہی ہو کشف اوس اندر بعد سوال جواب اللہ فیصلے وار بول سکھلایا	تے گوشت اوس دیوں پر پیڑا بیچ روح البیان لکھنا تے گوشت اوس دیو پیاری و سیا خاص پیغمبر جوں اگلی آیت اندر اوسدا ذکر خدا فرمایا
---	---

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي  
حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَضَعْتُ لَكُمْ لَعْنَةً تَعْقِلُونَ وَلَا تَقْرَبُوا  
مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ  
وَالْيَزَانُ بِالْقِسطِ لَا تَكْفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدُوا

اللہ یعنی اسی بات پر جو تم نے حلال کو حرام بنا لیا جو ۱۲ آیت جو گواہی انہی موافق ہو انہیں نفسانی کے جو یا کذب کی شہادت ہو اور نفس سے ۱۳  
تلفیع باوی ہو تا کہ اگر گرم سلسلے وغیرہ نہ پائے جائیں تو اکثر باوی مرضیں ہر جاتی میں ۱۲ فقیر سید محمد لطیف شاہ



یہ سب دفاکر و مارکر

وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَيَعْمَلُ لِلَّهِ أَوْفُوا ذَلِكُمْ وَصَّكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

کہہ آؤ پڑھوں میں جو حرام کیا ہے پروردگار تمہاری نے اوپر تمہاری یہ کہ نہ شریک لاؤ ساتھ اوسکی کسی کو اور ساتھ  
بہا کے احسان کرنا اور مت مارڈالو اولاد اپنی کو اور افلاس کے سے ہم روزی دیتی ہیں تمکو اور اونکو اور مت  
نزدیک جاؤ بھی بیٹوں کے جو کچھ ظاہر کر اس میں سو اور جو کچھ چھپا ہے اور مت مارڈالو اس جی کو کہ حرام کیا ہے اور  
مگر ساتھ حق کے یہ بات نصحت کرتی ہے تمکو ساتھ اوس کے تو کہ تم سمجھو اور مت نزدیک جاؤ مال یتیم کے مگر ساتھ اس طرح  
کے کہ وہ بہت اچھی ہے یہاں تک کہ پہنچو جوانی اپنی کو اور پورا کرواپ اور تول ساتھ انصاف کے نہیں  
تکلیف دیتی ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اوسکی کے اور جب بات کہو پس انصاف کرو اور اگرچہ ہو صاحب  
قربت اور ساتھ عہد امد کے و فاکر و یہ بات نصحت کرتی ہے تمکو ساتھ اوسکی تو کہ تم نصحت پکڑو

کہتا و میں وصال پڑھ کو تسال کتاب خدائی  
تے مال بیٹوں احسان کرو تیس نیکی تو بھلیائی  
اسیں نق تسالوں نیدی ہاں آئے انہاں تائیں  
نہ قتل کروین حقوں جان جو رب حرام بنائی  
نہ مال یتیم نیڑے جاؤ مگر اں بہتر چالوں  
ہو پور کر جو پ و زن تیس نال انصاف تامی  
جاں کوئی بات کہو تا اسد جوہ انصاف کماؤ  
ایہ ربتاں و غط کر نیدا تائیں پھر نصحت پندل  
ایمان اسلام احکام من تے کرنا ترک گناہاں

یہ سب دفاکر و مارکر

اشارات

کرن حکایت وقت نزع کسی لکڑی تولن والے کہیا کسی کہہ کہہ کنہدا قدرت نہیں مقالے

لے یعنی معنی تعالو اکا اصل میں اوپر آ جاؤ کہیں جو شخص اوچا بیٹھا ہو وہ نیچے بیٹھنے والیکو بولتا ہو اوپر آ جا پھر یہ معنی عام ہو گیا واسطے ہر ایک اپنے  
اور نیچے اور پر بیٹھنے والے کے کہا جاتا ہو ۱۲ مارکر سکھ اور کہا بعض نے ان لافترہ کو ایں لانا نہ ہو اسو اسطے کہ شرکنا حرام ہو نہ اوسکی ترک یا جس طرح  
زائد ہو جانا نیز میں قال یا بلیدیں ما متعاک کو اور زائدہ لفظ ہر ایک بیان میں آخر آتے ہیں جس جگہ سننے والو کو فاعل کا مطلب سمجھنے میں فعل واقع ہوا  
ہے تو پھر اوچک لفظ کا زائد کرنا مضائقہ نہیں رکھتا ۱۱ فاعل سکھ و احسنو احسانا مال یا پ کیٹھا احسان کرنا واجب واجب کیا اور واجب  
احسان کرنا واجب ہوا تو اسکا ترک کرنا حرام کیا اور فو کر کیا اوسکو حرمت میں بھی نہیں جو بعد اسکے امر و نای ۱۲ اذلت کہا معاملہ میں دیکھ عایکم  
تک آیت ختم ہے اور لا فترہ کو بالوالدین احسانا صابدا حکم میں اسی طرح کہا صاحب فقیر کہنے اور کہا بھیناوسی نے ہو سکتا ہو کہ ما  
استغنیہ یہ ہو معنی یہ ہو جو کیا بیٹھنے کیا ہو حکم احسان بالوالدین کا ۱۲ سکھ ظاہر ہو جو درمیان تیرے اور خلقت کے ہو او یا باطن وہ جو درمیان تیرے  
اور اسکے ۱۲ سکھ بہر سول یہ ہو جو خلقت کو یتیم کا مال رکھنا چاہو ۱۲ سکھ یعنی تول اور پ میں اگر تے کوئی بغیر قصد کے قصود واقع ہو جائے تو اذ  
ہم متا کر تو مگر جب تک تمہاری ولیوں اتفاق کرنا منظور ہو بیٹھنے ہے نہ دیر ہو حکم تکلیف نہ دینی کا ۱۲ زونی سکھ اور عہد امد تعالیٰ کا دین و شایق الام



ہو جس پوچھیا اوسنوں پورا قول کیتنا یا تاں  
مگر ان کدی تر از وچ جاں پیانبار ہواؤں  
تا نظر ترحم تحقیقوں فرمایا اللہ سائیں

کنہد امیر سے قول اندر ناہ پیا قصو کدائل  
تے میں سنوں معلوم نہ کیتا پھسیا ایس خطاؤں  
تسیں اپنی طرفوں کو جوطاقت باقی عفو عطا میں

وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ

يَكُفُّ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

اور تحقیق یہ خبر لہجہ میں پیروی کروا دیتی اور پیروی کرو اور راہوں کی پس تفریق کر دینے تکملاً راہ ادوس کے سے  
یہ بات ہے کہ نصیحت کرنا ہے تمکو ساتھ اس کے تو کہ تم بچو۔

تہ یہ احکام جو ذکر ہو تو اخلاق حمیدہ سارے  
پتھر البعدار اسید سے ہو و نال اخلاص یقیناں  
جوانجے چاہئے راہ سید ہے کڈ ہے راہ شیطاناں  
ایہ رشتاں کرو نصیحت نال اوس شاید ڈرو کہ اپیں  
جو کچھ ہاں لیکٹیں تے سانوں شاہ رسل فرمایا  
جو اگر اگلا اوس راہ متفرق راہ کٹی دسیا و ن  
بھی وچہ مدارک خاندن ہور معالمت نقل لیاے  
دارمئی اتے نسائی احمد کرن روایت سارے

رضاء خوشنودی ساڈی دی ایہ رستی ہین سوہاڑی  
نہ ہور راہ ندی تابع ہوو جو کڈ ہے بیدیناں  
اوہ ٹھیک جد کردین تسانوں راہ کنوں فیشاناں  
اتھچ معالم خانن بن مسعودوں کرن بنائیں  
ایہ ربدارہ پھر سچے کجے کچھ لیکاں سمجھایا  
تیس ہر راہوں شیطان بلاوی اپنی طرف الاون  
بھی وچ روح المعانی ہور خلاصے وچ سمجھائے  
مشکوٰۃ جلد پہلی دے اندر ہو ٹو صاف تائے

ملہ گنجب حتی المقد و کوشش کرد اگر چه تقدیر اس ہو کوی نظار نہ ہو چنانچہ معاف حی صیہ فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ شکلا یکلف اللہ نفسا الا  
 وسما کثر شی کوشش کرنی شرط ہو ۱۱ خلاصہ روح البیان ملہ پیرا کے یہ آیت رخصی ۱۲ ملہ وعن عبد اللہ بن مسعود قال خط  
 لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا قال هذا سبیل اللہ ثم خط خطا عن یحییہ وثیما لہ وقال هذا سبیل علی کل  
 مہدیل فیما سخطان ینفذوا الیکہ وقد مران هذا صریحا علی مسبق فیما فاتبعوا الیکہ رواہ احمد والنسائی والدری صفحہ ۱۵۱۵ -  
 اشتہر المعات ترجمہ فارسی مشکوٰۃ جلد اول یعنی روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
 ایک لک بکچھنی واسطے مثال سمجھانے ہمارے کہ اس سفر فرمایا یہ راہ ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کا پھر کئی اور لکیریں اس لکیر کے ارد گرد گونے کھینچیں فرمایا یہ راہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 پھر ان راستوں میں سلطان اپنی طرف بلاتا ہے اور پھر حضور نے یہ آیت پڑھی اذ کلموا محمد بنوری نے زیر اس حدیث کے:- پرشیدہ و نامکہ کہ اتفاق  
 امت بہت ناموس و سرفرد و مسیح وارد شد است لکن نریاں طریق کہ مدارک گفتہ در واقع گفتہ است کہ کیا فرق اسلامیت بہت است معقول و شیعہ  
 و خوارج و مجریہ و نجاریہ و مجریہ و مشبہ و نجیبہ بعد انزال معقولہ راست فرقہ و شیعہ راست و دو فرقہ و خوارج بہت و در جہ و در پنج بجایہ راسمہ و مجریہ  
 و مشبہ لافرقی نہ کردہ و فرقہ ناجیبہ ل سنت و جماعت اند مجموع بہت و دو فرقہ شد انتہائی اگر انگریز پگمانہ معلوم شد کہ فرقہ ناجیبہ ل سنت و جماعت  
 اند و این را راست و راہ خداست و دیگر راہ ناجیبہ نام است و ہر فرقہ دعویٰ میکند کہ راہ راست است و نہ سبب دعویٰ جواہر البیانی کہ اس خبری نیست  
 کہ مجہود دعویٰ تمام مشورہاں باید و رواں حقانیت اہل سنت و الجماعت است کہ اس دین و اسلام بقول آمدہ است و مجہود عقل برداں وافی نہایت  
 و بتواتر اخبار معلوم شد کہ بہت متبع و انفرادی تفیق گشتہ کہ سلف صالح از صحابہ و تابعین و از سلف متقدمین بہ یکجہں یکاں بودہ  
 و ایشان تہری بودہ اند و از حدیث اہل البطلان صحبت و محبت کہ باں قوم داشتند قطع کردند و در مکتوبہ و محمد بنین اصحاب (القبیہ حاشیہ صفحہ ۳۱۲)







جس غیرت دین ہو سو گمراہاں گمراہ پھانے  
ہن دیکھو کبھی دے ہو کے کہہ دو جو دے سکے  
اوہ دشمن اسلامی جہاں شکلاں اسلامی بلا لیاں  
شل نصاریٰ طور طریق انہاں بے دینانہ ہوئے  
جے دینی علم مقدم رکھد اوپر کل علمواں

جو آپ ہو گمراہ اوہ گمراہوں کوین کچے عیانے  
جہاں کھیں روشن انہاں گنہاں میںیاں چڑھی چکے  
ہو طوطیوں رسول اللہ کیوں کیتیاں سخت جدایاں  
دینی علم طریق ہاؤں ہو بیزار کھلوئے  
تے چال سلاں چلندری پاندی برافضل عموماں

ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ  
نَشِئَةٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّعَالَمٍ يُقْلِقُ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ

پھر دیا تھے موسیٰ کو کتاب پورا کرنا نعمت کا اور اس شخص کے کہ نبی کرتا ہو اور تفصیل کرنا واسطے ہر چیز کے  
اور ہدایت اور رحمت تو کہ وہ ساتھ لقاء پروردگار اپنے کے ایمان لاویں

پھر وہی اس کتاب موسیٰ نو نعمت نیکانہ سی  
تا وہ ملے ربانی و نال ایمان لیاون  
اسلام حرام ایہ چیزاں کیتیاں اپنی روز انزل تھیں  
تے ہر شے جدایاں تے رحمت ہو ہدایت نوری  
احسن کنوں مراد موسیٰ یا تابع نفس فرماون  
امت نول پر سن کھلیاں رحمت رہی اصل تھیں

وَهَذَا كِتَابُنَا أَنْزَلْنَاهُ مَبْرُكًا فَاتَّبِعُوا لِنَقُولَ لَكُمْ تُرْحَمُونَ إِنَّ تَقُولُوا إِنَّمَا

أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلَى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَفِيلِينَ

اور یہ کتاب ہوا ناری تھے او سکوبرکت والی پس پیروی کرو اوسکی اور پرہیزگاری کرو تو کہ تم کہے جاؤ ایہ انہو  
کہ کہو سوا اسکی نہیں کہ قاری گئی تھی کتاب پر وجہ اعتد کے پہلو سے تحقیق تھی ہم پڑھنے اون کے سے التبتہ غافل

ایہ باریکرت قرآن اسان گھلیا تا تسک و اطاعت  
تے ایہ تہیں کہو جو اترا او پر یہود نصاریٰ  
تا نہ کہو یہود نصاریٰ سہلی کتاب الہوں  
جو بولی سادی عربی انہاں کتاب عربی آہی

معلم ہوا نبوت عیسیٰ موسیٰ عام نہ آہی  
تے رب تھیں ہوتا سال و رحمت ہو ہو کر امت  
جویں پہلو سا تھیں اسیں چھنوں ہو غافل ہاوی  
کتاب اپنی اوہ پڑھدی تو سال سمجھ نہ آوندی اہوں  
اعتراض انہاں تو ان کارن نازل حکم الہی  
نہیں تے عذر ایہ قابل ذکر نہ ہوندا ہرگز جہانی

أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّا نُنْزِلُ الْكِتَابَ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ فَقَدْ جَاءَكُمْ

الْحُكْمُ فَاتَّبِعُوا آيَاتِي لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ

ملہ گفت اور دعا سوا اسے کہ اختلاف زبان کا کوئی معقول عذر نہیں ہوا سوا طوطی جو قرآن مجید کی زبان نہایت نیکو کافی ہوا ان سب کو عربی



بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةً مِّنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ بَيِّنَاتٍ لِّلَّهِ

وَصَدَقَ عَنْهَا سَجَرٌ مِّنَ الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنَّا سَوْءَ الْعَذَابِ

بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ

یا کہو تم اگر اتاری جاتی اور پرہیزی کتاب البتہ ہوتے ہیں راہ پائیوں لو ان سے پس تحقیق آئی ہے تمہاری پاس دلیل پروردگار تمہاری اور ہدایت اور مہربانی پس کن ہو بہت ظالم اس شخص سے کہ جھٹلاؤ نشانوں اللہ کی کو او پھر ہو آئے البتہ خبر ان کو ہم ان کو جو پھر رہے ہیں نشانوں ہماری سے برا عذاب بسبب اسکے کہ تھے پھرتے۔

تے ایہ بھی آکھ نہ سکن جو اس سال اوندی حکم خدا سے پس ای لوگو تسال تسال ڈریوں صاف دلیل ال آیاں پھر کہہ ڈالو تحصیل ظالم و دھ جو آیتاں رب جھٹلائے جلدی بدل دیو انکو ایسیں او نہاں لوکاں تائیں پاروں اس جو قرآنوں اوہ ٹرہٹ رہندے آہے قرآن او تار یا زبان تسال فوج و سپارہ ہدایت بھی حمت کارن اہل ایمانان ہی قرآن رباناں جو بنی اخیر زمان امت و اہل بیت شاہد آیا گواہ امت پریشک بنی جو خود خالق فرماوے یعنی ہوگ سول تسال پر شاہد بھرے گو اہی ہن اکھیاں ڈھیاں میں شہادت روانہ و شریعت ہن کلمہ پاک بنی دا پر ہدی امت بنی سداون وچہ شرک ڈبے جو حرص ہوانوں شرک خدا فرمائے ایہ باجھ خدا دی ناموں کٹھے کرن حلال نہ ڈروے ہو و حرام جو ذکر ہو و او نہاں طرف خیال نہ لیاون جو مال پیو و احق بعد خدا دی اوسنوں لوں بھلا یا خدمت رحمت مہر محبت مٹھا بول زبانوں

۱۔ جو کہ انواع بارک اندوائے اپنے باب کی مشہور کر کے پھر اسی کے جواب میں انواع محمدی بنایا اور باب کی عقیہ کو شرک کہا اور اس کے اعمال کو حدیث کے خلاف تصور کیا جیسے کہ انواع محمدی کے مقدمہ سے واضح ہوتا ہے ۲۔ احوالی



خمر زناہ لواطت جو ناحق ہوں لڑائیاں | کہنے بغض ہو جس عداوت ہو رکھی برائیاں

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ

رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ

مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا قُلِ نَنْتَظِرُ وَإِنَّا لَمُنْتَظِرُونَ

نہیں انتظار کرتے مگر یہ کہ وہ اپنے پاس سے یا آدی پروردگار تیرا یا امین بعضی نشانیاں پروردگار تیرے کی جسدن آوینگی  
بعض نشانیاں پروردگار تیرے کی نفع دیکھا کسی جی کو ایمان اسکا کہ نہ تھا ایمان الایا پہلے اس سے یا نہ کیا تھا  
بیچ ایمان اپنے کے بھلائی کو کہہ منتظر ہو تحقیق ہم بھی منتظر ہیں

لَمْ يَنْتَظِرُوا إِلَّا بَعْضَ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا قُلِ نَنْتَظِرُ وَإِنَّا لَمُنْتَظِرُونَ

یا آدی اوہناں عذاب تیرے یا اسباب آیاتناں | تے نکلن دانتہ الارض سدا ہوں فلکوں اہن عیسیٰ دا

یا بعض نشانیاں رب تیرے یا اسباب آیاتناں | جسدن آوین بعض نشانیاں قیامت والیاں تیرے

جو ناہ ایمان آہ اس پہلے نال یقین صفائی | توں کھادیکو ایہ کم اسال بھی ایہ او دیک ایہائی

معنی خیر اخلاص جو بہت منافق باجہ اخلاصوں | توبہ عاصی مومن دی اُسدن مقبول الاون

پھر وہ چہ عالم خازن در منشور مواہب نا لے | بصری حسن کہیا جس قبل طلوع ایمان لیاندا

تا وہ نیکیاں اوسیاں اہن نام مقبول تسمی | جوں بنی کہیا اُن کہ توبہ ویلا وقت ایہائی

جو اُسدن لڑکا جتے تے یا پیش بلوغوں کاٹی | پوج در منشور جہاں سوچ ڈبے سجدہ کرے الہی

۱۲ اس واسطے کہ بعد اسکے اور کوئی علاج نہیں ہے جزو شتوہ عذاب ہے کہ ۱۲ دلیل ہے اس شخص کی جو ایمان میں عمل کر دیا تھا پھر اور عباسی  
والی دلیل اس کی جو اعمال کو داخل نہیں سمجھتے لیکن میں مگر خیر سے مراد اخلاص ہے ۱۲ دلیل ہے اس شخص کی جو ایمان میں فقط ایمان رکھنا تھا اور نیکیاں ۱۲

۱۲ اس واسطے کہ بعد اسکے اور کوئی علاج نہیں ہے جزو شتوہ عذاب ہے کہ ۱۲ دلیل ہے اس شخص کی جو ایمان میں عمل کر دیا تھا پھر اور عباسی  
والی دلیل اس کی جو اعمال کو داخل نہیں سمجھتے لیکن میں مگر خیر سے مراد اخلاص ہے ۱۲ دلیل ہے اس شخص کی جو ایمان میں فقط ایمان رکھنا تھا اور نیکیاں ۱۲



جال وقت طلوع کا آویس ہو کر دوا فیروز بار سے  
 نا حکم ہو چڑھ چڑھ دیوں نے تک اودہ دن کوں والا  
 یہ عبد الباقی عمر وں سوج افن چاہے تن واری  
 تن اکل اقد رابوین ہی گذری وقت تداہاں  
 اودہ لوگ جو پڑھن لطیفہ راہیں اٹھ اٹھ جھاتیاں پاسن  
 پھر جبرائیل خدا دی حکوں کہسی سوج تائیں  
 سوج تے چن روں اکھن موت قیامت آئی  
 وچہ یک روایت مشرق ہوئی مغرب طر پیکر  
 بندی ریکر بند ہو سن کرے آواز منادی  
 جنت دیاں وایاں تھیں توبہ دا در کھلا  
 پھر وقت دے نہ چھپتا میں مٹر کچھ تھند آدے  
 پانی نال ندامت والی توبہ دا رکھ پالیں

الحمد لله الذي جعل في الدنيا والآخرة ما يشاء

بھی تبلیغ تعلیم کر داتے منگے افن غفار سے  
 جاں کہو سوج نوں پھر دورائیں ٹھہر بار سے کمالا  
 تو عرض کر دی توبہ بندو میراں کرن اوڈیکان بھاری  
 کہیا ابن عباس ایسہ قدر جانن گولکی کچہ ناہاں  
 جمع ہو سن وچہ مسجد رور وڈا اڈے نیر ونا سن  
 ہن حکم تینوں چڑھ لہندیوں کھسائیہ انو ضیائیں  
 اورک حکم اکھوں لہندیوں سوج چڑھسی بھائی  
 تے مغرب مشرق طرف ہو کس سوج حدیث تبار  
 بن توبہ دا در بند گیا ہو وقت کو صکار بادی  
 وقت ایہی ہن کرے توبہ بخشے رب تعالیٰ  
 جسک کارن پاپ کمایں سن ننھوں اودہ جاوی  
 پھل اوسداوت بخشش رحمت پا و نیگا ہر حالیں

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ أَمَّا

أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يَذِّبُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

تحقیق جن لوگوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنے کو اور ہو گئے جماعت جماعت نہیں تو ان میں سے  
 بیچ کسی چیز کے سوا اسکی نہیں کہ حکم ان کا طرف اسکی ہے پھر خبر دیگا اونکو کچھ اوچیر کے کہ تھے وہ کرتے۔  
 جنہاں ٹکڑے ٹکڑے دین کیتا خود ہو گئے ٹوٹے ٹوٹے  
 کوئی ہوا جس بیہودہ ہوا کوئی بنیا ہے نصرائی  
 پھر دیسی اجر تنہاں رب جو انہاں نیکی بدی کائی  
 کہیا جہاد شیعہ ہیں جو بدعت والے سارے  
 تے ابوامامہ تھیں وچہ در مشور حدیث لیا یا

الحمد لله الذي جعل في الدنيا والآخرة ما يشاء

لہ وہ صاحب قرآن ہونگے اور ہر ایک اپنا وظیفہ ختم کر کے دیکھے گا جو ابھی تک رات ہو اسی طرح پہری ہر ایک دوسرے کو پکارے گا  
 اور لوگ جمع ہونگے اور روئیں گے آگے پروردگار عالم کے تضرع اور عاجزی کر کے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام حکم رب علیل سوج کو سنیں گے  
 کہ حکم شہنشاہی اسی طرح پہری ہے کہ تو اپنی غروب ہوئی جاگے طلوع کر اب فیروزہ نور نہیں رہا سوج اور چاند روئیں گے اور چلائیں گے  
 کہ وقت موت کا آیا قیامت قریب آئی پھر اسد کے حکم واپس غروب ہوئی جگہ سوج کرے گا ۱۲ گھنٹہ یعنی فیصلہ انکا اسد تبارک و تعالیٰ کی  
 طرف ہو وہ انکو لے گئے کی سزا دیگا ۱۲ اخلاصہ ۱۵۵ روایت کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور ۱۴ سے ۱۲ اخلاصہ ۱۵۵ اور گروہ سے مراد



دین کنوں اتھ اراہی دین مراد ایہا ٹی  
یا جوین فرقیاں مسلماناں ویچ تفریق خواری  
اوہ سارے دونخ وچہ سداون ہکلو ریڈ ٹی  
تافرنا یا میں جیتے ہں اتے میرے یار پیارے  
مسلم ویچ نبی کہیا جو پیل تسال تھیں آہی  
ہو کلی تفریق مراد اختلافوں نظر سی آیا  
جو میں اہل سنت بن فرتے سداوے وچہ گراہی  
تا آل صحاب اماں اوپر چال سنت دی سارے  
قرآن حدیث اجماع اُمت ہر قیاس چلے ایہ چارے  
اہل سنت مشہو ہوئے بن پیر وچو ہاں اماں  
جونہ جتنی ناہ شافعی ناہ حنبلی بھی مالکی ناہیں  
وچہ طحاوی اوہ ایس نے بدعتی بن الاٹے

تفریق مراد کلی تفریق یہود نصاریٰ و اہی  
اتے حضرت کہیا تہتر فرقے اُمت ہو گئی اری  
تا یارال پوچھیا کیر حضرت فرقہ اوہ ایہا ٹی  
تریزی نقل حدیث کیتی ایہہ کہن محدث بھاری  
اختلاف کتاب خدا وچہ پائے رمل اوہناں ج ساہی  
اصول فروع جنہاں کھو دکھ سب وڈا فرقہ پایا  
تے اہل سنت اختلاف سراسر حجت ٹھیک آہی  
تے اوہ سب چال بنی دے اوپر آہو ریکہ پیارے  
بن لیل شرعی بن اس گراہی دم ساڑے  
چو ہاں تھیں تقلید کی دی کرنی واجب تاماں  
جوہی دی تقلید نہ کروا اوہ پت بدعت راہیں  
جوہک مذہبوں ول دوجو مذہب کی نکل سداے

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَلَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا

مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ

چھوٹا ہر

جو کوئی لاوی بھلائی پس اس کو دس برابر اسکے ہو ورس برابر اسکے اور جو کوئی لاوی بُرائی پس میں نے تمہارا ویگا گراہنا دوسکی اوہ نہیں  
جو نیکی کراو اس بدلے دس نیکیاں اوہ پائے  
نہ بدادے تے جہاں مگر اس مثل جو بدی کما ٹی  
دس حصے ہو ادنیٰ سنت سوتا میں روٹا وے  
جے مجتہد پیل کرو تا اسنوں بھی کہ اجماع آوی  
ہے لا الہ الا اللہ بہتر نیکیاں شاہ رسل فرمایا  
پھر کنوں ضاحجت رہدی کوئی نیکی دودھ ناہیں  
جو وچہ بقا باسداے ہو کے دھوٹن رضائیں  
ایہ آیت پڑنکے نبی کہیا وچہ خازن معالم آٹیا

جو بدی کراو اس بدلے دس بدی لکھا ہے  
تے اوہ ظلم نہ کیتے جاسن کمی بیشی سنگ کا ٹی  
تے سنت سکونوں زیادہ پر بھی وعدہ نظری آوے  
تو ٹھیک اراویوں بھی کہ نیکی محض عزم تھیں پاوی  
جاں کہ نیکیوں میں نیکیاں وعدہ عام لہی دسیا یا  
ایہ نال اتفاق مسلم مسئلہ وچہ خلاصے پاٹیں  
خوشنودی رب کیڈک ہو سی لکھ تھیں سمجھاٹیں  
جو میں اہل گٹھا آوی میں اُصول گزار آواں فرمایا

ایہ آیت پڑنکے نبی کہیا وچہ خازن معالم آٹیا

لہو تفریق اُمتی علی ثلاث و سبعین ملۃ کلام فی النہایۃ واحدة قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما نا علیہ اصحابی اس روایت  
کوئی چھپیں روایت کیا ہو نبی فرمایا آپ میری امت کے بہتر فرقے ہو گئے رب غنی مگر ایک فرقہ جات پانویا ابو کا عمر لکھتی کردہ کونسا فرقہ ہو گا م



جو میں مل کر آؤ میں اس سوال آواں باع ہفہداری  
جو میںوں رنج ملے جسے اُسدی ہوں گناہ زیادے  
جاں مشرک کو والیاں کوڑا دعویٰ دلوں بنایا

جو میں مل باع آؤ میں دُریا آواں سول پیاری  
وہریاں خاک دیاں تھیں تاجی تختیاں اوس فادے  
جو ساڈا دین خلیلی تار ب کوڑتہاں بنلایا

قُلْ إِنِّي هَدَىٰ رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ دِيَّا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ  
حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قُلْ إِن صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي  
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ

کہہ تھیں ہدایت کیا مجھ کو سب سے فطرت راہ سیدھی کہ دین اتوار دین ابراہیم حنیف کا اور تھا شرک یا نیوالوں کے کہہ  
تھیں نماز میری اور عبادتیں میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے اسدی ورد گاہ عالموں کے ہی نہیں ایک  
واسطے اوس کے اور ساتھ اوس کے حکم کیا گیا ہوں میں اور میں اول مسلمانوں کا ہوں

کہہ شیک ب میری بینوں سدا راہ دیکھایا  
تے نام اہل شرک تھیں ابراہیم خلیل ربانی  
ہے کارن رب جہانناں کوئی شرک نہ جسدا پایا  
نسک یہی قربانی اتے ہو کر کل عبادت مالی  
اُمروت والا کلمہ بہت تاکید حصر تبلا وے  
تعلق خالق وے سنگ تعلق تھیں وہ جاوے  
ولید غیر وے پت کہیا بنی نوں کہے ہائے  
تا تیرے کل گناہ اسیں پیڑ وے ہاں راج چاندے

قُلْ أَغْيَرُ اللَّهُ ابْنِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا  
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ  
فِيهِ تَخْتَلِفُونَ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ  
فَوْقَ بَعْضٍ رَّجُلًا لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ



# وَإِنَّكَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ

ع

کہا خدا کے ڈھونڈول میں پروردگار اور وہ پروردگار ہر چیز کا ہے اور نہیں کمانا کوئی جی مگر اوپر اپنی اور  
نہیں بوجھ اٹھانا کوئی بوجھ اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا پھر طرف پروردگار تمہارے کے ہے پھر جانا تمہارا پس  
خبر دیکھا تمکو ساتھ اوچنیر کے کہ تم ہیچ اوسکے اختلاف کرتے اور وہ جس نے کیا تمکو جائز نشین زمین کا اور بلند  
کیا بعض تمہاری کو اوپر بعض کے درجے میں تو کہ آزاوی تمکو ہیچ اوچنیر کے کہ یا نہ تو تحقیق رب تیرا جلد عذاب  
کرنی والا ہے اور تحقیق وہ اللہ کی جتنی والا مہربان ہے

تے حال ہی جو ہر شے دا اس پالنے ہار منا وال  
نہ بھارا اٹھانے وال دوجہ دا کوئی بھارا اٹھانے  
نال اس چیر جو ہر تیس اسی دوجہ مخالف راہ  
تے بعض تسوا البضیوں دجیا نچ بلند ٹھہرا یا  
ہو ٹھیک تیرا رب جلد عذاب کنندہ غیاصلا حال  
وچہ روئی کہیا جو رب ہر شے دا ہووے کمالا  
خالق تے مخلوق اللہ ہر فرق کرن بجلیائی  
اکثر فرقے ظاہر ہوئے گند جہاں دل گھیرے  
عدو اللہ وہ چہ حقیقت دین اسلاموں غالی  
گوڑ کہانیاں کہو اوہناں نوں کہندا ناشر ماندا  
اوسنوں کرے مقدم کل تفسیراں چھوڑ دھکے  
تے ہر ہر قسم اہانت کری تہی دی نال قساوت  
بلکہ صاحب اماں ساریاں اوہ بے سمجھ ٹھہراوے  
چال بنی دیوں نسا جاندا ظاہر وچہ گمراہی  
مرزائیاں کجھتاں نالوں اسدا برا عقیدہ  
تے تک ویر کماون سنگ اس آئے غضب اسے  
ہن سنگ عدو اللہ دل پیٹھے چھوڑ حدیث بنائیں  
ایہ طوفان نہ سنی جہانے جو ہن پتے بچھیرے  
ہو اللہ حافظ دین بنی دا پاسوں کل بلائیں

کہہ کیا باجھ اللہ دے میں کوئی دوجا رہتا وال  
نہ کسب کری کوئی جو مگر اس نفع ضرر تس آوے  
وت رب لو تساں مرنہا ہووے ویسی خبر تساں  
تو ہے اوہو رب جس وچہ زمین خلیفہ تساں بنایا  
تا ازماوے تسانچ اس چیر جو عذاب تساں  
تے ٹھیک اللہ ہے جتنہارا مہر محبت والا  
تا باقی سب مردوں سکسولاتق ناہ خدائی  
ہن ایت زمانے وچہ جہانے دھندو کارانہ دیکھ  
ہو لب لباب نہاں گمراہاں دا عبادت چکر الی  
تفسیر پٹ فقہ ہر دینی علموں رٹھا جاندا  
جو خود راٹوں تفسیر بناوے اکل بچو کر کے  
تے نال حدیثاں شاہ رسل میاں کھدا سخت عداوت  
تے فقہ تصوف ہو عقائد لیکھے کسے نہ پاوے  
چھو نماز اوس حضرت والی کھری لوں بنائی  
وہ بیاں وچو نکلیا ہے ایہ دشمن دین بنی دا  
ہن لاندہ ہیاں دو ٹول ہووے یک سنگ عدو اللہ دے  
لائمہاں بھی اہل حدیث کہایا چائیں چائیں  
پھلے نصیحتاں جو ایس زانیوں موئے آگیرے  
ہن غیرت اسلامی روپوش نہ آوے نظر کھائیں



آزادی ہر بادی کیتی صنعت پیا سلامی  
چکڑالی مے کفر اندر جو شک ذرہ بھی لیا  
جو صفت بنی وی کری اہانت کفر اسنوں اتفاقوں  
جو کفر کافرے وجہ شکستے یا انکار کما وے  
تے علما وائل کھفتوی مے کافر ہے چکڑالی  
ظاہر ہوں اس کافر و اسی خود حضرت فرمایا  
سُن رافع کرے روایت حضرت شاہ رسل فرمادی  
وجہ اُس حال جو امر بنی تس میری کیتی آوے  
اسیں وجہ قرآن جو پاندی او وی اسیں پیروی کری  
پھر کنوں مقدم ابو داؤد روایت ویکھ لیا یا  
آگاہ ہو و جو کچھ میرے شخص ہو سی کہ ظاہر  
جو لازم پھر قرآن تائیں تیں او پر اپنی یارو  
تے جو شے کرے حرام قرآن اُس کو حرام تمامی  
تے ٹھیک حرام بنی و اکتا حرمت وانگ الہی  
جویں الہی گدے حلال نہیں تیں ہی جو جگہ لے  
ہو کر دندہ سگ بھیاڑ اٹھی شیر جو پھاڑن لے  
نہ لفظ محکمہ تیں حلالوں نال حدیث ہو یا ٹی

حدیث رسول اللہ وی نون جو کہن کلاماں خامی  
اوہ بھی کافر وچہ شریعت مسئلہ صاف دساوی  
جویں وجہ شفا تے شرح اوسیدہ لکھیا ویکھ مذاقوں  
دو لوں کافر وچ کتاباں نال دیلاں ٹھاوی  
جس اندیا بنی لوں دتی ڈاڈھی سخت کمالی  
جویں آجہن ناجہ ہو ترندی ابو داؤد لیا یا  
میں کوئی تسال سپاواں و پر سخت جو تکیہ لاوے  
اوہ اکھیں قرآن نہ میں کسے شے دالے ٹھاوی  
حکم یعنی قرآن اندرین ایس نہ ہو رس پھر وے  
میں دتا گیا قرآن کتاب الہی بنی الایا  
نال غور منجی تے لیٹیا ہووے سمجھوہ خاصر  
جو کرے قرآن حلال تیں سب س حلال شمارو  
ایہ نال حماقت کبر تکبر سخن کرے اوہ خامی  
یعنی جو ناہ وجہ قرآن اوہ نال حدیث گوہی  
تے وحشی گدے حلال ہی جس میں خرگوش لاندے  
ہو جو شل اوہ ناندی ہیں تیں کرے حلال کمالے  
مگر اے بے پرواہ جو اس تھیں صاحب لفظ کافی

لہذا کہ شافعی حقوق المصطفیٰ میں اور بیچ شرح اوسکی کے جو بنائی جو ملا علی نقی نے کہ جو شخص سو کہ کو کالی دیگا یا کالی اکت کرے یا کالی  
عادات صفات اور شریعت اور حالت کو نہ جائے با حقارت کرے یا اپنے کلمات طبیعات میں کسی کلمہ کو حقیر جانے اور رائے نہ کرے یا آپ کی  
ایسی صفت بیان کرے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے لائق نہ ہو وہ ساتھ اجماع علماء کے قتل کئے جائیں گے بھی ہے اوسکی شرافت اور  
اعلیٰ رتبی کا لحاظ نہ کیا جائیگا مگر قتل کرنا بادشاہ یا قاضی کے اختیار میں ہوتا ہے سو وہ بات تو اہل مفسدہ جو ہیں ایسے شخص کو کافر سمجھا کر اس کے ساتھ ایسا  
برتاؤ کیا جائے جس طرح کفار سے کیا جاتا ہے اسلئے کہ قاضی قاضی خاں میں اوسکو کفر کا حکم ہو گا نام حبس کے نزدیک جو شخص حضور کے مال مبارک کو  
ساتھ نصیبے شیخ یعنی چٹو بال کہو تو اوسکو بھی حکم کفر کا ہو گا ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲ ۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵ ۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸ ۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱ ۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴ ۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷ ۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰ ۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱







وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ يَحْيٰى قُرآن تبارک و تعالیٰ  
جو مثل قرآن حدیث نہ ہوندى وحی خداوى پاسوں  
جو کہو مخالف بنی اطاعت فقط قرآن ایہ سائی  
ہر ملک اطاعت مجتہدیناں عمر و ان بھی نالے  
اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم صاف جواب  
اجماع قیاس و دلیلان شرعی بھی ثابت قرآنوں  
جاں کھیتی چرگیاں بچریاں قوم کی دیاں پیارے  
نہ وحی جلی سنگ حکم ہو بل نبی سلیمان تائیں  
وچہ سورۃ انبیاء ۷۷ آیہ و یکھو رب فرمایا  
فَقُتِلَ مِنْهَا سُلَيْمَانٌ وَحِی خفی وچہ نص گو اہی  
جو کہ گراہ ایہ دعویٰ تسال حدیثوں ثابت کیتا  
سُن وچہ سورت توبہ ۶۵ ووحی پلہ وح رب فرمایا  
یہود و حرام نہ جانن جو شے رب حرام ٹھہرائی  
تے حرام نہ جانن جو شے بنی حرام بتائی  
ہر حرم الہیہ و رسولہ و اعطفت اتھائیں  
ہو یا جو کیتی ہوئی حرام بنی نہ حرام شمارے  
جے باجہ قرآن نہ نال حدیثاں حضرت حکم لگائے  
ہو جنس و اعام جو جو شے رب رسول پیارے  
پس ہو یا ثابت وجود حدیثاں نال قرآن ربانے  
جو کہ قرآن نہ متے اوہ بھی کافر ہے التفاتوں

جو پیروی کرن بنی پیروی ربی ٹھیک سدا وے  
تاجہت اطاعت حکم نبی کیوں کو ارب تپاسوں  
تا بنی اطاعت ہر ہر جا ہاگ رب کیوں نال ملائی  
جو یں نسا و سورت وچہ و سیا اسد جل جلالے  
جو کہ اطاعت رب بنی وحی اہل امر و می نالے  
وچہ منزل پہلی جلد و وحی و لکھیا و یکھ عیانوں  
وقت داؤد سلیمان قیاسوں حکم تارے  
وحی خفی تھیں رب جتلیا فیصلہ اوہ تداریں  
داؤد سلیمان جاں اوس کھیتی اندر حکم علایا  
ایویں وحی خفی حدیثاں منکر نوں و س بھائی  
جے وچہ قرآن ہوندا تا منکر نہ اسدی کچہ بیتا  
ولا یحرمون ما حرم اللہ و رسولہ و اعطفت معطوف  
کنوں غرض خیر جو حرمت اونہاں قرآن و س پائی  
وچہ حدیثاں و یکھ حسینیوں لکھیا نال صفائی  
تے عطف معطوف حکم ہر ہر سجا مون شک پائیں  
مثل یہوداں حکم قتل مت خود قرآن تارے  
تا سنگ اپنی تحریم خدا کیوں نبی تحسیم الائے  
کیتی ہو وے حرام دوہاں اوہ کل حرام پوارے  
جو منکر ہو یا حدیثوں منکر ہو یا سورت آنے  
وچہ شروع آیت اونہاں قتل کچھو و ایہ جو یں باکوں

اے اگر اطاعت حدیث اور فقہ کی چائز نہ ہوتی تا حفظ فرمایا ہوتا اطیعوا اللہ پر جا سجا آپکی اطاعت کیوں فرمائی بلکہ اہل  
اور مجتہدین کی بھی اطاعت کا حکم فرمادیا ۱۲ احادیث عنی اللہ عنہ ۳۰۵ لغایت ۳۱۸ تک مطبوعہ محمدی ۱۲  
۳۱۸ قاتل الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ و رسولہ ولا یدینون دین الحق الا ببین قتل  
کو ان لو کہو جو خدا و نبل شانہ کو اور قیامت کے دن کو نہیں نہی اور نہیں کو کہہ کر اسے حرام کیا اور اس کے رسول نے اور نہیں قبول  
کرتے دین حق کو نہ صرف نہی لکھا ہے کہ مراد ما حرم اللہ ہی قرآن مجید ہی یعنی جو شے ساتھ قرآن مجید حرام لکھی اور رسولہ ہی حدیثیں مراد  
ہیں خصوصاً کسی سے حرمت ثابت ہوتی ہو ساتھ حدیثوں کف پس معلوم ہوا کہ جو حدیثیں آپکی حدیثوں کا منکر ہو وہ قرآن مجید کا بھی منکر ہے اور  
وہ یؤمنون بعض الکتاب و یکھو دن بعضی کا مصداق ہو یعنی وہ کچھ حصہ قرآن مجید کا مانگا جو اور باقی سے روگردان رہتا ہے تلف  
چھاپرا اور اسکے اعلان پر نفوذ ہونہ من ذلک ۱۱ احادیث







صدا و اتصال یعنی متصل سنگ ملن فرمانے  
اتصال تے انفصال نوں تھ گنجائش نہیں ہاے

یا الف ازل الام ابد و امیم جو سنہ دو ہاندے  
تے متصل ہر انفصالوں مگر اس وچہ حقیقت پیاری

مخظم

کام باہر ہے یہہ نسخ و اصل سے  
نے کتابت نے اشارت اس جگہ  
و شک نے وہم و خیالات و گماں  
بات یہہ برتر ہے عقل و وہم سے  
جز خموشی کے نہیں چار ایہاں  
سمجھے کیا تو رمز حقی کا یسوت

اے بروں ہر راہ فصل و وصل سے  
نے ہے معنی نے عبارت اس جگہ  
نے نہاں ہونے عیاں ہونے بیاں  
کیونکر ہو دریافت فکر و فہم سے  
نے تکلم نے نظار ہے یہاں  
راقا چپ ہو کہ اولے ہے سکوت

کُتِبَ اَنْزَلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِنْهُ لِيَتَذَكَّرَ اَوْ ذَكَرَى لِلْمُؤْمِنِينَ

کتاب کہ آئیگی ہر طرف تیری پیش ہونی بیچ سینہ تیرے کی تنگی اسے تو کو ڈراوی تو اسے اسکا نصیحت واسطے ایمان والوں کے

نہ تنگی نہ ہو وچہ سینہ تیرے دل مارے چمکائے  
تا مشر کاں سکناں ڈراون اپر ہو دیں آمادہ  
تے حج بعثے شک شبہ وچہ خازن معالم لیایا  
شک نہ ہو تہہ حکم اساو دی وسین ناں تاکیداں  
جو بنی معصوم نہ شک کری وچہ وحی مواہب لیایا  
تہہ مفسر کہیں مراد اتھا اُمت ٹھیک نہاں ہیں  
نہیں تے اثر محال دلاں تے سامع فیض حاصل  
تس بعداری اگلی آیت وچہ خالق فرمانی

ہو ایہ کتاب جو نازل ہوئی تیری طرف پیارے  
نور کلام اسد دیوں ہووے سینہ خوب کشادہ  
تے قرآن نصیحت کارن اہل ایماناں آیا  
سچائی وچہ توحید یا صدق اتویا وچہ وعدہ و عیدال  
ایہ ظاہر خطاب بنی نوں مگر مراد اُمت فرمایا  
کہ ناشک بنی دے حق وچہ منیا جاندا ہاں ہیں  
ناصح اہل یقین دلاور ہونا چاہیے کامل  
پاک کلام قرآن جاں ہو یا موحب دلاں صفا فی

اَتَّبِعُوا مَا اَنْزَلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ اَوْ لِيَاءَ قَلِيلٍ

اے یعنی تیرے سینہ میں اس کے پہنچانے سے تنگی نہ ہو ۱۲ اور عازان میں ہے کہ آیت کا مقدم و موخر ہے یعنی یہ کتاب بچنے تیری  
طرف نازل کی اس واسطے کہ تو اسکا اس کے تو کو ڈراوی اور نصیحت ہی واسطے مومنوں کے پس اس کے بعد ہی ولا یکن فی صدرک حرج  
منہ یعنی منت ہو شک میں قرآن سے اسلئے کہ نہیں ہوتا شک مگر سینے کی تنگی اور فراخی کی کمی سے قرآن کی توجہ کے واسطے جو اسکو حاصل ہے  
عارن شریف ۱۳ جسے فرمایا اقل هو اللہ احد الخ یہ سب تسلیم امت کیلئے تھی ورنہ آپ تو پوری موجدی اور قاعدہ ہے کہ جو حکم لکھا کہ سنا منظور ہو  
چہ وہ حاصل کرے کہ وہی سنا یا جاتا ہو اسی طرح یعنی بخشش کرتا ہے اپنے گناہ کی اس قسم کی خطاؤں میں عفو اُمت سے ہی مراد ہو اگر تیری اصلوانی



مَمَاتَن كَرُون

پیریو کرو او پھینکی کہ او تباریگی ٹھٹھارے پر ورو گار تھارے سے اور نت پیریو کرو سوا او س کے  
اور ورو ستوں کی تھو اس نصحت پکڑتے ہو

تے باجھ اندر سے دو جیاں پا لیں تابع ہوں نہ بھایا  
تالیندی سمجھ ایہ بات مخالف ہوں کنوں بس سبائیں  
ایک ہی بے سمجھی میں کل مٹکو شرک بلاؤں  
وما یطق عن الہوی آن ہوا لا وحی ہو یا امر گرامی  
اوہ جو کچھ کہے سو وحی الہوں وجہ بیضاوی کہنا  
جو منکر ہو یا حدیثوں پس اوہ منکر ہے قرآنوں  
حدیث بھی وحی الہوں ہوئی مومن شکستہ  
تو میں حدیثاں مکہ سر دیوں دوویں کلاماں ظاہر  
جو دیوے نساں سول خدا اوسنوں پکڑن آئے  
اوہ امر کرن نساں بتاں پوچھن پر عیبت زیاناں  
تے اُمتِ نون اتباع ما انزل رب ولوں سمجھائیں  
ما انزل البکم تھیں ماسخت عذاب تنہاں حمانی

تا بعد اری کرو جو رب تساوے نصیب نساں آیا  
 بہت نساں گھٹ سمجھو ہو سب سمجھ تساوے تائیں  
 تے بچراں اوسدیانال موافق ہونا ہر انواعوں  
 مَا نُزِلَ سَنَکَ قرآن حیشاں شامل ہیں گرامی  
 یعنی بتی نہ خواہش اپنی نال کلام کریندا  
 فرق ایہو اوہ وحی جلی ایہہ وحی خفی رحمانوں  
 ایہو چھ کبیر اتے ہو رفسر ایہیں لکھ سدائے  
 قرآن کلام خداوی لکھ بتی ویوں ہر جوین ظاہر  
 تے مَا أَتَکُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوْهُ وچہ قرآن دساوے  
 مِنْ أَوْلِیَاءِ الشَّیْطَانِ جو کنوں جناتے انساناں  
 حضرت نون جد فرمایا توں حکم میرے پہونچائیں  
 تا حکم کیتا وچہ اگلی آیت کرن جے روگردانی

وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ فَمَا

كَانَ دَعْوُهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا أَنْ قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ

فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ فَلَنَقْصُصَ

عَلَيْهِمْ بَعْلَمٌ وَمَا كُنَّا غَائِبِينَ ۝

اور بہت بستیاں ہیں کہ ہلاک کیا ہے انکو پس آیا اُمکے پاس عذاب ہمارا ان کو اور وہ سوتے تھے پیش تھا  
 پکارنا اُنکا جب آیا انکو عذاب ہمارا کہ یہ کہنے لگے تحقیق ہم تھے ظالم پس العینہ سوال کر نیگے ہم اُن لوگوں

۱۔ چھپے اسی جلد میں ذکر ہو چکا ہے کہ قرآن وحی علیٰ اذن اور حدیث وحی خفی ہوتی ہے ۱۱ حلوانی عفی اللہ عنہ سلمہ اور خواہشات  
فاسدہ کی ۱۲ اسراج المنیر سلمہ یعنی ایک ہی اُمت کو حکم فرمایا کہ نابعد اسی کی ریل سچہ کی چوٹیاں نازل ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ساتھ  
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۱۳ سلمہ یعنی وہ تابع ہوا سچہ کی جگہ انہیں کیا گیا ہے تو پھر ان کے لئے عذاب بھی عیب ہے ان کے نافرمانوں کو مٹا دینا ۱۴



کہ بھیجا گیا ہے طرف او کی اور البتہ سوال کر نیگے ہم بھیجے گیوں پس البتہ بیان کر نیگے ہم اور ان کے ساتھ علم کے اور نہ تھے ہم غائب

اساں کنیاں بنیاں و بنیاں سلامت کنو گنا ہاں  
لو طیاں آیا دن نوں قوم شعیب تائیں جو میں آیا  
جو بیشک اسیں ظلم کنندہ پھر اسیں و زجرا سے  
تے امت کنو پوچھو کیا تساں پہنچو حکم و مہر آند  
علم یقینوں جو وچہ دنیا کر دے رہے عملاں تھیں  
مُرسِلین مراد پیغمبر بعض فرشتے کہن مراد اں  
غزالی کہیا جاں جانور اندی تم حساب حشر نوں  
ابو الشیخ کہیا اتھ پہلے سچیں لوح محفوظ سید و  
ارشاد ہو توں حکم اساڈے پہنچائے کہے آہو  
تا اسرافیل میں کر حاضر اوس تھیں پوچھیا جاوے  
لوح ایہ خوشخبری سن او سجا رب دی حمد پوکاے  
و ت اسرافیلوں کچھ پوسی توں کسوں حکم پہنچاؤ  
کہے بیشک اسرافیل تیری احکام دتے میں تائیں  
تا پیچیاں نوں فرماوی جو حکم میرے جہر لہو  
کہن اساں حکم تیری بنیاں سب دسواک الہی  
جو بیشک بنیاں حکم تیری پہنچائے انہاں خدایا  
پہنچے ج وواع دے آہا شاہ رسل فرمایا  
جو کیا احمد مختار محمد سرور دوہاں جہانناں  
اقرار کیا تیں کسویاراں عرض کیتی ہاں پیارے  
تا فرمایا رب دعویٰ کرسی بھی کچھسی میں تائیں  
پس چاہے جہر حاضر ہے اوہ غائب نوں بتلاوے

عذاب آواں اوتھناں آبارائیں ستیاں پیچ گواہیاں  
پھر بعد عذاب آون دے تنہاں ایہو کہنا پایا  
پچھو دوہاں گروہاں کیا تساں دے حکم خداوے  
پھر اسیں ٹھیک بیان کریاں علموں پر تنہا دے  
تے ناغائب پیغمبر آہ اسیں دنیا وچہ تساں تھیں  
بھی جبرائیل مراد الاون بعضے اہل ارشاد اں  
پھر آدمیاں ول متوجہ رب ہوسی سمجھ خبر نوں  
اوہ تھہر تھہر گبندی قہر جلالوں خدمت حاضر تھیوی  
فرماوی رب شاہد لیا۔ کہے اسرافیل بولاہو  
کیا لوح نے حکم ساڈی تدھوتے اسرافیل ساوے  
جو پھٹی جان عذابوں میری ربدا شکر گزائے  
اوہ کہو دتے جبرائیل میں تا اوہ بھی سدا جاتے  
سو میں بنیاں پہنچاؤ بنیاں سکر بیا میں  
طے تساں اوہ کیا کیتے سن کر سن عرض مقیلوں  
سُن کا فکر کن انکار تا امت احمد بھری گواہی  
تا ملک انسان رسول بری و ت جاکو جان بولایا  
اے کو کو تیں کچھسو میں تھیں جان قیامت آیا  
حکم ساڈے تساں دتے کیا تیں پیچو ابناں  
اسیں سب گواہو پہنچاؤ اساں نبی احکام غفار  
توں حکم میرے پہنچائے بنیاں کہاں آہ رب سائیں  
تے رہ میرا پیغام اوستائیں خوب طرح سمجھاوے

لہ یعنی البتہ سوال کر نیگے ہم ان کو کہو بھیجے گئے ان کی طرف اور البتہ سوال کر نیگے ہم سب کو کہو بھیجے گئے یعنی کیا تو ان کو بھیجاؤ اور کس طرح نصیحت  
کی ۱۲ غلامہ ۱۲ ار کو کوں احکام کو سنکر کس طرح ۱۲ غلامہ ۱۲ جیسے پارہ دم کے شرعین فرمایا و کذلک جعلنا کافہ وسطا لتکونوا شہدا علی الناس  
اولیٰ طرح کیا ہے تمکو امت درمیان میں تاکہ تم آدمیوں پر گواہ بنو ۱۲ سنہ یعنی سوال ہو گا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمہیں کیا پیغام بھیجا ۱۲



تے ہو بنی گواہ تسار پر جمیوں خالق فرمایا  
 تائیں عمل اُمت کے حضرت قیامت تیلد تمامی  
 جو فجر نمازیں ہر وہ اُمت حضرت پیش کیجیے  
 وچہ در منشور سوال ہو سی پوچھیں کنوں انہائیں  
 مہری سب تھیں پیش مقدم ہوسن خوشیاں والے  
 نجات ہلاکت والا کل مار ایسے تے آیا  
 پھر علم اساڈا خاص اتے دفتر یومیہ مکنا ندا  
 وچہ در منشور قیامت نول کہے اندا سر فیہ  
 اوہ عرض کرے جو متعلق سن صور امور فلانے  
 تے جانورال متعلق ایہ کجہ اونہاں تھیں چ پائے  
 تے ایہ کہہ سٹریاں اندر ایہ امور سپاں وچ آٹھ  
 تا حروف بحرف ہو سی سب پورا تا پھر میکاٹیلے  
 اوسنوں حاضر کرنا وہ بھی عرض حضور گزارے  
 شغال اتنے قیلہ اتنے اتے اتنے ذریعہ دانی  
 تے روزانہ اس قدر الاء اتنا وچ ہر ساعت  
 پھر اتنا آدمیاں اتے اتنا و تم جانورال نول  
 کوٹیاں کیٹیاں پھلیاں اتنا اتنا رب رحمانوں  
 جال لوح سنگ سیلیاں کہے موند فرق حسابوں آوی  
 جو رہا اوپر فلان رسول فلان فلان آیتاں  
 اتے فلان فلانی منشور اوپر شاہ ابراہاں  
 تے شہر فلان فلان عذاب تیرو سنگ او جاٹے

جو وی کوں الرسول علیکم شہیداً تیرو منشور چ پایا  
 بھی اخلاص نفاق دلائے جانے بنی گرامی  
 اتنا مال علامت ہر پیکری جانے بنی کہیوے  
 عمر علم تے مال جسم پھر وچہ حدیث منائیں  
 تے کنوں حقوق خدا نماز ال پچھہ اول منوالے  
 جو پورا ہو یا وچہ نماز ال اوس کل مقصد پایا  
 کرن بیان اعمال تسار تھیں مخفی کجہ تسار ندا  
 حاضر کرادہ کم جہاں تے مؤکل کیا جلیے  
 تے ایہ متعلق روح انساناں ایہہ جہاں شیطانی  
 امور فلان متعلق تنہاں ایہہ پر ندیاں آٹے  
 تا حکم ہو وس لوح نال ایہنا ندی کل امور ملاٹے  
 حکم ہو سی تدبیر کیا مؤکل جس تے آپ جلیے  
 میں اسمانوں اتقد وزن انوکیل پھٹاں تارے  
 وچہ سال اتنا اتنے وچہ مینے ہفتے اتنا آنے  
 پھر اوس تھیں اتنا کہیت جہت جہاں اتقد عنایت  
 چرندیاں نول اسقد پرندیاں نول اسقد عیانوں  
 سب اسقد رہو یا فرمے لوح سنگ میل کرانوں  
 تاجربل تائیں پچھہ ہو سی اوہ بھی عرض سناے  
 وچہ شہر فلان اتنا ریاں روز فلانے وچہ سچ باتاں  
 حکم آہے وچہ جہاں اتے حرف اونہاں وچہ شماراں  
 کہے ملاء لوح سنگ بحرف بحرف سب پیارے

اور فلان امور فلان متعلق تنہاں ایہہ پر ندیاں آٹے

لہ یہ حدیث قاضی منظم ہی نے نقل کی ہے ہوا بیت عبد اللہ ابن مبارک سورہ ش میں زبیریت وجنابک علی ہوا کلاء شہیداً  
 کہے اور فقیر نے بھی اسی جگہ وچ کی ہے اور لکھو بھی اسی جگہ نقل کی ہے اور در حدیث مذکور میں آیا ہو فیہ فرمہاں بیماہم یعنی بیچاتے ہیں آپ  
 اٹکے چہرہ کو اور عنایت اللغات میں لکھا ہے کہ وہ ناشانی ہے جس سے نیکی اور بدی کی شناخت ہو ۱۲ علوانی لہ یہ روایت نقل  
 کی ہے امام جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر منشور جلد دوم میں اور یہ نقل کی ہے ابو اسحاق نے کتاب غفلت میں مواہب ابن منیر سے  
 دیکھو ص ۱۹ مطبوعہ مصر ۱۲۷۵ھ روایت کی چند ہی اور مسلم اور ترمذی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اے نبی کریم آپ جو سب تم حکم مہارم سے  
 پرش ہوگی اور اپنی حدیث کی نسبت بادشاہ کو پوچھا جائیگا آدمی کو کہ ترو پوچھا جائیگا ازل اپنے سے عورت پوچھی جائیگی اپنے گھر کی نسبت



پھر ملک الموت تائیں کچھ ہو کر وہ سن کر مقابلے  
پھر اتنے غرق ہو چھ پانی اتنی سڑا نہاں تھیں  
اتنے سپاٹھیں کٹیاں اتنے تلے دیواراں  
وحش طیور استفرا تے اتنے کیرے وچہ حساباں  
یعنی لکھیا گیا جو پہلوں اوستھیں پھیر کہ ابیں  
جو شب ساری دے عمل اول دینے پڑھنے کنوں پیارے  
جو اسدے خاص علم وچہ اوسدی خبر نہ لکات تائیں  
جاں ذکر سوال جواب حساب کتاب خدا فرمایا

آدمیاں روح اتے اتنے جتاں روح نکالے  
تے اتنی بن شہید اوہنا پنچ اتنے کفاراں تھیں  
اتنے وچ زمین اتے اتنے مارے وچ پہاڑاں  
حکم ہو سب لوح سنگ میلو میلیاں ملن صواباں  
اک حرف خلاف نہ اسد ہو دی تو وچہ خبر سنائیں  
تے دن دیو مہر راتوں مہر پیش حضور غفارے  
پس اس قدر اوس علموںے خود بنیاں رب خبرائیں  
تا اگلی آیت وچ وزن اعمال اوس بعد سوایا

وَالْوِزْنَ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ  
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ يَمَّا كَانُوا

### بَايْتَنَا يَظْلُمُونَ

اور تولنا اسدن حق ہو پس کوئی بھاری ہوئی تول اوسکی پت گوت ہیں فلاح پائیوا او جو کوئی ہلکی ہوئی تول اوسکی  
پس یہ لوگ ہیں جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو سبب اسکے کہ تھے ساتھ نشانیاں ہماری کو ظلم کرتے  
ہو تولن علماں قیامت نزل حق شک شکوک نکائی  
تے جنہاں پائیکیاں ہولا گھاٹا او نہاں پایا  
اوس تکرے دو چھاؤ باب زبان اوس ابن عباسوں  
جس پلے نیکیاں بھارا اوسنوں کہو بلند پوکاروں  
ہن نصیب بخت نہاں اوس نے پھیر کہ ابیں  
ہو ایڈ فرخ میزان جو چاہن تولن زمین آسماناں  
حکم ہو ہی جنہوں اسیں چاہتوں سن ملک الاون  
اَلْكَتَاتِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ وچہ حدیث پیا سے

پھر نیکیاں تول جنہاں بھاری تنہاں خلاصی پائی  
اسکارن جو آتال ڈیاں سنگ او نہاں کفر کیا یا  
ہو انکوں کہ ملک تکرے ساہن کو کھرا نراسوں  
جو شخص فلانا پت فلانے ہو یا ٹھیک ابراہوں  
تے جسدا پلے بدیاں بھارا اوس حق الٹ نہائیں  
فرشتہ کہن ایہہ کس دی تولن کارن ہر جماناں  
بستھاںک ماعیدناک حق عبادناک وچ ترغیب لیاون  
دو کلمے ہن پڑھن وچہ ہو تول تکر وچہ بھاسے

۱۵ میزان اوس شے کا نام ہے جس کے ساتھ اعمال کی مقدار یعنی انفاذ کیا جائے ۱۲ شیخ عطاء اللہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میزان پر حضرت جبرائیلؑ کوکل میں ۱۱ درنور ۱۵ یعنی یہ کجھت بے نصیب ہو اس کے کجھی بھی نیک بخت نہیں ہوتا ۱۲ ۱۵ یہ روایت ہے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ۱۲ اخلاص عن الترغیب ۱۲ ۱۵ یعنی تو پاک ہو تھے عبادت نہیں کی جیسا کہ تیری عبادت کر سکا حق جو ۱۲



ثقیلثقلان فی المیزان حبیبیتان الی الرحمن اگو فرمایا  
 ہو لا الہ الا اللہ کلمہ بھارا ثقل زمین آسمانوں  
 ہوا اس کتوں فرمایا بتی جو روز قیامت والے  
 ہوا یہ قبول تو مرد ووتاں آکھن ملک خدا یا  
 تا فرماوے رب جہت رضا میری انہاں علم کیتے  
 تے خوش خلقی تھیں چیز نہ کو دودھ بھاری وچہ میرا نے  
 تے وچہ میراں ایہہ بھاری حضرت ابو ذر وں فرمایا  
 تا او تھیں باپ بھالہ ہووی جا بر تھیں اوہ لیا تے  
 تا چانک پٹکیاں پاس کوئی تے ڈک بکلی راں  
 ایہ اوہ اخیر اعمال جو تیرے بعد تیری تعلیموں  
 ہجو عبد اللہ بن عمروں ویا کل نیاندے سرور  
 و بندہ ہوں اولادوں کبر داخل و ونج ہوندا  
 تا حضرت آدم کو یا احمد نال بلند پوکاراں  
 جو دیکھ ایہ شخص تیری امت وادونہ طرف لیجانے  
 میں لکے چتر کراں فرشتیاں موبوں سخن الاواں  
 اسپن سخت اتو سنگداناہ ریدی امول الٹ کرنیدی  
 پھر نا میدی سنگ تہہ کھبیوں پکر اپنی پیشانی  
 جو وچہ محلے امت تہہ خوار نہ کراں ندا میں  
 تے اس بندہ کو عاصی تائیں لیا ہو موڑ پچھا تاں  
 تے اُس بندیدی نیکیاں نوال پے وچہ ٹکاواں  
 تا کہ پوکاراں والا ہو ایہہ شخص سعید گرامی  
 کہو اوہ شخص فراتیں ٹھیر وے ملک ورحانی  
 کیا چہرہ دل فرور زوری تسال شیشہ حمت والا

اوہ میں پیار رب نول دوویں شاہ رسل فرمایا  
 بھی فضل ذکر کہیا استائیں حضرت من القانوں  
 سر بند صحیفے لیاندے جاسن حکم ہووی اُس عالے  
 قسم تیری اسال لکھیا اوہو جو کچہ ایس کمایا  
 اوہ غیر اخلاص یا عمل ریائی جو روہوون میتے  
 خوش خلقی اتو خاموشی ہو لبیاں اوپر پشت ہو لینے  
 تے پہلے فقہ اعلیٰ عیال تکر وچہ جائے رکھایا  
 تے کچھ آکھیا تحضر عملاں سنگ تک عمل تر لائے  
 تس کہیا جاسی ایہ اوہ نیکی جو سکھایا تہہ یاراں  
 ہوندی رہے دنیا وچہ تہہ اوہ محل فضل عمیوں  
 وچہ پہلو عرش آدم دو جا مو سنبہن دن محشر  
 تا دیکھن چانک امت نبی دیوں شخص کک دمنج جاندا  
 حضرت سن لیبیک الاون کہے آدم اظہاراں  
 تا دامن کس میں مکر وشتیاں پواں نبی فرماندے  
 رسولو ریدی کو کھڑے ہو و ذرا آکھن ملک تھاواں  
 تے کردی اوہو کم جو سانوں حکم الہوں تھیندی  
 کہن عرش دل تک آتا تہہ وعدہ رب جہانی  
 عرشوں ملے آواز منوں جو حضرت کہو تسابیں  
 میں حبیب وچوں بہت کا غذا کھاں ثرت تداواں  
 تے کراں موبوں سبم اللہ پس تس نکیاں بجا و دھاواں  
 مقبول ہوئی اس کو شش جنت طرٹ لیجا ہونامی  
 کچہ ایس بزرگوں کچھاں کہواں باپ تے تھوں قربانی  
 کیا خوش خلق تسال ہے فرماؤ خود پتہ نرالا

لے فرمایا دیکھ میں جو زبان پر لکے ہیں اور تراویں من وادیں اور رحمان کو پیار میں نے اتنی اگر سات زمینوں اور ساتوں آسمان اور لکے محاط رکھ  
 سب ایک ہی تہہ میں رکھ دیا ہوں اور یہ کلمہ ستر میں تو بھی یہ کلمہ بھاری ہو گا اور اس کلمہ کے خبر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو فرمائی تھی جبکہ موسیٰ نے  
 اپنے لیے افضل و طیبے کا سوال کیا تھا ۱۲ خلاصہ ۱۲ یعنی میں حاضر ہوں آج ہر گز ۱۲ یعنی انکو ملکر ان سے پٹنے لگا ۱۲



جو وقت پہنچو مشکل مسکینی و چہ کیتی یاری  
تے ایہہ درود تیرا جو آویں گھلدا اُپر اسا دے  
نیز بنی ابن ابی الدنیا اس دونویں کرن روایت  
تے احمد ترمذی بن ماجہ ہور ابن حسان لیا تے  
روبو و خلق حشر نوں فقر اُس دے کھنڈن اتہا یاں  
رہ کے کیا چیز کسے داہیں استعیص انکاری  
پھر رہ کے کیا غرضتوں کوئی یا نیکی دس کافی  
تا فرما دے رہی کہ تہہ پاس اس اُسے آئی  
کلمہ شہد او سوچ ہوسی بندہ عرض سنا دے  
تا اوس آکھینے اجدن میں پر ظلم نہ کیتا جاوے  
پس ہوئے اوہ و فقر کا غرضی بھارا تھیں  
پس روح المعانی کہیا مرو جو جس نے مروی واراں  
جلال بیوی و چہ بدور السافہ کہیا صواباں  
جو پھر اُتو حوض میزانوں پہلے کتھ پیارے  
مگر ایہ سب مناو سدا عین ایمان ایہائی  
صراطاں دے کہ جس تھیں گن رن عامی لوک الاون  
تے بعضیاں آکھیا اوپر صراط میران ہون اوہ بھائی  
تے جہان حق میران سدا ہر فرض تمام انساناں

فرمایا میں آکھناں ہاں میں بنی تیرا اظہاری  
جو چھاپے نیکیاں و چہ پایاں ہو تو فضل خدا دے  
عبد اللہ بن عمروؓ و چہ کتاب اعلام ہدایت  
جو بنی کہیا ہک امت میریوں شخص بلایا جائے  
ہک گھنٹہ سوہر و فقر جھوٹا کھنچے نظر بریاں  
کیا ظلموں مکاں لکھو گناہ تہہ ہو نہیں بباری  
پس سختیوں تے کہی نہیں میرا کوئی عذر الہی  
جو ظلم نہیں تہہ اجدن کدھو کا غور و الہی  
انہاں و فقر اس سنگ پوتا کا غدر باکیا بنا دے  
تا ہک پلو سب فقر کھول کا غدر کھیا جاوے  
جو اسم اللہ و نالوں کوئی شو بھاری ناہ تھیں  
کلمہ شہد پڑھیا ہون او سنوں ایہ بہاراں  
جو قول علما و مختلف مچ تقدیم تاخیر حساباں  
ہو و حساب لیل جو یقینی اسوچ ناہ شمارے  
ترتیب انہاں بجانے پوچ خلاصے جو یں کہیا ئی  
ہک بعد اوسکہ جو جہت حساب اوس پر لوگ ٹھہراون  
واللہ اعلم رب نوں معلم اصلی بات جو آئی  
منکر اوسدا کا فر معترکہ و چہ سخت زیاناں

لہ اور نقل کی درشت اور روح المعانی اور خلاصۃ التفسیر وغیرہ ۱۲۷ھ اور حاکم نے اور صحیح کیا اسکو حاکم اور ابن مردیہ اور لا لکائی اور بیہقی نے بحشت  
میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ۱۲۷ درشت اور نقل اسی کو روایت کی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور لکھا ہے در بیان جواب الرضائی ۱۲  
۱۲۷ھ اور صدر اول سلف حلف صالحین نے اس پر ایمان کیا کہ ان ظواہر کو بدون تاویل کے لینا واجب ہے اور تاویل سے منع کرنے پر اجماع کیا پس یہ ظواہر  
مذکورہ نصوص ہو گئے یہ قول نہایت صحیح ہے اور جو بدعتہ اللہ علیہ یہ قول تاویل صحت کہ نہیں ہو چکا اور جن بدعتیوں تاویل کی انکی تاویل کی کوئی  
وجہ نہیں معلوم ہوتی کیا وہ لوگ اس امر کو خدا تعالیٰ کی قدرت سے باہر جانتے ہیں کہ وہ فیضان حقیقی عدل کی فایم کرے اور اگر یہ نہیں ہے تو یہ سیکھنا کہ عقل  
میں نہیں آتا محض جھوٹ ہو یا دیوانگی و جہالت ہو اور کہ ان جاہلوں کی عقل کا اعتبار نہیں ہے جو عقل حسانی و پاکیزہ ہوا نہیں کچھ بھی بعد نہیں  
معلوم ہوتا آیا تو نہیں سمجھنا کہ نورانی عقول حضرات صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خوب یقین سے قبول کیا اور برابر مومنین  
اسی پر اہل حق تھے یہاں تک کہ ایک زمانہ کے بعد ان جاہلوں کے موبہوں سے جہالت کا دھواں نکلا اور اُسے تمام جہان کو تاریک کر دیا پس  
سچا وہ کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے ازل میں بچایا ہے اور گواہ ہوا وہ جو شفی تھا اور کیونکر اس طرح صحیح آیات اور صحیح احادیث کی تاویل روا ہو اور  
بہت سی احادیث صحیحہ مشہور ہیں تاویل کی گنجائش نہیں اور اگر خوف طوالت نہ ہوتا تو میں ان احادیث کو نقل کرتا کہ جو بعض جہلا و اس  
دعا میں اہل ایمان کو ہمیں دلاتے ہیں اور شفی اور بخت لوگ اُنکے دنیاوی عروج کو دیکھ کر دامن فریب میں آجاتے ہیں (فیض فیض بر ص ۱۲۷)



اود قدرت فعل خدا و احمق عقل موافق کر دے  
پنجاہ ہزار سالانہ راہ ہی وہ چہ تھاں میں نے

جو نویں روشنی دے تلخ ہوئے کچھ تاس مروت  
ہک چھا ہائیں نوروں تے ہک ظلمت کنوں سیانے

### حکایت

نیکیاں نوری چھاپے بیاں چھاپے ظلمت والے  
جو کیا کیتا رب نال تیرے اُس کہیا جاں عمل لائے  
تا ہک تحصیل منہ بند آسمانوں دگی نیکیاں چھاپے  
تاکیا ویکھاں ہو اوس تحصیل وچہ خاک پراندی آئی  
ایہ عام مومن دی ماتمہ کارن ٹریاں اجر ٹھیون  
تاہیں مشنوی وچہ فربا رومی ولی خدا دے

تے خواب اندر کسے شخص کسے نوٹ ٹھاپو چھے حالے  
تاہیاں نیکیاں تھیں دھگیاں سمجھی موت بنائے  
اوس دگیاں سار گیاں وہ نیکیاں کھولیا جدول دے  
جو قبر مومن دی طرف قدم اوہ کھوسن میں بھاٹی  
تا ولی کامل دی طرف گیاں کس قدر ثواب ٹھیون  
ہک ساعت صحبت ولی عبادت سوا لاں تحصیل دے

یک زمانہ صحبت با اولیاد  
مثنوی اگر تو سنگ خارہ مر مر قوی

بہتر از صد سالہ طاعت بیریہ  
صحبتش گر یافتی گوہر شوی

پھر عمل تولیوں شخص ہی دے نیکیاں گھٹن بچا  
تا نیکیاں والا پلہ بھارا ہو سی تر ت تدااں  
تا کہن ملک ایمل جو لوکاں نوں تددہ علم پڑایا  
ہک شخص تولیوں عمل پریاں نیکیاں ہوں برابر

ماثل بدل دی شئی کوئی رکھن نیکیاں ط سوئے  
تس ملک کہن توں جانا کیشی ہو ایہ اکھو ناماں  
روح البیان محقق صوفی رومی نے فرمایا  
تا رب کہی تھی نہ جنتی ناہ اہل النار مل خاصر

(تم صفحہ ۳۳۱) لیکن اتنا بحث میں ضرورت جو آجائے گا وہی کافی ہے از انجاء مفسر ترجمہ المد علیہ نے کہا کہ وزن الیسی میزان سے ہو گا جس کی زبان  
اور دونوں پہ میں جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے بیاں اسی قدر پرکتا کیا اور وہ اسلاف و تفریق بعض رسائل میں گونہ لکھا گیا حضرت سلمان فارسی  
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میزان قائم کی جاوے گی کوئی زبان اور وہ پلہ میں اگر ایک پلہ میں سلمان و زمین اور ہر ایک چیز جو انہیں ہے سب  
رکھا جاوے تو سما جاوے رواہ اللہ کافی فی السنۃ وابن المبارک فی الزیادۃ قد رواہ ابو الخضر عن عباس بن علیہ موقوفاً پھر جب صحیح ہو کہ وزن میزان  
سے تحقیق منے مراد میں تو پھر یہاں وزن کو مطلق فرمایا ہے پس کیا اعمال کا وزن ہو گا یا ان محیفوں کا جنہیں اعمال درج ہیں یا اُس شخص کا  
جس کے اعمال ہیں قال الحافظ وغیرہ بعض نے کہا کہ اعمال رکھی جاویں گے اور اعمال اگرچہ اس جہان میں اعراض میں لیکن یہ مسلم نہیں  
کہ حقیقت وہ اعراض میں علاوہ ہیں اللہ تعالیٰ قادر ہو کہ بصورت جو اہر آویں اور قلب شہرت متنہ ہونے پر کوئی دلیل عقلی نہیں  
قائم ہے اور نہ میں بالضرورت ہوا و نیز جو اس جہان میں عرض سے جائز ہے کہ اس جہان میں خود قائم ہو جیسے غلانے کے نزدیک زمین میں صورت  
جو اہر کی جو ہوتی ہے اور وہ قائم نہیں ہوتی ہے لیکن اس پر صادق ہے کہ جب حاج میں پائی جاوے تو لا فی موضوع ہوگی پس جو ہونی بزم قائم  
بالغیر میں آخرت میں وہ خود قائم ہوں اور تحقیق ثابت ہو کہ ماہیات ان کے واسطے خود ثابت ہیں کذا فی المعالم اور اس عباس صنی اللہ  
سے یہی قول مدی و اس میں احادیث آئی جس میں سورۃ قیوہ ازل عمران کے فضائل میں حکم انہا یا تھلاں یوم القیامۃ کا شہادۃ اعداں اور  
اور قرآن میں طیر صواف الحدیث اور ازل سورۃ تکوین میں گدی چلی ہے اور نیز قرآن کے فضائل اور صاحب قرآن کے حق میں کہ کیا قاتی  
صاحبہ فی سورہ شادب تشابہ اللون فیقول من انت فیقول ان القرآن الذی اسهرت لیلک و اطلات ہنارک الحدیث اور حدیث  
برابرین غارب رضی اللہ عنہ میں برابرہ سوال فرماتے یا فیاتی الملوین شاب حسن اللون طیب الذی یقول مدانت فیقول انا عاکل السلام  
یعنی قبر میں مومن کے پاس ایک نوجوان خود بصورت شخص میں خود شبو آتی ہوگی آئیگا پس کہیگا کہ میں آپ کا عمل صالح ہوں اور اُس سے برعکس کافر اور

مثنوی کا احوال کی نسبت مثنوی آج سے ظاہر ہوا کہ احوال کدو لکھو مثنوی مثنوی آج سے ظاہر ہوا کہ احوال کدو لکھو مثنوی مثنوی آج سے ظاہر ہوا کہ احوال کدو لکھو



تبدیلیاں اوسدیاں طرف صحیفہ رکھے ملک الہی  
جوان ہے نافرمانی بھاری کنوں تمام پہاڑاں  
پھر بندہ کہی لچلو مینوں ملک طرف خداوی  
کس کارن توں مڑیا تاوت بندہ عرض گزار  
پر حال ایسی جو پیو داساں میں پتر عاقل سیانا  
پس اوسد اجرم عذاب جوادہ بھی سریشہ ڈالیں  
ہس فراوی اتھ اوسد توں کیتی نافرمانی

لکھیاں ہوتی تھیں وچہ ویدہ عمل دوا برائی  
تاکم ہووے لیجا ہوا بہ بندہ ول دوزخ ناراں  
تارب کہے تھیں موڑ و فراوسے رب بندہ ساوی  
جاتم ٹھیک جواں میں ناری کون بھلا اوسد  
تے اوسد ابھی میں وانگوں دوزخ اندر ہویا لگانا  
تے دوزخ کنوں کدھیں تھیں کلنگ اوسد سائیں  
تے اتھ اوس چھڑا شو پھڑتھیں پھل طرف جناں

حافظ طبع زینب کرامت مہر خلق کریم

گنہ بہ بخشد و بر عاشقان بخشاید

اتے باجھ حساب ہزاراں شر کوک جنت نوں جاون  
جنہاں کیتا بے پائش اندر ملن اجرت نہاں کامل

نہ کھڑی میزان ہوک اوندہاں کارن ایویں جو دکھ پاؤن  
بغیر حساب جو دکھاں اندر ہوئے صبر کی حاصل

### اشارات

والوزن یومئذ الحق میزبان ہوتا ہے آریاں  
ہوئی وزن معاملیاں سنگ سنگ اخلصاصاں  
کارن عوض نظر اعلیٰ رکھ جو عمل کماے  
اس قسم اعمال قبولیت دی ورجیوں ساقط ہئے  
پس میزان جاپایاں اتے ریاضت سنگ اٹھائیں  
سنگ میزان مراقبے نالے تول عقل نوں پیاری  
بعد بیان سزا جزا اوہ نعمتاں یاد کریاں

جنہاں سنگ احوال اعمال تو لیس اندر روز جزا یاں  
تے وزن احوال میزان صدق سنگ پل عمل جاناں  
یا کر کے نظر اوس غیر خدا اول کیتی عمل ریائے  
پس سبتیاں وچہ معاملیاں اصل میزان منبوی  
لازم ہے جو وزن کرے ہر مومن خود دل تابیں  
وچ زمین اعتباراں لیکھ جو عورت پڑے سوئے  
جو طاعت طرف حج کاول تے اٹھیں گھگھ گواہیاں

ع

وَلَقَدْ مَكَنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا

إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ قَالَ مَا مَنَعَكَ الْأَسْجُدَ إِذْ

اے اور اپنی صورت کو ساتھ ایسے معاش کے ترازو کے وزن کرے کہ جس ترازو دونوں پتے طاقت اور حقیقت سے بنے ہوئے ہیں اور زبان کو  
شرعیت کی پورا دستوں اوسکے عدل اور انصاف کے ہیں پس جو شخص ایسی جگہ پہنچا آپ کو وزن کیا ہوا رکھیں گنا اور قیامت کے دن اپنی  
جان کو مشرق کے میزان میں اور کلو بطق فیض میزان میں اور روح کو مرد میں اور باطن کے سر کو وصول میں اور اللہ کو قبولیت کے میزان میں وزن کیا  
ہوا پایا گیا پس جب اوسکے سب وزنوں کا پل بھاری ہوا تو بدلا اوسکا یہ جو کہ وہ مجبور کے فراق سے اس میں رہ گیا اور دلوں کا جو اسکا شوق



اَمْرُكَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ  
 قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ  
 الصَّغِيرِينَ قَالَ اَنْظِرْنِي اِلَى يَوْمٍ يَبْعَثُونَ قَالَ اِنَّكَ مِنَ  
 الْمُنْظَرِينَ قَالَ فَبِمَا اَعْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ  
 ثُمَّ لَا تَجِدُ فِيهِمْ اِيْدِيَهُمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ  
 شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ قَالَ خُذْ مِنْهَا مَدَدًا  
 مَدًّا حَرَسًا لَكِنْ تَبَعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ

اور تحقیق قدرت دی جو مخلوق زمین کے اور کیس بنے واسطے تھا سو بیچ اس کے معیشتیں تھوڑا سا جو شکر کرتے  
 ہو اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہے تھوڑے صورتیں بنائیں بننے نہاری پھر کہا ہے واسطے فرشتوں کے سجدہ کرو آدم کو  
 پس سجدہ کیا انہوں نے مگر ابلیس نے نہ ہوا سجدہ کرنے والا اس کے پاس چہرے منع کیا تجھ کو کہ سجدہ کیا تو نے جب حکم کیا میں نے  
 تجھ کو کہا اُسے میں بہتر ہوں اس سے پیدا کیا تو نے مجھ کو اس سے اور پیدا کیا تو نے اس کو مٹی سے کہا نیچے اتر آسمان سے  
 پس نہیں لائق واسطے تیرے یہ کہ کلمہ کرے تو بیچ اس کے پس نکل تحقیق تو ذلیلوں کو کہا و میل دی مجھ کو  
 اور سن ملک کہ قبروں اٹھائی جائیں گے کہا تحقیق تو ذلیل ہو گیا کیوں کہ کہا پس تم ہو اس کی کہ گمراہ کیا تو نے مجھ کو  
 البتہ مجھ کو نکامیں واسطے اس کے راہ تیری سیدھی پہچان لے آؤ نکامیں پاس اس کے اُس کے اُن کے سے اور پیچھے  
 اس کے سے اور اپنے اُن کے سے اور باوین اس کے سے اور نہیں پاویگا تو اکثر اس کے کو شکر کرنے والے کہا نکل اس  
 بُرے حال سے اُن کو ہوا البتہ جو کوئی پیروی کرے گا تیری اور نہیں سے البتہ جو نکامیں ورنہ کو تم سب سے

تے ٹھیک اسان تو وہ زمین و قدرت ملک تسانوں	تو اسچ وہ معاش کیتی تسان تھوڑا شکر عیانوں
تے ٹھیک او پایا اسان تسانوں صورت پھیر بنائی	پھر کہیا فرشتیاں میں آدم سب سجدہ کرو ادائی
تا بھٹناں سجدہ کہتا مگر ابلیس نہ سجدہ لیا یا	تا فرمایا رب کسے تینوں سجدیوں روک ٹھایا

لے فہم اساتذہ ترتیب جملے کے مضمون کے ہے یعنی بہت مائل ہونے کے بعد حرف ب کا قسم اور بعد یہ ہے یعنی میں لکھا تاہوں تیرے بھگانے  
 کی کہ تو نے مجھے بھگا یا ہے اگرچہ سب حکم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہوتے ہیں مگر شیطان نے یہ کلمہ سناخی سے بول دیا اور ایسا ہے قصہ مذکور ثابت  
 کیا اسی واسطے شیطان ملعون ہوا اور بیچ لاقعدن کے ام قسم کا ہے اور شما ملاہم تک جواب ہے قسم کا اور ولا تجدد  
 آخر تک نتیجہ اور اثر ہے پہلی کلام کا اور یہ جملہ مستلزم ہے یا بھلا جواب سے یہ بھی جواب ہے ۱۲ خلاصہ



جان حکم مینوں خود کتیم ایہ جو سجدہ کریں اسانوں  
جو مینوں خلق کوشن نصیب اتے خاکوں آدم تائیں  
یعنی نکل آسمانوں ٹھیک ذلیلان تھیں توں آریا  
ٹھیک مینوں ہر مہلت ہوئی دن آخر دی تائیں  
میں ٹھیک تیرے سدے راہ دور باجہت اوہناں دے  
پہلو کرب اوں نیکیوں شیریں کراں بڑایاں  
تے بہت اوہناں دے پاسین توں وچوں شکر گزاراں  
جیہڑے آدمیاں تھیں تیری کرسن تابع داری  
خلق نکھ کنوں مراد آدم ہی وچہ کبیر لسیا یا  
یا اولاد آدم دی جو سنگ آدم رب اوپائی  
یا خلق نکھ روح میاں نمود نکھ وچہ رحماناں  
اتے لسلک کنوں تمام فرشتے ہن مراد اوں  
مگر عبادت سجدہ ہر ملت وچہ غیر خدا نوں  
ہن وچہ شریعت شاہ رسل دی اینسج ہو یا ٹی  
مقابلے نص قیاس حرام مثل ابلیس ہتیارے  
جوین ریدے حکموں اوسج حد کر کے روگردانی  
جو دینی مسئلہ قیاسوں دے ہوند سنگ شیطانی  
ہو مطلق قیاس جو منع ہے اوہ بھی ابلیس ہمراہی  
مقابلے نص جو ہو سوئی او پقیب اس ایہائی  
مثل ابلیس تکبر راہوں کرن قیاس مندرے  
پس ہوں چنگی مندی شے واسنجین ثابت ہو یا

کہیا ابلیس میں ہنتر او تھیں ملی و بیل شیطانوں  
کہیا اتر تھیں جو اسوچہ کبیر لائق ناہیں  
آکھیں مینوں حشر تائیں وہ ڈیرل تار ب فرمایا  
شیطان کہیا میں قسم تیری بہکان دی رہا نہیں  
پھر آگوں کچھول کچھول کھیلوں وال پاس تہناں دے  
جو بڑی افعال اوہناں دے چنگے نیکیاں وچ وڈیا یاں  
کہیا نکل آسمانوں حال پڑی و رکایا ہو یا خواراں  
میں ٹھیک بھرا نکاد و رخ تہناں شھانناں اظہاری  
تجھیکم جوین سراپاں نوں ایہی رب فرمایا  
بھاویں وچہ ظہور رہی ترتیب رعایت بھائی  
ایہ وچ سراج منیاں خطیب بھائی کر و کلاماں  
لا دم سجدہ آدم کارن تعظیمی ارشاد اوں  
شرکے ایہی اتے تعظیمی سی جائز اہل صفانوں  
تعظیمی سجدہ و یا حرام تعبیدی شرک تھیائی  
جو آگ نوں شیوں بہتر جانیاں قیاس نکھے  
قیاس مقدم کیتا ہن توں غیر مقلد جانی  
جو تاج ہو یا شیطان سدا وادہ ظالم پرج بیانی  
محقق بغدادی وچہ روح المعانی لکھیا بھائی  
قیاس امامان و نج سمجھن بے دینی ہے آئی  
جو آلوں بنن موحد مومنال شرک کہن وڈیری  
جو آگ مٹی دے حسن قبح مچ ناہ شیطان جھوٹھایا

۱۲ یعنی ہن تہاں آگلوں کو سجات دی ۱۲ عیسیٰ کریم علیہ السلام کو آچے بھائیوں نے سجدہ تعظیم کا کیا تھا ۱۲ ادا لئی تے یعنی سجدہ  
تعظیم کا کیا کسی بزرگ کو کرنا حرام ہے اور سعادت کی نیت سے کرنا اسلئے کہ اسکا قرب مجھے حاصل ہو یا بزرگ کو قدم چومنے  
جائز ہیں جتنا پیشانی نہ لگے مگر عوام کالانعام ایک دوسرے کے کہنے اتے اس گمراہی میں پرمیزی بہتر ہے۔ ۱۳ میں حکم مینوں اور فدا کا خوف  
نہو ڈرگوں کا مینوں اور سجدہ ضرور چاہئے تفصیل اس شلہ کی جلد اول سرہ بقہ بارہ اول کے پہلے ربع میں گذر چکی ہے ۱۲ ادا لئی معنی اصدعہ  
لکھا سجدہ کی کسی مٹے ساتھ دلالت النص ثابہ جو ہن خلاصہ شہدہ تعظیمی شیطانی اسلئے ہے جو استیوارک تعالیٰ نے مجتہدین کی پیروی کا حکم  
فرمایا ہے عیسیٰ کہ ارشاد ہوا فاسلوا اہل الذکر انکم تم لا تعلمون اور دوسری جگہ آیا ہا الذین نامنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ۴



بھی مال انکار گناہ عمدہ و سخت عذاب نہ راہیں  
بھی کرن اجتہاد و نالائق تائیں جائز نہیں کہ ہمیں  
جو معتبر غرض شیخ و چہ ہوندی ناہ ماہریت بھائی  
وچہ خاک تواضع علم صوری عجب نہیا ز تحلل  
بھی جمع کریندی خاک نمائی آتش سار کھنڈائے  
گماہ رکھ بوٹے میٹوں جتن ساری آگ ہر تائیں  
تے تشدید یوح نیزی مالے جرأت تے اُچھائی

اتے خطا معافی لائق عذر قبول آدم جویں آہیں  
جس مثلے دی امتیاز نہ ہو و جویں شیطانی تائیں  
سجا تو سن فضل و سوشے نول جنوں دیو و فضل الہی  
ایسے پارول آدم تائب پایا مترب بجل  
بھی ہر شے دی خاک حیاتی خاک کو کھیت سوڈ  
بھی خاک سیٹے سب خلقت پھر کڈھے روز جزا تیں  
تدے شیطان تکبر رفعت کر کے ولت پائی

### مثنوی

گفت ہمارا خاک بیشک بہتر است	من نہ ادا و نفاک اکر است	پس قیاس فرج ہریش کینم	اور عظمت من ز نور روشنیم
گفت حق بکلام انساب شد	وہ تقویٰ فضل را حجاب شد	ہین نہ میراث جہان نیست	کہ بانساں میں بیان چاہیست
ملکہ اس میراث ہائے انبیاء است	وارث این جانہائے انقیاء است	پورکں جو چلند مومن عیاں	پورکں فتح نبی از گمراہاں
زادہ خاکی سوزند چو ماہ	زادہ آتش نوئی ز دوسیاہ	ایں قیاسا و تخری روز بر	یا بشب قبلہ را کدوست خبر
لیک با خورشید و کعبہ پیش رو	ایں قیاس اس تخری را جو	کعبہ ناویدہ مکن روز مناب	از قیاس امداء علم بالصواب

کتے مجرم نول شہرول کدھن اس آیت تھیں پایا	نہ جاگناہ آسمان تدے کر خوار شیطان سٹایا
نکل کنول آسمان یا جنتول رب کہیا شیطانول	یا صورت ملکول نکل ہو یا شکل پری وچ زیانول
پھر نا پوٹل وچہ سمندر دریا تخت سبز وریا تے	نہ وڑی زمین وچ مگرال ڈرو اوچوال و آگ سیلاتے
جال پیداں ہونے تا اوسنول شیطانول ضرر پہنچاٹو	پر مریم عیسیٰ اوپر اوس ایہہ قدرت زور نہ پلے
کہ شیطانول وچ نماز نمازی تائیں دسو سے پاندا	جنہر جبدا نام صحیح مسلم وچ پتا سو ماندا
غرض جو جس بہت چسدا و کچھ اویطرح چسدا	کر کئے فریب ہر قسماں راہول او بھڑ پادے
کید و اعط کید دشمن بنکے کید مخفی کید ظاہر	ہر ویلے اوس فکر ایہہ کوں بندہ تھیوی کافر
جے کفر شرک وچ ناہ پاسکے تھک رہی لاواں	تافسق فجو رگناہیں پھر جو استھیں پکے گناہاں

لے جیسے کہ اوسنے آگ کو بہتر خیال کیا اور مٹی کو کم درجہ اور حکم اور اثر شرعی جو نہیں تو شیطان کی دلیل مافی جانی کردہ کون ہے جو آگ کو  
بہتر جانے اور خاک کو نیست ۱۲ خلاصہ ۱۵ پہلے اگرچہ ماہریت اور اصل آتش کی لطیف تھی مگر خاک غرض یعنی اس سے غرض تواضع اور عبادت  
ہے جو کہ بہتر ہے آگ سے پس شیطان کا قیاس مردود ہوا اور آدم علیہ السلام کا اجتہاد و کمال علم کی وجہ اور صلاحیت کے باعث معافی  
اور قبولیت کا ہوا ۱۲ خلاصہ ۱۵ پس توحید زانی فائزہ نہیں دیتی جب تک صحیح اعتقاد اور فہم سلامت نہ ہو نہ مثل شیطان کی جو اس نے یہ نہ سمجھا  
کوہں آگ سے ہوں اور آدم مٹی سے مگر یہ نہ سمجھا جو بھائی اور چھوٹائی کا مالک خالق امدتِ تعالیٰ اسی ہے کہ آگ میں بجرا اور سرکشی ہے اور مٹی کو  
یعنی نزدیک فواتی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر گز نہ سمجھتا تو پھر امر اور رعایتِ انہوی کے شان پر قربان ہو کر رشتہ کی طرح ۱۴



تا پچ سراج لذات پاوی کہے ایہ منع نہ آیاں  
جسے کچھ استغیث تال فضل تھیں کچھ دل مقصود لیا ہے

کہے عیش بہار اوڈا وچہ دنیا مارے اہل ہوا یاں  
اگلے تھیں تاناو لئے قریلوں بار رکھا وے

### مثنوی

ورخبر آمد کہ خال موتاں  
ناگہاں سرو و را بیدار کرو  
گر و بشت مطلب آرزماں  
گفت ہی کو کیستی نام کو سیت  
گفت ہنگام نماز آخر سید  
گفت فونے این من نبود ترا  
گفت ما اول فرشتہ بودیم  
پیشہ اول کجا از دل رود  
ماہم ازستان میں ہے بودہ ایم  
روز نیکو دیدہ ام از روزگار  
صدہ راں را چون تو را زوی  
طبع ای تش جو سو بند نیست  
امتحان شیر و کلیم کرو حق  
نیکواں را رہ نامی میکنم  
تاچہ دارو این سو اندر کرد  
ایں حدیث چو سو اسی آکہ  
آومی کو علم الاسما بگشت  
نوصد باطلان مینوی  
موی مردان نبود و نفس  
ناکہ حیل و رنگ بجا منی  
ہر مودن کہ خیال اندیش شد  
پچو ابر سکونت مسکون

بود اندر قصر خفته کیشیاں  
چشم چوں کشتا پہنا گشت  
تا بیاید زان نہا گشتہ نشاں  
گفت نام فاش المہین نیست  
شو مسخر دومی بایر وید  
کہ بخیری راہ نما باشی مرا  
راہ طاعت را بجاں پیویدہ ام  
مہر و لے زول پیو شو و  
عاشقان و رگہ وی بودہ ام  
آب حرم خوردہ ام اندر بہار  
حرفہ کردن و زخوینہ آمدی  
تافوئی تو چیرہ چارہ نیست  
امتحان نقد و کلیم کرو حق  
مردیاں را پیشوائی میکنم  
ای خداوند دس ما زین عدو  
وست گیرائی کلیم شد سیاہ  
و رنگ چوں برق این سک و رنگ  
نیت تیان فوئش احدی  
وزن و مرد و فروزہ ہوس  
من غم من را و میان با کنی  
چوں لیل ای حیاتش پیش شد  
ہست بالہ سخن گفتن جہن

قصر را اندر دل مست بود  
گفت اندر قصر کس راہ نبود  
از پس پردہ کی را دید کو  
گفت بیدارم چا کردی بچہ  
عجلو الطاعا قبل الفوت گفت  
خاصہ زوی چو تزو قطع الطریق  
ساکنان راہ را محرم بدیم  
و سفر گر روم بینی و رفتن  
بایں ما بر مہر او سیرہ اند  
گفت ابرو را کہینہ راست است  
آتش از تو بسیم چارہ نیست  
گفت المہین کتا این عقدہ  
قلب امن کے سیرہ کردہ ام  
صالحان را نقد او ما منم  
گر کی فضلہ و کرد من و مد  
من محبت بر بنایم بالیس  
از بہشت اندیش برنگ خاک  
اندرون ہر حدیث او سریت  
اسلمیس خلق سو زقنہ جو  
گفت ہر مرد کہ یا شد بدگماں  
چوں سخن و دیو و علت شود  
توزخ تو سنی حق چو قطع نفس

کز بار تھا جو مرم رستہ بود  
کیست کیست تاخ و جزا نہ بود  
و پسین وہ نہاں میکرد و  
راست با من کو بکشت نہ  
مصطفیٰ چوں را سیت  
از چو رفتی چنین من شفیق  
ساکنان عرش را ہم بدیم  
از دل تو کے رو و حب الوطن  
عشق او در جان کار یازند  
کیک بخشش تو ازین کا است  
کیست کہ سوست تو بیا مدبرہ  
من محکم قلب را و نقد را  
صبر فی نام قیمت رو کردہ ام  
طالحان را نیز یاری میکنم  
در بیا دامن این بہر نہد  
کو سبت نقدہ ہر شریف و جیس  
چوں کہ و شستش از سما  
صدہ راں را سو و مضمرا  
بر جیم بیدار کردی است گو  
شد و اورا راست با نشاں  
تخ غازی تو و ملت شود  
کہ تو از بہر شکر با منی جیس



تو زمین با حق چنانی ای سلیم بے گناہ لعنت کنی ابلیس را من بر کس آل طمع دارم کہ او بچو گبرل من جویم از بے	تو بنال از تیر آل نفس لیثم چون بینی از غول ابلیس را صاحب آل باشد اند طمع خو کہ بود حق با حق او آیتے	تو خوری حلوتر از نبل شود چار مغیت کردم ہمیں سنگو من ز سر کرمی نجویم شکری من ز سر کرمی نجویم شکری	تو بیکر طبع تو مختل شو و راست ادم تو حیلہا تجو ہر خشت را لکیرم لشکرے من آج نجویم خشت خشک
من نجویم با سانی راز و زو گفت بسیاری ابلیس از کز غدر تاری اندر جماعت و رماز از غیبین دور و رفتی اشکھا	کارا کردہ نجویم بیخ مزد عینہ و نشین و کردار تیز و مکر از پشے پیغمبر و دولت فرار از و چشم تو مثال مشکھا	من شیطاں از نیم کوست غیر از بن دندان گفتش ہر آں اگر نماز از وقت رفتی مرترا فوق دارد ہر کسے طاعتے	کو مریدار گرداند بخیر اگر دست بیدار بیدار اکل غلال ایں جہان تو شکریں بیضیا لاجرم نشکیند از وی ساعتے
پس از ایشان گفت ای سراو آں تافت آل فغان آل نیاز تا چنان آہے نباشد مرترا مگر من بدی ہماش این ز من	مگر خود از میاں باید نہاد و گذشتی از دو صعدت نماز تا بدال ای نباشد مرترا تا شوی صد جہاں اندمن	اگر نماز فوت می شد از نماں مرترا بیدار کردم از نہیب من جسمم از کرم چنیں گفت آنکس را گشتی ہماقی	میزوی از و دل آہ و فغان تا نشو اند چنان ہی مہیب من جسمم کارن مکرہت کیں از تو ایں آید تو ایں را لایقی
عنکبوتی تو گلس داری فکار	من نیم ای سنگ گشت میار		

## اشارات

بزرگی آدم او پر فرشتیاں کارن ایس نہ آہی تس با حق وسیلے اپنی ذاتوں قدرت نال او پایا جویں بنی کہیار رب لیدہ وینہ خمیر آدم و اکیتا بھی روح چھوکن سنگ با حق وسیلے خود اتوں جوں آہی	جو آدم بیدار خاکوں بلکہ اس جہیت جو آپ الہی یا خلقت پیدا کی جویں خود خالق ہے فرمایا ذات اپنی سنگ اپنی تدبیر شرافت پائی سب یتا و نفخت فیہ من روحی ہو رتجے رب و اپایا
جویں بنی کہیار آدم خلق سچے او سوچہ و الی روح چھوکن سچے استعداد تجلی آدم پائی بھی اس خاکوں مساکوں جہیرے بعد فیض قبولے تے ہو یا حقیقی قبلہ آدم اس شرافت پاروں	تے سچے روح چھوکن دی مہیا امر سجود کمالی لطافت روح تے نورانیت روح دیوں حق ہو پائی پس سجود ملائک لائق بنی ہو یا ہر سولے تے عدل جنت تھیں شیطوں ٹھان گایا استکباروں

۱۔ ما منعناک از التجدد لاختلاف تبدی یعنی کس چیز نے تجھے منع کیا ہے کہ مجد کر دے واسطے اس کے جو کہ اپنے دیدہ ہی پیدا کیا ہے پس یہ  
بزرگی آپ کو خدا تعالیٰ کی بزرگتر آپ کا فیکر کرنے سے ہے نہ مٹی سے ہونے کے باعث سو ۱۲ روح البیان ۱۷ یعنی پھر نکائیے آدم میں روح اپنی طرف سے  
اور خاص فرمایا او سو وقت آپ کو ساتھ تجلی روح کے وقت چھوکنے کے ۱۲ روح البیان ۱۷ جیسے فرمایا اسد تبارک و تعالیٰ نے انی خالق بشر آ  
من طین فاذا سوتیتہ و نفخت فیہ من روحی فاعوالہ ساجدین ۱۰ یعنی تخمین میں مٹی سے پیدا کرنا لایوں بشر پس جب بنیو اسو  
برابر کر دیا تو پھر چھوکنے سے پس گروہ آدم کے نے مجد کرنا ۱۲ روح البیان ۱۷ نہ جنت سوچہ و اس کے آدم کی پیدائش



نہ شیطون فقط گناہوں کدھیا بلکہ تکبر راہوں تجھوں پستی بخور و نعت خیر رسول آلہوں

### حکایت

پہلیاں نفس کنوں بہی روند و خون اصحاب نبیؐ سے  
کہنہ اسین بچھانے جو کچہ تدمہ کچھانیاں بھاٹی  
فرمایا کچہ قدر اخروٹ خرید نہیں سنگ گلہ سے  
جو جو مینوں کہک چھڑے طماچہ تشر اخروٹ دوہیں  
جہاں ایہ عمل کریں تا پاسیں خود اندر تاثیراں  
ناشیخ کہیا ای قاضی توں ایہ ٹھیک گناہ کما یا  
ہو طم بڑا علماواں جلدی کرن مندی امراواں  
پھر کہہ یا شیطان رباویہ مہلت پہلے نفعے تائیں  
یا ڈھل عوص عیادت شیطوں جو وہ زمین آسمانوں  
جو عمل کنند یا ندی مزدوری رب نہ ضایع کردا

عاشقاں گفتند نے نے زود بادا

تاکہ یا شیطان جو ربا مینوں توں گمراہ بنایا  
میں بیجا کائن آدم تے فس بیٹیاں گھات لگائی  
جویں راہزن راہبیاں راہیں توں سلا مولیٰ اٹھاں  
بھی کر سہناں حسد شایخ علماواں دکھلاواں  
تے چھپوئے یعنی دنیاوی اوہناں رغبت دیاں تھے  
تے کھدیوں جہاں انہاں تائیں سہنیاں کر دکھلاواں

۱۔ نہ جنت جلدی ہو کہ ہمارے حضرت آدمؑ کی پیدائش تھی ۱۲ روح البیان ۱۲۔ چھٹا لیتیم بڑا صاحب سب سب کو ۱۲ روح البیان ۱۲۔  
یہ بیان ہے جب ہر گناہ ساری مخلوق فنا ہو جائیگی کہ شیطان کے اور دوسرے فتنہ پر خلعت جی اٹھیں گی انہیں چالیس سال مدت ہو ۱۲ روح البیان ۱۲۔  
تاکہ خاص بندوں اور تابعداروں میں فرق ہو جائے اگرچہ علم الہی مل جلا کے سب کچھ حاضر ہے اور کوئی بھی شے چھپی نہیں ہے  
یہ آزمائش فتنہ ہے نہ سنجیری سے آزمائش اور شیطان کے ساتھ امتبار کہ وہ تعالیٰ نے یہ کلام فرشتہ کے وسیلے کے ذریعہ کی تھی  
عز و اسبیلہ واسطے کہ امتبار کہ تعالیٰ کا کلام کرنا رحمت ہے۔ روح البیان ۱۲۔ یہی وجہ ہے کہ کفار خدا تعالیٰ کی رحمت سے دور  
اور بے نصیب رہینگے جیسے کہ فرمایا لا یحکم اللہ بھود القیامۃ اور شیطان بھی کافر ہے جیسے فرمایا وکان من الکافرین  
ملوئی یعنی عنہ ۱۲۔ جیسے راہزن ۱۲۔ اور طعن کرنے سے متقدمین کو بھل صحابہ اور تابعین اور مشائخ و روئے کدھنگان کے تاجو  
قبض کریں انہیں اور نصیب کروں ساتھ ان کے روح البیان ۱۲۔ پس اسی طرح آجکل کے سب لاد مذہب فرستے یعنی غیر مقلد مرزائی وغیرہ  
و غیر شیطانی فرستے ہیں جو سابق بزرگوں کو برا کہتے ہیں ۱۲ ملوئی عنہ



بھی کران مخالفت امرنواہون تنہاں شیخ تباون  
تیرے چھٹاں کیتا ایلین اوپر اولاد آدم دے

نہ ایلین درحق ماطعتہ زو  
فحال از بدیہا کہ در نفس ماست  
چو ملعول پسند آمدش قہر ما  
اکجا سر بر اکیم ازین غار دنگ

روگردان ہون جواہنہاں شیخ حکم فرماون  
تے ظنون کہیا ایلین اکثر شاکر ہون اوتانہاں  
جہاں مادہ شر و تہا و چہ تنہاں شہوت غضب المودی

کزیشاں نیاید حبسہ کار بد  
کہ ترسم شود ظن ایلین راست  
خدایش بر انداخت از بہر ما  
کہا او بصلح ایم و باحق بجنگ

تا کہیا رب اولاد آدم تھیں مگر تیرے جو جاون  
بنی کہیا کچھ مومن آون اندر حشر و دھڑے  
اتے اوپر یہو و نصاریٰ تنہاں گناہ الہی  
مستزل اس سنگر کہ نہ بھار کسے کوئی چارے  
تے سنت جماعت اوہناں مخالف صاویل الاون  
علم فرشتیاں تھیں علم آدم داودہ قرآنوں  
جو علم شیطان ہوندا تا کیوں اوہ فخر تکبر کروا  
رشید احمد اچیلہ نام خلیل احمد کر زورا  
ایہ سخت اہانت شاہ رسولی کر رشیدی چیرا

اتے اولاد تیری سنگ ربکہ جو جو کفر کماون  
گناہ تنہاں ہوسن شل پہاڑاں بخش دیو رسا  
ایہ پہلاناں سنگ بد فضلوں مونس گل بھائی  
ولا تزداد زور و ذرا آخری اکھن جیوں سد فرماوی  
وَلَا تَحْزَنْ لَئِنْ أَتَاكَمُ مَعَ الْقَالِمِ قُرْآنُونَ جِئْنَا  
تے شیطانوں لگی در جیوں دگا علم بھولا حسرتوں  
جو علم ہوندا تا مثل لاک سنگ تواضع تروا  
کہو علم رسول اللہ و علم شیطانوں ہر بوند تھوڑا  
جو ایس عقیدہ اوپر مرسن و فوج کر سن ڈیرا

وَيَا دِمَاسْكَنْ أَنْتَ وَرَوْحُكَ الْجَنَّةَ فَكَلَامِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ وَلَا تَقْرَبُوا  
هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونُوا مِنَ الظَّالِمِينَ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبَيِّنَ

۱۵ اور تو قبر اور تعظیم کی ترک سو اور مریض اور خوش طبعی کی مروت میں اور مکر قبولیت کے درجہ سے گرا دوں ۱۲ روح البیان ۱۵ رو کرنا یہ بھی  
قبولیت اور مقصود حاصل کرنے کے جیسے برصیہ صا زہر اور بچہ باعور وغیرہم ۱۴ یعنی نہ اٹھایا گیا کوئی ٹھکانہ والا اور بچہ ایک دوسرے کا ف  
اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ شیطان اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ گناہ لکھنے جاتے ہیں ۱۲ حواشی عفی اللہ عنہ ۱۵ اور البتہ اٹھائے گئے ہونچے اور  
برجہ ساتھ ہونچوں اور کچے پس بھیج نہیں دے بل مستزل کی اس آیت کی روشنی میں ۱۲ روح البیان ۱۵ جیسے خلیل احمد رشید احمد گنگوہی کے جیسے  
برابریں قاطعہ قریب ۱۴ میں لکھا ہے کہ ملک الموت اور شیطان کو یہ علم کی وسعت کا حاصل ہونا اور کمال مشاہدہ اور خصوص قطعیت معلوم  
ہوا اب اور کسی افضل کو قیاس کر کے اور میں قتل زباید اس مفضل سے ثابت کرنا کسی عاقل کے علم کا کام نہیں ہونی تو یہ خود غرور عالم علیہ السلام  
ذاتہ میں واللہ لا ادری ما یفعل نبی ولا کلمہ الحدیث الی قولہ الحال غور کرنا چاہیو کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم حیطین  
کا غرور عالم کو فلاں مفضل طبعیہ بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا حدیث بیان کا ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص  
سے ثابت ہوئی غرور عالم کی کوئی نص قطعی جو الخ جواب اسکا حضرت کوینا و در شرف العالیٰ جانیو لانا مولوی غلام و سنگیر صاحب و انعم انصاری ۱۵

۱۵ اور تو قبر اور تعظیم کی ترک سو اور مریض اور خوش طبعی کی مروت میں اور مکر قبولیت کے درجہ سے گرا دوں ۱۲ روح البیان ۱۵ رو کرنا یہ بھی  
قبولیت اور مقصود حاصل کرنے کے جیسے برصیہ صا زہر اور بچہ باعور وغیرہم ۱۴ یعنی نہ اٹھایا گیا کوئی ٹھکانہ والا اور بچہ ایک دوسرے کا ف  
اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ شیطان اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ گناہ لکھنے جاتے ہیں ۱۲ حواشی عفی اللہ عنہ ۱۵ اور البتہ اٹھائے گئے ہونچے اور  
برجہ ساتھ ہونچوں اور کچے پس بھیج نہیں دے بل مستزل کی اس آیت کی روشنی میں ۱۲ روح البیان ۱۵ جیسے خلیل احمد رشید احمد گنگوہی کے جیسے  
برابریں قاطعہ قریب ۱۴ میں لکھا ہے کہ ملک الموت اور شیطان کو یہ علم کی وسعت کا حاصل ہونا اور کمال مشاہدہ اور خصوص قطعیت معلوم  
ہوا اب اور کسی افضل کو قیاس کر کے اور میں قتل زباید اس مفضل سے ثابت کرنا کسی عاقل کے علم کا کام نہیں ہونی تو یہ خود غرور عالم علیہ السلام  
ذاتہ میں واللہ لا ادری ما یفعل نبی ولا کلمہ الحدیث الی قولہ الحال غور کرنا چاہیو کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم حیطین  
کا غرور عالم کو فلاں مفضل طبعیہ بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا حدیث بیان کا ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص  
سے ثابت ہوئی غرور عالم کی کوئی نص قطعی جو الخ جواب اسکا حضرت کوینا و در شرف العالیٰ جانیو لانا مولوی غلام و سنگیر صاحب و انعم انصاری ۱۵



لَهُمَا مَا وَدَيَ عَنْهُمَا مِنْ سَؤَاتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَذِهِ  
الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ وَتَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ۖ وَقَاسَمَهُمَا  
إِنِّي لَكُمَا مِنَ النَّاصِحِينَ ۖ فَدَلَّهُمَا بِغُرُورٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ  
لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفْنَ عَلَيْهِمَا مِنْ وُرُقِ الْجَنَّةِ ۖ فَمَوَّادَهُمَا  
رَبُّهُمَا أَلَمَ أَهْلَكُمَا عَنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ ۖ وَقُلْ لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ  
لَكُمَا عَدُوٌّ مُبِينٌ ۖ قَالَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا  
لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۖ قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي  
الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۖ قَالَ فِيهَا تُحْيَوْنَ وَمِهَا تُمُوتُونَ  
وَمِنْهَا تَخْرَجُونَ

ع

اور اسے آدم سے تواور تیری جو رہی بہشت میں پس کہا تو جہاں سو چاہو تم اور مت نزدیک جاؤ اس رحمت  
کے پس ہو جاؤ گے ظالموں کے پس سورہ یا ان دونوں کو شیطان نے تو کہ ظاہر کر دیوے واسطے ان کو جو  
کچھ کہ چھپا یا لیا تھا اونسے شرنگا ہوں اول کی سے اور کہا نہ منع کیا تم کو پروردگار تمہارے نے اس رحمت سے  
مگر اس خطر سے کہ ہو جاؤ تم دو فرشتے یا ہو جاؤ ہمیش رہنے والوں سے اور قسم کھائی ان دونوں کے آگے  
کہ البتہ میں واسطے تمہارے خیر خواہ ہوں سے ہوں پس کھینچ لیا اول کو ساتھ فریب کے پس جب چکھا ان  
دونوں نے اس رحمت سے ظاہر ہو گئیں واسطے ان دونوں کے شرنگا ہیں اول کی اور فریب کیا ان دونوں نے  
کہ دھانکتے تھے اوپر اپنے پتوں بہشت کے سے اور پکارا ان کو پروردگار ان کے نے کیا نہ منع کیا تھا  
ہنے تم کو اس رحمت سے اور نہ کہا تھا میں تم کو کہ تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر کہا ان دونوں  
نے اسے رب ہمارے ظلم کیا ہنے اپنی جانوں کو اوندھے جھٹے کا تو سہکا اور نہ رحم کر سکا تو سہکا البتہ ہو جاؤ غلے ہم  
تو پانیو اول کے کہا اترو تم بعضے تمہارے واسطے بعضوں کے دشمن ہیں اور واسطے تمہارے سے بیچ زمین  
کے ہے تمہکانا اور ایک فائدہ ہے مدت تلک کہا بیچ او سکے جیو گے تم اور بیچ او سکے مرو گے تم  
اور اسی سے نکالے جاؤ گے تم



اگر آدم تو اس نے بیوی تیری ہو دو میں یہ جنت  
 نہیں تے ظالم ہو جا سو پس آدم تو اتائیں  
 جو مستور اونہاں تھیں آہو تے آکھیا شیطانے  
 مگر جو بنو فرسخنے یا نت ہو دو رہنے والے  
 پس نال فریب انا بہشتوں شیوے میں بٹھا ہاں  
 تے لگے جوئن پت بہشتاں دونویں بدن موالے  
 تے کہیا نہ آہو ہے شیطان دشمن تہاں عیا ناں  
 جے بخشش رحمت کریں رہا او پر حال اساڈے  
 حکم ہوا تہیں اتر دو دشمن بکدو جاتساں آ یا  
 کہیا زہیں وچہ حیون مرن تے نکلن پتھیا ہاں  
 وچ جنت بکدو وچہ مافج نیکر نہ کدیں دساوے  
 پس نفرت نال طاووس تے سپ جنت شیطانوں وڑیا  
 کہیا شیطان کھان رتیاں بٹکیا ایس رختاں  
 جو وچاں گدہ نامہ لہی جو کوئی اسدا پھل کھاوے  
 تے اس دعوے تے قسم خدا دی کھا ابلیس الایا  
 پس قسم خدا دی او پر آدم حکم اعتبار چسایا  
 لباس بھیتی دو ہاں ڈگے ڈگے بدن دساوے  
 وچکھا پسو چہ بکدو جے نوں شرمندہ سن ہوئے  
 تا فریاد رب کیا میں منع تہاں کیتا ناہ  
 وچ فرشتیاں او پر اوس عداوت آئی ظاہر

جو جی چاہے سو کھا او پر اس کھدوسی کرو نہ قربت  
 شیطان پایا و سوا اس ظاہر کرو تہاں شرمگاہیں  
 نہ منع کیتاں رب تہاں اس کھدوسی کھدوسی نے  
 تے قسم کری او نہاں گویں تہاں اس نصیحت حالے  
 جال کھاوے وچ پھل کھوں کھاوے نہنگ تہاں  
 پوکا یا رب کیا منع نہ کیتا اس رکھ تہاں نوالے  
 کہیا دو ہاں وچ رہا تے اس ظلم کیتا خود جاناں  
 تا ہو جاوے گئے گھانا کھاوے نہاں تہاں سپن اٹھے  
 اتے وچ زمین نکانہ فائدہ کچہ مدت تہاں آیا  
 پھر وچہ فارین محی السنہ کہے تفسیر اتھا ہاں  
 سی غرض شیطان جو حکم عدلیوں سوائی او نہاں آوے  
 تا دی فریب جو میں ایہ قصہ بقرہ سورت وچ آیا  
 تا ہووے نہ لکھ رہن دالوت جنت رختاں  
 تا اوہ نے فرشتہ یا نت رہنوالا بجاوے  
 میں ہاں خیر خواہ تہاں او دیوالا پند خلافت آیا  
 تا نال فریب بلندی مرتبوں چاہٹاں وگایا  
 پر بن اپنے کسے غیر او نہاندے مجھے نظر نہ آوے  
 تا برگ درخت ابخروں ہاں اپنوں بدن چھپائے  
 او سویلے جال پیش تیرے اوس سجود کیتا ناہ  
 جال نشن لگے رب کہیا کیوں متیقوں نہ سدا ہر

۱۵ یعنی لازم کرد و اقامت کو با حجت اور حکیم کے طریقہ سے اور وہ جنت غلہ تھا ۱۲ اسے فوسوس کلام پوشیدہ ہوئی ہوئی  
 کو چھوڑ دیا ۱۳ یعنی ابلیس کو انسانوں پر غلبہ نہیں بخردوں میں دوسرے ڈالنے کے ۱۴ عاذن و سلیج وغیرہ ۱۵ اسے شرمگاہ  
 کا کھانا بنا ہے دولت سے اور پانچ حصوں کا مالک سے شیطان کو معلوم ہوا ہوگا کہ گدہ کھائے سے پردہ فاش ہو جائے گا ۱۶  
 عاذن اسے آدم علیہ السلام کے بہشت میں سکونت رکھنے اور شیطان کی بہشت میں داخل ہو کر فریب سے اونکو باز رکھال و جو کا  
 ذکر تفسیر نبوی جلد اول صفحہ ۳۰۴۷۸۷۹ تک شیخ و بیضاوی سے لکھا گیا ہے ۱۷ علیا فی ۱۸ اگر کوئی سوال کرے کہ جب شیطان بہشتوں  
 سے نکالا گیا تو پھر اوسکو بہشت میں داخل ہو چکا کس طرح وہ نفع مل گیا جواب شیطان کو تصرف حاصل تھا اور زمین سے اُسے دوسرے  
 ڈالا اسکا نہیں جنت کے نکالنے کی سزا دی ہو واصل کی طرح وہاں بود و باش نہ رکھو پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد شیطان جو بھی انسان  
 تک جانا تھا پھر جب ہمارے حضرت مصلیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسکا پہلے انسان تک جانا بھی موقوف ہو گیا تا کہ پھر وہاں نہ



تعرض کیتی نہیں نسک بلکہ تھیں شرم کرائیں  
 وچہ پروی تنگیان ہون پاس بیوی و بچہوں حاجت  
 نہ سنہ بنی وادھم بنی نہ میرا ستر کدراہیں  
 محمد بن قیسوں اتھ خازن نقل روایت لیا یا  
 تار ب کہیا اس کہ وادیو نکر خون ایہی توں کیتیا  
 جو منہ کتیم تندہ او تھیں آدم خوا ذمے لاوے  
 سپ نوں کہیا پیر کتاں تندہ ٹرسین دی پر نے  
 تے فرمایا ایلین تائیں جاہ نکل اتھیں مردودا  
 تے روح اپنی کیا پھونکی نہیں اسے آدم وچہ نیرے  
 تاخر تواضع نال خطاے ہوئے دونوں اقراری  
 جے اوپر اسادی کریں فضلوں راجخش رحمت  
 کہن اس آیت پچ لیل جو کنوں گناہ بنیاں  
 ہرے درجہ بنیاں چاا علی معرفت نال الہی  
 جیسگ کیتیاں غیر بنیاں پکڑ ہووے کچہ نہیں  
 سہو تاملیوں پس اس کارن خوف کرنیدے  
 گناہاں نسبت جہت کمال عبادت اونہاں ہائی  
 قے نیکان دیاں نیکیاں ہوں گناہ اوہ اہل قرب دی  
 گناہ بنی جہاں جان ہن اوہ نیکیاں غیر بنیاں

پھر ڈاہدی عجز تواضع راہوں کرن اقوار گناہاں  
 برابری اتے عائشہ مائی کہے نہ میں کسے حالت  
 جوین ہزال مرداں تھیں توین ناں زناں تھیں پائیں  
 رب کہیا توں آدم کیوں اس رکھ وادیو پھل کھایا  
 اوں بدل وادیو ہر ماہیہ خون زناں نوں میتیا  
 حوا کہے مینوں کھیا اوہ شیطان بناوے  
 جو سہواں ملی سر نہ بھنی وکھ سدا تندہ جرنے  
 کہیا آدم نوں خود تھوں کیا تندہ خلقیا نامہ سحوا  
 ہو ریحہ کنوں ملائک وچہ نہایت لائے تندہ دیرے  
 کہندو ظلم کیتا اسال جاناں اپنیاں تے اظہاری  
 تاہو کھانا پاون الیاں تھیں وچہ سخت ہلاکت  
 واقع ہوں گناہ رو اسدا خازن وچہ صریحاں  
 بنی گناہ جو گندے محض خوف پکڑن تھیں بانی  
 آریچ ک ملی کسی کلاں تھیں ہوں کنوں تھیں  
 تے یہ گناہ اصنافی اونہاں شان موافق کہندے  
 نہ مثل گناہ معاصی غیراں ویکھ خازن وچہ بھائی  
 حسناں اکابر اسیئات القربین جویر و اہل قرب  
 طہارت ہوئے نہ است سنگ سب ظاہر ہووے صریحاں

سہ مرد و مکانات سوزا توں کہہ وقت ڈھکا فرض ہے اور عورتوں کو سارا بدن تھہ بند دل تک نہ اور دونوں قدم شتاتنگ نہ فقط اور  
 کینک کہہ دوں کپٹ سینہ او پیٹھ زیادہ ہو کہہ افی کتب الفقہ اور نزدیک لافہ بیوں قبل آمد ویر یعنی آگاہ و پیچھا فقط و ہنکا فرض ہر  
 جیساکہ لکھا ہے نور الحسن بن صدیق حسن تنوخی نے کتاب رنج المقبول میں جو فقیر کے پاس بھی ہو جو ہے پس معلوم ہوا کہ اونکو نزدیک  
 بیٹریں لنگوٹ کس نماز پڑھ لینا جائز ہے لغو بامدین ذلک دیکھو کہ فقہ لنگوٹ باندھنے میں بیجا بی بی مگر جو جمال گور کے عادی ہوئے  
 ہیں انکو اس بری چیز کی برائی نظر نہیں آتی پس جہاں زمیندار جاٹ اور مزدوران لافہ بیوں طریقہ پر پورا چلتے ہیں ۱۲ علوانی عفی عنہ -  
 کہ آدم اور حوا علیہما السلام کو بیدار لباس فرانی تھا آدابہ نکاحہم و کھائی نہ دیتا تھا جب خطا ہوئی تو وہ لباس گرٹرا اور شر مکیاں ظاہر  
 ہو گئیں الی قولہ اور روایت ہے ابن کعب رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے فرمایا بنی علیہ السلام نے کہ جسم آدم کا لیتا تھا اور بال سر کے بہت گھنے تھے  
 جیسے کہ کھجور کا درخت بہت اونچا اور راز قد ہوتا ہے ۱۲ خازن سلہ یعنی محض خدا تعالیٰ کے خوف اور حلال سے ڈر کر اونے بات کو بڑا بھکر  
 گناہ خیال کر لیتے ہیں جیسے دیکھتے ہیں اتنا ہو کہ جس قدر کوئی بلند تر ہو تا ہی او سقدر اسکو خوف ہوتا ہے اور زہ مننی بات کو گناہ جان کر  
 اسی معافی کا خوف نہکا تو سو یہ مثل عوام کی کردہ ٹہسے ہی بڑی گناہ کو بھی ہلکا خیال کرتے بلکہ عین عباد و مجتہد ہیں ۱۲ علوانی سلہ یعنی فقط نسبت  
 گناہ کی انکے عالمی مرتبہ ہو کے باعث انکی طرف ہوتی ہے اور حقیقت میں وہ گناہ نہیں ہوتا ۱۲ علوانی یعنی جب گناہ کی نسبت انکی طرف ہوتی وہ بھی



بھی قبل نبوت اودھ پھل رکھ دیا آدم کھاد آ ؟  
 جو کہ کھینچ لے غمنا جو جس خود خالق فرمایا  
 گدھیاں چابک عریاں شارت پس حشران اچیر  
 پر کچھ اوس پکڑ چویں راہ چلیاں کوئی مہنگ لائے  
 جاں سُر ت ہو خود قدم سہناؤ گنوں ہیاسکت  
 یعنی غیر بنیاں جبکہ فعل کرے اودھ پیارے  
 پوج جلد اول ہو دوجی عصمت بنیاں کئی جائیں  
 پھر آدم حوائے ابلیس انہاں طرف زمین اوتار یا  
 مروجیو وچہ زمین اتے مژ میوں نکلوا آخر  
 حوا پھرے دوالے ملکاں آدم اوس ہٹایا  
 میں جو کچھ سختی پائی بیوی اودھ سب تیری پاؤں  
 وچہ پانی پت پیری دیو ڈالو سنت ہوئی بتی دی  
 وچہ سرانڈیپ پہاڑو مہند زمین وچہ چاؤ فایا

بجلی از زینت والی از شرم کی مراد ہے ۱۲

پر قصد اودھ فعل نہ حضرت آدم کیتا ساہ  
 بن قصد خطا ایہ قبل نبوت ہے آدم واپایا  
 اودھ زرا خطا نوں وڈیاں جانے پکڑ بھی ہو وڈیری  
 تے قدم اوس کچھ کھسکن لگاؤ گن ہوشاں پاٹھ  
 ایویں دولت بنیاں ہندی ناہ جس غیر ملامت  
 نا اوس فعلوں تس پکڑ نہ ہو عبد الحق پوکاے  
 رب کرے ہدایت گمراہ ناہ تہمت وصرق تہائیر  
 کہ گھن سپ بھی نال اوہنا دے گیا اوتار یا پیار یا  
 جاں موت آدم نوں حاضر ملکاں گھیر اپایا اگر  
 جو چھو فرشتیاں بیدیاں آون پاس میری فرمایا  
 جاں فوت ہو ملکاں غسل وٹاؤں تن تن واروا  
 خوشبو ملی کفن تے کیتی قبر بھی لحد سعیدی  
 ایہ پوج سراج منیر مارک وچہ بھی ذکر لیا یا

کہ بندہ را سخر ذکر کس بعیر ہے بہری  
 وعائے نیم شبی بود و گریہ سحری

تا ذکر لباس نعمت پوج اگلی آیت لٹھی پھیاری

حافظ  
 بکوش خواجہ از عشق بے نصیب سبب  
 مرادیں ظلمات آنکہ رہنمائی کرد  
 جان نال مکر شیطان پوشاک آدم دی گئی اتاری

يٰۤاٰدَمُ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ لِبَاسًا تُوَارِي سَوْآتِكَ وَرِيشًا وَ  
 لِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَيْرُ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تَكْرٰوْنَ

اویسے آدم کے تحقیق اتارائے اوپر تمہاری پہناؤ کہ دھماکتا ہے شرمگاہ تمہاری کو اور پہناؤ ازینت کا  
 اور پہناؤ بچاؤ کا۔ یہ بہتر ہے یہ نشانوں اللہ کی سے ہے تو کہ نصیحت پکڑیں

تساؤیاں شرمگاہیں جو کچھ زینت نال سوہوا  
 ایہ کنوں نشانیاں بیدیاں ہوتا سپج انہاں نول  
 تے نازل ہوں جو سنگاں شرم واصل لباس گاو

او آدم بیوٹھیکال بھیجا اوپر قساں پہناؤ  
 اتے لباس جو تقوی والا اوہو بہتر پہناؤ  
 لباس ایہی جو چیز ہر سنگ پر وہ کیتا جاوے

لہذا بعد نبوت کے طلاق ہوا میں ۱۲ اذان سکھ جب تو کہ کوئی کا یا یا تو غیر نعمت لباس کا ذکر فرمایا کہ بتو کچھ عکس لباس پہناؤ شرمگاہ اور اگر وہ  
 اور شرمگاہ کہنے پر کس قدر نصیحت اور سوائی ہے ۱۲ سراج وواہب سکھ عرب زبانہا بہتیر سنگاں طوان کرتے تھے اسی نے لباس کا حکم دیا ۱۲ اعلان

لہذا بعد نبوت کے طلاق ہوا میں ۱۲ اذان سکھ جب تو کہ کوئی کا یا یا تو غیر نعمت لباس کا ذکر فرمایا کہ بتو کچھ عکس لباس پہناؤ شرمگاہ اور اگر وہ اور شرمگاہ کہنے پر کس قدر نصیحت اور سوائی ہے ۱۲ سراج وواہب سکھ عرب زبانہا بہتیر سنگاں طوان کرتے تھے اسی نے لباس کا حکم دیا ۱۲ اعلان



ریشہ ہر اک نال استعارہ زینت ہو رہا لباسوں  
تے کہیا حسن جیاتے عثمان نیک خلق فرما دی  
پس شہرعت دے قدر لباس ہو کیتا فرض خدا نے  
جاں آدمی تے شکر کھلن دا ہویا بیان کچھاں  
ایہ شہرعت ہوز زینت محل مردویں فرماتے  
ایہ مجتہدیناں کنوں حدیثاں ہین اندازی لائے

فتاویٰ کہیا ایمان مراد ہو تقویٰ وال لباسوں  
عزہ کہو خدا تعالیٰ نے ناں کلبی عصمت لیا ہے  
انزلنا مثل کتبنا خبر مفید امر جہانے  
جو تہ شہرعت نوں فرض ایس بعد جہت اصلاح  
جو قدر انداز شہرعت داناہ قرآن بتائے  
بھی زینت محل سی شہرعت تاعدی ہین ٹھہرا

فرض مردوں پر ہے لباس اتنا  
پر ہے ممنوع ریشم و زرتار  
اور نہ پہنے کبھی وہ جامہ زن  
مورتیں جسم سب چھپا ٹھہریں

رہے زانو سے تا بنات چھپا  
زعفراں یا کسٹم کارنگ و نگار  
ہونہ لابا ازار یا دامن  
خود پچیں شر سے اور بچا ٹھہریں

جے غیر مجبور راہوں پہننے ہووے حرام لباسوں  
کہو عائشہ وچہ نماز منقش جامہ بنی لگایا  
تے میرا اوہو موٹا کپڑا لے آؤ اس جانی  
جابر تھیں وچہ مسلم حضرت شاہ رسل فرماندا  
تے زینت زن نوں خاوند کارن کرنی بہتر آئی  
بھی گئیائیں تے جامہ پلاون ہویا حرام پیارے  
لباس زنانہ مردواں مردواں زناں لباس حراموں  
جس تہ بند فخر وں پلایا تہ دیول و زحشر دے  
کب بند اناں کبیر جامہ کچھدا جاندا آ؟  
جس ریشم پہدا وچہ دنیا تخصیہ قیامت نہیں  
پھر عبد اللہ بن عمر وں وچہ ترغیب روایت لیا یا

تے زینت جہت جو شکر کری ایہ پہن روا اسانوں  
کہیا بعد فراغ ابو جہم تھیں ایہ دیہو مقیص ہو گیا  
ڈال تاج کھید جو جج ہو یا کجہ خیر انامی  
وچھاوے تن بند نوں کافی چوتھا شیطان تہدا  
طلاتی نقرائی ریشمی مردواں منع لباس ہویائی  
کبتی کسیر دے رنگ والو ایویں منع سوئے  
جس جامے تھیں بدن وسیکوا اوہ بھی منع تماموں  
رب حمت نظر نہ پاوی سچے فرمودے سرور دے  
اوہ دھس گیا وچ زمین حشر تک نہ پہدا ہویا  
سونا ریشم زناں روا اتے مردواں حرمت پائیں  
جو آخر اس امت دیاں ناں ہوسن بنی الایا

لے اہ کہ از بین علی زراور خود وغیرہ جنگ میں اپنی چاؤ کے واسطے لیا جاوے ۱۲ خلاصہ ۱۲ یعنی انحرکات تہ تھا ۱۲ خلاصہ ۱۲ پس اگر زینت اور  
تعمین اور تہ اس واسطے ہے جو حسن لباس اور فراغت جمال اور حسن صورت و سبب ہو جو تہ و دست و پا اور نعمت الہی کا ظاہر کرنا بہتر ہے جیسے فرمایا  
وہذا تبارک و تعالیٰ نے و اما بنوعہ ذلک مخدث یعنی اپنے پروردگار کی نعمت کو ظاہر کر لایق تھا جو اچھی زینت مستحب اور ثواب کا موجب ہوتی  
ہے مگر بہت احتیاط کے ساتھ کیا گیا جو اس میں شایع علیہ السلام سے اور اللہ تعالیٰ دو کھراؤوں کو دیکھتا ہے اور اس کی نعمت فراغ ہے ۱۲ خلاصہ  
۱۲ یعنی انصاف اس طرف ہو گیا خاص برکات میں کمی واقع ہوئی ۱۲ خلاصہ ۱۲ ایک کہنا اور ایک اپنی بیوی کا ایک مہاکے نے اگر عیال نہ ہو  
ہو تو ان کے لئے بھی ضرور چاہئے چوتھی غرض جو صورت سے زیادہ نہ ہو ۱۲ خلاصہ ۱۲ جو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوتا تاکہ کسی بچے کو پہرہ نہ دینے







ہو یہ لباس اونارن فلكوں رحمت فضل خداوا  
عالم بھر یا سنگ و احال جا خالی کوئی ناہیں  
مگر اس حکم ابھی جو بن رب غیر سچائے کاٹی  
دلیل اسوج نہ غلو متوج کوئی ننگا ہو وی کہ ابیں  
حسن جیٹن اتے جعفر پانی وچہ جال ہر ورس  
سن کہیا امام احمد میں کہدن سنگ اوہنائے آیا  
اوپر حدیث جو بنی کہیا جوئے رب قیامت  
پس میں ننگیاں غسل نہ کیتا سنت عمل کما یا  
اے احمد خوشخبری تینوں بخشیا تیرہ خدا نے  
کہند میں جبریل متیوں رب رہبر خلق بنا یا  
بھی جو عیب جسے اتے زینت دسی مسلماناں  
جال حضرت آدم دی سنگ شیطوں اہل ویر کما یا

تاتیں روپو نعمت اوسدی جوئساں ہو یا افادوا  
تے ناہ کوئی گوشہ خالی جو اتھ غیر ان ہو جان میں  
تے باجو تیرے رب لشکر اون غیر کھچانے کاٹی  
بھی کرے جامع نہ ننگیاں پیغیر الی کہیا منائیں  
تاسلواراں لکے بریاں بی جانورال تھیں سوسے  
جو پانی دیوچ ننگیاں ورسے پس میں عمل کما یا  
سویں تہ بند نہ داخل ہو وی وچہ حمام صراحت  
تا اوس راتیں وچہ خواب ڈٹھا کسے مینوں اینہ فرمایا  
سنت عمل کرن تھیں کہیوس میں کون عیانے  
جال جامے پہنے نیت کرے میں کجاں تہر جو آیا  
نہ خواہش نفسانی دی کارن دیکھن روح بیاناں  
تائییاں کچنا او تھیں اگلی آیت وچ فرمایا

يٰۤاٰدَمُ لَا يَفْتِنَنَّكَ الشَّيْطٰنُ كَمَا اَخْرَجَ اٰبَوَيْكَ مِنَ الْجَنَّةِ

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيَرِيَهُمَا سَوْآٰتِهِمَا اِنَّهٗ يَرٰكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ

مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْهُمْ اَنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِيْنَ اَوْلِيَا۟ لِلَّذِيْنَ لَا

يُؤْمِنُوْنَ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحْشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهِمۡ اٰبَاءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا

بِهَآءِٓ اَقْلَانِ اللّٰهُ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَقْوُلُوْنَ عَلٰى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

ای میو آدم کے نہ پہکا وی تمکو شیطان جسے نکال دیا ماں باپ تہا روی کو بہشت سی او تار لیا تھا اون سے  
لباس اون کا تو کہ دکھا وی شرکاء اون کی تحقیق وہ دیکھتا ہی تمکو اور کہنے اوسکا اوس طرح سے کہ نہیں دیکھتو تم اون کو  
تحقیق کیا ہے شیطان کو دوست واسطے ان لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے او جس وقت کہ کرتے ہیں بیجائی  
لہ یعنی جہان روحوں سے پر ہے ایک گرد کی مگر بھی خالی نہیں ہے اسکے اندر نہ کوئی گوشہ خالی ہے جو کہ سما سکے اوس میں  
کوئی غیر ۱۱ لہ یعنی جو حمام وغیرہ میں نہ کھنڈہ نل ہر کھنڈہ کرے ہیں ۱۲ سون بلیمان ۱۳ لہ سنت کے طریق پر لباس  
پہنے سے باطن میں صفائی حاصل ہوتی ہے ہر دہ شنی پہننے سے قتل میں ہوتے کے فرشتے سے ۱۴ روح البیان ۱۵ ہر دہ شنی پہننے سے

۱۶ یعنی جہان روحوں سے پر ہے ایک گرد کی مگر بھی خالی نہیں ہے اسکے اندر نہ کوئی گوشہ خالی ہے جو کہ سما سکے اوس میں  
کوئی غیر ۱۱ لہ یعنی جو حمام وغیرہ میں نہ کھنڈہ نل ہر کھنڈہ کرے ہیں ۱۲ سون بلیمان ۱۳ لہ سنت کے طریق پر لباس  
پہنے سے باطن میں صفائی حاصل ہوتی ہے ہر دہ شنی پہننے سے قتل میں ہوتے کے فرشتے سے ۱۴ روح البیان ۱۵ ہر دہ شنی پہننے سے



کہتے ہیں پایا ہے اوپر اس کے باپوں اپنو نکو اور اللہ حکم کیا ہو سبکو ساتھ اس کے کہ تحقیق اللہ نہیں حکم کرتا  
ساتھ بیچائی کے کیا کہتے ہو تم اوپر اس کے جو کچھ نہیں جانتو۔

جو ہیں باپ نساؤ اجنتوں کے دھیا جامو تنہاں لہاؤ  
تے تیر اور اجنتوں قسین سکری دیکھ تنہاں  
جیہڑی لوکی نال خداوے نہیں ایمان لیا تے  
تے اللہ لہاں کیتا کہ نہ حکم کری رب سائیں  
اوپر اللہ دجنتوں ناہیں پہونچے علم تسانے  
دو جا واقع آدمی تھیں عبرت پکڑن آوے  
بھولا کے راہ جنت واکروں مت خود سنگ لائے  
جو اوہ دیکھو قسین کچھ نہ سکری پنجوین بات پکھانوں  
پناہ ڈھونڈن اوہ لازم جنگ ہووے فضل عیسی  
اوہ کنوں کثافت جہنم ساں نساں مہدی ہین بلائیں  
جو دیکھے دو جیاں آپنے دتے جیوں رومی فرمایا

اوی آدم بیٹہ پیش کو ناہ نساں شیطان بھولاؤ  
تا دھلاؤ اوہاں فرج تنہاں دیکھو ٹھیک تسان  
اوہاں لوکاندو ساں دشمن بن شیطان بنائے  
جاں کرن بُرائی کہیں ساں تے پایا پاں تائیں  
فحش گناہن اکم کیا ہو تیں گلاں اوہ الا اندری  
اس آیت پچ کئی امر یک تنبیہ نال خوف و ساوی  
تریجاناری ہوون تھیں شیطان راہ بھولاوے  
چوتھیا رسی باجہ اندازہ ممکن پچن شیطانوں  
جو پل مانا ناہو دوست مت شیطان رجیمی  
تے پاروں جسم لطیف اسانوں جن دیون ناہیں  
اجہڑ دشمن پاسوں اڈا بچس لازم آیا

مے بُرند از حال انسی خفیہ بو  
زانکہ محسوس ازیں اشباح نیست  
مار در یہائے ایشان سرنگوں  
صاحب لقب و شگاف راہ زند

از بتی بر خواں کہ دیو و قوم او  
از رہے کہ انس از آن گاہ نیست  
مسکے دارند از دیدہ و روں  
و مبہم ضبط و زیانے میکند

جو شکلاں بور و ثاوتن اوہ دیکھے جان منائیں  
تا اسین دیکھ لے اوہاں تائیں روح البیان لکھیں  
جوین نال غبار ہوا دتے اتے دخل ہوں اڈاں  
جوین خون رگانیچ کچھ شیطان تو پچھو جیہڑو آیا  
جو مار پوی سو جہاں پوندی دیکھ نہ کچھ انساناں  
اوہ منکر صحیح حدیثوں کے اہل شیعہ تھیں ندرے

پر صورت اصلی تے جہاں ہوں تا اسان سکنا ہیں  
رب ظاہر کری جو جسم تنہاں تے طاقت اکھیں دیوے  
یا کری کشیف اوہاں ندی تے تا بجی دسن عیاناں  
جوین اصل ہووے ہوا تے وچہ حدیث بنی فرمایا  
ہو آیتیں جہاں برحق قس چاہیے مار ہٹاں  
مُتَظَر کہ اب فرقد کہن اوہ مطلق جن نہ دسدے

لہذا متصور نہ کرنا کہ انسان پر ہوتا ہے جیسا کہ فکر ہو چکا ہو کہ شیطان آدمی کی رنگ میں پتھر ناہر سرایت کرتا ہے جیسے فخر انسان کی رنگینا  
لکھار کئی لوگوں نے جنہو ظاہر طور پر پچھو خود دیکھا ہو ۱۱ روح البیان ۱۱ پس عامل اپنے عصا کو لہر سے ماری اسکے پروں پر نین سو با چار سو  
ضرب یا کم زیادہ اس سے وہ مارجن پر واقع ہوتی ہے نہ آسیب زدہ پر نہیں تو انسان مرچاؤ سے ۱۲ روح البیان



دنیا طلب کرن ائے کرن محبت سنگ دنیا سے  
جو کل بُریا یاں نامہ کہو حب دنیا دی آئی  
جاں سنگ تلقین شیطان ہوا وہ دنیا دار و دیر  
جاں اوہناں کہیو چھو دنیا نوں صفو کر و تباہیں  
یعنی دنیا طالب بن اوہ بھی طالب شہواتاں  
کہہ ریت اکھیا جو تپیں کر و محبت دنیا والی  
پر قدر ضرورت کر جلا لیں کری تے قوت پاوے  
کری ادا حق نفسے بنیاں اُس مزدوری راہوں

مثنوی | ایں جہاں صفہ ست مُردار و مقبص

کر شیطانی آو طور طریقے اوسدے دس آہی

تے حرص کرن وچہ جمع اوسدیکر ابھی فحش نیاوے  
جاں غل طلب کرن تن نیت فائدہ کھن و ابھی  
تا طرف خدا جاں سک اوس کوئی اثر نہ ووس بھورا  
تا کہن ہاں باپاں اپنیاں پایا اوپر اینہیں راہیں  
تے حکم سالوں بکیتا و صفو دن دنیا دی لذت اں  
نہ حرص اوسدی نہ جمع کرن دنیا دا حکم کمالی  
بدن اوسد اکھا رزق حلالوں تو لباس جو پاوے  
اَقُولُوْنَ عَلٰی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ہوزنیت جو شیطان تباہوں

برچنیں مُردار چوں باشم حریص

تدبیر اوہناں تھیں کچھ دی اس بعد خدا فرمائی

قُلْ اَمْرٌ رَّبِّيْ بِالْقِسْطِ وَاَقِيْمُوا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوْهُ

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُوْدُوْنَ فَرِيقًا هَدٰى

وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ اِنَّهُمْ اتَّخَذُوْا الشَّيْطٰنَ اَوْلِيَاۡءَ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّتَدٰفِعُوْنَ

کہہ حکم کرتا جو پروردگار میرا ساتھ انصاف کے اور سیدہ کرو منہ اپنے کو نزدیک ہر نماز کے اور پکارو اوسکو  
خالص کر کرو اسطے اوسکے عبادت جیسے پہلے پیدا کیا تمکو پہلی بار پھر آؤ گے تم ایک فرقے کو ہدایت کی  
اور ایک فرقہ کہ ثابت ہوئی اوپر اوں کے مگر ابھی تحقیق انہوں نے پکارا شیطانوں کو دوست سوا افسد کے  
اور گمان کرتے ہیں کہ وہ راہ پائیا لے ہیں

کہہ او محبوب خدا نے عینوں حکم انصاف بتایا  
تے سدا کرو منہ اپنے نوں کبھی طوط تہامی  
جو مسی پاس ہو و اٹھ پڑھو صحت نہیں کافی  
فرض نماز جماعت سنگ ایہہ آیت پڑھن تباہی  
موجود ہو و لا الہ الا اللہ پڑھن نہر مایا  
تے چ ہر وقت نماز لگا و دل ول رب گرامی  
اتے پکارو رب اپنے نوں چھو سب غیر آہی  
تے جو سُن مانگت کری اجابت اوس نماز نہ آئے

لے ساتھ تلقین اور شیطان کی تدبیر کے سبب سوہنا کر کے دکھا و شیطان کے دنیا کو اہل دنیا کی آنکھوں میں ۱۲ روح البیان



جویں اسان سانوں شروع کیا تھا ایویں مٹسائے  
 کہناں رب ہدایت کی تھی کہناں فوں گمراہی  
 تے دلچ کرین گمان جو اوہناں راہ ہدایت پائے  
 اوہ ہی قرآن حدیث و توکل دینی علم جو آئے  
 تے باجوں نصرت پیر نہ مروا کا فر نفس امارہ  
 جو تیرے وچوں شرک بدعت دی بوڑو مار گوائے  
 شیطان غالب ہو یا جہناں اوہ مومن بند نہاں  
 واذا فعلوا فاحشۃ وی تفسیر ہے گذر سدا فی  
 جاں بُرا کرن بد بخت اتو اوہناں کرو نصیحت کاٹی  
 ہن کفار اندی و انگ سخن کچہ کلمہ گو بھی کروے  
 جاں وقت ہو کوتا اسیلو کرو نماز ادائی  
 بانگوں بعد نہ باجھ منافق مسجدوں مکھلے کاٹی  
 بنی کہ یاد دٹوئے نہیں اوہناں حصہ کچہ اسلاموں  
 مرجیہ اکھن بھلا بُرا سب آپول بکراوے  
 قدری کہن اسیں بعض تائیں خود پیدا کروے  
 عبد اللہ بن عمروں کلدن مکھلے بنی خداوے  
 اسال عرض کیتی تیں آپ ہی فرماؤ یا پیغمبر  
 ہی تنہاں یا پند اندی نام قبیلیاں سوتہاں نیسے  
 جو کہے تھہ کتابک سیدلچ دوزخیاں نانوں ساری  
 فرمایا عمل درست کرو اتو رہو نیڑے حق کنوں  
 تے خاتمہ موزخی واکم موزخ وائے اوپر آیا  
 جو فراع ہو یا ربناں اتے ہک فرقہ وچہ جنت  
 مرتبہ کئی خلوص خلاصہ سب واکو بھائی

سعی تھی جو میں ہو اویس لکھیا مڑے دوبارہ  
 اوہناں ٹھیک خدا میں دو کا پھر شیطان تباہی  
 استحقاق ثابت کافروں کجہ اپنا کفر و سائے  
 ہو رہا لباس جو تقویٰ والا پیچھے ذکر ہو پائے  
 کوئی پیر اجیہا اہل شریعت پکڑیں کامل بھارا  
 حرص ہوا نفسانی نوں میں رہد اراہ و بکھائے  
 جاں بُرا کرت تا کہیں اسان انیوس پایا پائائیں  
 وچہ جلد و جی تے منزل اول وچوں ویکھیں بھائی  
 تا کہیں بڑھوں ایہ ہونہی آئی پوندے وچ رسوائی  
 جہنماں فوق ایماں حاصل اوہ راہ اچھے مروے  
 نہ کہو جو چل وچہ مسجد اپنی پڑہاں نماز خدائی  
 مگر جو کم کسے نکلے نیت جلدی مڑے آئی  
 کہ مرحیہ دو جا قدری دونوں بد انجاموں  
 نہ تشاؤں کجہ اختیار پتھر جو میں ہوا آپ لٹاؤے  
 ایہ دونوں میں جو اُترت وی وچہ حدیثاں پڑھت  
 کتاباں پتھر پتھر آیاں کہیا تساں خبر اغاؤے  
 کہیا جو سچے پتھر وچہ حقین ختیاں نام اُس اندر  
 جھگڑی مجھ لیکیا سب ناہ کچہ گھٹ دوہ جانداں  
 نامن کیتی اصحاباں پھر کیا فائدہ عملاں پیکر  
 جو خاتمہ ختیاں اند کم جنت دے اوپر مینوں  
 اوہ کردار ہے عمل جو میں چاہی پھر شگ تہہ بتایا  
 تے ہک فرقہ وچ ووزخ کنوں خلاصی نقل سعادت  
 یعنی وچہ عملاں وی نیت خالص نال صفائی

۱۲ ہمیں ذرہ جتنا اختیار نہیں جو کہہ دیتا ہے وہی کرتا ہے لیکن وہ اس قدر ذلک

۱۷ یا بعد الموت یہ تمہیں داپس کرینگے یا جیسے مٹی سے بنایا اسی طرح مٹی میں ہی جاؤ گے ۱۸ ارنی سے خاندن میں لکھا ہے کہ جب اوسو لوچھا جاتا ہے کہ تباری باپ دادا نے فیصلہ کیا کہ اس شخص کو جو میں کہہ رہا تھا فیضی نے فرمایا یہ غور فرما سونے واک ۱۹ خاندن و معالیم سے اور سچے مرد و عورتوں کو اعلیٰ ہے جیسا کہ قریب میں بیان ہو گا۔ قولہ تعالیٰ وخذوا ذلکم عند کل مسجد ۲۰ اعلیٰ یعنی محض پتھر کی طرح اپنے آپ کو جانتے ہیں کہ



جو غیر شرع و پھر علمائے کوئی لاگناہ لگیوے  
نہ کری امید نفع و ہی شخص کے تھیں باجہ خداوے  
نہ ہی مقصود خدائے تھیں مے یا ناہیں  
نہ ول کے طرف ٹھکرا نہ ہی لحاظ غیر اندر پایاے

بیدار جانال زجاں مشغول  
نہ پوائے شان نہ سوداؤ کس

بذکر حبیب از جہاں مشغول  
نہ در کج توجید شاں جاؤ کس

کفر شرک بدعت ہر فعل بُری نوں دور کھیوے  
نہ شر ضرر و اخوت کسی تھیں رکھے باجہ اللہ  
مقام مجاہدال دایہہ آیا دیکھ خلاصے تائیں  
ایہ مقام صدیقان الازہب حیران بجاوے

یار رب میرے ول کن اکھیں وچہ پر نور سوائے  
کسے پوچھیا ہے ایمان کیا آیتا بنی ٹکھیرا  
ہے اہل اخلاصاں خوشخبری فرمایا بنی الہی  
مردوئے اتے زناں رائیں دلوں قیاس کر نیدی  
ایہ الہی نہیں طواف اتے ناہ کھاندی آپے  
اسین بونہہ حق دار اس ناں آگلی آیت رب تباری

تاہیں فو توں شو توں آہو شاہ رتل مناندے  
بھی اگا پچھا سجا کھتا نورانی کر میرا  
ہے ایمان اخلاص وایت ثوبانوں پھر آئی  
وچہ دناں چل کچہ عرب قبیلے ننگے طائف تھیندے  
جو ایہ لباس جہاں وچہ اسال گناہ بھی مین کماؤ  
بھی چربی اوہناں چھوڑی تا اصحاباں عرض گداری

يٰۤاَيُّهَا اٰدَمُ خُذْ زَيْنَتَكَ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوْا وَشَرُّوْا وَلَا تُسْرِفُوْا

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زَيْنَتَ اللّٰهِ الَّتِي اَخْرَجَ لِعِبَادِهِۦ وَالطَّيِّبَاتِ

مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ

الْقِيٰمَةِ ۚ كُنَّا لَكَ فَصْلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ

اوی بیٹو آدم کے لوز بیت اپنی نزویک ہر نماز کے اور کھاؤ اور پیو اور مت حد سے نکل جاؤ و تحقیق  
وہ نہیں دوست رکھتا حد سے نکل جانے والوں کو کہہ کس شہرام کیا ہی زینت اللہ کی جو نکالی ہو واسطے  
بندوں اپنے کے اور پاکیزہ چیزوں سے رزق ہو کہ وہ واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے پیچ زندگانی دنیا کے  
خالص میں دن قیامت کو اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں واسطے اور قسم کے کہ جانتے ہیں

لے جو یہ عام مقامات ساتھ امواد اور وسیلے اولیاء اللہ کے حاصل ہوتے ہیں اور یہ تو شرک جانتا ہے اولیاء اللہ کے ورد کو ۱۲  
حلوائی عقی اللہ عنہ ۱۱ کہ کچھ اثر کا خیال رکھنا نہ تہذیب کی امید نہ اس کے عدم سے تعلق نہ بخشش سے غرض ۱۲ خلاصہ ۱۱ پس جبکہ  
کان اور اکھیں در دل میں خد تعالیٰ کا نام زور سے پکارتے دیکھی تو یہ ہر حالات کو چہرہ دیکھے اور جو حجت نادانی ہے منکرین کو اللہ تعالیٰ  
ہدایت کرے ۱۲ حلوائی عقی اللہ عنہ ۱۱ کہ کچھ اثر کا خیال رکھنا نہ تہذیب کی امید نہ اس کے عدم سے تعلق نہ بخشش سے غرض ۱۲ خلاصہ ۱۱ پس جبکہ  
حقہ ارمیں ارشاد فرمایا آگلی آیت میں ۱۲ حلوائی عقی اللہ عنہ



ای آدم بیٹو زینت اپنی پکڑو وقت نماز ال  
تے ٹھیک اسرا کفتیل نوں ب دتو رکھنا پیر  
بنیاں اپنیاں کارن ایویں رنق جو پاک حلالوں  
تے ہو یا خالص و زقیامت کارن اہل ایمان  
زینت کل لباس شریعت اذن جدد فرمایا  
اسراف جمیع باجو ضرورت ایویں مال جاڑن  
ماہل مطلب پوشش و اجو پیو وقت نماز ال

وہ سجد کیا جو باجسام آب گل ہو دی

کنگی خوش بورغن تے مسواک زینت سب آتی  
جو ہووے حضور خداوی اللہ زینت کری سوائی  
امام اعظم دی پندراں درہما سے جامے ہندے  
آزینت چنگی لینے جامے لین مچل والے

ذوق طاعت و حضور دل نیاید بچکس

قد ضرورت کھاوے جبکہ کھاویاں جان بخاوی  
ناکھاوے تنجہا بلکہ لذت غرض طعاموں  
جو زینت شرعی ذکر ہو یا ہو پاک حلال اشیائیں  
منع حرام انہاں کھنچے جو ہوں حلال اتفاقوں  
ایویں حوت اتفاق نوں کفر حلال شمارن  
مومن کافر دنیا وچہ شریک جیہ وچہ نیماں  
کھاہو جھوٹو بٹر کھاوی پیو و جھوٹوں پیون  
وچہ رمضان مبارک بہت عبادت کرے آہے

تے کھاؤ پیو حد نہ لنگھو کرو لحاظ انداز ال  
کہ کس منع کیتی جو زینت کدھی ہو رب سائیں  
کہ وہ وچ دنیا زندگانی مومنناں حجت کمالوں  
اسیں ایویں اہل علم نوں دیتے کھول آیات بیاناں  
تے مسجد کنوں نماز کنایہ زاہدی وچہ لیا یا  
مخالفت ہووے شرع اندازیوں ہو یا حرام شمارن  
کھاؤ پاک آؤ اسراف کرن تھیں کرو لحاظ ال

نماز وہ ہو جو گجہ بہ نیاز دل ہو دی

پوشاک نفیس مچل والی ہر ہر زینت آتی  
نئی کھنچی حالت نال نہ کریں نماز ادائی  
وقت نماز جو وچہ حضور خداوی ہین کھلو نہ سے  
زینت لوکاں تھیں قس زینت چاہی وہ کمالے

طالب حق را دل حاضر برین گاہ بس

ایہہ فرض جے قوت طاعت خرچن دین زینت آوے  
پیٹ بھری یا عاشر کس ہو تدوں مباح انجاملوں  
بھی لذات حلال جہنا فوج کجہ کراہت ناہیں  
عقیدوں اس حرام چھپان کفر بدانا پاکوں  
وچہ کتب فقہ سے مسئلے واضح اہل الحق شمارن  
پھر روز قیامت خاص نعیمیاں مومنناں حجت عیماں  
و زینت عند ربی یطعمنی و یسقیننی جو شاہ رسل فرمینوں  
ہو رہیں یا تھیں اتے صحبت کدی کی اوہاں ساہی

۱۱

لہ جزئیاتیں ہر حال کافر مادہ ہیں اور لفظ زینت کا مہل جو ساتھ اختلاف طبیعتوں اور زمانے اور شہروں اور حالات کے زینت کی کیفیت  
یس بھی اختلاف ظاہر ہو جاتا ہے پس حرام چیزوں کو اسباب فریبت نہ نہاں فرمایا جو چیزیں عرف میں ہاں اسلام کے اجماع سے ظاہر نہیں  
اور قرار دی گئیں وہ بہت زینت ہی ہے پس اگر نہ ضرورت کا یعنی لباس ہے جس سے شہرت ڈکھنا جادوی اور زیادہ ہو متعجب  
اور ادلی ہر مباح ہوگا تہی مفسرین اور فقہاء نے زینت سے لباس مراد لیا ہے جیسے صاحب ہادیہ وغیرہ کا مذہب ۱۱ خلاصہ ۱۱ اور مقلد ۱۱ ازادہ  
سے زیادہ خرچ کرنا مضرب مصلح کو اور اگر ان کے عرفی سے زیادہ خرچنا موجب ہنسی کا تو ہے ۱۱ خلاصہ ۱۱ مگر تفسیر فقہ متعجب سے نہیں ۱۱ خلاصہ  
۱۱ جو بہت حد تک دفعہ کے سبب سے بیکار کھا سو کھا وہ کھائیں وہی تم ہی کھاؤ ۱۱ علوانی ۱۱ یعنی رات کا تباہی پر مہل کی پہل کھانا اور



رات میں چہ طاعت تو خود یا راں بند فرماندے  
 سا فرمایا میں کسے تساوی مثل نہیں ہاں یارو  
 ایہ کھاؤں پیوں منہ سنگ جان حقیقت لفظاں راہل  
 باطعام عرفان الہی قلب چو لذت ذوق اٹھاندے  
 وچہ خدمت منصوبہ کس شخص کہیں ساں رہیا وٹوالاں  
 میں پاس او نہاندو رکھیا چہ دن چڑھو او ہوس آٹیا  
 میں وچہ دو سال کہ رقمہ کھانڈیاں کدو نول مسائے  
 ضعیف امت دیکارن ظاہر کھا کھانے ساہو  
 چونک شکم تھنھن والی ہیں روایت کردے  
 تاوڑی لطافت پاروں ختمہ سرور مثل انساناں  
 تاہرہ سنگ جو بھار پتھر دیوں استقرار لیاٹے  
 جو شے نفس کے نش دیوں ہے اسراف بتایا

خواجہ راہیں کہ از سحر تا شام  
 شکم از خوشدلی و خوشحالی  
 قانع از خلد و ایمین از دوزخ

دارد اندیشہ و شراب و طعام  
 گاہ پر می کند گہ خالی  
 جائے او منزل است و یا مطبخ

خلاف شرع خود مرضی راہوں نفسانی شہواتوں  
 تے قوت جسم گھساؤں ایہہ جو فرق پوری وچہ طاقت  
 یا خوشحال نفس دیاں کہ پوریاں مارے حق خداے  
 نہ متع کیتا رب ایہہ جو طلب کمالاں سے کدوہو  
 حرام کیتا کلوں نہاں کمال مقابل پہنچن تاباں

کم کر گئے سنگ غفلت ایہن کل اسراف ذواتوں  
 یا دودھ ہلاکت نفس اندر نش ماری حق کرامت  
 یا دل روح سرندی حق ماری ہیں اسراف زیادو  
 جو گدھے اندھ خاصاں کارن غیب الغیبوں پھیسو  
 طلب کرن او نہاں کوشش کر کے کیا سراج رہاں

۱۔ ایک روایت میں آیا ہے اظہر عند ربی روح البیان ۱۲۔ اور اور مبارک و تعالیٰ کی محبت کی نعمتیں اور اس کے سوا احوال جو  
 غذا میں دلوں کی اور روحوں کی نعمتیں اور انھوں کی سرمدی اور نفسوں کی خوشی ۱۳۔ روح البیان ۱۴۔ آپ کامرید اور نیز آپ دو سال  
 تک کعبہ شریف میں رہے ۱۵۔ تاکہ ان کی رحمت کے سبب کھانا نہ کھانا ترک کرنا سنت کا خیال نہ کرے ۱۶۔ حلوانی  
 عفی اللہ عنہ ۱۷۔ جب آپ نظر دلاتے جہان کے حادث ہونے میں تو نعمتیں حاصل کرتے ہیں بذریعہ تجلی بقا کے ۱۸۔ روح البیان  
 ۱۹۔ ترک ادب اور ضلالت کرنا یہ بھی اسراف میں داخل ہے ۲۰۔ کہ یہ مطیع دل اور روح اور سر یہ مستعد ہیں واسطے حاصل کرنے  
 اپنے حقوق کے یعنی فیضان الہی پانے اور غفلت و نفس کے یعنی جب دل اور دماغ وغیرہ زیادہ ریاضت اور مجاہدات سے ضعیف ہو جائیں  
 تو پھر اپنے فیضان کے پوری طور پر حقوق ساتھ اٹھا نہیں سکتے جو کجا قلب قوی ہو گا وہ زیادہ فیضان اٹھا دیکھا جو فیضان دل کو متعلق ہے اسی طرح مال  
 دیگر کا فیضان کا ہو پس اگر کسی ریاضت سے بہرہ نہ کرے ہاں جب ایسا ہو گیا تو مجاہد کرنا ریاضت اور سکوچھ بھی تکلیف نہ ہو تو دیکھو اور سکوچھ تکلیف نہیں ہوتی ۲۱۔



تے نسبت زینت دل بہونی جو کدہ جو آپ الہی

رحمت لطف خزانیاں وچوں بنیاں کارن آہی

### حکایت

مارون رشید مذاہب وذاطیب آء نصرانی  
علم طبابت ہرگز ناہیں تے علم وویں ہیں پیاری  
رب آیت ادھی وچہ ہے ساری طب جمع فرمائی  
جو بنی تسائے تھیں وچہ طب نہیں وایت کافی  
جو کہیا حکیم حقانی محدہ گھر عیاریاں آیا  
تے دیہہ توں کل اوہ چیز بدن نوں جو اس عادت پائی  
جالینوس کارن کچھ طب ایہ وچہ مارک لیائے

ابن حسین تائیں اوس کہیا جو وچہ قرآن ربانی  
دینی علم تے علم ایداناں تا کہیا علی شن پیاری  
کلوا واشربوا ولا تسرفوا سن اسے گل الاثی  
علی کہیا وچہ تھوڑیاں لفظاں طب اوس کل کائی  
تے کل دوائیں داسرے پرہیز کرن فرمایا  
تا کہیا طبیب چھوڑیا کچھ قرآن اتے بنی الہی  
پس چاہیو مومن شکم پُری تھیں پیلے تھہرے

رفت  
امد نے ارشاد کیا ہے کہ کلوا  
رافقا اگر کوئی کہے اسراف میں نیکی نہیں

پر یہ کب ہلکو کہا ہے کہ کلوا تا کلوا  
وہ جواب کچھ کہہ دینا اسراف ہے

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْأَشْمَ

وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا

وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

کہہ اسکی نہیں کہ حرام کو ہیں پر وہ دیکھنے میں آتا اور جو ظاہر میں نہیں اور جو چھپے ہیں اور سرکشی ساتھ ناحق  
کے ہے اور یہ کہ شریک لاؤ ساتھ انکے وہ چیز کہ نہ تاری اسطے اوسکی دلیل اور یہ کہ کہو اوپر اللہ کے جو کچھ کہ نہیں جانتی

کہہ نہیں اس باجہ حرام کہیا رب سیر کل گناہاں  
جو ظاہر اوہنا تھیں جو میں کفر تے نفاق دلائدے  
تے ظلم تعدی ناحق حرمت اتے حرام خداؤں  
اتے ایہ جو بولو چھو خدا تے علم نہ جیساں صافوں  
بجیہ حرام و صیلمہ ساہبہ خود جہاں حرمت لاؤ  
گناہ وڈو جہاں پاروں ہون عذاب سخت گراواں  
حرام گناہ صغیر یا نہ جہاں بدلہ کچھ پاندے  
جو شرک کرو رب نال نہ جسدی کچھ دلیل الہیوں  
جویں گنہ حرام حیوان ذراعت تنگیاں کٹ طواؤں  
ایہ نہیں حرام تسنوں انہاں جانور لال نوں کھلاؤ

لے پس جہوں کلباس شریعتیں میں اور انکے اثر اور نفسو کی زینت ساتھ آدابے انداز شریعتو کی ہستی چاؤر دلوں زینت مشاہدات کی ساتھ  
انوار مشاہدات کو اور زینت روحانی ساتھ معارف و اسراروں اور انکی کہ اور زینت شہوں کو ساتھ طالع اور انکی کہ ۱۲ روح البیان سے  
یکھوئی بھی اس آیت کے حاشیہ پر لکھا جو کہ جو جانور مذکورہ تھے اپنے آپ پر حرام تھے میں وہ حلال ہیں یعنی تہار کی کہ جو حرام نہیں ہو سکتے ۱۱



سورۃ اعراف کی تفسیر

تے سائبہ نام تباہی کے مشہور چھوڑ دینا ہے  
 اس میں بتایا جو شہرت سنگ جیوان چھوڑ دے  
 وہ ہو حلال جو وقت فرج اوس اور پیام خدا  
**وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَخْلُقُونَ** اندر سب اہل بدعت آئے  
 جو بنیویں اصول کثرتیں نوں کہیں روشانی  
 ہو مرزائی وڈی گمراہ چکرالوی وڈے نالے  
 فحش ایہی جو چیز بندے نوں روکو رہی راہوں  
 فحش گناہ ماحظہ جس چیزوں رب ہٹایا  
 خاصا فحش نفس دی خواہش بھاون ذرہ تھیوے  
 فحش اخص ماحظہ ہے کرنا ترک آداب ادبوں  
 دوں جہانناں تھیں کسی ولی ناہ آرام نہ لیاون  
 تے ایہہ خدا تھیں پھیرن ہی بھاون ماحظہ پھیرے  
 جو غیر ٹکانے جب رکھی اوس تدبیر بغاوت آئی  
 وچہ معرفت رہی کہ جدا کجہ علم تسنوں ناہیں  
 تے وچہ حقیقت ہونیں غافل دعوی محض کریدے  
 جاں مکے والیاں شاہ رسل نوں کہیا عذاب لیا

یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہیں جو وہ چاہے تو سب کو اپنے حکم سے لے سکتا ہے۔

جو ایہ اٹھ جہت فلانے ٹھاکر کیک چھڑ دی ساہی  
 جو ولی فلاندا ایہہ فرج خدا دی ناموں تھیوے  
 وچہ احمدی اتے روٹی کچھے گزریا ایہہ افادہ  
 جہناں کے دینی نوں بنایا سدرے راہ بھولائے  
 خداویاں فرضاں تھیں ہونکر کافر ہوئی واہی  
 ایہ لائے ہیاں تھیں فنا خاں نکلیاں کل فرقتہ کالی  
 تے سالک نوں کنوں سلوک کچھ وڈھل کدہوں  
 تے مابطن دلائی فطری تے وسواس بتایا  
 ابطن صبر محبوبوں بھاویں لحظہ تھیوے  
 یاسنگ آداب تعلق تے مابطن ایہ ہے حسابوں  
 تے دوں جہانناں تھیں مورتہ نظر کسی واپون  
 تے کتے محبت غیر اللہ دی دلچہ کرے نہ ڈیرے  
 حقیقی ناصر غیر اللہ ایہ شرک خدا سنگ بھائی  
 جو طے مقامات اثبات کرامت دعوت ان جہیں  
 نہ طے مقامات کرامت عارف نہ رسیدے  
 تا اگلی آیت آئی وقتوں اگے سمجھے ناہیں

**وَلِكُلِّ مَتَرٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ**

اور واسطے ہر ایک مدت کو ایک وقت ہو مقرر جس پر آتا ہو وقت اور نہایتیں پہلے چاہیں ایک ساعت اور نہ کچھ جاتی ہیں  
 تے ہر امت نوں وقت مقرر وقت اوہناں جہ آئے  
 ہو وقت مرگ ہر شخص مقرر یا ہر امت عاصی

نہ کھڑی رہن ہر ساعت کچھ نہ اگے وہہہ جاوے  
 یا ہر ٹولے کارن ہر ٹہلت رکھی ہر خاص

یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہیں جو وہ چاہے تو سب کو اپنے حکم سے لے سکتا ہے۔  
 کرتے ہو وہ حرام نہیں ہیں جب نقطہ شہرت دیو کہ ساتھ جیوان کی حرمت ثابت ہوتی تو پھر ان جیوان کو اللہ تعالیٰ حرام فرماتا ہے نہ وہ  
 جانور کو حرام کرتا تو ان کے خلاف عمل کرنا بے گریب تقرب کی نیت سے یعنی غیر اللہ تعالیٰ سے سچے کاجر اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے  
 فرج کرے یا واسطے تعلیم جنوں وغیرہ اوج حقیقہ تو پھر حرام ہو جائیگا اور جو جانور کسی کافر نے دیوی یا بتوں وغیرہ کی نذر کیا اور پھر وہ  
 کسی مسلمان کی ملک ہو گیا تو اسکا فرج کیا ہو ادا لال ہے اور اولیاء اللہ کی نذر کے جانور کی تاویل کی جاتی ہے کہ مذکر نیا لکڑی کی نیت اس نذر  
 سے ثواب پہونچتا ہے بزرگ کی مدح کو نہ نذر حقیقی جو وہ عبادت ہو جس میں اللہ تعالیٰ کی نذر ہوئی یا پھر کسی کی نذر ہوئی یا پھر کسی کی نذر ہوئی یا پھر کسی کی نذر ہوئی



جاں وقت اہناں اگزری چھپیں دو جیاں بلیا و  
یا وقت مقرر موت نہ و وھی نہ گھٹے وقت پر آوی

یا وقت مقرر موت نہ ہو وہی نہ گھٹے وقت پر آوی

يَبْنِيْ اَدَمَ اَمَّا يَتِيْنَكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقْضُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۖ

فَمِنْ أَتَقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ وَالَّذِينَ

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

اویں آوم کے اگر اویں تہاری پاس نہیں تم میں بیان کریں اوپر تہاری نشانیاں میری پس جو کوئی پر نیر گاری کرے  
اویں کی کرے پس نہیں ڈر اوپر اوان کے اور نہ وہ نمکین ہونگے او جنہوں جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور بکمر کیا  
اون سے یہ لوگ منہ والے ہیں آگ کے وہ بچاؤ کے ہمیش رہو والو

ای آدم بیٹو جہاں تہاں پاک رسول ساڈی آون  
جہاں تعلیم تہاں تے متقی تے صالح بن جائے  
تے جہاں جھوٹھایاں تہاں ساڈیاں کیا تکبر نامے  
سعادتمند ال پیغمبر ال ہے حکم تمام منائے  
پچھے ڈر تعلیم کہ عجب قصور غبت وتی  
نشانیاں ساڈیاں اوپر تہاں کوئی کران بیان نہاون  
ناہ اوروں ملین ہوں تہاں کوئی خوف اوہناں آئی  
اوہو دوزخ والے اوپر سوچ نہت بہن بد حالے  
تے کجھتاں انکار کما یارہ شیطان سدائے  
تا فکر کری ہر کوئی اگلی جویں آیت نازل کیتی

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمُ

نَصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ سَلَّمْنَا بِتَوْفِقِهِمْ قَالُوا

اَيْنَ مَا كُنْتُمْ قَدْ دَعَوْنَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالُوا اضْلُوعُنَا وَشَهَدُوا

عَلَىٰ النَّفْسِ أَلَهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ. قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ

اُخْتَهَا حَتَّى إِذَا دَارَكَوْا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أَخْرِجْهُمْ وَلَا لَكُمْ

رَسَاهُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ لَافَاتِهِمْ عَذَابٌ أَلْوَنٌ ۚ لَلْأَلْوَنُ

بسم الله الرحمن الرحيم



ع

ضَعُفٌ وَلَٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ ۚ وَقَالَتْ اُولٰٓئِہِمُ لَا خِرَہُمْ فَمَا كَانَ  
لَکُمْ عَلَیْہَا مِنْ فَضْلِ فذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنتُمْ تَکْسِبُونَ

پس کون شخص ہی بہت ظالم اوس شخص سے کہ یا نہ دھریو اور پراگندہ جھوٹا یا جھٹلاؤی نشانوں اوسکی کیو لوگ  
پہونچے گا اونکو حصہ اون کا لکھے میں سے یہاں تک کہ جب آوینگے اونکو پاس بھیجے ہوئی ہمار قبض کرتے  
ہوئے اونکو کہیں گے کہاں ہیں جنکو تھے تم پکارتے سوا خدا کے کہیں گے کھوئے گئے ہم سے اور گواہی دینگے  
اوپر جانوں اپنی کے یہ کہ وہ تھے کافر کہیں کا داخل ہو بیچ ان جماعت کو کہ تحقیق گذری ہیں پہلے سے جنوں سے  
اور آدمیوں سے بیچ آگے جب داخل ہوگی ایک جماعت لعنت کو کیگی بہن اپنی کو یہاں تک کہ جب اہل جاہلو  
بیچ اوسکے سب کہیں گے پچھلے اونکے واسطے اگلوں کے اور ب ہمارے انہوں نے گمراہ کیا تھا ہم لوں  
دیو اونکو عذاب دگنا آگ سے کہیں کا واسطے ہر ایک کے دو گنا ہے ولیکن نہیں جانتے تم اور کہا اگلوں اونکو  
نے واسطے پچھلوں کے پیش ہو واسطے تمہارے اوپر ہمارے زیادتی پس چھو عذاب کو بسبب اسکو کہ تھے تم کما تے

یا آیتاں اوس جھوٹا دی صدق نہ لیا دیو راہ ہدائی  
جو بیخ عذاب نہاں لیکہ یا تنہا میاں لیکہ لکھایا  
کہیں کتھو اوہ جنہاں پوجیدہ خدا با جھ الاون  
تے دین گواہی نہ دہاں تے کافر پئے کوراہیں  
جو پہل تے سانچیں گزری جن انساناں تھیں چھ نارال  
تا جملہن کچھ اُسوچہ و زخ سب تھیں بھری  
پس ویہ سخت عذاب تے تھیں دونوں اوہاں خدا لیا  
تے اگلے کہیں پچھلیاں تے نہ وہ اساتھیں یا  
تے انساناں تھیں جن تقدم وچہ قرآن جو پانڈے  
اوہ کچہ کافر کچہ مومن پھر جاں کافر غالب آئے  
مردار نہاں الیس جیا نہیاں بیجاں پکڑ اوڈا ندے

پھر کہیں او تھیں ظالم و پرہ جو بچے جھوٹے خدا تے  
ایہ لوگ او نہاں ہو پچھلوں تھو نہاں جو آیا  
تا جہاں نہاں پانڈے شتے جاناں کدھن آون  
اوہ بت اساتھیں غائب و اسان مساون ناہیں  
فرماویں ورتیں ہن وچہ نہاں اہل انکاراں  
جاں ورتیں بہت لعنت ٹول وچہ نوں کرسی  
آکھن پچھلیاں پہلیاں انسانوں اوہاں بھولا یا  
فرما سی رب ہر نوں ونا پر تے اسان سلم نہ آیا  
پس چھو دگھ اوس بدلو جو تیں آہو کسب کیا مے  
ایہ اس کارن رب انساناں تھیں مہر جن اوپاٹو  
تا رب فرشتیاں اک لشکر بھیجا طرف جہانڈے

لے جو کہ جھوٹے طواریاں باندھنے والے اور جھٹلانے والے ہیں ۱۲ رونی ۱۵ ملک الموت اور اوسکی ہر اسی زشتے جو انکے مع تفس  
کرتے ہوں ۱۲ رونی ۱۵ یعنی اب بہت عذاب کو تم سے دور کریں ۱۲ رونی ۱۵ مراد اوست سے ایک قسم کے لوگ ہیں جیسا کہ  
یہود اور نصاریٰ کو لعنت اور بد دعا کرینگے خلاصہ ۱۵ اصلوا یعنی ہم اگلے گمراہوں کی تقلید کرنے سے گمراہ ہوٹو پس اوپر  
دو گنا عذاب ہو ایک بہکانے کا اور دوسرا انکی نافرمانی کا ۱۲ رونی ۱۵ تاکہ وہ مومنوں پر غالب آئے ۱۲ رونی الطیف شاہ حلاوی عفی اللہ عنہ



کوئی کافر مثل قابیل مومن کوئی بیل صفائی  
ہے کافر ایک مومن کافر اہل النار بنائے  
جاں اسد کوئی نہ کہسی قیامت ہوتی موعاری  
نہ تھساں بزرگی جو تخفیف عذاب ہو و تسان میں

پھر آدم ربنا یا تجھیں تس اولاد اوپاشی  
جاں کل زمانیاں دیوچہ دودو ٹوٹے ہوندر آئے  
تے مومن اہل جنت اہل گناہ رہیاط لقیہ جاری  
تے اگلے کہیں بچھلیاں کفر اسان کھجیسا آہیں

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ

السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۖ

وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ

تحقیق جن لوگوں نے جھٹلایا نشانوں ہمارے کو اور تکبر کیا اون سے نہ کھولے جاویگے واسطے اون کے  
دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے بہشت میں یہاں تک کہ داخل ہو جاوے اونٹ بیچ ناگو سونے  
کے اور اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم گنہگاروں کو

نہ دروازے آسمان او نہانے کارن کھو جائے  
تے ایویں ہاں اسیں بدادیندی جو جو جرم کماوے  
جو روح اتو اعمال تنہاں جد جاوے طرف سماوے  
اتھ عمل تے روح کفاراں گہر دیوچہ قرآن جو پانے  
ول علیت بیان مکان جو پرستویں ملک ٹکاناں  
تویں کفار اندا جنت جاوے مشکل ڈاڈا پایا  
دوالو ادسکہ ہن تے ملک الموت سرانے جانور  
تس روح بدن وچہ کھارے سپرے سنکے سخت عقاباں  
لیجاوے مل ملک اکوں جو ملن گروہ ملک اندے  
تا ملک کہیں ایہ پت فلاں نام فلاں سید یو

جو آیتاں ساڈیاں جھٹلاوے اتے استکبار کمانے  
نہوڑن جنت جد لگ وچ سونے ٹکے اوٹھ نہ آوے  
جال کافر مران او نہاں کلرے آسمان نہوں کشاے  
بلکہ سجھیں مکان جو ایہی تلے ستان میانے  
تے مومنانے ادا احاکارن کھل دیو در آسمان  
جویں گھو سونے وچوں وٹھ ٹھہرے ہے مشکل آیا  
جاں موت کافر دیو سیاہ رنگ ملک لہن آسمانوں  
پس آکھن نکل روح خبیثا جانب غضب عذاباں  
تس رنگ رتھ گھٹ پٹھیاں ملاوے بدبو کفن ٹکانے  
اوہ کہیں ایہ کون کہینہ جس دی ایہ بدبو دیو

لے یعنی تابعداری کرنے سے اس چیز کی جو نازل ہوئی ہے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکھر کرتے ہیں حلوائی  
لے یعنی برکتیں اور قبولیت اور خوب نصیب نہ ہوگی ۱۲ خلاصہ سے کفار کے اعمال نامے اور دعاؤں اور روحوں کے واسطے  
دعا دے نہیں کھولے جاتے بلکہ انہیں فرشتے سجین کے مکان میں جو ساتوں زمینوں کے نیچے ہے لیجاتے ہیں۔ اور پھر  
اور اعمال اور دعاؤں مومنوں کی آسمانوں پر علیت میں لے جاتے ہیں جو کہ ساتوں آسمان پر ایک مکان ہے



اسمان پہلے تک ایویں ہر جاعن و پھر کمال سے  
تاکم ہو سچین کتاب اندر اس نام لکھا ہو  
مَنْ يَشْرِكْ بِاللّٰهِ فَمَكَرًا عَمِيًّا يُنْصَبُ بِهِ الصُّلُوعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

نور و ازہ آسمان کھلے آیت نبی سناوے  
اوس روح آسمانوں میں جاوے و منشوروں پاہو  
جس شرک کہتا وہ گویا ڈکالوں سخت نہایت

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص انصاری کے جنازہ میں نکلے جب قبر تک پہنچے تو منہ زور قبر کھودی نہ گئی تھی پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے گویا ہر سرور پر چڑیاں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی جس سے زمین پر چونکتے جاتے تھے پھر سر اٹھا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عذاب قبر سے پناہ مانگو اسکو دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا پھر کہا کہ بندہ مومن جب دنیا سے جدا ہونے اور آخرت کی طرف متوجہ ہونیکو تو تاساں لے ملا کہ جسکے چہرہ روشن گویا آفتاب ہیں جنت کے کفن اور جنوہ جنت کے ساتھ لے ہوئے اُس کی طرف منظر پڑھتے ہیں پھر ملک الموت آکر اوسکے سر پر بیٹھتا ہے پس کہتا ہوں کہ اسی نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی مغفرت و صفوان کی طرف نکل آئیں روح پاکیزہ اس طح سائل ہوتی ہے جیسے پانی کا قطرہ نہ مشک سی روان ہو کر نکل آتا ہے پس ملک الموت فرشتہ اسکو لیکر پلاک مارتے اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتو مٹی کہ اوسکو اسی کفن اور جنوہ میں رکھ دیتے ہیں پس اس سے نہایت پاکیزہ خوشبو نکلتی ہے جیسے مٹی زمین پر آکر نہایت عمدہ مشک پایا جاوے پس اوسکو اوپر چڑھا لیجاتے ہیں اور جس گردہ مانگہ پر گذرے ہیں کہتے ہیں کہ یہ کیا خوب روح پاکیزہ خوشبو دار ہو تو جواب دیتے ہیں کہ یحییٰ بن خاں کو روح اسکا بہت اچھا نام لیتے ہیں جس سے وہ دنیا میں پوکا لا جاتا ہے یہاں تک کہ اوسکو آسمان دنیا تک لیجاتے ہیں اور وہاں کھلواتے ہیں پس وہاں کھولہ یا جاتا ہے پس ہر آسمان کے مقرب فرشتے دوسرا آسمان تک اُسکے ساتھ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک پہنچتے ہیں پس اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندو کا نام فقر علی بن میں لکھو اور زمین کی طرف اعادہ کرو کیونکہ میں اُسی سے انکو پیدا کیا اور اُسی میں لٹاؤنگا اور اُسی سے دوبارہ اٹھاؤنگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکی روح اعادہ کیجاتی ہے پس فرشتے آکر اوسکو بٹھلاتے ہیں اور اُس سے کہتے ہیں کہ کون تیرا پروردگار ہے وہ کہتا ہوں کہ میرا رب اللہ ہے پھر دونوں کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے کہ اسلام میرا دین ہے پھر کہتے ہیں کہ یہ کون مرد ہے جو تم میں معیوش ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ ہے صلی اللہ علیہ وسلم اس سے دونوں کہتے ہیں کہ تیرا علم کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے کتاب الہی کو پڑھا اور پھر ایمان لایا اور لے لا فقہم الا بواب اللہی علیہ کہا سدی نے کافر کی روح فرشتے آسمان کی طرف اُچھالتے ہیں پس اوپر سے زمین کی طرف پھینک دیتے ہیں اسی طرح کورسکر کرتے ہیں ۱۲ خلاصۃ التفسیر



اوسکو سچ مانا پس آسمان سے پکارنیوالا پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا جنت سے اُسکے واسطے  
 فرش کرو اور جنت سے اُسکو لباس پہناؤ اور جنت کی طرف اُسکا دروازہ کھول دو پس اوسکو جنت کی خوشبو طیب  
 آتی ہے اور قبر واسطے تشادہ ہو جاتی ہے بقدر رازی نظر کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ اِسکے پاس ایک مرد خوبصورت خوش لباس آتا ہو جس سے خوشبو چلی آتی ہے اور کہتا ہو کہ بشارت ہو تجھ کو  
 مسرور کرنیوالی آج وہ دن ہے کہ جس کا تجھ کو وعدہ دیا جاتا تھا وہ اُس سے کہیگا تو کون ہو کہ تیرے چہرے سے  
 آج بھلائی آتی معلوم ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ میں تیرا عمل ہوں پس بندہ مومن کہیگا اوی پروردگار تیرا  
 قائم کرے پروردگار قیامت قائم فرمائے گا کہ میں اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹ جاؤں بندہ کا فرج جب  
 دنیا سے منقطع اور آخرت کی طرف راجع ہوتا ہو تو آسمان سے ملائکہ اترتے ہیں جنکے چہرے سیاہ ہوتے ہیں  
 اور اُن کے ساتھ مسوح ہوتے ہیں پس رازی نظر کی دوری پر بیٹھتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کافر  
 کے سر سے بٹھیتا ہے اور فرماتا ہو کہ اے نفس خبیث نکل طرف خشم الھی اور اس کے غضب کی حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ روح اُسکے جسم میں دھری ہوئی پھینتی پھرتا اور ملک الموت اوسکو کھینچ لیتا ہے  
 جیسے صوف ببول سے سفود کھینچا جاتا ہو پس اوسکو پکڑ لیتا ہے اور پالک دارتے ویر نہیں ہوتی کہ اوسکو  
 اسی مسوح میں کر دیتی ہیں اور اس سے سخت بدبو جیسے نہایت ٹڑے ہوئے مردار میں سے ٹوٹے زمین  
 پر پائی جاؤ نکلتی ہے پس اوسکو آسمان کو چڑھائی جلتے ہیں اور کسی گروہ ملائکہ پر نہیں گذرتے مگر وہ کہتے ہیں  
 کہ یہ کیا نصیبت روح ہے پس جواب دیتی ہیں کہ یہ فلان بن فلان ہے اس کا نہایت پیچ نام لیتے ہیں جس  
 وہ دنیا میں پکارا جاتا تھا پھر جا کر اُسکے واسطے آسمان کا دروازہ کھولتے ہیں مگر دروازہ نہیں کھولا جاتا  
 پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا **قوله تعالی لا تفتحه لهم ابواب السماء ولا یدخلون**  
**الجنة حتی یلجم الجمل فی سم الحیاط** پس اللہ عزوجل فرماتا ہو کہ اس کا نوشتہ لکھو زمین تدرین  
 کے نیچے پس اُسکی روح مطروح کر دی جاتی ہے پھر اپنے پڑاؤ میں یشرک باللہ فکما اخر من السماء  
 فخطفه الطیر او تموی بلہ الی یح فی مکان یحییق پس اوسکے جسم میں اعادہ کی جاتی ہو اور وہ  
 فرشتے اُسکے پاس آتے ہیں اور بٹھلا کر اوس کو کہتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے وہ کہتا ہے ہا ہا میں نہیں  
 جانتا کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے کہ ہا ہا میں نہیں جانتا پھر کہتے ہیں کہ یہ شخص کون ہو  
 جو تم میں مبعوث کیا گیا تو کہتا ہے کہ ہا ہا میں نہیں جانتا پس آسمان سے پکارنیوالا پکارتا ہے کہ یہ جو  
 بولا اُسکے واسطے آگ و فرش کرو اور دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو پس دوزخ کی گرمی و سہم سے اُسکی طرف  
 پھینتی ہے اور قبر پر نہایت تنگ ہوتی ہے یہاں تک کہ اوسکی پسلیاں اُدھر کی اُدھر نکل جاتی ہیں



اور ایک ٹیکل اور خراب کپڑے پہنے بدبودار آدمی اُسکے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ بشارت ہو تجھ کو ایسی  
 پھر سے جو تجھ کو غمگین کرے آج نیز اسی دن ہے جس سے تو ڈرایا جاتا تھا اور وعید کیا گیا تھا کہ تیرا کون ہے  
 کہ تیرے چہرے سے بُرائی کے آثار ظاہر ہیں وہ کہہ سکا کہ میں تیرا خبیث عمل ہوں تب دعائیں مانگو گا کہ  
 پروردگار قیامت نہ قائم کچھ بیوہ راہ انسانوں میں ماجد و ابن جبر کذا را وہ ہو لا باسناد ہم الی ابی ہریرہ  
 عن التبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عذاب قبر کے بارے میں احادیث متواتر ہیں حتیٰ کہ منکر اور سکا غیر اول ہو تو  
 کافر ہے اور طمع ہو کہ اس حدیث میں لاکھ کا آنا اپنی حقیقت پر ہے اور ارجح مومن کی خوشبو اور نیز روح کافر کی  
 بدبو اپنی حقیقت پر ہے اور لباس جنت اور مسوح کا بیان تفہیم ہے اور انکی حقیقت معلوم نہیں ہواں  
 اس قدر معلوم ہے کہ ایسا ہی ہو گا اور جو شخص اس میں استبعاد کرتا ہے وہ احمق ہے کہ بلا وجہ کہتا ہے کہ عقل سے بعید  
 ہے پس اگر بلا دلیل اس احمق کی عقل سے بعید ہے تو علماء عقلا کی عقل صحیح سے موافق ہے اور حدیث سے کلا تفہیم  
 جمہول از فتح کی قرات ظاہر ہوتی ہے اور تفسیر تفہیم بھی ہو سکتا ہے فافہم پھر واضح ہو کہ مقامات علیتین  
 و سببین واقعی موجود ہیں اور زیرین طبقہ زمین بیان ہے حقیقی حالت کا جیسے وزخ و بہشت موجود ہیں اور  
 وہ انگلیوں سے پوشیدہ ہیں اور نیز فرود پہ عذاب ہوتا ہے اور انکی گریہ و زاری کو تمام مخلوق سنتی ہے سوا جن  
 انسان کجوا امتحان میں رکھے گئے ہیں اس اگر مظلوم نظر آوی تو امتحان باقی نہ رہو پس جس شخص نے زعم کیا کہ  
 زمین گول ہے تو امریکہ والوں کے واسطے سببین اس طبقہ عقیق سے متصل ہو گا اور طبقہ عقیق والوں کا سبب امریکہ  
 سے متصل ہو گا پس زعم بر تقدیر تسلیم اس امر کے کہ زمین گول ہے تاہم جہالت ہے اور جہالت کا منشا یہ ہے  
 کہ اُسے امر عذاب و ثواب کو اپنے گھر کے چوڑھے چکی کی مانند اپنی حس میں جلتا دچلتا تصور کیا حالانکہ مترجم  
 نے بار بار دلائل اس امر پر تنبیہ کر دی کہ بندہ کے افعال و اس کے لواحق و متعلقات کا مدار تو محسوسات پر ہے اور  
 تصدیق و انوغیب و عذاب و ثواب کا تال غیر محسوس پر ہے اور عینیت الہی ہے کہ جس کو ان امور میں سے  
 کسی امر میں استبعاد ہو اسکی نظیر خود آفاق یا اس کے نفس میں موجود یا بیگانہ اگرچہ صفت میں فرق ہو  
 پس محض اسکا استبعاد کرنا بدوئل کے جہالت ہے جیسے کسی جاہل کے سامنے کہا جاوے کہ میری دو ٹوٹی بھی  
 اور ڈیڑھ ٹوٹی چوڑی کتاب کے چار صفحہ زید اپنی انگلی کے نیکنہ پر او تار لے تو وہ نہایت بعید بانیگہا حالانکہ  
 جو جانتے ہیں کہ نوٹو گراف کے عکس سے بخوبی آسکتے ہیں اور وہ دوربین سے پڑھ سکتے ہیں وہ کبھی  
 نہیں جانتے کہ اس حق کا مستبعد جانتا اس کی جہالت ہے اور یہاں زیادہ تفصیل کی حاجت  
 نہیں ہے کیونکہ خارج از بحث ہے

طوفان آسمان کھلن دروازی ملک مبارک دنیوی

قرعہ مومن و اعزت حرمت نال ملک لجا عیسیٰ



ہر لاکھ رحمت پاوی اُسی خوشبو کھلے جاوے  
بعد عنایت فضل کرامت ہووی حکم خداوا  
پھر اوسے مٹیوں و زرخیزوں اوسوں اسیں اٹھاواں  
کل روحاں بھلیاں بُریاں حسیاں ناں تعلق آون  
جویں سورج فلک چارم نور او طر ف زمین دی ٹھیسوے  
اتے مومن اہل گناہ نہیے روح سنہ زمین آسمانے  
پھر نال غائب بھلیاں بُریاں چرہ دی ول آسمانے

پھر روح متصفو خداوی اوس بندوں کو کیتا جاوے  
اس طرف زمین لیجا ہو جو ایہ خاکوں ہو یا ہویدا  
وچہ در مشورہ تیاں آیاں مومن شان اوچاوال  
روحان ہو کہ عذاب کی جستہ جستہیں رنج اٹھاو  
توین روح بجاوین تجہیں جستہ جستہ ہو کہ چکھو  
یا وچہ ہور اتے بعض فنا قبر وچہ بند ہو یا نے  
نال وحسات را ہو پہونچے اصل ٹکانے

اشارات

آیتوں نیک خلق آداب جو کھلیاں یہ ابنیاواں  
قبول کرن تھیں نہ پھیر یا جنہاں کبریاہوں  
نہ جنت قرب وصال اندر اوہ داخل ہوں کلاہیں  
جاں پاک سلامت نفس تانہو یا ٹھیک اہم او متائیں  
یعنی نفسوں لگ وانگوں اوٹھ اُچھا متکبر  
جاں تابعداری شرح متھے اگر ادب طرقت پیاری  
جائے وانگ نفس نول کٹے دھوک و وار ہزاراں  
تاوچہ فنا سولخ سوئی دی داخل ہو کے پیارے  
پاک ضعیفان جاناں نے جو ایہیں ظلم کماندے  
جاں نوکر غلہ و النار کھاراں کارن ارب فرمایا

کرامت الی علم لدنی ظاہر جو پاسوں اولیاواں  
 نہ ولد و دوزی او نہاں کھلے طریقت حصہ صلاحوں  
 متکلف نفس و چہ طریقت پھر ہے ہین صلاخیر  
 ارضی الی رتیک اکھوون دی لایق ہو کو تا ہیں  
 تذکرہ نیک فائق ہو کو باغ حقیقت اندر  
 اتی خود صفتاں سب دور کری دتے تو تعلق ساری  
 ریاضت والیاں تھپرائے تے سر بھنے ہرواراں  
 پہونچے چو بہشت بقادر دی قرب ملے دیارے  
 استحقاق نبوین لویندی ہاں او نہاں شرح البیانوں اپنے  
 تا اگلی آیت وچہ تھال فرخ لحاف نو کرتیلا یا

لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذَلِكَ نُخْرِجُ الظَّالِمِينَ

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا وِزْرًا

أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وَنَزَعْنَا فِي صُورِهِم

۱۷ یعنی کفار کی رگوں کو عذاب ہوتا ہے اور جسموں کو دکھ اور عذاب پہنچتا ہے ۱۲ محمد لطیف شاہ حلوانی ۱۷  
۱۸ یعنی اللہ تعالیٰ نے اولیاء عظام کے ہاتھوں وہ چیزیں ظاہر فرمائی ہیں روح البیان یعنی جس طریقے سے نفس تربیت  
حاصل کرتا ہے ۱۳ جس طریقے کے ساتھ نفس آثار تربیت حاصل کرتا ہے ۱۴ روح البیان



مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لَقَدْ  
 جَاءَتْ رُسُلُنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوا أَنْ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُوَدُّوْهَا  
 بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

وہ لوگ دوزخ سے بچنے والے اور پرانے سے بالاپوش ہیں اسی طرح جزاوتی ہیں ہم ظالموں کو اور جو لوگ کہ ایمان لائے  
 اور کام کئے اچھے نہیں تکلیف دیتی ہم کسی مگر طاقت اور کسی پر یہ لوگ بہنو والو ہیں بہشت کو وہ بھیجے اور  
 ہمیشہ رہنے والے ہیں اور کھینچ لیا ہے جو کچھ بیچ سنبھال سکے کے تھا خوشی سے چلتی ہیں نیچے اون کے نہریں اور  
 کہا انہوں نے سب تعریف واسطے اللہ ہے جس نے ہدایت کیا ہر طرف اسکی اور نہ تھے ہم کہ راہ پاویں  
 اگر نہ راہ دکھاتا ہوا اللہ البتہ تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار ہمارے ساتھ حق کے اور پکاری جاوینگے کہ یہ  
 ہے بہشت وارث کئے گئے ہو تم اس کے بسبب اسکے کہ تھے تم کرتے .....

تھے اینویں ہاں اسین لہ دیندو کرن جو ظلم ہڈا لے  
 اور لوگ بہشتی جنت اندر ایہن نت دسائے  
 اسین نفس کسی تکلیف نہ دیندو مگر جوطاقت پاؤ  
 نہ پاندو اسین بیت جوناہ راہ ولے رب لاؤ  
 اکھیکو ایہ تہساں جنت ورشہ پاروں نیک کامی  
 وچہ قہر کا فردو تختیاں الیاں ہوں قہر کمالی  
 تے تلوی کھی جاوے اندر ورغشور لیاوے  
 جو دوزخ جنت سنہ اللہ آپسوچہ صفائی لیاون  
 سدی کہیا جاں طرف جنت وی اہل جنت وڈرن  
 باب نہروں سپید یاں حسد عداوت کینے وینج نہراں  
 او تھیلے ترو تازی ہو جسم جنت لائق ہو جاون  
 بھی فرمایا شیر خداوے میں امید رکھانی

تھے کفار اں فرشتے آتش و کجاف اور پرانے والے  
 تے جیہڑی لوکی مومن ہوئے نیک اعمال کماؤ  
 نہراں وگن تے جہناں کیو بیسیوں جہناں ہٹاؤ  
 اتے کہن امدنوں حمدنوں جس جنت راہ دکھاؤ  
 ٹھیک پیغمبر سب دوسے سچا دین لیاے  
 رہا وچھاواں تے خواشاں توں شے کجن والی  
 ہکے پر ہک تے اوپر تے دباؤ جاوے  
 جاں مومنوں کو خلاصی تاہا پلے روکی جاون  
 تا بالکل پاک مصفی ہو کے داخل جنت ہو سن  
 رکھ ویکھن جنت وی ہک تے جدے دوزخ نہراں  
 شراب طہو اس نام اتے وچہ دوجے غسل سجاون  
 علی کہیا ایہ آیت حق اسال اہل بدردیاں آئی

لہ مولف خلاصہ التفاری نے ترجمہ محاوروں کے مطابق آگے پیچھے کیا ہے اور فقیر نے بھی اسی طرح کیا ہے ۱۱ علوانی لہ یعنی ایک دوسرے  
 سے بدلنے کے ۱۲ لہ اور ناز و نعمت کی خوشی حاصل ہوگی۔ پھر نہ سمجھی نیلے ہونگے اور نہ بال آئیں گے ۱۳ خلاصہ







سَبِيلَ اللَّهِ وَيَبْغُوهَا غَوًى ۚ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كَفُورُونَ

اور پکار نیگے رہنے والے جنت کے رہنے والے دوزخ والوں کو یہ کہ تحقیق پایا ہے جو کچھ وعدہ دیا تھا  
ہم کو رہنا تو نے سچ کہا یا بتنے بھی جو کچھ وعدہ دیا تھا پروردگار تمہاری نے سچ کہیں گے ہاں پس پکار گیا ایک  
پکار نیوالا اور میان او کو یہ کہ لعنت خدا کی اوپر ظالموں کے جو لوگ کہہ کر تے ہیں راہ خدا کے سے اور چاہتو  
ہیں واسطے او کی کجی اور وہ لوگ ساتھ آخرت کے کافر ہیں

اتنے جنتی کہن جہنمیاں جو وعدہ رب اس کیتے اوہ ٹھیک تہاں بھی پائی کہن پاؤں سب نوشتہ ہو لعنت رب دنی ظالماں ہی جو ٹھکرے راہ الہوں جہنماں جنت جنت پائی اوہ محروماں کرن ندائیں کیا تہاں جو وعدہ دوری بعد سخن سے قریوں آیا پھر عزت عظمت نال ٹھون کرے پوکار رعیا فی جہنماں ریکہ ملنے والوں الہوں ٹھکیا سالک تائیں تے سالک نسی جہنم صفتیں راہ خدا یوں پیارے یا طلب کن سنگ نیا تے جو شے دنیا وچہ آئی	اوہ درست پائی اسال کیا جو وعدہ رب تہاں کیتے بھی کری پکار پکارن والا اوہناں وچہ فرشتہ تے جاہن دنگو راہ حق تھیں سنگ قیامت سنگر آہوں جو وعدہ قرب سخن اسی سو پایا حق اسائیں کیا اوہ ٹھیک پاؤں بھی اکھن سب کچہ حق دسایا ظالماں رب دی لعنت شی جہنماں رکھی غیر ٹھکانے یا دل تے روح نول اس فیضانوں رکھیا بند اوہناں اوہ جبرو اوصاف نفسان راہ سالک دی راہ مارے اتے فنا فی اللہ ہوں تھیں کرن انکار اوہ واہی
--	---

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ

وَنَادُوا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلِّمُوا عَلَيْكُمْ كُمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ

يَطْمَعُونَ ۖ وَإِذَا صُرِفَت أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

اور درمیان اونکے ایک پردہ ہوگا اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے پہچانتے ہیں ہر ایک کو چہرے اونکے سے  
اور پکار نیگے ہوں والوں بہشت کے کو کہ سلامتی ہے اوپر تمہاری وہ ابھی نہ داخل کئے گئے بہشت میں اور وہ امید کرتے  
ہیں اور جب پھیری جاتی ہیں نظریں اونکی طرف رہنے والوں آگ کے کہتے ہیں ای رب ہمارے مت کر  
ہم کو ساتھ قوم ظالموں کے

تو جنت دوزخ والیاں نہ کہ پردہ ہوگ حجابوں	اعراف اوپر کچہ لوگ پہچانن ہر نول چہر صوابوں
--	---



تے جنت والیاں تائیں کہیں سلام علیک کا دل  
تے جہ پھرن اوہنا دیاں نظراں دوزخیاں دے پاسے  
جہاں دیوار جو پل تے ہوسی ہر دو فرقیان پیارے  
نام اعراف کہ پر دیاں نایاں ختیاں سنہ الاون  
اوس جاگہ اوہ لوگ ہوسن جہناں نیکی بدی برابر  
جسدی نیکی کہ زیادہ اوہ بھی جنت جائے  
ترجما ٹول گناہ چھوڑ جہناں ہوں کجہ کماٹے  
جاں جنت و پھرن کہیں السلام علیکم ختیاں  
جہناں بلائیں کھاں پاروں اوہ گناہ چھڑ جائے  
اوہ اہل قبلہ جہناں کیتیاں سوخت قبیح بریاں  
دو جا قسم جوا علی وجیاں وچہ نہ لو کی آٹے  
فقہاء فضلہ امت و ایہ بھی اچیاں شان والے  
اس کارن اتھ پھرن تا جو ختیاں نہ تائیں  
تخصیص جال اکملہ عظمت مرواں جہت و ساقی  
جاں فیصلہ بندیاں جاون رب اہل اعراف اللہ  
اوہناں خستوں و کیا پس سن جاہو تیں او خدا  
کترھے دونوں اوس جڑا موتیاں نال تسمی  
جاں اوس نہر وچہ تھا دل تازہ سوئو سبہ ہو جاسن  
نیکیاں جہناں زیادہ ہوں نو اوہناں روشنائی  
جاں پہنچن پل تے اہل نفاقوں پچھا کسائیں

اے جنت چ وٹن اکرسن طمع امید غفاروں  
تا کہیں بیا سنگ قوم ظالم دیناہ کراساں نرا سے  
قرآن مجید اندر رب جسدی بابت حال سناری  
اتھ لوگ ہوسن کجہ وٹن قیاں خوب پچھان پاؤن  
دو جا ٹول شہیداں حکم عدلیوں رہے جو قاصر  
جسدی بدی زیادہ ہاں دوزخ طرف سرداوی  
تے دنیا وچہ اوہناں کوئی سنج اچھی ہوں نہ پائے  
جاں پھرن دوزخیاں لاکھن ربار کھاساں  
اچھی لوگ بھی دوزخ جنت و سنہ ہوں تباہ  
پنجویں دل الزما ایہہ ساگر وچہ اعراف گواہیاں  
انبیاء صلیق شہداء اوصیاء صالح متقی عادل پاؤ  
تے جعفر علی حمزہ عباس اعراف مٹکل بھالے  
مبارک دین اتے برکیاں دوزخیاں دے تائیں  
نہیں مروتاں سبھے وچہ گناہ آٹے  
تساں نیکیاں دوزخ کنوں بچا یا مگر گناہ جو آٹے  
پھر ہاں نہر اوپر آون جس نام حیات شفا  
مٹی کس کسوری کنگریاں یا قوت گرامی  
نورانی جوین تارا پر کہ متھے داغ رکھا سن  
وچہ اوس روشنائی ترسن گے سجے نور صفائی  
اوہناں ہمیشہ کہیں اوہناں دیو یارب نور گواہیں

یعنی پھر اعراف منافقین اور مجرمین اقصائیں اور مومنین کے درمیان حائل ہوگی جس کی بابت فرمایا کہ باطن اس کا جنت کی طرف  
اور ظاہر اس کا دوزخ کی طرف ہوگا اور اوسیں ایک دروازہ ہے ۱۲ اعراف جمع عرف یعنی بلند مکان اس کا نام اعراف اسو اعلیٰ کھا  
گیا کہ اعراف والے جنت والوں اور دوزخ والوں دونوں کو پہنچانیکے پھر اکثر کے نزدیک اس میں اختلاف ہے وہی دیوار ہے جس کا ذکر کیا گیا  
ہے از روئے درمیان اور جدا کر دینے کے جگہ کے اور از روئے بلند ہوئے اس کا نام اعراف ہے۔ در مشور میں لکھا ہے کہ کہا سعد بن جبیر نے وہ ایک پہاڑ  
ہے اور بھی روایت ہے کہ وہ ایک جنگل ہے اور پچھل پہاڑ کی مشیت پر اور کہا انس بن مالک نے کہ وہ دیوار ہے جنت کی ان سب کے دلائل تفسیر و مشور  
اور ابن کثیر میں حدیث کے ساتھ موجود ہیں۔ ۱۲ اعلوای سہ نیکیاں دوزخ میں داخل تھوسے اور برکیاں ہمیشہ میں داخل ہوتے سہ  
۱۳ یعنی دوزخیوں کو براغالی کا دکھانیکے ۱۲ خلاصہ فرمایا لا خوف علیہم ولا یحزن فون پس معلوم ہوا کہ اعراف والے انسان ہیں ۱۳  
یعنی یہ فرمایا جاؤ تم جنت گئے اور میرے آزاد کئے ہو ۱۲ خلاصہ ۱۳ پھر یہ لوگ جنت والوں کے بعد داخل ہونگے جنت میں کہ انی انصاف



اہل اعراف اودہ نور ضائع کرن اُمید ایں ساری  
 مسکین جنت کی اونہاں تائیں اہل جنت کی کہیں  
 وچ اہل جنت کی دوزخیاں رب ستر حجاب بنایا  
 اودہ حجاب ہی دل اوپر دل اعراف بلندی  
 اودہ اذن آہوں کرن تصرف یاری کل مرید ایں  
 سعید شقی ہر یک چہان چہاں کنوں تنہا نہ سے  
 اقوام فراتہ المؤمن فانیظہ نور اللہ تعالیٰ انجراں اہوں  
 اودہ جنتیاں کہیں سلام علیکم سنگ نصرت اہل احوال  
 بھی سنگ کات خیرات افادیاں سنگیہ ان پادار  
 تے جنتی طالب طمع کریدی کارن جیہاں رجال  
 تے وچ حضور اودہ نہاندی رہے راحت فرحت پاوون  
 کہیں نہ کراساں رہا وچوں اہل ظلم ابرار ایں  
 پس الگ نوں نہیں لازم مسکیناں تھیں کرن حدائی  
 محبت مسکیناں سنگ کہیں جو فقراء کمالی

جو نور ادا ہو قائم اور ک ہوسن فضل غفا سے  
 پھر ہو حکم منگو جو چاہو ستر حصے و ہدہ ملن  
 ہر یک و نہاندا صاحب اینیوں پر دویو چہ آیا  
 مؤکل جسدی عارف ربکہ صاحب شان سوہندی  
 جو دیو آدی غیر الہی مارن اونہاں پلید ایں  
 جو نور فرست والارپ تھیں ہن اودہ فضلون پاندی  
 فرست مومن تھیں تہیں روادہ ویکھے نور آہوں  
 نال سبب تنکی تخلیہ قلب انوار نویداں  
 جو جہت دخول جنت اونہاں چیزاں خاصیت ظہار  
 تا انوار شعاع اونہاں دیوں روشن ہوں کمالاں  
 تے جاں اودہ محرومان کنکون ڈانڈی غیرت لیاوون  
 استعداد پہلی جہناں غیر ٹکانے رکھو خوار ایں  
 جو ٹھیک کنجی ہر چیز اتے کنجی صبر ہو جنت والی  
 صبر کرن سنگ اونہاں تھیں ہو سنگ ضعیفالی

حُبِ دُشمن ایشیاں ستر اُلفت ہست

گر گدایاں طامع اندوز شت خو

در شکم خورال تو صاحب دل مجو

در تنگ وریا گہریا سنگھا است

فخر ہ اندر میان سنگ ہ است

مثنوی

وَنَادَىٰ صُحْبُ الْأَعْرَافِ رَجُلًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا

أَعْنَىٰ عَنْكُمْ جُمُعَكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ أَهْلُوا لَدُنَّ

أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُكُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا

لَهُ يَاطْمَعُ كَرْنِيكے وہ لوگ جولا اللہ الہ اللہ پڑھتے تھے جب وہ اپنی میران کے پلہ میں کاٹھیکے دیکھیں اور جان لینگے کہ اللہ تعالیٰ

فرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر لاوی وہ کلمہ و نزل میں ہو ایک پلہ میں نوالہ تہہ کی بجاری ہو جائیگا ساتھ اس کے اسلئے کہ وہ ترازو کا پلہ

نہایت تک انصاف لے ہے پس اس کے عدل کرم کا طمع کر نیگے پس لا الہ الا اللہ پڑھنے والوں پر ضرور عنایت ہوگی یعنی آخر ایک بار ظاہر

ہوگا پس شہر نیگے اٹھ کر جو کلمہ فرمایا اللہ تعالیٰ جس طرح چاہیگا پھر اپنی رحمت سے اوندکو جنت میں داخل کر نیگا اور یہہ اخیر والے

بہشتی ہونگے پس غسل کر نیگے پنج نہریات کے ۱۲ روح البیان نہریات کا ذکر من میں ہے - ۱۲ حلوانی عفی اللہ عنہ -



# اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ

اور پکارنی کے رہنے والے اعراف کو ان مردوں کو کہہ پجاتے ہیں ان کو ساتھ چہروں اور منہ کے کہیں گے نہ کفایت کیا تم سے جمع تمہاری نے اور یہ کہ تھے تم تکبر کرتے آیا یہ لوگ جہنم کھاتے تھے تم کہ نہ پہنچنا و یگا ان کو اندر حجت کہا گیا ان کو داخل ہو بہشت میں نہیں ڈرا اور تمہارے اور نہ تم غمگین ہو گے \* \*

تھے اہل اعراف پہچان جہناں علامت چہرہ لے لے  
 اوہ کثیر کفار و جوا ہے دنیا و چہ تئیں کروے  
 کرن علامت طعن دیون لے نام کفاراں  
 تے مسکین ضعیف ایماناں والیاں حق اللاندے  
 جو رحمت رب دی اُپر اوہنا ندی پہنچے ناہ کد اہیں  
 نہیں کوئی خوف تئیں ناہ تئیں غم اندوہ اوٹھاؤ  
 اوہ کشیاں تو مال اولاد وغرور تئیں جمعیت  
 سلماں غیث بلال حباب جیو مسکین جو آہی  
 کہ کہن جان موزنی طعن دیون اہل اعرافاں تائیں  
 تے قساں کھان جو جنت و چہ ناہ ورنہ تئیں کد اہیں  
 فخر تکبر مال تے کثرت حسد و ممد و کاراں

نہ منعم بمال از کے بہتر است  
 بدین عقل و بہت سخا و تم کس است  
 تکبر کند مرد و حشمت پرست  
 چو شمع کند سفلہ را روزگار  
 چو بام بلندش رود خود پرست  
 خردار مجل اطلس پوشد خراست  
 و گر سیر دوسد غلام از پرست  
 نداند کہ حشمت بعلم اندر است  
 ہند بر دل تنگ در ویش بار  
 کند بول خاشاک بر بام پرست

محبت مال تے فخر و تکبر صفت نفس دی آئی  
 جو آہی و عابنی دی خلق میرا کر بھلا الہی  
 تے سنگ مسکین فقیراں حضرت آہی و پند و کھاندے  
 و چہ اصحاباں بہند دسدے ہک جیو سنگ یاراں  
 چاہیے سالک صاف پاکیزہ کرو نفس فرج چھائی  
 تے انا علی خلق عظیم نبی دی مخلوق صفت ایہائی  
 جاں لڑکیاں سون لنگہ دی پہلو تہاں سلام اللاندے  
 نہ کوئی پہچان کر نیدا جگ لگ پچھے ناہ کوئی ساراں

لے فرشتے اعراف والوں کے منہ موزنی طعن کی طرف کر دیں گے اور مرد و زنیوں کو ان کے سیاہ موٹھوں اور کیری آنکھوں کی شناخت کر لیگی  
 اور اشارت اسکی پہلی آیت کے بعد گذر چکی ہے ۱۲ حلائی غنی السعدۃ



تے جیڑے شخص بلاندا فرماندے میں حاضر آیا  
تے حب نیکاں رکھن ٹھیک نشان سعاد آیا  
تے مجلس کن علما و ان نرمی دل دی کرنی بھائی

ایسب تواضع حضرت آہی روح البیانوں لیا یا  
تے نزدیکی اونہاں پیرن قرآن تے سحری جاگن پایا  
تے سالکوں نہیں لازم سکیناں تھیں کن حدائی

وَنَادَىٰ صَاحِبُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِضُوا عَلَيَّ مِنَ الْمَاءِ

حَمَارَ زَقْمِ اللَّهِ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ هَٰ الَّذِينَ اتَّخَذُوا

دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنسِفُهُمْ كَمَا نَسَوُا

لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَحْكُمُونَ

اور پکارینگے رہنے والو آگ کے رہنے والوں بہشت کے کو یہ کہو الو اوپر بہار سے پانی سے یا  
او پچھیرے کہ روزی دی ہے تمکو اللہ نے کہیں گے تحقیق اللہ نے حرام کیا اون دونوں کو اوپر کافروں  
جنہوں نے پکڑا دین اپنا تماشہ اور کھیل اور فریب دیا اونکو زندگی دنیا کی نے پس آج بھول جاوینگے ہم  
اونکو جیسا بھول گئے تھے وہ ملاقات دن اپنے کی جو یہ ہے اور جیسا تھے رہتا نشانیوں تار کے اسکا کو پیر

جو میگو آب نعیاں ہو یاں رب تھیں نہاں عطایش  
حرام کہتے رب اہل کفر تے آپ نعیم صواباں  
تے دنیاوی زندگی پاپا دھوکھوچ اونہاں تائیں  
تو آیتاں ساڈیاں ل اونہاں نے سی استخار کما یا  
نوشین پیاری دوست یاراں کر اُمید الماسن  
انہاں ملی اجازت ویکھ پرائیاں یاراں کہیں عیاناں  
کرن پوکاراں ترے لیسن کہو رب قلب سلیمان  
جو دنیا وچہ ساں آکھو لگدی چلے سے نیکی راں  
حلال تسانوں ہوندا ہن تسین ناحق کرو پوکاراں  
وچہ حرمال کھانیاں عیشاں مجھو اٹھن ناں الم دے  
جویں جو کم کوا جو مویا اوسی حالت خستہ بچانوں  
سج تخلیقاں جالیاں اکثر کھا دے رکھے مکھے

تے دفع والو لوک پوکارن جنت والیاں تائیں  
اونہاں تھیں کچہ دیہاں بھی جنتی کہیں جواباں  
پھڑپادیں اپناں جہنماں کھید تماشہ نفس بویش  
جیوں اُتھ ایہ نہاں بھلاوہ توں لاج ساں اونہاں بھلا یا  
دوزخی اہل اعراف تائیں جاں جنت جاں پارسن  
اساں رب اہل اجازت ایہ جو بکھو اہل جنتاں  
جوساں بھی کچہ دیہہ جوساں پاس نہ کی نعیاں  
انہاں دیہہ جواب جو نعمت جنت ہوئی حرام ساں  
تا ایہہ کھانے جسکو جنت شربت عیش بہاراں  
ایہ کرن سوال جو دنیا اندر بندے رہے شکم دے  
جس حالت وچہ مویا اویا حالت مرے اونہاں توں  
تے جنت والو دنیا دیوچہ رہے پیا سے جھکھے



نہ دنیا و چہ جہاں طعام لذیذاتے ناہ حبشہ پانی  
 پس نہ بے پرواہ ہو و نہ نہ طعام شرابوں پیایے  
 کسی کہیائیں ابن عباسول کچھیا صدقہ افضل کیہا  
 اوہ جنتیاں تھیں کہ فریاد ال طلب کر سیں پانی  
 تے سعد اصحابی دی جد اور ہوئی فوت پیارے  
 تا حضرت اکھیا پانی سن اصحابی کھوہ کڈ آیا  
 دینخ وچہ کہ کھو اوہ ایڈ اوہنگا خلقیا سائیں  
 جو اوہ سید وچہ و اخل ہو سی سوئی بھولایا جاوے  
 بھولایا چاہی حال کسی بندے نوں رب پاک الاون  
 بند کر کے وچہ اوہ سک اوہ سنوں قفل آتش دا لاون  
 پھر اوہ سنوں بھی لا قفل آتش دا اوں کھو وچہ گاے  
 چ اس حدیث ویل جو نشان ہو پوچی اجرا شیا میں  
 تے پانی ہر یا حاصل سمجھت جو چ زمین حرم دے  
 تے دینخ بھی ہو کھر گئی اجس ایہ گرمی جالی  
 پھر اس عبرت دی بعد بیان تعلیم نصیحت آئی

جنت وچہ وہاں کارن عیش تے خوشی ہووین جانی  
 بھایوں کیدک سختی اندر ہووے پیاسوہاے  
 فرمایا اب جو نہیں ٹھاکساں جہاں دینخ ویرا  
 قالوا فیضنا علینا من الماء ہوا رخا وچوں جانی  
 تا کچھیں حضرت تھیں کیا صدقہ تہتر جو تس تاسے  
 تے ہی کہیا ایہ ماور سعد دی کارن کھوہ آیا  
 جو ستر سال چلے کوئی او سوچ تھلے پہونچے ناہیں  
 تے کنوں ترغیب روایت وچہ تفسیر خلاصی لیاے  
 تس کہ صدق آتش وچ رکھ آتش تیز جلاون  
 پھر ہو صدق آتش وچ رکھ آتش تیز جلاون  
 بھلا دیوں تھیں مطلب اوں کدے رحمت نظر نہ پاوے  
 جویں اہل سنت اخاص عقیدہ روح البیان و پائیں  
 پانی دی سی بہت ضرورت پاسوں ملک عجم تے  
 شک بھکھ پیاں دوبارہ اس ناہ سختی دینخ کالی  
 تا وقتوں دل دہن تسلی آیت اگلیوں آئی

وَلَقَدْ جَنَّبَهُمْ بِكَيْبٍ فَصَلَّنْهُ عَلَىٰ عِلْمٍ هَدَىٰ وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلَهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِنْ

قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا

أَوْ نَرْدُ فَنَعْمَلْ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرَ الْأَنْفُسَ هُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ

اور البتہ تحقیق لائی میں ہم پہنچے پاس کتاب کہ مفصل بیان کیا ہو تھنے اوں کو اوپر علم کے واسطے ہدایت اور رحمت کے  
 و اعلیٰ اس قسم کو کہ ایمان لائے ہیں نہیں انتظار کرتے مگر ظاہر ہوئے حقیقت اوں کی جسدن آویگی حقیقت اوں کی کہیں گے  
 وہ لوگ کہ بھول گئے تھے اوں کو پاس سو تحقیق آئی تھی جیسے ہوئی پروردگار ہمارے ساتھ حق کو پس تو میں اسطے ہمارے  
 سفارش کریں اور ایشاعت کریں اسطے ہمارے یا پھیری جاویں ہم پس عمل کریں سو اس کے جو تھے ہم عمل کرتے تحقیق ٹوٹا دیا



اونہوں نے جانوں اپنی کو اور کھو یا گیا اُن سے جو کچھ تھے باندھ لیتے

تھے اُنہی اسان کتاب علم تھیں سو کھول بیاناں  
ہُن انتظار ہو کس کس کفار اں دے تائیں  
تاویل دسوی جدا جاسی تے پروی جاہن اٹھائے  
جو ٹھیک معل خدا سا نیدی سچی بات لیا تے  
یا ول دنیا موڑی جائے کرے نیک کماٹی  
تے ہو ادنہاں گھٹا دوتا جانال اپنیاں تائیں  
خواہش کرن کفار جو دنیا ول پھر مژدن دوبارے  
تا بھی اوسو راہ چلن جس راہوں ہکے جانے

ہدایت ادنہاں لوکاں جہنم جو ہوئے اہل ایماناں  
جو ہو بیان مراد اُس کھین اکھیں ایہ بلائیں  
اکہن جو اب ہلو دنیا اندر محل قرآن سوئے  
پس کیا کنوں شفیعاں ہو کوئی ہو شفیع چھوڑائے  
باہر ادنہاں عملاندی جو آہو کر دے دنیا جائی  
تو ہو یا گم ادنہاں تھیں جن سن نہیدی چھو بنائیں  
تائیک اعمال کماون پس جو موڑی جاہن نکاسے  
جویں مثنوی وچہ مطالب اسک مولانا فرمادے

### مثنوی مولانا روم

قصہ آل کبیر است ای عنود	کہ در ستہ ہوا شکر ت بود	چند صیبا دسویاں آبگیر	برگزشتند دیدند آل ضمیر
پشتا بید نہادام آورند	ماہیاں وقف شدہ ہوشمند	انکہ عاقل بود غم راہ کرد	غم راہ شگلے تا خواہ کرد
گفت باہر نہادام مشورت	کہ تعین مستم کن اں قدرت	مہر او بود بر جان نشان تند	کالی و حق شال بر من زند
مشور رازندہ باید نہکو	کہ ترازندہ کند اں زندہ کو	نیت وقت شدہ ہنس کن	چوں علی تواء اندر چاہ کن
محمد آن کیمیا آمد و بس	شب نہاں دہی کن چلن	سکو دریا غم کن زیں آبگیر	بحر جو دوترک کرد ایں آبگیر
بینہ پاست منی فیت آن خدور	از تقارم باخطر با سحر نور	رجھاں بیاوید و عاقبت	رفت آخر سو امن عافیت
نوشین افکن در دیبا مشورت	کہ نیاید صدائے سحر طرف	پس چو صیباں بیاوید و دم	نیم عاقل از اشد تلخ کام
گفت آہ من فوت کوم فرصہ	چو گشت تم ہمرہ اں رہنا	برگزشتہ محنت او دل خلاست	باو ناید رفتہ یاد اں مہاست
لیکن نہ لیشتم و بہنود ز غم	خوشین ایں ماں مردہ گنم	ہچنان مرد و شکم بالا نکلند	آگاہ کہ و تشنیت گاہ بلند

لے یعنی کفار ہر جاتی بات کو جھٹلاتے ہیں اور انکار کرتے ہیں اور نہیں ایمان لاتے قرآن مجید پر وہ امید اور توقع نہیں رکھو مگر اس بات کی کہ انکو مرسلوں کی زبان کا خدا کا وعدہ اور تحقیق نہکا نہ اور نہ کافروں کی اور اگر یہ بھی جاوی اور کو تاویل یعنی تباہت جب کہ وہ اقطاع کرتے ہیں جو کہ دن جزا کا ہو تو پھر سب سب کام پھیرے جائینگے طرف اسکی پھر کہیں وہ یعنی جنہوں قرآن مجید پر عمل کرنے سے ترک کی ملکہ قرآن اور قیامت کے وہ سخت منکر ہیں جب عذاب نظر آئے گا تو اقرار کریں گے اپنی جانوں پر کہ خدا کے مرسل آئے تھیں اور سوقت کا اقرار کرنا کچھ فائدہ نہ دیگا یعنی کفار اقرار کریں گے کہ رسول ساتھ اسناد اور اس باعث کہ ایمان اور تصدیق اور ہوش اور قیامت کے دن اٹھایا جانا اور عذاب اور ثواب سب حق اور مست ہیں کفار اں یا تو نکاف اور عذاب کو انکھوس دیکھ کر ٹیکے مگر کچھ فائدہ نہ ہوگا پس کہیں گے کہ کاش ہمارے بچہ عذاب کوئی بھی راستہ اب نجات پائیگا نہیں مگر کوئی شفیع بنا یا جائے جو ہماری شفاعت کرے یا ہمیں دنیا کی طرف لوٹا دیا جائے تاکہ ہم عمل کریں سوا حسن اعمال یعنی توحید اور حاصل کرنا ایمان کا بدلہ کف نہ کرنا بلے نافرمانی کے پس ان منکوں کو جو وہ طلب کرینگے کچھ نہ دیا جائیگا پس انکو جانوں کے نقصان کا اظہار ہو جائیگا اور پلاکت ہو جائے گی اول بار دنیا میں ہمارے لوگوں کو جھٹلایا اگر آپس کے جاہیں تو پھر بھی کفر ہی کرینگے



ہر یک کو اتنا صدا ملے جسے بُرد کر دینا ماہی بہتر بُرد  
 غلط غلطان پہاں اندر آب مانڈاں حق ہو کر اضطراب  
 وام آگندہ اندر وام ماندہ احمق اور ادول آتش نشاندہ  
 اوجی جوش از لطف شعیر عقل سے گفتش الہام نذیر  
 باز میگفتے کہ گرایں بار من و از بہرین محنت گردن شکن  
 آب بید جویم و امین شوم تا بد و امن صحت می روم  
 پس گفتش یک صیاد و ارجمند پس بولف کرد و بگفتش فکند  
 از چو پ راست می حبت آن سلیم ناکہ بچند خویش بر باد جلیم  
 بر سر آتش بد پشت و تابہ از ہی گفت از شکستہ از بلا  
 من نہ از من جزیرہ یگ وطن آہیگیرے رانسا زم من سکن  
 آن نہ از من جزیرہ یگ وطن آہیگیرے رانسا زم من سکن  
 باز میگفتے کہ گرایں بار من و از بہرین محنت گردن شکن  
 آب بید جویم و امین شوم تا بد و امن صحت می روم  
 پس گفتش یک صیاد و ارجمند پس بولف کرد و بگفتش فکند  
 از چو پ راست می حبت آن سلیم ناکہ بچند خویش بر باد جلیم  
 بر سر آتش بد پشت و تابہ از ہی گفت از شکستہ از بلا  
 من نہ از من جزیرہ یگ وطن آہیگیرے رانسا زم من سکن

توں کریں فکر کجہ حال پنہ والیاں چھوڑا میدال  
 کرساں پہلو چون میں سوارن بوٹے گھام میں دے  
 کچہ رات رہند ہی ٹھٹھن گھرا تھیں سدی پالے  
 ان اپنا پھر کہ گھرا تھیں نال میں فضل سے  
 کلر گھٹے پاؤں لیا لیا دوروں اوپر کھیتاں  
 تا کہ کھیت خوشی سنگ اپنی فضل کتار بایں  
 تکیکھاں کچہ جال چھوٹے خود بیٹھے کھان سوجھالے  
 او فصل وقت میں نہ بچھن نہاں کجہ حیرت آہ مارن  
 جاں گذری وقت زراعت و مٹھجھراں نفع نہ کاٹی  
 جہناں لدی میوں بوٹے حرم اشہوت و نفسانی  
 تے معرفت و ابی ڈال نہ امت تو بہ و تا پانی  
 تا فصل پچے اس قرب وصال سخن و اہو دے دائم  
 جویں پیڑ الی کرساں نہاں کیستاد کر نویدال  
 توجہ ہگے سیال لون سو مشکل سر سہندے  
 لالاشیاں و تروین کارن فصل کمالے  
 وچہ زمین رلاؤں دانے خام رہن فصل سے  
 پانی دانت خیال رکھن تا پکن جدول برتاں  
 تا وڈی بلند لاؤں کھلاڑی محنت اجر عطایش  
 جو موسم کھیت بہن گھر گھر غفلت نال رزائے  
 جاں ڈالو اندول محروم ہوں تا کھیتی قدر شمارن  
 الدنیا من رختہ الاخرہ دنیا کھیتی قیامت آئی  
 ماری خوب تری ہل خلاص او کاروں فرانی  
 جہد ریاضت والے کلر پاندا رہیا عیانی  
 جو اس برعکس ہو گیا اس بعد پیاری قیامت قائم

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ

ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ

تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو پنج چھ دن کے پھر فرار کیا اور پھر  
 ٹھیک تھا اور اب ہے جس نے زمین آسمان اوپاٹی  
 وچہ مدت چھ روزاں پھر استوی عرش پر فرمائے  
 وچہ مدت چھ روزاں پھر استوی عرش اوپر تیس ہیں



تے قدرت ہو رب نول وچہ لختے پیدا کری جو چاہی  
وچہ مدت چھ دن خلقے تا جو جان لوک کمال  
والجملۃ الشیطان والتانی من الرحمان جو نبی کہیا بی

وچہ قدر چھ روز انداز جو تدا یہ دن راتاں نہا ہے  
آہستگی وی تعلیم دیون دے کارن حق تعالیٰ  
آہستگی ہے رحمانوں جلدی کرن شیطانوں آئی

خوئے رحمان است صبر احتساب  
تا بہ شش روزاں زمین و ایں سما  
صد زمین و پنج آرد دے بر دل  
صبر کن در کار دیر آید درست

انکر شیطان است تعجیل و شتاب  
بآتانی گشت موجود از خدا  
در نہ قاور بود کنز کن فیک کون  
ایں تاتی از پئے تعلیم شست

جویں تو بہ کنول گناہاں اسچ چاہی ویر نہ لانی  
بھی وچہ مہمان نوازی لازم جلدی کرن برادر  
بھی جلدی فتن میت پر غسل جنب تعجیل فرمایا  
وچہ طاعت ہدی فرصت مندی کر چھب عمل جہرا  
جو نہ قدرت اختیار اپنی رب زیل سماں اوپائی  
جو اکھن بے اختیار الہول بنیاں ایہا شیا ئیں

نہ جلدی کرنی بہتر گراں بعض کیاں وچہ آئی  
تے ادا کرن چھب فرض جاں اوسدی شد ہوئی برابر  
ہو ربیعہ بلوغ شتاب وواہن کوایاں لڑکیاں آیا  
بھی نیکی کردیاں ڈھلن کیجے نہیں وساہ عمر ورا  
حکیمان فلسفیاندا اس آیت وچہ رو ہو یائی  
تے ادہ قائل مختار نہ جانن رب قاور دے تائیں

## اشارات

وچہ چھ روزاں جو چھیاں ہزار سال لالہ میں اختیار  
جو ختم نبوت حضرت اوپر اکاں ولایت جاری  
تجلی جملہ اسموں ربی اوس مل تہم حالت  
جویں اندک اعلیٰ خلق عظیم حق حضرت ہدیل دے  
لفظ اسکر پڑھ چھوٹن کر تفسیر اسدی آشکارا  
نہ خبر یقینی کیہا معنی اتھ مراد ہو یا ئے

روحانیو اسماں اتے زمیاں دلایاں ساں اوپایاں  
ایہ آدم تھیں لاکھ سال تک مدت ہوئی ساری  
جو عرش عظیم خدا قلب مبارک ختم رسالت  
جو کل اوصاف حمید جمع ہو وچہ شاہ رسالت  
تے تھا استوی علی العرش ہی متشہاتوں جملہ سارا  
جو عرش سدا تھ معنی استوی دے ست معنی آئی

لے کہ لوگ ہر ایک کام میں تدریج اور ہشتی کا لحاظ رکھیں اور زمین و آسمان کی پیدائش کا حال تفسیر نبوی جلد اول ربیع اول میں مفصل  
موجود ہے دوبارہ لکھنے کی حاجت نہیں اعلوئی معنی عنہ سہ جو کہ ایک دن نزدیک حق تبارک و تعالیٰ کے ہزار سال کا ہوتا ہے  
جیسے کہ اللہ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے کالفت سنتہ جماعتی دن یعنی شش ہزار سال کی ہے ان سالوں میں جو تمہاری گنتی  
میں آتے ہیں اللہ اعظم المولفہ ولین سعی فیہرا سہ یعنی ساتھ اسم جامع کے یہ ایک نام جو اللہ تعالیٰ کے ناموں میں ہے اس میں ایک  
اشدہ ہے کہ جملہ نبیائے وصف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ذات باہر کات میں جمع فرمائے ہوئے تھے جیسے کہ اللہ تعالیٰ  
نے فرمایا اولک الذین ھک اللہ فہم ہلہم اقتدہ یعنی جنکو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اونہی ہدایت کا آپ اقتدا کرو۔ یعنی  
اپنی ذات پاک میں وہ تمام اوصاف حاصل کرو اسکی تفسیر گزری ہے اور آپ معراج کی رات میں تمام نبیوں سے بڑھ گئے جو مطابق مراجع کے نبیوں  
کو معراج ہوتی سوشل آپکی کسی کو نہیں ہوئی جو ساتھ ان آنکھوں پروردگار عالم کو دیکھ لیا ۱۲ اعلوئی معنی اللہ عنہ



ہن تاہیں مختلف معنی اسدی آئے وچہ تفسیر ال  
جو استقرادی معنیوں بل عرش مکان ٹھہرادی  
تے لکھوی عرش مکان خدا و ثابت کردی اتھائیں  
تے وجہ زینت الاسلام اتھائیں اس خود کفر بتایا  
ہن چیلے لکھوی زمین من یا تفسیر جو اسدی

اس لفظ جوہیں تشابہ الیوں معنی ایس نظر ال  
اوہ کافر ہو یا ایس عقیدوں مومن شک بناوی  
عقیدہ پہلیوں تا تب ہو یا حاشیے اُپر مٹائیں  
زمینت چہ جو کفر سو وچہ تفسیر السلام ٹھہرایا  
فرق زمین آسمان و پانچ گل مٹی و کسدی

## خاتمہ کتاب

شکر خدا و اجد تریجی ختم گئی ہو ساری  
وچہ جلد چہارم جو رب چاہیا منزل و جی گئے  
تے جیکر عمر و فائدہ کیتا موت سینے آئے  
تا دلہان لکڑہ نور اکھیں و ابر خور و ارسپارا  
ہے اُمید جو اس خدمت نوالہ محکم تھہ پاسی  
وچہ اس جلد مبارک بھی نہاں کوشش کیتی بھاری  
کاغذ تے خط عمدہ اسدا ہو یا فضل اکہوں  
تے سوار و پیہ قیمت اسدی بن محصول آئی  
روح البیان اتے روح المعانی کنوے اُس نالے

سورت ماڈہ تے انعام اعراف سورت کچہ پیاری  
وچہ بند راں جلد اکال مہی ہن ارادی چکے  
تے ایہ خدمت عاجز پاروں چھٹ تقدیر وں جاؤ  
شاہ محمد لطیف میراد لبند فرزند سوہارا  
نال ربیدی یاری اوستوں آخرتیک چاسی  
تاہیں پہلی منزل پاسوں اسوچہ صحت کاری  
ہوئی ختم ہو پئے چوئی چوئی زلیور ہن صلاحوں  
ایہ قیمت کاغذ تے خط سندی ہو نہیں گل کاٹی  
ذکر تصوف بھرا اسوچہ نال اسلوب کمالے

۱۵ مفصل ذکر تفسیر نوی جلد دوم کے شروع میں موجود ہوا لکھوی کی افراط و تفریط سے گریز کر کے شامل الوداعیہ فی ترویج النجديہ میں مفصل موجود  
۱۶ تفسیر علوانی عفی اللہ عنہ جامع العلوم ظاہری و باطنی مکملہ الاقرب جناب مولانا حضرت مولوی صاحب جی دام ظلکم سلام  
سنت سیدالابرار کے بعد و اخراج عالی ہو کہ تفسیر فضل خدا بخیریت تمام ہو خیریت مزاج المبارک از مدگاہ لم نزل شب روز مطلوب مکتوب حال  
یہ جو کہ نواز شامہ فیض شامہ بیعت تیک منتظر میں شرف صدر و دلایا باعث تسکین دل بقدر کار ہوا جو کچہ جناب تحریر فرمایا عروت بوقت پڑھ کر  
آنکھوں پر دکایا آپ رویا اور دکو رو لایا کہ بندگان خدا کو خدا کی سی تکلیفیں پہناتی ہیں اور برداشت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں کا ایسا  
ہی حال ہے جو کچہ لطیف شاہ فی الحقیقہ جو بیکار ہو میں اس میں کوئی دریغ نہیں ہے جبکہ ہم سب کا آدمی اپنی لکھ کر کے بھی عوی جاتے ہیں کہ ہم سب  
آپ کے غلام ہیں جس طرح آپ کا دل خوش ہو جا کہ ہم کرنے کو تیار ہیں آپ اس بات پر خوش ہو جائیں تو ہماری دین سادہ کی کہ نہ کہ آپ جانتے ہیں  
کہ وہیشو نہا خوش کرنا کو یا خدا کو خوش کرنا چاہیے یا لاؤ خدا کی پس تو بھلا خدا کی بندہ کس طرح انکار ہو سکتا ہوا میں تحریر کر دیتا ہوں لطیف شاہ  
اینا کہ خدا کو اسطے مولوی جی بخش صاحب علوانی لاہور والو لکھوید یا اب میرا کوئی تعلق دنیاوی اسے نہ کرے لڑکا لطیف شاہ مولوی صاحب  
نکود کا بیٹا ہوا اب آپ کا اختیار جو جس طرح چاہیں کریں خواہ پڑھیں خواہ دوسرا کام کوئی اور لکھیں ہمیں کوئی دخل نہ رہا اب عزیز جی بطیف شاہ  
کرواضہ ہو کہ کہ ہمارا کوئی تعلق دنیاوی عزیز سے نہ رہا اب مولوی صاحب کو اپنا والد الحقیقی قرار دیں اور جو اب تاجدار کریں فقط بخیرت  
حضرت جناب حافظ جی صاحب فیاض زمان اچھر سے والوئی خدمتیں مست لبتہ آداب و سلام عرض کر دیوں جملہ یاران و حاضرین  
مجلس السلام علیکم قبول باد عزیز محمد غنی و میاں محمد امجد و شیخ دین محمد بنزار و شیخ تاج الدین وغیرہ داخل طر لائقہ عالیہ کا السلام علیکم  
تفسیر تفسیر از مبر تھہ ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع گورداسپور ۱۳۵۰ جمادی الثانی ۱۳۵۰ ۱۳۵۰



روح البیان اتے روح المعانی پہلو لیاں نایاں  
پر وچہ روحی جلد عرائس کنوں تصوف ہاتاں  
پہلی جلد جو اس نعمت تھیں اکثر خالی آہی  
شان نزول اتے فقے سچے سخن اکثر اولیاواں  
فقہ مسائل ہر حدیثاں اکثر اس وچہ آیاں  
ربط آیات شوریح اسد کدھ کنوں تفسیراں  
علم تصوف بحر بہتہ مثنوی رومی نالے  
بخدی فرقہ لاندہیاں وارو ہویا ہر جائیں  
اس تفسیر مبارک دیوچہ عق ریزی جو ہوئی  
شہر لاہور جہلی دروازیوں باہر عاجز رہندا  
تے طالب اپنا پتہ نشانی واضح لکھن تسمای

نہیں دونوں پہلیاں جلدیں خالی رہنایاں  
تفسیر باتوں کچھ کچھ ہویاں ذکر سخباتاں  
ہن اپر خوشی روح البیانوں ذکر ہویا کچھ بجائی  
رد گمراہاں فرقیان کتب ادہانیدوں لایاواں  
سراج منیر خطیبی در منشوروں بین گواہیاں  
لکھیا تاجو سمجھ سوکھالی آجاوے کچھ ویراں  
شعر جامی ہور حدی حافظ صاحب کنوں کمالے  
نال دلائل پکے جسوچہ کرن نہ چون چرائیں  
اوہ اہل علم تے روشن دسٹن حاجت مول کوئی  
وجہ معاش کسب حلویاں خادم دین سوندا  
ڈاک خانہ تحصیل ضلع خود موضع نام گرامی

بس حلوانی کر ختم سخن پڑھ رب نون حمد ہاراں  
بیچ درود سلام بنی تے سن کل تا بعد اراں

## چند بیات بطور تقریظ از محقر سراج الدین کاپی نویس تفسیر مذا امام مسجد نجات و والی شہر وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

اس تفسیر تساوی چوں نور ہدایت چوہے  
دیوے مولا تساں جزائیں اپنے فضلوں تے  
داخل ہوسی اسنوں پڑھ پڑھ اُمت جنت ساری  
دشمن دشمن درواں اندر خوب چلایاں کرداں  
مشک تے مرتداں والیاں صوڑاں خوب دھمایاں  
رافضیاں تے لاندہیاں نوں ڈاڈا رونا پایا  
کھوٹ ہٹاسی کھرا کھاسی کر کھنکھنک بازی

واہ و امولوی بنی بخش جی رحمت ربہی ہووے  
ہراک حرفوں نور افشانی گویا جھڑن ستارے  
ایماں وی بنیاد رکھی ہے وچہ تفسیر سوہاری  
ہراک شعر تساو حضرت پر ہے اندر درواں  
اہل ایماناں خاطر حضرت لایاں ہے روشنایاں  
عطر نچوڑ چوں تفسیراں اسنوں تساں بسایا  
علم لیاقت حاصل تہتیں میناں یہ سنگا ری



خالص موتیاں کنو تساں ایہ ڈبہ بھریا اعلیٰ  
 خام ہیشہ خامی اندر رہیں سردی کھاسن  
 برکت والے تھے تساو دی نسخوں کھاک چلائی  
 اندکے بسیاری اسوچہ ستے نہ نظری آئی  
 قربت رفعت والے درجے آتھیں ہون انجھاراں  
 بالکل فرق نہ رکھیا اسوچہ رخصت ہانی والے  
 حرف اوکھیرے لغتال وچوں کر کے حل دکھائی  
 لعل لباب تھیں چھری تہامی خاطر خاص عوامی  
 جنوں ڈٹھا اوہو اسنوں نال محبت پڑھا  
 شعر بلاغت والا سارا نال فصاحت بھریا  
 حق حق کل بیان ہو یا ہے باطل جڑھوں کو ایا  
 عشق الہی اندر حضرت تھیں رہو مستانے  
 ایہ تفسیر تساں ہے حضرت توشہ عمل بنایا  
 اَللّٰہُ نِیَاز دَعَا الْاٰخِرَةِ تساں نیکی تخم لگایا  
 صدر عزت تے رب بٹھلایا اندر کل حلویاں  
 یارب اپنے فضل کرم تھیں سوہنی چھری لگائیں  
 ایہ تفسیر سوہنی ساری دامن چاک دکھائے  
 دنیا وچہ ظہوری ہووے ربی وحدت والی  
 مقصد والے رستے دیول ہوسن راہنمایاں  
 سلج الدین وچارا عاجز کردا رہے دُعایاں  
 بخش طفیل نبی دی مینوں تیں نیک سنگانار  
 مینوں کنوں کتابت اسدی صالح اجر دلائیں  
 شکل نرالی کدھی اسدی محنت شاکر کر کے  
 قلم لگایا جلی تہامی اندر متن سوہنے  
 اہل ایماناں سبحناں بخشیں اپنا رحم کمائیں

ہر اک دی ہو لکھاں قیمت سندر روپ نرالا  
 پختہ بہن ہیشہ پختہ نت قربانی جاسن  
 بے راہاں دی کیتی کتری روئی کرو کھلائی  
 اصلی کل کیفیت اسوچہ بھری ہوئی دانائی  
 باطن اندر داخل ہوندے رب نور انواراں  
 معنیاں تھیں پر معنی کیتی نیک نشانی والے  
 شوقاں لہراں اسنوں وچہ تصنیف لیاٹھ  
 پئی چکدی ماہ بدر جیوں ایہ تفسیر تمامی  
 بجل بخیلی کرنے والا رہی ہر دم سُر دا  
 جیہ اسدی منزل کرسی سمجھو اوہو تریا  
 جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ واہ واصادق آیا  
 نبوی ایہ تفسیر لکھی جو لکھ لکھ نے شکر نے  
 جنت وچہ فردوس بریں دی خوب ذخیرہ لایا  
 نیک انگوری اک کھلوتی بدل رحمت چھایا  
 نص حدیثوں گلاں کروے ٹھیاں جھوں ٹھیاں  
 دینی خدمتکاراں اوتے مینہ کرم دا پائیں  
 ذری ذری اندر اسدا نوری جلو آوے  
 کفر شرکت ظلمت چھاوی اوکھت ہوگ کھالی  
 راہ فیہ ذری والا پھرسن جاناں جہاں فدا یاں  
 بنی بخشش کریں عطایاں رحمت والیاں  
 میں عاجز دی کشتی سدا اورک تو میں مھاناں  
 کوشش نال کتابت اسدی کیتیم صبح مسائیں  
 حاشیے اسدا دو کیتیم مسال مسال مرم کے  
 زیور طبع پہنے گی جسمم جھرسن نور ستارے  
 بنی صاحب نے حفیڈی تھلے جنت جگہ دلائیں



اسمعیل لاہور اندر جو تاجر کتب گرامی  
باس مٹی تے مشکن اعلیٰ رہے فروخت کردا  
الہ بخش بن جان محمد خاص برادر زادہ  
بٹگلے وچہ ایوب شاہی دے رکھن خاص محلہ  
اونہاں ایہ تفسیر گرامی عاجز تھیں لکھوائی  
اسنوں کرو خریدت ثبانی بھائی اہل اسلاموں  
مشکل حل ہوئے جے ساری لکھے خوب ایشاے  
غنیے ہون شگفتہ ساک پیاری اس تفسیر وں  
خازن اتے مدارک سمجھوئے تفسیر عیاسی  
رفع بیان عریس وچوں نالے ماندا آیا  
کل مشحون تصوف پاروں سدھی نظم نیاری  
رومی سعدی جامی کولوں نظارن بجا یاں  
فرق مخالف ردی کیتے بین نال لیلان  
صرفوں سخوں منطق پاروں نبی بخش لگانے  
اس تفسیر مبارک پاروں اڈیاں کفر سیاہیاں  
فرویکانہ دیں پرور ہے خد شکار اسلامی  
دہلی دروازے تھیں باہر رہے دوکان کر نیدا  
منگ وعاسیرج الدیناں ہتھ دُعا اٹھائیں

چاول اعلیٰ قسم تجارت نالے رکھدا نامی  
رکھے ہر اک قسم کتاباں رب تھیں دم دودا  
مددہ قدیموں غرت والا اینہاں دا خنوادہ  
خلق محمدی دواں دھرانو چہ کٹ کٹ بھرا اللہ  
میں بھی اسدی وچہ کتابت کمی نہ رکھی کافی  
ہدیہ دی دے سکر کماؤ پڑھ پڑھ نیکانوں  
نعت فرقانے دے کھلے ہین خزان ساری  
ماخذ اسد ہے بیضاوی تے تفسیر کبیر وں  
ہو حسینی اتے عزیزی رحمت رب لیا سی  
پچھلے فیضناں والے چشمے قلب قلوب سدیا  
وچہ حواشی گوجھیاں رفران ہو یاں اظہاری  
ٹھیک لگانے اوپر رکھیاں مطلب نال سو یاں  
نرم زبانی ورتی ساری جیونکر اصل اصیلاں  
بے راہاں دے دور گوائے گل اعتراض پورن  
پڑھن جو ہون منور استھیں پاکے نور صفایاں  
پیشہ ہے صلوا یاں والا وچہ لاہور مدای  
روحانی جسمانی خورشائ طالب تائیں نیدا  
مولوی جی نوں اس تفسیر وں صالح اجر و لائیں

بس کریں تقریظ اینھاں تھوڑی وچ موکائیں  
بخشش منگیں رہے پاسوں جوہر تیرا سائیں

بہ تصنیح خاکسار دیوان کرم الہی حقی - قادر سی سہالوی

کاپی ریڈر حال مقیم لاہور بازار چوہہ مہمتی باقر

کوچہ کلاب گلی متصل کٹرہ

حکیم ولایتا

کاپی نویس تفسیر ہذا عابد  
ایام الدین سہالوی

دائم مسجد تنجا در والی مشہور  
دستار بافضل گوجرانوالہ



# دلائل التقویٰ فی اثبات الکفریات الوہابیہ

اس میں تقلدوں وغیرہ نقل و نقل کا ساتھ ہے اور اس کتاب میں پچیس سالوں کے فتویٰ ہیں۔ دیکھنے کے قابل ہے۔ قیمت صرف ۱۰

## جامع الشواہد

یہ ایسی کتاب ہے جو غیر تقلدوں کو ان کی کتب کے حوالے دیکر جواب شافی دیا گیا ہے کہ ان کو جمال انکار نہ رہے قیمت صرف ۱۰

## تخصیص العرفان فی آداب الشیخ والالتحوان

مازہ مال میں اکثر لوگ اب شیخ اور ادب خوان ہو گئے ہیں اور ان کے مقصود کو نہیں پہنچتے۔ اس لئے اس کتاب کو چھپوا کر شائع کیا ہے کہ اہل طریقت حضرات ہنگامہ مطالعہ کر کے سبق حاصل کریں۔ اس کی فہرست ہائے ملاحظہ مریخ ذیل ہے۔

- فصل اول ضرورت شیخ کا بیان -
- فصل دوم مطلق آداب کا بیان - اس فصل میں پیر کے ایک سو تیرہ آداب ہیں۔
- فصل سوم اس میں دو تیرہ آداب ہیں جو بھائی کو بھائی پر لازم ہیں۔
- فصل چہارم اس میں ان مہلکات کا بیان ہے جن سے مرید مرود اور خدا تعالیٰ کی محبت سے دور ہو جاتا ہو اور وہ چھبیس مہلکات ہیں

علاوہ انہیں سچے تادریہ عالیہ و شجورہ نقشبندیہ عالیہ بھی اس کے ساتھ شامل ہیں۔ قیمت صرف تین آنے۔ . . . .

## محبوب الایقان فی ذکر سلطان الاولیاء علی قاری رحمہ اللہ علیہ

سب درگاہ میں شوخ خوان ہی قرب بانی یہ کتاب جناب غوث صدیقی قطب ربانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و بایں کات میں اہم و نثر جمہ کر اگر صرف ذکر کیا چھپوائی گئی ہے۔ اس میں حضرت مولانا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے جناب غوث پاک کے حالات نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کئے ہیں۔ عاشقان غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب کو ہنگامہ حفظ و افرامٹھاویں۔ اس کی خوبی مندرجہ ذیل فہرست مضامین سے ظاہر ہے۔

۱	مقدمہ کتاب اور سبب تالیف -	۱۸	آپ کے ہاتھ سے لکھے گئے اشعار کا بیان -	۳۲	آپ کا بچپن و بچپن والی باتیں -
۲	جناب غوث پاک کی باپ کی طرف سے شہادت کا بیان -	۱۹	آپ کو بعض راغبیوں کا آواز -	۳۵	آپ کا کلام مبارک طالع کے بارے میں -
۳	ماں کی طرف سے آپ کی نسب شریف کا حال -	۲۰	آپ کو ایک محدث نے اپنا لڑکا دینا -	۳۶	آپ کے نام و کرات میں ستر دفعہ چھپنے ہوئے -
۴	آپ کے بیٹے اور پوتوں وغیرہ کا حال -	۲۱	آپ کا بچپن سے لے کر آپ کی وفات تک کی مذکرنا -	۳۷	آپ کے سر کے دروازے سے جو مسلمان گذر گیا اس پر
۵	آپ کا جلیلہ غریف اور شجاع کا حال -	۲۲	آپ کا منہ سے جاری ہونے والا نور و نور کا بیان -	۳۸	آپ کی فقیہی شخصیت ہوتی -
۶	آپ کی تعظیمات کا ذکر -	۲۳	آپ کا وفات حال لکھنے پر صبر کا ساتھ چلنا -	۳۹	آپ کے ساتھ استغاثت کا بیان - اور شیخ
۷	آپ کے شہر ولادت کا بیان -	۲۴	آپ کا ایک لڑکی کو جن سے بچ کر اس کا والدین کے حوالہ کرنا -	۴۰	آپ کے وفات کے بعد اس کی روایت -
۸	آپ کے بھائی کے ستر نکلنے کی وجہ -	۲۵	آپ کا جن سے بچ کر اس کا والدین کے حوالہ کرنا -	۴۱	آپ کی مجلس میں ایک شخص مرد آئے تھے -
۹	آپ کے حروف شریفہ کی سند -	۲۶	آپ کی دیگر رائیں -	۴۲	آپ کی شفا کی حکایت -
۱۰	آپ کے کلام میں جو فی المرام کا مجمل سائیاں -	۲۷	آپ کی مجلس میں سب کا کرنا -	۴۳	آپ کی وہ کلام جو آپ نے نعم الہی کو بیان
۱۱	آپ کے توبہ و تقویٰ میں بعض غریبوں کے اقوال -	۲۸	آپ کی مجلس میں سب کا کرنا -	۴۴	آپ کے ہونے والی -
۱۲	آپ کے لئے روزے کے آداب میں جو ہمہ احوال -	۲۹	آپ کی مجلس میں سب کا کرنا -	۴۵	آپ کے اشعار -
۱۳	آپ کے نقیب برہی الدین ہونیکا سبب -	۳۰	آپ کی مجلس میں سب کا کرنا -	۴۶	آپ کے اشعار -
۱۴	آپ کے پاس اورین حبیب کے مرید کا آنا -	۳۱	آپ کی مجلس میں سب کا کرنا -	۴۷	آپ کے اشعار -
۱۵	آپ کا حالت جوانی میں پہلے جو کلام و رسالہ میں	۳۲	آپ کی مجلس میں سب کا کرنا -	۴۸	آپ کے اشعار -
۱۶	آپ کا جلیب حبیبہ سے ملنا - اور اس کا آپ کو	۳۳	آپ کی مجلس میں سب کا کرنا -	۴۹	آپ کے اشعار -
۱۷	آپ کی شہرہ دنیا -	۳۴	آپ کی مجلس میں سب کا کرنا -	۵۰	آپ کے اشعار -
۱۸	آپ کی عراقی کے جنگوں میں سیاحت کرنا - اور	۳۵	آپ کی مجلس میں سب کا کرنا -	۵۱	آپ کے اشعار -
۱۹	آپ کی عراقی کے جنگوں میں سیاحت کرنا - اور	۳۶	آپ کی مجلس میں سب کا کرنا -	۵۲	آپ کے اشعار -
۲۰	آپ کی عراقی کے جنگوں میں سیاحت کرنا - اور	۳۷	آپ کی مجلس میں سب کا کرنا -	۵۳	آپ کے اشعار -

## ملنے کا پتہ لاہور محرم امینیل تاج کتب بنگلہ ایوب شاہ لاہور



۱	معارف میں -	۲۳	مسواک کی فضیلت	۲۴	معدیات نماز	۲۵	مضمون
۲	توبہ میں -	۲۴	وضو کے احکام	۲۵	مبہود کے احکام	۲۶	مضمون
۳	شرائع و احکام کا عذاب -	۲۵	سنت وضو	۲۶	باجہت کی فضیلت	۲۷	مضمون
۴	زنا کا عذاب -	۲۵	سجرات وضو	۲۷	سجدة تلاوت	۲۸	مضمون
۵	سود و نوارسی کا عذاب	۲۶	وضو کے فوائد	۲۸	باجہت سے شامل ہونا	۲۹	مضمون
۶	حرام کا عذاب -	۲۶	وضو کے آداب	۲۹	نماز کے محدثات	۳۰	مضمون
۷	جھوٹ کا عذاب	۲۸	وضو کے کمزوریات	۳۰	وقت شدہ نماز کی ترتیب	۳۱	مضمون
۸	غیبت کا عذاب	۲۹	وضو کے منہیات	۳۱	سجدہ سہو	۳۲	مضمون
۹	لگنے بچھانے کا عذاب	۳۰	وضو کے نواقض	۳۲	سجدہ بغیر نماز	۳۳	مضمون
۱۰	حسد کا عذاب	۳۱	احکام غسل	۳۳	حارز مرین	۳۴	مضمون
۱۱	جھگڑا و جھگڑی	۳۲	تیمم کے احکام	۳۴	احکام سفر	۳۵	مضمون
۱۲	فحش	۳۳	مذہب پر مس	۳۵	کعبہ میں نماز پڑھنا	۳۶	مضمون
۱۳	اہل سنت و جماعت کی بچان	۳۴	اذان کے احکام	۳۶	خوف کی نماز	۳۷	مضمون
۱۴	بیت الخلا کے آداب	۳۵	نماز کے اوقات	۳۷	احکام جمعہ	۳۸	مضمون
۱۵	بخاریت دور کرنا	۳۶	عز کے ارکان و احکام	۳۸	احکام عیدین	۳۹	مضمون
۱۶	حاکم کے احکام	۳۷	نماز کے واجبات	۳۹	قربانی کے احکام	۴۰	مضمون
۱۷	روض کے احکام	۳۸	نماز کی مستثنیات	۴۰	کسوف خوف کی نماز	۴۱	مضمون
۱۸	حقیق و نفاس کا بیان	۳۹	نماز کے مستحبات	۴۱	رج کے احکام	۴۲	مضمون
۱۹	پس خوردہ کا بیان	۴۰	نماز کے مباحات	۴۲	روزے کے احکام	۴۳	مضمون
۲۰	بارش کے بانی کا بیان	۴۱	نماز کے کمزوریات	۴۳	اعتکاف کا بیان	۴۴	مضمون
۲۱	کنوئیں کے احکام	۴۲	نماز کے محرمات	۴۴	صدقہ فطر	۴۵	مضمون
۲۲	مضمون	۴۳	مضمون	۴۵	مضمون	۴۶	مضمون
۲۳	مضمون	۴۴	مضمون	۴۶	مضمون	۴۷	مضمون
۲۴	مضمون	۴۵	مضمون	۴۷	مضمون	۴۸	مضمون
۲۵	مضمون	۴۶	مضمون	۴۸	مضمون	۴۹	مضمون
۲۶	مضمون	۴۷	مضمون	۴۹	مضمون	۵۰	مضمون
۲۷	مضمون	۴۸	مضمون	۵۰	مضمون	۵۱	مضمون
۲۸	مضمون	۴۹	مضمون	۵۱	مضمون	۵۲	مضمون
۲۹	مضمون	۵۰	مضمون	۵۲	مضمون	۵۳	مضمون
۳۰	مضمون	۵۱	مضمون	۵۳	مضمون	۵۴	مضمون
۳۱	مضمون	۵۲	مضمون	۵۴	مضمون	۵۵	مضمون
۳۲	مضمون	۵۳	مضمون	۵۵	مضمون	۵۶	مضمون
۳۳	مضمون	۵۴	مضمون	۵۶	مضمون	۵۷	مضمون
۳۴	مضمون	۵۵	مضمون	۵۷	مضمون	۵۸	مضمون
۳۵	مضمون	۵۶	مضمون	۵۸	مضمون	۵۹	مضمون
۳۶	مضمون	۵۷	مضمون	۵۹	مضمون	۶۰	مضمون
۳۷	مضمون	۵۸	مضمون	۶۰	مضمون	۶۱	مضمون
۳۸	مضمون	۵۹	مضمون	۶۱	مضمون	۶۲	مضمون
۳۹	مضمون	۶۰	مضمون	۶۲	مضمون	۶۳	مضمون
۴۰	مضمون	۶۱	مضمون	۶۳	مضمون	۶۴	مضمون
۴۱	مضمون	۶۲	مضمون	۶۴	مضمون	۶۵	مضمون
۴۲	مضمون	۶۳	مضمون	۶۵	مضمون	۶۶	مضمون
۴۳	مضمون	۶۴	مضمون	۶۶	مضمون	۶۷	مضمون
۴۴	مضمون	۶۵	مضمون	۶۷	مضمون	۶۸	مضمون
۴۵	مضمون	۶۶	مضمون	۶۸	مضمون	۶۹	مضمون
۴۶	مضمون	۶۷	مضمون	۶۹	مضمون	۷۰	مضمون
۴۷	مضمون	۶۸	مضمون	۷۰	مضمون	۷۱	مضمون
۴۸	مضمون	۶۹	مضمون	۷۱	مضمون	۷۲	مضمون
۴۹	مضمون	۷۰	مضمون	۷۲	مضمون	۷۳	مضمون
۵۰	مضمون	۷۱	مضمون	۷۳	مضمون	۷۴	مضمون
۵۱	مضمون	۷۲	مضمون	۷۴	مضمون	۷۵	مضمون
۵۲	مضمون	۷۳	مضمون	۷۵	مضمون	۷۶	مضمون
۵۳	مضمون	۷۴	مضمون	۷۶	مضمون	۷۷	مضمون
۵۴	مضمون	۷۵	مضمون	۷۷	مضمون	۷۸	مضمون
۵۵	مضمون	۷۶	مضمون	۷۸	مضمون	۷۹	مضمون
۵۶	مضمون	۷۷	مضمون	۷۹	مضمون	۸۰	مضمون
۵۷	مضمون	۷۸	مضمون	۸۰	مضمون	۸۱	مضمون
۵۸	مضمون	۷۹	مضمون	۸۱	مضمون	۸۲	مضمون
۵۹	مضمون	۸۰	مضمون	۸۲	مضمون	۸۳	مضمون
۶۰	مضمون	۸۱	مضمون	۸۳	مضمون	۸۴	مضمون
۶۱	مضمون	۸۲	مضمون	۸۴	مضمون	۸۵	مضمون
۶۲	مضمون	۸۳	مضمون	۸۵	مضمون	۸۶	مضمون
۶۳	مضمون	۸۴	مضمون	۸۶	مضمون	۸۷	مضمون
۶۴	مضمون	۸۵	مضمون	۸۷	مضمون	۸۸	مضمون
۶۵	مضمون	۸۶	مضمون	۸۸	مضمون	۸۹	مضمون
۶۶	مضمون	۸۷	مضمون	۸۹	مضمون	۹۰	مضمون
۶۷	مضمون	۸۸	مضمون	۹۰	مضمون	۹۱	مضمون
۶۸	مضمون	۸۹	مضمون	۹۱	مضمون	۹۲	مضمون
۶۹	مضمون	۹۰	مضمون	۹۲	مضمون	۹۳	مضمون
۷۰	مضمون	۹۱	مضمون	۹۳	مضمون	۹۴	مضمون
۷۱	مضمون	۹۲	مضمون	۹۴	مضمون	۹۵	مضمون
۷۲	مضمون	۹۳	مضمون	۹۵	مضمون	۹۶	مضمون
۷۳	مضمون	۹۴	مضمون	۹۶	مضمون	۹۷	مضمون
۷۴	مضمون	۹۵	مضمون	۹۷	مضمون	۹۸	مضمون
۷۵	مضمون	۹۶	مضمون	۹۸	مضمون	۹۹	مضمون
۷۶	مضمون	۹۷	مضمون	۹۹	مضمون	۱۰۰	مضمون
۷۷	مضمون	۹۸	مضمون	۱۰۰	مضمون	۱۰۱	مضمون
۷۸	مضمون	۹۹	مضمون	۱۰۱	مضمون	۱۰۲	مضمون
۷۹	مضمون	۱۰۰	مضمون	۱۰۲	مضمون	۱۰۳	مضمون
۸۰	مضمون	۱۰۱	مضمون	۱۰۳	مضمون	۱۰۴	مضمون
۸۱	مضمون	۱۰۲	مضمون	۱۰۴	مضمون	۱۰۵	مضمون
۸۲	مضمون	۱۰۳	مضمون	۱۰۵	مضمون	۱۰۶	مضمون
۸۳	مضمون	۱۰۴	مضمون	۱۰۶	مضمون	۱۰۷	مضمون
۸۴	مضمون	۱۰۵	مضمون	۱۰۷	مضمون	۱۰۸	مضمون
۸۵	مضمون	۱۰۶	مضمون	۱۰۸	مضمون	۱۰۹	مضمون
۸۶	مضمون	۱۰۷	مضمون	۱۰۹	مضمون	۱۱۰	مضمون
۸۷	مضمون	۱۰۸	مضمون	۱۱۰	مضمون	۱۱۱	مضمون
۸۸	مضمون	۱۰۹	مضمون	۱۱۱	مضمون	۱۱۲	مضمون
۸۹	مضمون	۱۱۰	مضمون	۱۱۲	مضمون	۱۱۳	مضمون
۹۰	مضمون	۱۱۱	مضمون	۱۱۳	مضمون	۱۱۴	مضمون
۹۱	مضمون	۱۱۲	مضمون	۱۱۴	مضمون	۱۱۵	مضمون
۹۲	مضمون	۱۱۳	مضمون	۱۱۵	مضمون	۱۱۶	مضمون
۹۳	مضمون	۱۱۴	مضمون	۱۱۶	مضمون	۱۱۷	مضمون
۹۴	مضمون	۱۱۵	مضمون	۱۱۷	مضمون	۱۱۸	مضمون
۹۵	مضمون	۱۱۶	مضمون	۱۱۸	مضمون	۱۱۹	مضمون
۹۶	مضمون	۱۱۷	مضمون	۱۱۹	مضمون	۱۲۰	مضمون
۹۷	مضمون	۱۱۸	مضمون	۱۲۰	مضمون	۱۲۱	مضمون
۹۸	مضمون	۱۱۹	مضمون	۱۲۱	مضمون	۱۲۲	مضمون
۹۹	مضمون	۱۲۰	مضمون	۱۲۲	مضمون	۱۲۳	مضمون
۱۰۰	مضمون	۱۲۱	مضمون	۱۲۳	مضمون	۱۲۴	مضمون
۱۰۱	مضمون	۱۲۲	مضمون	۱۲۴	مضمون	۱۲۵	مضمون
۱۰۲	مضمون	۱۲۳	مضمون	۱۲۵	مضمون	۱۲۶	مضمون
۱۰۳	مضمون	۱۲۴	مضمون	۱۲۶	مضمون	۱۲۷	مضمون
۱۰۴	مضمون	۱۲۵	مضمون	۱۲۷	مضمون	۱۲۸	مضمون
۱۰۵	مضمون	۱۲۶	مضمون	۱۲۸	مضمون	۱۲۹	مضمون
۱۰۶	مضمون	۱۲۷	مضمون	۱۲۹	مضمون	۱۳۰	مضمون
۱۰۷	مضمون	۱۲۸	مضمون	۱۳۰	مضمون	۱۳۱	مضمون
۱۰۸	مضمون	۱۲۹	مضمون	۱۳۱	مضمون	۱۳۲	مضمون
۱۰۹	مضمون	۱۳۰	مضمون	۱۳۲	مضمون	۱۳۳	مضمون
۱۱۰	مضمون	۱۳۱	مضمون	۱۳۳	مضمون	۱۳۴	مضمون
۱۱۱	مضمون	۱۳۲	مضمون	۱۳۴	مضمون	۱۳۵	مضمون
۱۱۲	مضمون	۱۳۳	مضمون	۱۳۵	مضمون	۱۳۶	مضمون
۱۱۳	مضمون	۱۳۴	مضمون	۱۳۶	مضمون	۱۳۷	مضمون
۱۱۴	مضمون	۱۳۵	مضمون	۱۳۷	مضمون	۱۳۸	مضمون
۱۱۵	مضمون	۱۳۶	مضمون	۱۳۸	مضمون	۱۳۹	مضمون
۱۱۶	مضمون	۱۳۷	مضمون	۱۳۹	مضمون	۱۴۰	مضمون
۱۱۷	مضمون	۱۳۸	مضمون	۱۴۰	مضمون	۱۴۱	مضمون
۱۱۸	مضمون	۱۳۹	مضمون	۱۴۱	مضمون	۱۴۲	مضمون
۱۱۹	مضمون	۱۴۰	مضمون	۱۴۲	مضمون	۱۴۳	مضمون
۱۲۰	مضمون	۱۴۱	مضمون	۱۴۳	مضمون	۱۴۴	مضمون
۱۲۱	مضمون	۱۴۲	مضمون	۱۴۴	مضمون	۱۴۵	مضمون
۱۲۲	مضمون	۱۴۳	مضمون	۱۴۵	مضمون	۱۴۶	مضمون
۱۲۳	مضمون	۱۴۴	مضمون	۱۴۶	مضمون	۱۴۷	مضمون
۱۲۴	مضمون	۱۴۵	مضمون	۱۴۷	مضمون	۱۴۸	مضمون
۱۲۵	مضمون	۱۴۶	مضمون	۱۴۸	مضمون	۱۴۹	مضمون
۱۲۶	مضمون	۱۴۷	مضمون	۱۴۹	مضمون	۱۵۰	مضمون
۱۲۷	مضمون	۱۴۸	مضمون	۱۵۰	مضمون	۱۵۱	مضمون
۱۲۸	مضمون	۱۴۹	مضمون	۱۵۱	مضمون	۱۵۲	مضمون
۱۲۹	مضمون	۱۵۰	مضمون	۱۵۲	مضمون	۱۵۳	مضمون
۱۳۰	مضمون	۱۵۱	مضمون	۱۵۳	مضمون	۱۵۴	مضمون
۱۳۱	مضمون	۱۵۲	مضمون	۱۵۴	مضمون	۱۵۵	مضمون
۱۳۲	مضمون	۱۵۳	مضمون	۱۵۵	مضمون	۱۵۶	مضمون
۱۳۳	مضمون	۱۵۴	مضمون	۱۵۶	مضمون	۱۵۷	مضمون
۱۳۴	مضمون	۱۵۵	مضمون	۱۵۷	مضمون	۱۵۸	مضمون
۱۳۵	مضمون	۱۵۶	مضمون	۱۵۸	مضمون	۱۵۹	مضمون
۱۳۶	مضمون	۱۵۷	مضمون	۱۵۹	مضمون	۱۶۰	مضمون
۱۳۷	مضمون	۱۵۸	مضمون	۱۶۰	مضمون	۱۶۱	مضمون
۱۳۸	مضمون	۱۵۹	مضمون	۱۶۱	مضمون	۱۶۲	مضمون
۱۳۹	مضمون	۱۶۰	مضمون	۱۶۲	مضمون	۱۶۳	مضمون
۱۴۰	مضمون	۱۶۱	مضمون	۱۶۳	مضمون	۱۶۴	مضمون
۱۴۱	مضمون	۱۶۲	مضمون	۱۶۴	مضمون	۱۶۵	مضمون
۱۴۲	مضمون	۱۶۳	مضمون	۱۶۵	مضمون	۱۶۶	مضمون
۱۴۳	مضمون	۱۶۴	مضمون	۱۶۶	مضمون	۱۶۷	مضمون
۱۴۴	مضمون	۱۶۵	مضمون	۱۶۷	مضمون	۱۶۸	مضمون
۱۴۵	مضمون	۱۶۶	مضمون	۱۶۸	مضمون	۱۶۹	مضمون
۱۴۶	مضمون	۱۶۷	مضمون	۱۶۹	مضمون	۱۷۰	مضمون
۱۴۷	مضمون	۱۶۸	مضمون	۱۷۰	مضمون	۱۷۱	مضمون
۱۴۸	مضمون	۱۶۹	مضمون	۱۷۱	مضمون	۱۷۲	مضمون
۱۴۹	مضمون	۱۷۰	مضمون	۱۷۲	مضمون	۱۷۳	مضمون
۱۵۰	مضمون	۱۷۱	مضمون	۱۷۳	مضمون	۱۷۴	مضمون
۱۵۱	مضمون	۱۷۲	مضمون	۱۷۴	مضمون	۱۷۵	مضمون
۱۵۲	مضمون	۱۷۳	مضمون	۱۷۵	مضمون	۱۷۶	مضمون
۱۵۳	مضمون	۱۷۴	مضمون	۱۷۶	مضمون	۱۷۷	مضمون
۱۵۴	مضمون	۱۷۵	مضمون	۱۷۷	مضمون	۱۷۸	مضمون
۱۵۵	مضمون	۱۷۶	مضمون	۱۷۸	مضمون	۱۷۹	مضمون
۱۵۶	مضمون	۱۷۷	مضمون	۱۷۹	مضمون	۱۸۰	مضمون
۱۵۷	مضمون	۱۷۸	مضمون	۱۸۰	مضمون	۱۸۱	مضمون
۱۵۸	مضمون	۱۷۹	مضمون	۱۸۱	مضمون	۱۸۲	مضمون
۱۵۹	مضمون	۱۸۰	مضمون	۱۸۲	مضمون	۱۸۳	مضمون
۱۶۰	مضمون	۱۸۱	مضمون	۱۸۳	مضمون	۱۸۴	مضمون
۱۶۱	مضمون	۱۸۲	مضمون				

تفسیر نبوی زیاریان پنجابی منظوم

[illegible]

جلد اول سورہ فاتحہ کے تمام سورہ لبقہ کی تفسیر پارہ اول - پارہ دوم - پارہ سوم کا پہلا پاؤں قیمت  
جلد دوم سورہ آل عمران اور فرقان تمام پارہ سوم کے آخری تین پاؤں جو تھکا اور پانچواں پارہ تمام - اور چھٹے پارے کا پہلا پاؤں قیمت  
جلد سوم - سورہ مائدہ اور سورہ النعام تمام اور پہلا نصف حصہ سورہ اعراف کا درچھٹے پارے کے آخری تین پاؤں - پارہ ساتواں تمام  
اور آٹھویں پارے کے پہلے تین پاؤں قیمت  
جلد چہارم سورہ اعراف کا نصف اخیر اور سورہ الفال و توبہ کی تفسیر دس ٹھوس پارہ کا آخری پاؤں پارہ نوواں اور دسواں تمام - اور گیارہواں  
پارہ کا پہلا پاؤں قیمت  
جلد پنجم تمام سورہ بقرہ و توبہ کی تفسیر تین پاؤں آخری گیارہویں پارہ کے اور تین پاؤں پہلے بارہویں پارہ سے - قیمت  
جلد ششم سورہ بقرہ کی تفسیر زیر طبع ہے

ملنے کا پتہ: محمد اسماعیل تاج کتب بنقلہ ایوب شاہ لاہور